



عشرہ مبشرہ اور اہل بیت

تصنیف لطیف

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیقات و تعلیقات و تخریج احادیث

مجلد امیر علوی صاحب میرپور

ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

(فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی)



تقريظات

تقريظ فاضل متين عالم عديم السهيم جناب مولوى ابو محمد

عبدالحق صاحب مصنف تفسير حقانى

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلى على رسوله الكريم

اما بعد

فانى احلت قد اح النظر فى هذا الكتاب فلو حدثه بحر اذا خرافى مناقب الآل والاصحاب
لله در المصنف حيث افاد فاحاد وورد فى كتابه الآثار القوية والأحاديث صحيحة الإسناد
ولعمري فى هذا الزمان مثل هذا الكتاب كبرت احمر حيث شاع الفساد فى البلاد فاندرس
المدارس وانهدم المساجد: وحرقت المدينتى انتفت المائر والمماجد: وشاع الانحاد فى
البلاد، وغلب التنصر على العباد فاحسونا على زمان كان انوار الايمان فيه ظاهرة، وجميع
الاسلام على اللسان باهرة وأحداق القس: زلقجور ساهرة وأيدى المسلمين على أعداء الدين
قاهرة هيهات هيهات لماترون. وائى الله المشكى من رب العنون اللهم اصلح شأننا واتج
بالحق بين أعدائنا وبين اخواننا فمك الرجاء واليك لطفى ايدى الدعاء آمين آمين بعزرة
النبي الامين كه ابو محمد عبدالحق



تقریظ

درجہ لکھ نہ دست رقم فدائی اور اطمینان دہانی اصحاب کیا نہ اثر نہ ہر جگہ راہی دست ادا نہیں خیم سید محمد حسن صاحب
حسن خلق کے ہمہ سید منور علی خان آشتی و ہوشی مقیم ریاست اور۔

پیسے طوع و ایجاب کے لئے نور کشت ہے آب، ہنر و ہے بارش، مقرب ہے شیراز و بھول ہے درخشاں۔ قرآن ہے
اصحاب مشق ہے ہر ایہ ارات ہے چاند مستور و ہے حجاب، حکم ہے سیاست شجرا ہے مدرج اور کشت ہے نہایت ہے قوم عرب
ہے کج ہے علم، جہاد ہے امام مبارک ہے باغیان در صیت ہے ہاشم و شیر ہے عدل و مشق ہے قتل، دودھ ہے مدد، آئینہ ہے
جہاد، غائب ہے چراغ قلب ہے قلعہ، زیست ہے صحت مذاشرقی ہے صوانست، عبادت ہے مہودیت ہے عز، ناقص بری معصوم یونی
ہے، اسی صریح ہر فرقہ کا کلمہ کو مقرر اسلام ہے جب بیلیت و کلام ہے بہت، اصحاب ترازم رضوان اللہ تعالیٰ انہم اعلیٰ فی پائنتی
ایمان ہے، اعلیٰ خیر الدین و الآخرة وہی کا ہے، باطن کی معانی، قلوب کا ترکیب، نفس کی جذبہ، اسرار میں تکیں، ایمان کی
وہی، شریعت کی تقویت، اخلاق کا ہر حقیقت کا مضمون ہے کیا ہے حضرت مراد، اس کے صحابہ کو ہر نہ حضرت امیر، فاسد
حقیقت و امارت سے دوست دہت۔

لوقائے طالع اور اعتقاد سے سرآب، عظمیٰ انیس مہلت کی قلعہ پر واپس ہے اور ارجحانی نمود، جنات انیم
اور معنوی رضائی، سب درجہ انیس اوقات اظہار و ابرائی تحریر پر تمہ

مذہب تصوف کا عنصر ہے رہبر شجر اسلام کا خوش، اقدس درجہ و عظمیٰ کا خوشہ کالی، سرکان مسکت، نجات کا نورانی
نفس الجواب جو، معین کا نالہ، مزید نور و جلالیت، استد و ام معانی جاگیر تصور رحمت، سہما نور و روز خلق ہے آب، پاشی قرص و نور
نماں کن چند سات سر ملکہ و غیرات، عزت شمر انکس، ائیں انکس، محاسن انکس، نیابت سب بیعت، سید مشن اور ترانہ
لغات، راشدین رضی اللہ عنہم، اجمعین، کمرچہ فقہان، مغزات انیس، یزیدین اور قدوہ ابراہیم، متین باب، اراکین و کھاد و کھمی
اور ہر کون کی تقلید و پیروی کے طور پر کرتے ہیں مگر جس حد میں، مان، دولت قدسی صفات کی خوبیاں اور انصافیت، نیات کلام
سب آئیں، رابع و بیست مہلت خیر البطر اور کائنات مفصلہ نسب پر۔ سے شرعی و ربط کے سب کو مؤمنین کی دیکھنے اور سنے میں آتی
یہ آواز و بیعت کا، مٹ اور معرفت، پانہ حکمت اور احکام، بلیوں فقہیت کا مہذبہ ہے، جین نہیں پانہ زبان و دہن پر، بقول
سے، اچانک اور ایں اسرار میں سب سر واطے، بلور و زمرہ، جھین، ہم باقیوں کو، بقید انکس مودی نور حیدر، انیس صوان

مہر اعلیٰ اختر علی دہلوی نے بعد و بعد خلقہ نے راشدین اور انبیاء حضرت سید المرسلین کے مناقب و فضائل سے اپنے پیش میں قدر و بیش کیساتھ ست میں ہیں اور کلام الہی میں خواتین بیانات کرامت و عظمت میں بزل ہوئیں اور کتب سیر میں جو مشہور حالات ان حضرات کے درج ہیں ان سب کو اپنے اپنے مقام سے لفظ اور اپنے اپنے کلمے سے استنباط کر کے بھیجتے ہوئے ایک کتب تھیں کی اور انہیں "مفہم صحیح الاحساب فی مناقب الاول والا صحاب" "کمال روایات صحیحہ معتبرہ اور تحریہ تحت کے حوالہ سے ان پر درگان دین کی ابتداء سے انتہ تک حالات ایسے بیان ثنائی کے ساتھ مدللہ و ارجحہ کئے ہیں کہ خدیجیاں ان کی اہل نظر کے دیکھنے پر منحصر ہیں اللہ تعالیٰ اس مؤلف کو مغفور اور اس کے سنی کو مشکور فرماوے تحریر کتب چونکہ زبان عربی میں لکھی گئی ہے جس کا جاننے والا ہی جزا ایک بھی نہیں تھا، اس لیے کہ لہذا یہ انصاف، فاضل و حیدر اہم، مروی ملت، بیضا، حضرت سید الامام شہواریہ، خام، خیر اندیش کافر اعلیٰ اسلام، جناب مولانا محمد رحیم خلیل صاحب نے فیض عام کی نظر اور افتادہ عام کی غرض سے روزمرہ زبان اردو میں طبع الملک اس کتب کا ترجمہ فرما کر اذکار ثواب دارین اور امتحان حصول و جز عظیم پیدا کیا اور سب سے بڑھ کر ہوا خوشہ برادران اسلام، مصدق فیض انہم، جامع انکسائت، پاؤں الخیرات، مرزا مفتی عبدالغفار بیگ صاحب، مہتمم اعلیٰ الطالع و ملی کا تہ دل سے شکر ادا کرنا واجب ہے۔ جتنی ہمت و اہمیت اس مجموعہ کرامت کے باعث اشاعت ہوئی اور اس ملکستان جلالت صوری و معنوی کی رجب چینی کا اذان عام ہوا۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کا فیض البرکات کے مؤلف اور مترجم اور تمامی سامیان طبع و اشاعت کو جزائے خیر دے۔ اور بحر تحریہ و تہنہ بچکا روداد، اندوگور عرس ادا کا تصدیق امر طہارہ و اسباب کہار کے خاتمہ خیر فرماوے۔ آمین ثم آمین فقط



بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف

از حضرت مولانا محمد امیر علوی صاحب میرٹھی دامت برکاتہم العالیہ

یہ ہے استاد محترم حضرت مولانا محمد امیر علی صاحب میرٹھی فرماتے ہیں کہ غلامِ بولہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروقی رضی اللہ عنہ عثمان غنی اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین کے وہ جہتِ راست جو یقیناً کتابِ سنت سے ہیں، خود استنباط کرتے ہیں ان کے لئے بھی شریعت کی سطح پر جس حد کا غلط استعمال ہو اس کی وجہ ہیں۔

پہلی وجہ: خود مولانا رحمہ اللہ نے حضرت عمر فاروقی بنی ساریہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ آیتِ حدیث میں غلط فہمیاں پھیلنے کے لئے غلط استعمال فرماتے ہیں اور ان کی تائید کے ساتھ ان کے پیروں کا تمہا یہ ہے۔ بھروسہ من بعض مسکھ بعدی فیسری اختلافاً کثیراً فاعلیکم معنی وسفہ الخلفاء، الراشدین، المتہدین تمسکو ابھا وعصر اعلیہا ما لبوا جملہ مسیحیہ ابو داؤد، ۲/۱۲۵۔

ترجمہ: (مختلف جو میرے بعد زور دے گا وہ بگڑے) (دین میں) اختلافات کیجئے تاہیں تم اپنے اوپر میری سنت کو لازم کر لینے اور حدایتِ وقت غلط فہمیاں پھیلانے کی حد تک اس سے استدلال کرنا اور اس کو راستوں سے ہٹا لینا (مضبوطی کے ساتھ اس پر قائم رہنا)۔

دوسری وجہ: حضرت خنساء، رابعہ بن العاصی، جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور سونے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایتیں ملتی ہیں وہ سب سے ایسا روایتی قریب و شمس ہیں جو کیا تھا کہ ان کا حتمی اور حتمی حجازی تقریبی بن چکا تھا اور اس کا غرض تحریرِ احکام سے غرضی، تفسیر ہو چکے تھے لہذا درحقیقت یہ حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدائی العبادۃ تعمیر و تربیت کا "زندہ مجرہ" تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خود ہوا ارشادِ قرآنی اور وصیت الہی کی شہادت و توثیق بنی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ولادت سے بعد صدیق اکبر، ہر فاروق، ظہیر، ناصر، امیر، مہدی، مسیحی، نبی و انبیاء کا بننے کے سواں کی تصریح کے ساتھ ظہورِ ماریا تھا باغداد کے اپنے بعد تشریف احکامِ شریعت کے منسوب کے لئے ان کو حذر و ترس تھا کہ یہ حضرت عہدِ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے معلوم نہیں کہ حقیت اور مزید تمہارے درمیان زندہ ورنوں کا (موت ہو گا) کوئی جو (سب سے) بدترین ہے بعد (وہی انور میں) اور میری عمر بھی اللہ تعالیٰ کی حق و کریمہ روایت میں ہے کہ

”چاہئے“ نے ان دونوں نصرت کی جانب اشارہ کر کے بتلایا (جو میں الزم فی ۲ ص ۲۰)

قرآن کریم کی ساری احزاب آیت نمبر ۲۳ پر حق تعالیٰ میں جو نے سیدھے تعلق فرمایا، وہ ساری جنہوں نے حق تعالیٰ کو دیکھا، جو محمد انہوں نے اللہ سے ہاتھ ملایا، جس نے تو جان عزیز تک اسی راہ میں دیکھ کر اور بعض (بے یقین سے) اس سے خفا میں اور ان کے عزم و استقلال میں ذرا تہدیدی نہیں ہوئی۔

پھر بے شک حضرت عیسیٰ کو اپنے خدا سے حب خود کی فرمائے ہیں ”اُمی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حق میں یہ مانا جائے گا کہ وہ صدق و امانت سے مسمون تھے نہ انہیں ایمان کی امانت انہیں نصیب تھی جن کلموں نے اپنے حق میں چوں کہ اپنے گھر کو اپنے عزیز و اقرب کو اپنے دوست احباب کو اپنی برکت و تسانی کو، اپنے جد و نسل کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی رضا کے لئے اس کے رسول اللہ ﷺ پر قربان کر دیا تھا، انہیں کو یہ نعمت دیا کہ وہ بعض حصہ انہوں نے غلام تھے اور اپنے مفاد کے لئے جس حد اور اس کے احکام کی انہیں کوئی پروا نہیں تھی۔ ﴿فَلَقَدْ حَسَنُوا مَا لَکُمْ﴾

نبی کا ہر بے کراہت کا وعدہ ان بے ہوا و تکبر و است کی مردہ کھلی کہ قبول کر دینا اور یہ بارگاہی حق پر امر و نہی اور اللہ کے ہر تعین است کی عداوت میں مجروح قرار پاتے تو دین کی پوری عداوت گر جاتی قرآن کریم اور احادیث کو یہ سے ان کو خوبتا و یہ دین جو حق است تک، اپنے کیلئے یا حق ایک کلمہ سے نہ ہل سکتا مگر یہ سارے نقشے جو بعد میں پیدا ہوئے اس لئے حق حرامی سے انہیں نہیں تھے اس لئے اس کا اعلان کیا تھا۔

﴿وَاللّٰهُ مَسْمُوعٌ لِّوَعْدِهِۦ لَوْ کَرِهَ الْکَافِرُوْنَ﴾ ”کہہ اور اللہ اپنا پورا وعدہ کرے گا خود کو کافروں کو یہ نکرار ہوا، انہیں جب ہے کہ حق تعالیٰ نے بار بار مختلف وعدوں سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تزکیہ فرمایا ان کی توثیق و تحریک فرمائی۔

نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بے شمار نعمات بیان فرمائے انہیں طلاق سے راضی نہ تھے، نبی کریم، حضرت عمر، حضرت عثمان، زید بن حارثہ، حضرت علی رضی اللہ عنہم کے بعد ان کی توجہ کر دی جس کثرت و شدت اور تواتر تسلسل کے ساتھ مختصر ﷺ نے صحابہ کرام کے نقصان و مناقب ان کے مزاج و خصوصیت اور ان کے اندرونی اوصاف و کمالات کو بیان فرمایا۔ یہ ہے واضح ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنی امت کے عمر میں یہ بات اپنا چاہتے تھے کہ انہیں عام طور پر امت پر قیاس کرنے کی مصلحت نہ کی جائے ان نعمت کا تعلق چونکہ زیادہ امت مختصر ﷺ کی ذات گرامی سے ہے اس لئے ان کی موت میں موت رس ﷺ ہے اور ان کے حق میں ان کی سبب کشائی ناقص حافی جرم ہے اور یہ ﴿وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا اصْحٰبِیْ لَا تَسْخَدُوْهُمْ غَرَّهَا بَعْدِیْ فَمِنْ اَحْبَابِهِمْ فَبَغِیْ اَحْبَابِهِمْ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَبِعَصَمٰی

(ب) ۱۰۰: ۱۰۰: ۱۰۰: ۱۰۰

اے وہاں بہت سے کامیاب تجربے تھے اسی سے ملٹی نیشنل جی بی بی نے اپنی نئی ایل جی بی بی جی بی بی سے چھوٹی
نئی کامیاب امریکی اس سے پہلے ہی تھی کہ وہ ان کے کامیاب امت کے لیے فریڈ کوکھا تھا جس پر اس سے بہ

۹) لا تسبوا اصحابي فوالدي نفسي بيده لو ان احمد كره الفوق مثل احمد ذهب ما اذرك
مدا احمد هو (لا تصيفه) (جامع ترمذي صحيح بخاری) (مسلم ۲۳۵)

ترجمہ: (سیرے صبح کو ہوا ابلانہ ہو گئی ایک تہہ راؤزن کے تہہ میں اتن بھی نہیں جتنا پرہڑے متابلہ میں ایک ٹکے کا ہو سکتا ہے چنچہ قرعے کا یہ شخص امد پرہڑے کے ہر ہر سونہ فرجی کر دے تو ان کے تیلے پر جو کوئیں چنچہ سکتا اور اس کے غرض عقرب کو۔ مقام صبح کی نزاکت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ سمت و اس بات کا پابند کہا گیا کہ ان کی سبب جوتی کرنے والوں کو نہ صرف ہمارے دھرم و دھرم کے بلکہ اس دنیا کی ہر کرن فرم ہو۔

[illegible]

یہاں صحابہ کے تحقیق کردہ حدیث کا انتخاب مقصود نہیں بلکہ یہ ہے کہ ان قرآنی و نبوی شہادتوں کے بعد بھی اگر کوئی شخص حضرات سے باہر امر میں شبہ لگائے کی روشنی کرے تو اس بات سے قطع نظر کہ اس کا یہ طریق عمل قرآن کریم کے اصولوں پر مبنیہ و اشاعت یافتہ ہے یا نہ ہے۔ یہ بات اسے اس کا کفایت بحث محل جواب دہ ہے۔ نبی کریم ﷺ پر جو فوائد انصاف و حیثیت منصب ہوتے ہیں ان سے گندے تھے اور ان میں اس قرآنی منصب پر کیا نقص تھا کہ جو حضرت رسول ﷺ اپنے فرائض منصبی کی بجا آوری سے قاصر رہے اور صحابہ نے انہیں اس پر ملامت کی کہ انہیں اور یہ قرآن کریم کی صریح ملامت ہے۔

ہے۔ حق تعالیٰ جلتلجلہ تو ان کے تذکرے کی تعریف فرمے اور ہم انہیں بھروسہ کرنے میں مصروف رہیں۔ اور حسبِ علم مذکورہ تصانیف ان کے تذکرے سے کام لے رہے تھے تو کیا حق تعالیٰ جل جلالہ نے آپ ﷺ کا انتخاب صحیح نہیں فرمایا تھا؟ غلط بات نہیں ہے کہ ان کہاں تک پہنچ جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے انتخاب میں قصور کیا تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا علم نہ ہوا اور حضرت داؤد علیہ السلام (الغواہی و السفاہۃ) چنانچہ اہل ہوا کی بڑی جماعت کا مذکور کی ہے کہ اللہ جل جلالہ کو "بداد" ہوتا ہے یعنی اسے اس کی چیزیں جو پہلے معلوم نہیں تھیں بعد میں معلوم ہوتی ہیں اور اس کا پسند نامزد ہوتا ہے جن لوگوں کا اللہ تعالیٰ سے وارہ ہے۔ جس سے حضور و رسول اور نبی اور اہل ان کے بعد صحابہ کرام کا ان کے نزدیک کیا درجہ رہے۔

ان غرض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تنقید کرنے، ان کی غلطیوں کو اچھا لے اور انہیں موردِ اہم بنانے کا مقصد صرف ان کی ایک حمد و ثناء نہیں رہتا بلکہ خدا اور رسول، کتاب و سنت اور پورا دین اسی لپیٹ میں آج رہا ہے اور دین کی ساری قدرت منہدم ہو جاتی ہے۔

زیرِ نظر کتاب "تفسیر صلیح الاحباب علی صالبا الال والاصحاب" جس کا نام تسمیہ کے بعد "عقود مشرق واد" اہلبیتؑ رکھا گیا ہے ہندوستان کے ایک قدیم عالم حضرت مولانا محمد عبدالصاحب دہلوی مدظلہ العالی کا علمی شہکار ہے۔ انہیں خلفاء راشدینؑ، عہدِ مشرور اور اہلبیتؑ حضرات کے متعلق صحاح کی کتب شد اولاد اور دوسری ۱۰۰۰ انرجل اور قواعد و سیرے متعلق کتب سے اکی تھانیت اور حضور اکرم ﷺ سے والہانہ محبت کو نہایت عرق ریزی کے ساتھ بیان کیا ہے یہ کتاب تقریباً گزشتہ ۱۳۰ سال پہلے دہلی (اغریا) میں چھپ کر تیار ہو گئی تھی کراچی کے بوسہ بوسے دینی اور دنی میں تاسیس ہونے کے باوجود ابھی فراہم نہ ہو سکی بندہ نے ایک عالم سے کافی کتابیں خریدیں ان کتابوں میں یہ کتاب سب سے قیمتی ہے اور بڑی سیدھی عبارت لکھتے تھے نہ پورا اُتراف ہوتے نہ ہی حواہ جات ہوتے علمی اخطا جتنا کہ ہے اس کا تہ نہ تھا پسے ہو م دو خاص محسن، خوبی سمجھ جایا کرتے تھے لیکن آج کل جبکہ علمی اخطا ہے عوام تو کیا خواص کے اندر بھی علمی حد امتیاز کا فقدان نظر آتا ہے کتاب علمی معلومات اور احادیث و فقہ سے پُر ہے اور یہ ایک نہایت عظیم اور قیمتی سرمایہ ہے۔ بندہ نے اس کا اردو نایاب نسخہ کو جو نہایت خستہ حالت میں تھا معالہ کیا تو اس پر پا کہ اس کتاب پر سطح کا کام کیا جانے کہ نہ صرف کتاب پر عوام بہت کتب شد الہی مراجعت کے بعد درج کردیے جا سکیں اور اس پر جو علمی و تعلیمی تجزیہ احادیث بھی کرانی جائے تاکہ کتاب عام فہم ہو جائے۔

قدیم کتاب ۴۲۹ صفحات پر مشتمل مختلف کتاب تھی پتا منہ کتاب پر کام شروع کیا اسی اثنا میں دیکھو کہ کتاب مکمل تھی نہ سے اور انی غائب تھے جس کی وجہ سے مضمون فوت کیا اور ال بدل داشت ہو کر کام روک کر تشییل کرنے میں مجاہد کے سفر

پر ساتہ دیکھنے بیرون چلے گئے۔ واپسی پر مشد اور اراق کی تلاش کی اور ان کے حصول کیلئے ہندوستان و صلی اور میر محمد کا بیڑا تیار
 حضرت مولانا مفتی اعلیٰ صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پوتے مفتی یاد اعلیٰ مدظلہ دار العلوم دیوبند میں مفتی ہیں ان سے
 تعاون حاصل کیا۔ اور اراق کی دستیابی کے بعد پھر کار شروع کیا اور غلطی تالی خلیفہ ثلاثہ اور اس کی شب و روز کا شمار کے بعد
 کتاب کی تکمیل ہوئی تب تا تب ہو کر تالی رہی اس کی تصحیح ہوئی رہی پھر جب المرجعہ ۳۲۳ کو رقم و رقم ہوئے ہی بتایا کہ ام
 جمعہ ۱۲ سو ۱۱ مفتی محمد حیران صاحب فاضل دارالعلوم کراچی کے حوالہ کر کے سالانہ چلے پر اسے دیکھا وہ اسے دیکھا ہو گیا۔ پھر حوالہ
 جات سے کتاب اب بھی تیار رہ گئی ہے جس کا بہ نظر میں حضرات سے معذرت خواہ ہیں اللہ اعلم انہ کے کام کی پیشانی میں بقایہ
 حوالہ بات کو تحقیق کے بعد مندرج کردہ جائے گا۔ اللہ خلیفہ ثلاثہ اس کلمت کو اپنی بارگاہ واپس دی میں قبول و منظور فرما کر شرف عطا
 فرمائے اور ہمارے تمام مسلمان بھائیوں کو اطلاع و احوال سے محفوظ فرمائے اور اتباع حق کی توفیق بخشے۔

آمین ثم آمین بحرمة سید المرسلین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

کتبہ محمد امیر علوی میرٹھی ۲۲ شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ ۲۵ جولائی ۲۰۱۱ء



13

مہمونیوں کے سرباز پر بیج کا مسئلہ فوں کے امام محمد اہل سنت
 مروی ہے بن لوی بن مالک بن قیس بن خضر بن سنان قریشی (۱)

شعبه ریاضیات و معادلات دیفرانسیل

ابن کرم صدیق، محمد صادق علیہ السلام نے اپنی فتاویٰ میں جو کچھ پشت میں آپ کا نسب رسول اللہ ﷺ سے
نسب سے ملتا ہے، ہر مشہد میں مختصر و مفید لکھوائے، ہر اور بے زمانہ ہائیت اور اسلام میں کبھی آپ سے جدا نہ ہونے
مراہوں میں سب سے پہلے آپ ہی اسلام لانے آپ کا طبع شریف صحیح روایتوں میں جو کچھ ثابت و رکعت سفید اہلین
خلیفہ، حاکمین و موصوت: دھنسی ہوئی انھیں، بلند پیشانی، بنی انگشتان کے چونکے ہوئے آپ نے اسلام اور ہائیت میں
کبھی شراب کا استعمال نہیں کیا نہ کبھی کسی بات کو کج دیا آپ کے من باپ والا سب کے سب صحابی ہیں اللہ تعالیٰ سے یہ درجہ
جدا آپ کے اور کسی کو کجاہ میں سے حریت نہیں فرمایا ابی کرم صدیق (۲) اسم بزرگ محمد صادق علیہ السلام نے اپنی فتاویٰ میں جو کچھ
پشت میں آپ کا نسب رسول اللہ ﷺ سے ملتا ہے، ہر مشہد میں مختصر و مفید لکھوائے، ہر اور بے زمانہ ہائیت
اور اسلام میں کبھی آپ سے جدا نہ ہونے مراہوں میں سب سے پہلے آپ ہی اسلام لانے آپ کا طبع شریف صحیح روایتوں میں
جو کچھ ثابت و رکعت سفید اہلین خلیفہ، حاکمین و موصوت: دھنسی ہوئی انھیں، بلند پیشانی، بنی انگشتان کے چونکے ہوئے
آپ نے اسلام اور ہائیت میں کبھی شراب کا استعمال نہیں کیا نہ کبھی کسی بات کو کج دیا آپ کے من باپ والا سب کے
سب صحابی ہیں اللہ تعالیٰ سے یہ درجہ جدا آپ کے اور کسی سے حریت نہیں فرمایا

مَنْزِلَةُ الْوَحْدَانِيَّةِ

(۱) هیئت اس سعد فقه اول جزء ثالث : ۹۰ :

مفتی

عن عبد الرحمن بن صخر أبي هريرة المدائني أن رسول الله ﷺ قال من ألق زوجين في سبيل الله سودى في الجنة بأعد الله هذا خير فمن كان من أهل الصلوة ادعى من باب الصلوة ومن كان من أهل الجهاد ادعى من باب الجهاد ومن كان من أهل الصيام ادعى من باب الصيام ومن كان من أهل الصدقة ادعى من باب الصدقة فقل أبو بكر بابي قلت وأمي يا رسول الله

اللہ ما علی من دعی من هذه الامواب من ضرورة فهل يدعی أحد من ننگ الامواب كلفنا فان نعم
وارحون نكون منهم رواه الشيخان ابو عبد الله محمد بن اسمعيل البخاري وابو الحسين مسلم
بن الحجاج القشيري وابو عبد الله مالك في الموطا مظه عن عبد الرحمن بن ابي بكر انه
صاحب الصدقة كونا سافراء وابو النبي طهارة قال من كان عنده طعام اثنین فليذهب بثلاث
وان اربع فبخامس او سادس وان ابا بكر جاء بثلاثة واطلق النبي ﷺ ثمانية عشر فهو اما وامي
ولا تدري قال وامراني وحادم بين يسا وبين يبي بكر وان ابا بكر نعشي عند النبي ﷺ

ترجمہ

نور اللغات (۱) میں میرا ترجمہ ہے کہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دو
پیریز میں جوڑا (اشارتی) دوپہہ پکڑے اللہ کی دس شوق کرنے لگے جسے جنت کے دروازوں سے تعارف پائے گی کہ
اسے اللہ اللہ سے اچھے سے آجس یہ پیریز کے گناہ کی کوہ صلو سے کوئی جاسے کی اور عید کا باب چھوڑے دروازہ
کوہ بربان سے اٹل صدق کوہ بصدق سے (مشیقہ سے نہ ہو) ہست جس میں جو عفت غالب ہوئی وہ کسی دروازے سے
نچر رہا ہے کہ حضرت ابو بکر کے لئے سے ماں باب آپ پر سے لہا ہوں یا رسول اللہ دروازوں میں سے بربان دروازہ
میں سے ہائے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ دوقیہ بھی ہوگا جس کو سب دروازوں سے جالیا جائے گا کہ مالیا میں
میں کرتا ہوں کہ وہ ان میں سے ہے (۱) جہاں میں عبد الرحمن ابو بکر کے صاحب سے روایت ہے کہ سب سے
بچہ کے فقیر قریب تھے لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جس کے گھر میں وہ آدمیوں کے لائق کھانا ہو وہ ان میں سے
قبر سے لے جائے اور اگر چاہے ان میں کوئی قوت ہو تو یہ تو یہاں لے جائے۔ اسی طرح اگر پاکی کی ہو تو پھٹا ایک دن حضرت ابو
نورین (ابن ابی بکر) نے مائے اور لی کر رہا تھا کہ وہاں کو لے گئے ہیں گھر میں ایک میں ایک میرے ماں باب اپنے
کاروانی (خون بند) لکھتا ہے مجھے یہ نہیں کہ اپنی کام مالیا میں اور حادم میرے اور ابو بکر کے گھر سے ارمیان آتا ہے تھا
ابو بکر کے میں میں پیریز کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گئے۔

نور اللغات و معانی

نور اللغات (۱) میں میرا ترجمہ ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دو دروازوں سے جائے جائے کی کوئی ضرورت نہیں
مراوہ نہ ہو کہ ان میں سے اور وہ ایک دروازے سے بھی حاصل کی جائے گی ہے مگر یہ وہاں سے جس میں عیش کرتا ہوں کہ کوئی
ایک شخص میں ہوگا جسے شرافت اور بندگی کے اعتبار سے تمام آدمیوں سے کیا جائے گا آپ نے جواب دیا وہم ہو

تخریج احادیث

۱۔ جامع الترمذی: ۲۰۶/۲۰، سنن نسائی: ۵۵۱۲، ۵۵۱۳، مؤطا مالک: ۹۲۰، صحیح البخاری: ۵۱/۵۱، ۵۱/۵۱

صحیح مسلم: ۱۰۰، ماجہ فی التحل والمباحہ: ۱۰۰

متن

ثم لبست حتى صليت العشاء ثم رجعت فلبست حتى نعشى النبي ﷺ فجاء بعد ما مضى من الليل فأتته الله قالت له امراته وما حبسك عن أضيافك أو قالت ضيفك قال أبو بكر ه أو ما عشتهم قالت أبو احتى نحى قد عرسوا فأبوا فقال فذهب أنا فاحبات فقال يا عمر فجدع وسب وهدل كلوا لا هنيئ فقال والله لا أطعمه أبدا وأيم الله ما كنا نأخذ من لقمة إلا ربي من أتعصب أكثر منها قال معرو وصارت أكثر مما كانت قبل ذلك ونظر إليها أبو بكر فاداهى كما هي أو أكثر فقال لا مرأته يا أخت بني فراس ما هذا قالت لا ولا فرقة عسى ليبي الآن أكثر منها قبل ذلك ثلث مرات فأكل منها أبو بكر وقال إنما كان ذلك من الشيطان يعني بيت

ترجمہ

در شب کو وہیں کھانا کھا کر گھومتے رہے، عثمان کی ناراضی پر پھر رسول اللہ ﷺ کے دربار میں گئے اور بیٹھے رہے یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے اسے اسے میں بکھڑا ہے بھی آگئی آپ وہاں سے مکان پر آئے ان کی بی بی نے کہا میں ان کی طرف سے کسی چیز کے ترادوہ (یعنی مہمان اب تک قہر سے بھٹکتی ہیں) حضرت ابو بکرؓ کے قتل کے بعد ان کو کھانا نہیں کھا، ان کی بی بی نے کہا: چھوڑو، ان کے آگے رکھ دو، کہ انہوں نے انکار کیا اور تہوار کے لئے کے خطر ہے میرا زمین کہتے ہیں میں تو چھپ چھپ کیا حضرت ابو بکرؓ نے شیخی کے انداز میں کہا: یہ قوف سونڈی لگتی تو نے زانی کیا (اور اپنے اہل بیت کو پیپ کر کے فرمایا) اور تم ہی کھاؤ، انھوں نے ان سے کہا: کھانا کھاؤ، کبھی نہیں کھاؤں گا (میرا زمین کہتے ہیں) کھانا کھانا جلتا جلتا لیتے تھے اس سے زائد اس کے پیپے ہوتا تھا یہاں تک کہ سب سر بھی بول گئے اور پیپے سے زیادہ کھانا بھی باقی رہا، حضرت ابو بکرؓ نے جیسے کیا میں کہ کھانا، جوں کا توں بد اس سے زائد سوجو ہے آپ نے بی بی سے فرمایا کہ اسے خفی فرماں کی پسند آئے یا ہے انہوں نے جواب دیا: انھوں کی فکری قسم یہ تو پیپے سے بہت زیادہ ہے یہ میں نے حضرت ابو بکرؓ کی کھانا کھانی کرنے کے اور فرمانے کے قصہ کی حد میں میرا کہہ سکتا شیطان کے ہوس سے تھار

آپ نے عارف بھی رہا تھا نہ چھوڑی کسی عربی اور عربی سیت (مناقب فضل و استقامت) انہوں نے حضرت عائشہؓ کی اہلی بیت (اہل بیت) میں بی بی صاحبہ فرمائی ہیں کہ جس وقت حضرت یونسؑ نے بحرِ بک و امان پر بہتان باندھا اور ان میں حضرت ابراہیمؑ کو بچا بچا مستحقِ بامعنی تھا آپ اُس کے ساتھ بہت مسکون رہتے تھے۔

تحقیقات و تعلیقات

(۳) حضرت ابوہریرہؓ کی فضیلت میں آیات و احادیث بہت وارد ہیں چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ابوہریرہؓ نے نبیؐ کی خدمت کھانے میں حاضری نہ ہونے سے یہاں تک کہ آیت کفار و مکین نازل ہوئی اور اس میں سیت والذی جاءہم الحق وصدق یہ نبیوں کی تعریف فرمائی ہیں واللہ! چاہے آپ کو کچھ وصدق یا ابوہریرہؓ اس امر سے کہتے ہیں شاید یہ قرات حضرت علیؑ کی ہے (علوی)

توضیح احادیث

۱۔ جامع کرم ص ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴

تحریر احادیث

- ۱) صحیح البخاری: ۱۹۸۲
 ۲) دیلمی مالک فی الموطاء باب ما لا يجوز من الخلق ص ۶۳۵ سنن بیہقی ۱۰۷/۶
 ۳) طہذیب من بعد ۲۳۳ سنن بیہقی ۱۰۷/۶ موطاء مالک ۲۰۳

متمم

عن یحییٰ بن سعید ان عائشة زوج النبی ﷺ قالت رأیت نكۃ أقدام سقط فی حجر
 تی فقصت رؤیای علی اسی بکر الصدیق قالت فلما تو فی رسول اللہ ﷺ ودفن فی بنتها
 قال لہا أبو بکر هذا أحد أقدامک وهو غیر ہا رواہ مالک فی الموطاء عن اسی النصر مولى
 عمر بن عبید اللہ انہ بلغہ ان رسول اللہ ﷺ قال لشہداء أحد: هو لاء أشہد لہم فقال أبو
 بکر الصدیق یا رسول اللہ! السنابا خواہم نسلعنا کما نسلعوا وجاهدنا کما جاهدوا فقال
 رسول اللہ ﷺ لا أدری ما تحدثون بعدی قال فیکى ابو بکر ثم بکی ثم قال اننا لکانون
 بعدک رواہ مالک فی الموطاء عن ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن انہ قال قدم علی اسی بکر
 الصدیق مال من البحرین فقال من کان لہ عند رسول اللہ ﷺ عد أو عده فلیأتنا فجانہ حابر
 بن عبد اللہ فحفن لہ ثلث حففات رواہ مالک

ترجمہ

(۱) موطاء میں یحییٰ بن سعید سے روایت ہے: کہ حضرت عائشہؓ نے فرمائی ہیں کہ میں نے خواب میں تین چاندوں کو
 دیکھا کہ میرے حجر سے گرے۔ یہ سن کر میں نے کہا کہ میں نے یہ قصہ بیان کیا تو آپ اس وقت خاموش ہو رہے تھے جب
 رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور میرے حجر سے وہ غنم ہوئے تو آپ نے فرمایا: یہ ان تین چاندوں میں ایک چاند
 ہے۔ اور یہ سب سے بڑھ کر ہے۔ (۲) موطاء میں ابی احضر مولى عمر بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احد
 کے شہیدوں کے حق میں فرمایا میں قیامت کے دن ان کی گواہی دوں گا۔ اسی بکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا انہما
 کے بھائی نہیں ہیں؟ ان جیسے ہم بھی مسلمان ہیں جیسے انہوں نے چاہا کیا، ہم نے بھی اپنا جائزہ لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے
 فرمایا: یہ بات ٹھیک ہے، مگر مجھے خبر نہیں کہ تم میرے بعد کیا کیا دین میں ایجا کر رہے گے۔ یہ سن کر حضرت ابو بکرؓ رو پڑے اور بہت
 رونے لگے بعد حضرت ابو بکرؓ نے کہا: یا نبی! ہم بعد آپ کے زندہ رہیں گے۔ (۳) موطاء میں ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے کہ

دس ہجرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس عرین سے مل آیا تو آپ نے اعلان کیا، جس سے رسول اللہ ﷺ نے کوئی اعتراض نہ کیا تو یہ کوئی قریشی خود بخود میرے پاس آکر اسے جس پادریں عہد اللہ آپ کے پاس تھے آپ نے تمہیں بھیج کر دیں (۳)

تتقیات و تعلیقات

۱۔ یہ تمیز ہے تمہارے اس خواب کی جو تم نے دیکھ تھا اس سے کہہ دیا اور ضرر ضرر ہو کر بھی تعلیقات بھی تھی۔۔۔ یہ کہ ان میں پانچوں میں سے ایک میں بھی۔۔۔

۲۔ یعنی ان کی خوش حال کی سعی ان کے مہربان کے محنت ایمان کی قیامت کے دن یہ گواہی دے گا۔

تخریج احادیث

- ۱۔ صحیح البخاری: ۲۰۷/۱، مؤطا امام مالک: ۶۳۰
- ۲۔ ترمذی: ۱۵/۵۱۳، مصنف: ۱۲۹/۲۰
- ۳۔ مؤطا امام مالک: ۳۷۷، مؤطا امام مالک: ۸۲۰، معجم: ۱۲۹/۲۰
- ۴۔ صحیح البخاری: ۲۰۷/۲

مفتی

عن عبد اللہ بن مسعود عن انسیؓ یقول قال لکال سی حاصۃ من اصحابہ و ان خاصۃ من اصحابی ابو بکر رواہ الطبرانی عن عائشۃ قالت مر انسیؓ بکرمہا بکر وهو بلع بعض رقبۃ فالتفت بکرمہ فقال "لعابین و صلیقین کلا و رب الکعبۃ" و انفق ابو بکر یوم منہ بعض رقبۃ نہ جاء، انی انسیؓ یقول قال لا اعود رواہ البیہقی فی شعب الا بسان عن انسیؓ ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ من اصبح منکم لیوم صائما قال ابو بکر انا قال فمن نع منکم الیوم حناہ قال ابو بکر انا قال فمن اطعم منکم الیوم مسکيا قال ابو بکر انا قال فمن غلام منکم الیوم مرصفا قال ابو بکر انا فقال رسول اللہ ﷺ ما جتمعن فی امرء الا دخل الجنة رواہ مسلم عن عبد اللہ بن مسعود عن انسیؓ یقول قال لکال لو کنت متخذ حلیلا لا تحدث ابابکر حلیلا و لکنہ انعی و صاحبی وقد اتخذ اللہ صاحبکم خلیلا رواہ مسلم

ترجمہ

طبرانی میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ انسیؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے اصحاب میں سے ایک

نہیں تھا جب بلاشبہ اور میرے اسباب میں میرا جو مصائب ہو کر ہیں۔ یعنی شمشیر ایمان میں نہ کشتہ کھینچتے تھے۔
 ہیں کہ نبی ﷺ کا حضرت ابو بکرؓ پر اس حال میں گزر ہوا کہ وہ اپنے بعض ماموروں کو وقت گزر رہے تھے آپ ان کی طرف سے
 متوجہ ہوئے اور فرمایا اب کھڑکی تم حائین اور مدہ لائقین میں متاقتضی ہے (یعنی تو صحت میں ہے اور مدہ لائقوں کا شیوا و صحت نہیں)
 خدمت ابو بکرؓ نے اسی دن غلام کو گزرا کر دیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر عرض کیا کہ اب کھڑکی میں نہ کریں گا۔ (۳)
 ۳۔ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کون آج روزہ دار ہے
 حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا میں ابھر فرمایا آج چارہ کے ساتھ تم میں سے کون کیا "ابو بکرؓ نے: میں فرمایا: میں نے تم میں
 سے آج مسکین کو کھانا کھلایا ہے "ابو بکرؓ نے: میں نے فرمایا: تم نے کیا کی عبادت (یا دعا پڑھی) تم میں سے آج میں نے کی ہے
 حضرت ابو بکرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص میں یہ فصلیں جمع ہوں گی، وہ روزہ دار بنے گا
 میں میرا منہ بن مسعودؓ سے منقول ہے کہ وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: اگر میں کسی کو دوست نہ تو تو اور
 کو دوستی میں اختیار کرتا ہوں میرا دوست میری بھائی اور بھائی ہیں۔

تحقیقات و حلیات

۱۔ مطلب یہ ہے کہ اگر مجھے غرض میں یہی خدمت کر اس کی محبت میرے دل میں چھو جائے اور وہ میرے قلم پر بھی
 سے قطع ہوتا تو اس ناک آج کر تھے مگر اس صفت سے میرا کوئی محبوب حق بن نہ تھا ان کے سوا کہیں ہاں اسلام کی برادری اور
 برائی چارہ کافی ہے۔

تحریک احادیث

۱۔ صحیح البخاری ۲۰۷۱

۲۔ سیر بیہقی

۳۔ صحیح مسلم ۲/۲۴۲

محقق

۱۔ احمد "أخفى في الدين وصاحبي في الفار" عن ابن عباس أن النبي ﷺ قال: وهو
 في قبة يوم بدر اللهم اني أشتدك عهدك ووعدك اللهم إن تشاء لا تعبد بعد اليوم
 فاحد ابكر بيده فقال: حسبك يا رسول الله! النجحت على ربك. وهو يتب في الدرع فخرج
 وهو يقول سيهزم الجمع ويولون الذبر رواه البخاري عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه

تحریر احادیث

۱' صحیح مسلم ۲۷۳/۲۰

۱۴ صحیح البخاری ۷۲۶/۲۰

متن

فقال رسول الله ﷺ ان من امن الناس على في صحبته وماله أبو بكر ولو كنت متخذاً حليلاً عند ربى لا اتخذت أبا بكر خليلاً ولكن أخوة الاسلام ومودته لا يبقين في المسجد باب إلا سد إلا باب ابى بكر رواه البخارى وزاد الطبرانى: فابى رابت عليه نورا عن ابيس ان بلا لا قال لابي بكر ان كنت انما اشتهيتى لنفسك فامسكنى وان كنت انما اشتهيتى لله فلد عني وعمل الله (رواه البخارى) واعتق أبو بكر الصديق بلا لا لأجل الله وطاعته فقلت: "وسيجبها الاتقى الذى يؤتى ماله بنزكى... الا به ذكره أهل العلم."

ترجمہ

اس نے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! تو مت رو سب سے محسن زیادہ میرے حق میں مال اور صحبت کی رو سے ابو بکر ہے اگر مجھے اپنی امت میں سے کسی کی دوستی ہو تو ابو بکر کو دوست بنا تا مگر اسلام کی برادری اور صودت کافی ہے مسجد میں آمد و رفت کے لیے کوئی کھڑکی اور دروازہ بند کے بغیر نہ چھوڑا جائے مگر ابو بکر کا دروازہ اول (یعنی سب کھڑکیاں اور دروازے بند کر دو مگر ابو بکر کا دروازہ کھلا رہے دو) (۱) طبرانی کی روایت میں یہ لفظ (قائى رابت علیہ نور) (زائد ہیں، یعنی میں اس کے دروازے پر نور دیکھتا ہوں) (۳) (طبرانی)۔ بخاری میں قصہ سے روایت ہے کہ بلاٹا نے ابو بکر سے عرض کیا: اگر آپ نے مجھے اپنی ذات (یعنی خدمت کے لیے خریدا ہے تو دیکھئے اور اگر آپ نے اللہ کے واسطے خریدا ہے تو مع اللہ کے مجھے چھوڑ دیجیے حضرت ابو بکر صدیق نے خاص اللہ اور اس کی رضا مندی کے لیے آواز کر دیا اور یہ آیت آپ کے حق میں نازل ہوئی "وسيجبها الاتقى الذى يؤتى ماله بنزكى" یعنی دوزخ کی آگ سے وہ متقی پہنچا جائے گا جو اپنا مال دینا اور پاک کرتا ہے۔

تحقیقات و تعلیقات

۱ ابو حاتم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اس قول (معدوا) نے حضرت ابو بکر کے سوا تمام لوگوں کی طمع غلاظت اور حرص برباد بالکل منقطع کر دی تھی۔

میں نہ دیا ہو (یعنی جس نے ہمارے ساتھ مال و حق سے سلوک کیا ہم نے جوں کا توں جگہ چھڑا دیا وہ اس سے دیکھ لیا کہ جو بڑے سوداگر کہ اس کا ہم پر ایسا احسان ہے جس کا بدلہ دنیا میں ہم سے ہو نہیں سکتا ہاں عقی میں اس کا عوض اسے خدا دے گا۔

تحقیقات و تعلیقات

۱) (یا اے اللہ کے لشکر کے لوگ مراد ہیں کیونکہ عمرو بن العاصؓ کو جب رسول اللہ ﷺ نے لشکر کا امیر بنا کر بھیجے تو ان کے پیچھے کے بعد ان کی کمک کے لیے ابو عبیدہ بن جراحؓ کو دو سو انصاریوں کے ساتھ جن میں ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی تھے بھیجا مگر اس زمانہ میں امامت عمرو بن العاصؓ کے رہے تھی جب کافروں کو شکست اور مسلمانوں کو فتح ہوئی تو عمرو بن العاصؓ کو خیال گذر کہ چونکہ میں ان لوگوں کا امام ہوں تو مرتبہ میں بھی افضل ہوں گا چنانچہ جب لشکر کا میاب وہیں آیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور دل میں خیال آیا کہ شاید وہ اس سب سے افضل ہیں اسی لیے انہیں امیر بنا یا گیا ہے۔

تخریج احادیث

۱) صحیح البخاری ۵۵۲/۱، جامع الترمذی ۲۰۷۴/۲

۲) صحیح البخاری ۵۱۷۲/۲، صحیح مسلم ۲۷۳۲/۲

مشترک

وما نفعني مال احد قط ما لفعني مال ابي بكر ولو كنت متخذ اخليلاً لا اتخذت ابا بكر
اخليلاً الا وان صاحبكم خليل الله رواه ابو عيسى ابن سورة الترمذی عن عمر بن الخطاب
رضي الله عنه قال: ابو بكر سيدنا وخيرنا واحبنا الي رسول الله ﷺ رواه الترمذی عن ابي
عبد الرحمن عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنهما قال: ان رسول الله ﷺ لا
يبي بكر انثى صاحبى على الهوى وصاحبى في الغار رواه الترمذی عن عمر بن الخطاب
رضي الله تعالى عنه قال: امرنا رسول الله ﷺ ان نتصدق والحق ذلك عندي ما لا غفلت
اليوم اسبق ابا بكر ان سبقته يوما قال فاجبت بنصف مالي فقال رسول الله ﷺ ما ابيقت لا
هلك قلت مثله واتى ابو بكر بكل ما عنده فقال: يا ابا بكر، ما ابيقت لا هلك فقال: ابيقت
لهم الله ورسوله

ترجمہ

مجھے جس قدر ابتر کر کے مال کے نفع کو دے دیا، میں نے اس کے مال سے نہیں لیا اور میں نے کسی روایت میں اس کی تردید نہ کی۔
 (۱) "میں نے اس کو کھانا دیا اور اس کو دینا پسند ہے" (۱) "میں نے اس کو کھانا دیا اور اس کو دینا پسند ہے" (۱)
 (۲) "میں نے اس کو کھانا دیا اور اس کو دینا پسند ہے" (۲) "میں نے اس کو کھانا دیا اور اس کو دینا پسند ہے" (۲)
 میں اور آخرت میں جو حق کوڑ پر میرا مصائب ہو گالی، بخاری اور ترمذی میں اس کا ذکر ہے۔ روایت ہے کہ ایک دن
 رسول اللہ ﷺ نے ہم کو صدقہ کا حکم فرمایا اور آپ کا یہ حکم میرے نزدیک نسخ کرانے سے نفی والا یعنی اللہ تعالیٰ اس وقت میں
 کتبہ اس میں تھا (میں نے اپنے دل میں کہا اگر اب کوڑ پر جہت نہیں ہے تو آج اس میں خیر تو میں سے جا جائیگا۔ (مترجمہ ہیں)
 میں اپنا توبہ مال رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا آپ نے فرمایا اے عمر! تم نے اپنے مال و عیال کے لیے کیا چھوڑ
 عیال یہ اسی کے برابر چھوڑ دیا۔ اب اور اب کوڑ جو کچھ تم سب سے آگے بنائے حضرت نے فرمایا اسے اب کوڑ اتارنے اپنے مال
 بچوں کے لیے کیا چھوڑا فرمایا اللہ و رسول کے نام کے سوا اور کچھ نہیں چھوڑا ہے۔

تحقیقات و تعلیقات

جیسا کہ مذکور دیا آخرت میں میرا حقائق ہے اور یہ رفتار کا لفظ غالباً اسی سے نکلا ہے۔ روایت مراد انہی کو کہہ رہے
 ہوں۔ قریب واقع ہے حضور اکرم ﷺ حج کر کے پہلے پہل واپس آئے تھے۔ یہاں پر علماء کا مقولہ ہے کہ اب کوڑ کی صحبت
 باغیر ہار ہے کیونکہ ہمیں علی کا شمار ہے مخالف حضرت عمرؓ کے، وہی اپنی صحبت ان کے ساتھ ہے کہ فراموش ہوئے۔

تخریج احادیث

۱۰ جمع الترمذی ص ۱۰۱ مکرر تصدیق ۲۰۸۱۰

۱۱ جمع الترمذی ۲۰۸۱۲

متن

فان النبی ﷺ ما یونکما مابین کلتمیکما قلت لا اسقہ الیٰ منیٰ ابدا رواہ الترمذی و
 ابوداؤد عن ام المومنین ام عبدالله عائشة الصدیقة بنت امی بکر الصدیق وریحانة وحبیبہ رسول
 اللہ ﷺ قالت ان ابا بکر دخل علی رسول اللہ ﷺ فقلت انت غلبت اللہ من النار
 فیومئذ سمي عتقا رواہ الترمذی عن اسی ہریرۃ عن اسی ہریرۃ عن رسول اللہ ﷺ متفقاً علی حدیث علیہ

السلاطین فاعلم بدی غازی باب النجیۃ الذی قد حل منہ امنی فقل لو سکر بادیوں نے۔
اسی گنت معک حتی انظر الیہ فقل رسول اللہ ﷺ اما انک یا نہ سکر نول من بدی حل حید
من امنی رواہ ابو داؤد عن امی الشراء قال: کنت جالسا عند نسی یکتلم بادیوں امی سکر
انخذ بطرف نوبہ حتی ابدی عن رکتہ فقل النبی ﷺ واما صاحبک فقل غایب حسب
ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم دو دن کی غیبت میں فرق ہے یہاں تمہارے نام توں میں امر بتائے کہ اللہ نے تم
میں ابوکر پر بھی سبقت نہیں لے پاسکے (۱) (ترقی میں) اس وقت میں امیہ اللہ نے صدیقہ بات کی تیرا میں اور جوفہ میں
نیچیا آپ کی روایت سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت ابوکر رسول اللہ ﷺ نے آپ کے نام پر دعا پڑھا
کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے اُتار کر دیا جس میں آپ کا لقب مقبول تو (۲) (۲) (۲) میں حضرت ابوکر نے یہ سن کر
ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ہر اکل آئے اور ہاتھ پیرا راست کا دورہ کرنا جس میں ہے یہی سنت
راشع ہوگی۔ (شعبہ یہ واقعہ معراج کا ہے یا اور کسی دن کا) ابوکر نے عرض کیا: رسول اللہ! کیا مجھے بت ہوئی ہے میں بھی
اس وقت آپ کے ساتھ ہوتا اور اس دروازے کو کھلتا آپ نے فرمایا: ابوکر! آؤ گاؤ میری سنت میں اب سے پیچھے
ہی سنت میں جاؤ گے (۳) اے بخاری میں ابوالدرداء سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا کہ میں
حضرت ابوکر رضی اللہ عنہما علی کمال کا ایک کو اس طرح پکڑ رہا تھا کہ جس سے آپ کے زانو تکٹھن کے شے نہ لے لے لے لے
نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارا یہ (ابوکر) کسی سے نرم تر آیا ہے۔ حضرت ابوکر نے اس امر پر

تحقیقات و تحقیقات

۱۔ گو جو تفسیر میں علماء کے بہت سے اقوال ممکنہ ہیں مگر حدیث میں صراحت آئی ہے کہ مقبول ہے "نہی"
کے معنی "نہی" سے ہیں چنانچہ دوسری روایت قال رسول اللہ ﷺ: من زاد فی سطر لعی عیس من الدار فسطور
الی امی سکر" جسے مقبول دوزخ سے تزا کی طرف دیکھنے سے سرت اور وہاں کی طرف دیکھنے سے "نہی" کی تزیادہ دہن ہے۔

آخر حواشی

۱۔ جامع الترمذی ۲۰۸۱۲

۲۔ جامع الترمذی ۲۰۸۱۲، المعطال النعیۃ لاہر حجر ۳۱۰۰

۳۔ من نو داؤد، کتاب النہ ۲۰۰

فقال ای کان یسی و بین امن الخطاب شیء فاسرعت الیه تم ندمت فسالته ان یغفر لی فابی
عنی ذلک فقلت الیک فقال یغفر الله لک یا ابا بکر ثم ان عمر یعلم لانی منزل الی بکر فمائی
انہ ابو بکر قالوا لا فانی النبی ﷺ جعل وجه الی فیقول فیسمر حتی أشفق ابو بکر فجعل علی
و کبه فقال یا رسول الله والله انا کنت اظلم مرتین فقال النبی ﷺ ان الله بعث الیکم
فقلتم کذبت وقال ابو بکر صدق وواسنی بنفسه وماله فھن انتم نار کو الی صاحبی مرتین فما
اودی بعد ہارواہ السحاری اخرج ابن عدی عن حدیث ابن عمر یحیی فیہ فقال رسول الله
ﷺ لا تذرونی فی صاحبی فان الله بعث الیکم بالہدی و ذین الحق فقلتم کذبت وقال ابو
بکر صدقت ولو لان الله سماء صاحبہ لآخذتہ خلیلاً و لکن الخوة الاسلام

ترجمہ

اور کہا: مجھ میں اور میں الخطاب میں کوئی رشتہ ہوگی، گو بہت میرے ہی طرف سے تم میں نے اپنی خاطر
تادم ہوا میں سے معافی چاہی انہوں نے انکار کیا اب میں آپ کے پاس آیا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے میں مرتبہ فرمایا ہے
ابو بکر مجھ پر ہوا جو تم سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اپنے غصہ پر اور ہوا اور بکر کے مکان پر آ کر اذہادی کیا ابو بکر
میں جس انگوٹھوں نے کہا: نہیں۔ آپ بھی نبی ﷺ کی خدمت میں آئے اور رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہونے لگا حضرت ابو
بکرؓ نے کہہ دیا: ابو بکر ہو بیٹھے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! میں ہی ظالم تھا اس میں حضرت عمر کا تصور نہیں اور مرتبہ یہ کہ فرمایا
میں آپ کا غصہ کہہ دیا ہوا اور میں تمہارے قریش کی طرف بھیج گیا تم سب نے میری کلمہ کی، مگر ابو بکر نے میری تصدیق
بھی کی اور اپنے مال و جان سے میری تجواری اور دین بھی کی، کیا تم میرے صاحب کو مجھ سے چھڑا چاہتے ہو اور اس کا انکار
میں ہو اور اس کے بعد وہ بھی ایذا دیے گئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی انسان کے سامنے اس کی تعریف کرتے ہوئے
لیکن یہ اس وقت جب اس کے خدشہ سے بچا ہونے کا اندیشہ نہ ہو اس تعریف سے اس کے اندر خود پسندی کے پیدا ہونے کا
خود ہے تو ایجاب کرنا چاہئے (۱) ابن عدی نے جو حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پادشاہ نے دو ایک کھوندے مجھ کو دینے والے تھے اور میں حق کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اے تم
سب لوگ میری کلمہ کیے کے رہے ہو مگر ابو بکر نے اس وقت تصدیق کی کہ اس کے دل میں خدا تعالیٰ صاحب کا لفظ

وہابیوں کے صاحبہ لا محزون۔ جزء ۱۰، ذمہ دہاتے تو اس سے جاتی دوست بنا تا کہ انہیں اسلام کا بھی حق ہو اور یہی جہاد کی اصل ہے۔

حقیقات و غلطیات

۴۱

۱۔ اہل بیت (ع) نے مجھے حدیث امام احمدیہ کے ساتھ ملحق کی غرض سے کہتے ہیں کہ اگر وہی حق کے ساتھ بھی تو تم قرآن میں میری عزت کی اور میری نبوت کے بارے میں کفر و کفر صدق کے بدوں ملک و شہر میری تعزیر کی، جو پر اپنا دل اپنی ہاں زبان کی خوشگاہ کو وضع میں ٹھوکر کی اپنی بیاد کی جی سے میری شادی کی کیا تمہارے۔ نہیں کو کچھ سے بعد ورنہ پتہ ہو۔

قرآن و احادیث

۱۔ صحیح بخاری ۵۰۶۱۲، صحیح ابوداؤد ۴۰۷۰

میں

عن حماد بن سمعت عن ابي عبد الله قال قال رسول الله ﷺ وما معه الا خمسة اعداء امرأتان حديجة وام الفضل وابو بكر روات البخاري عن اس عمر رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ من حو تره حياء له يطر الله اليه يوم القصة فقال ابو بكر: ان احشني ثوبى مسترعى الا ان ابعده ذلك منه فقال رسول الله ﷺ انك لست تصنع ذلك خيلاء روات البخاري عن زيد بن اسلم قال عرس رسول الله ﷺ ليلة مطر بيق مكة وعمل بالا لان سرقطهم للصلاة فرقد دلال ورفد واحنى استيقظوا وقد غلعت عليهم الشمس فاستيقظ القوم وقد فرغوا فامرهم رسول الله ﷺ ان يركبوا حتى يخرجوا من ذلك الوادى وقت ان هدا وادبه ليطار فركبوا حتى خرجوا من ذلك الوادى

ترجمہ

(۱) بخاری میں امام سے روایت ہے کہ میں نے عمر سے سنا کہ انہوں نے کہا کہ اب میں رسول خدا ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: یہ تمہاری اور میری بات ہے اور انہوں نے کہا کہ میں نے (۲) بخاری میں ان سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: کوئی کفر و کفر جس راہ سے چلے اور کچھ کرت اور پانچاٹ پہنچا قیامت کے دن

۱۔ اس نے بہت عرصے کا اپنے اہل بیت کو ایک طرف نکال دیا ہے کہ ان کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔
 ۲۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔
 ۳۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔
 ۴۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔
 ۵۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔
 ۶۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔
 ۷۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔
 ۸۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔
 ۹۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔
 ۱۰۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔

تاریخ اسلام

۱۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔
 ۲۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔
 ۳۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔
 ۴۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔
 ۵۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔
 ۶۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔
 ۷۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔
 ۸۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔
 ۹۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔
 ۱۰۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔

۱۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔
 ۲۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔
 ۳۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔
 ۴۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔
 ۵۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔
 ۶۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔
 ۷۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔
 ۸۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔
 ۹۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔
 ۱۰۔ اس نے اہل بیت کو اپنے اہل بیت کے ساتھ نہ رہنے دے۔

تاریخ اسلام

- ۱۔ تاریخ الخلفاء، ۱۹۰۷ء، طبع الدری، ۱۹۰۷ء، مطبوعات ابن سعد، ۱۵۳/۱، مطبع الخبازی، ۱۹۱۱ء
- ۲۔ صحیح البخاری، ۱۰/۱، ۱۰/۲، ۱۰/۳
- ۳۔ صحیح مسلم، ۱۰/۱، ۱۰/۲، ۱۰/۳

مفتی

ثم امرهم رسول الله ﷺ ان يسربوا وان يتوضؤوا وان ينادوا بالصلاة
 او يقيموا للصلاة رسول الله ﷺ باناس ناصرف، ليهبهم وقد ادى من فزعهم فقال يا ايها الناس
 ان الله قد اراد ان يهلككم من غير هذا فاذا رقد احدكم عن الصلاة او نسيها

سہ فرج طیبہ فلیسبہا کما کان یصلیہا فی وقتہا ثم الغت رسول اللہ ﷺ النبی بکرم
التصدیق فقال ان الشیطان اتی ملا لا وهو فانه یصلی فاضجمہ ثم لم یزل یهدئہ کما یهدئ الصبی
حتی نام ثم دعا رسول اللہ ﷺ سالا لا فاحیر مالا لا رسول اللہ ﷺ مثل الذی اخبر رسول
اللہ ﷺ فقال ابو بکر اشہد انک رسول اللہ وواہ مالک فی المؤطا عن عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ ذکر عنہ ابو بکر فکی و قال وددت ان عملی کذلک مثل عملہ یو ما واحد امن امامہ
ولینہ و احذہ من لالیہ اما لیلئہ فلیئہ سار

ترجمہ

تھوڑی دیر چلی تو آپ نے فرمایا کہ یہاں ان کے رسول اور ہاں تو فرمایا قرآن دے یا اقامت پڑھے نہیں آپ نے
سب کو نرہا چالی نماز سے فراغت کے بعد جب آپ نے سنا کہ میں غرت سے آگرم، خطفہ کے تو کہہ اس کو خود اسے ہمارے
روحوں کو تھا مگر کچھ اور سوچتا تھا اس وقت میں نے ان کو نہ بھیجتا اس وقت کے گزرنے کے بعد پھر تاجب قریش سے وئی
نہ نہ بھول جائے یہ سوچے تو جب یہ آپ نے یا غے ہی حالت جیسا ان کے وقت میں پڑھنے چاہئے پڑھنے کے بعد جب آپ نے
حضرت ابو بکر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ شیطان جس نے پڑھا تو کہہ اسے پڑھنے سے تھے جس شیطان نے ہال کوں دیا اور
ایسا تھپک کر سنا دیتے ہیں کہ وہ انکی ماں سالی بن گئی کہ ہال کوں سوائے اور کسی نکات کے اس کے بعد آپ نے ہال کوں دیا اور
پھر انہوں نے وہی بیان کیا جو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پہلے بیان کیا تھا جو کوں دے لے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ
کے برحق رسول ہیں۔ (۲) زمین میں حضرت محمد بن الخطاب سے راایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر کے سامنے حضرت ابو بکر کا
ذکر و امر نے کر کہا میں چاہتا ہوں کہ میرا مال عمل ابو بکر کے ثمراتوں میں سے ایک دن کے عمل کی مانند اور ان کی تمام
راہوں میں سے ایک رات جیسے میں ہوتا لیکن ابو بکر کی رات میں دو رات ہے کہ میں میں

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ اگرچہ حضرت ابو بکر صدیق کو پہلی ہی رسول اللہ ﷺ کے چچے اور ہادی برحق ہونے کا کمال یقین تھا مگر اس
مجاہد و درجہ ذیہ و یقین پر یقین حاصل ہوا ہی و اسے اس قول کے سننے کی حاجت ہوئی۔

تحقیق احمدیہ

۲۔ مؤلف امام مالک "ماشاہد فی تلک کے شمس و علی اللہ" ۱۰ (قدیمی کتب خانہ) صحیح مسلم

۱۲۸۱ھ لائل السورۃ لنبیہ ۶۵۲/۳۰

مع رسول اللہ ﷺ السی الغار فلما انتهی الیہ قال واللہ لاندخلہ حتی ادخل فیہ لک فان کان فیہ شیء، اصاسی دونک فدخل فکسحه ووجد فی جانیہ نقبا فشق الزارد وسد ہابہ وبقی منہ اثنتان فانقمعہما ورجلہ ثم قال لرسول اللہ ﷺ ادخل فدخل رسول اللہ ﷺ ووضع راسہ فی حجرہ وبادلہ فی ابوبکر فی رجلہ من الحجر ولم يتحرك مخافة ان ینبہ رسول اللہ ﷺ فسقطت دموعہ علی وجہ رسول اللہ ﷺ فلما مالک ہا ہا بکر قال لدغمت قد اک ابی وامی فدخل رسول اللہ ﷺ فذهب ما بجدہ ثم انتفض علیہ وکان سبب موتہ وامایر مہ فلما فیض رسول اللہ ﷺ اوتدت العرب وقالو الا یزدی زکوة فکان لو منعونی عظاما

ترجمہ

جس میں رسول اللہ ﷺ نے ساتھ دینی طرف آپ نے سفر کیا جب دربار پر پہنچے تو حضرت ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ابھی من میں داخل نہ ہوں پیسے میں اندر اتروں کیونکہ اگر اس غار میں کوئی موزی (سانپ بھڑا) ہوگا، تو میں حاضر ہوں، کو پہنچے آپ اس سے بچھڑا، میں پھر آپ نے غار میں آگے کر شیب کی تاریکی میں اپنے ہاتھ سے غار کو صاف کیا، ایک باب آئی سوراخ آپ نے پاسے اور ان کو پانچ بند پھاڑ کر بند کر دیا، مگر دوسرا رخ پائی رو گئے اور پھر آخر ہو گیا تو آپ نے ان دونوں سوراخوں میں اپنے پیروں سے دھکے اور آنحضرت سے عرض کیا آجے تشریف لائیے رسول اللہ ﷺ غار میں داخل ہوئے اور ابوبکر کے زانو پر سر رکھ کر سو گئے۔ یہاں سوراخوں میں سے سانپ حضرت ابوبکر کے پاؤں میں کھانے لگا مگر حضرت ابوبکر نے رسول اللہ ﷺ کے جاگنے کے خوف سے جھپٹ کر نکال دیا اور تکلیف سے آنسو بہا، رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر گرے پس آپ جاگ اٹھے اور فرمایا اے ابوبکر! میں دیتے ہو عرض کیا میرے پاس آپ ختمہ رکھ کر کھاتے تھیں تو فرمایا ہوں پاؤں میں سانپ نے کانا ہے حضرت نے اس جگہ اپنے منہ کا لعاب ڈال دیا جس سے فوراً دم کاٹا جاتا، مگر آخر میں اسی ذریعہ سے رجوع کیا اور آپ کی وفات کا یہی سبب ہوا۔ (۱) لیکن ابوبکر کا دل (جسکی) میں آوازوں میں اومدن ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے بعد عرب کی ایک جماعت مرتد ہو گئی اور زکوٰۃ دینے سے انکار کیا، تو انہوں نے کہا اگر آپ ہی تک (اس سے لڑتے نہ مٹتے) تو کالوک مجھ سے سفایت کریں گے

تو منقطع ہو گئی اور دین کامل ہو چکا (۴) کیا دین میں نقص ہو اور میں زندہ رہوں۔ (۳) دار قطنی میں عمار بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفرؓ یعنی محمد باقر حسین بن علیؑ کے پوتے سے پوچھا کہ کھوار کے قبضہ کا مرصع ہونا جائز ہے انھوں نے کہا اس میں کچھ خوف نہیں کیونکہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنی کھوار کا قبضہ مرصع فرمایا تھا (عمرؓ کہتے ہیں) میں نے ابو جعفرؓ سے کہا کیا ان کو تم صدیقؓ کہتے ہو؟ فرمایا اچھا صدیقؓ ہے، اچھا صدیقؓ اچھا صدیقؓ، جو شخص انھیں صدیقؓ نہ کہے خدا تعالیٰ اسکے قول کی تصدیق دینا اور آخرت میں بھی نہ کرے۔ (۴) دار قطنی میں حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تین دفعہ کتاب باری میں التجا کی کہ تجھ کو فضیلت تقدیم حاصل ہوگا نگار ہی ہو اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تشریف تقدیم ملا۔ (۵) بخاری مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل ہے کہ چیدہ اور دایہ کے نعلی جس حج میں رسول اللہ ﷺ تھے

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا یہ فرمانا حضرت عمرؓ کی سستی اور عذارت پر کمال غصہ کی وجہ سے تھا اور اس میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کی کمال شجاعت اور قوت دینی ہے ہر چند کہ حضرت علیؓ بھی اس رائے میں حضرت عمرؓ کے شریک تھے مگر آپ کے اس دینی جوش نے اس بات کی پرواہ نہ کی۔

۲۔ علامہ یعنی نے فرمایا کہ جب قرل بن سجادہ تعالیٰ کے ایام اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ما حصل اس کا یہ ہوا کہ اب وحی تو منقطع ہو گئی جس سے ہم یقین کی طرف پہنچ سکیں سو اس وقت ہمیں اجتہاد میں کوشش تمام اور سعی مالا کلام کی ضرورت ہو گئی۔ یہ بھی خدا پر را کر چکا اب اس میں کسی طرح کا نقص اپنی حیات میں نہ آنے دوں گا اس حدیث سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی افضلیت دینی بہت بڑی مفہوم ہوتی ہے۔ کذافی اہسنی

تخریج احادیث

- (۱) فتح الباری: ۱۸۵/۷
- (۲) در منثور: ۲۴۱/۳۰
- (۳) مشکوٰۃ المصابیح باب مناقب ابی بکر الفصل الثالث: ۵۵۶/۲
- (۴) کشف العما فی معرفۃ الانماۃ از علی بن عباسؓ ارد بھلی
- (۵) دار قطنی بحوالہ تاریخ الخلفاء: ۵۷

متن

فی الحجۃ النبی امرہ علیہا رسول اللہ ﷺ لیل حجۃ الوداع یوم النحر فی رھط امرہ

ہوذن فی الناس لا یصح بعد العام المشرک ولا یظفر فی البیاب عربان رواہ البحاری و مسلم
 عن سہل بن مسرۃ عن علی رضی اللہ عنہ قال ذلک مرء سماء لہ الصدیق علی بن
 محمد لانہ خلیفہ رسول اللہ ﷺ وحبہ عن دینا فرضیاء عن ذہاب رواہ الحدیث عن
 عباس عن رسول اللہ ﷺ قال ما کلمت فی الاسلام احد الا نبی عنی وراجعی فی الکلاہ الا
 ابن ابی حمزہ فامی لا اکلمہ شیئا الا قبلہ واستفاد علیہ عن عائشہ عن رسول اللہ ﷺ قال
 الناس کذبہم بحاسون الا ابابکر رواہما ابن عساکر عن اسیر بن مالک رضی اللہ عنہ قال
 لعمری فی النبی ﷺ دخل (۲) رجل انشعب النعیمۃ جسیہ صبیح فتخطی وغانہم

ترجمہ

حضرت ابو بکر و امیر مومنین (۱) مجھے حضرت ابو بکر نے قربانی کے دن آیت سے نہایت ہی کہہ گئے کہ ان میں سے
 کس کو اس سال کے بعد کوئی مشرک نہ رہے، کوئی نہ عبد کا طواف لگا ہو نہ نہرے۔ (۲) کہ تم خزانہ میں میری
 روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے حضرت ابو بکر کو ثابت فرمایا کہ یہ آیت میرے جس کا نام ہے نے اپنے نبی کی زبان سے
 صدیق لکھا اور رسول اللہ ﷺ نے خیرہ اول جہنم میں آپ نے انیس سو بار دین پڑھنے کے کہ پھر فرمایا۔ (۳) کہ
 میری انیس اپنی دنیا پر نصیحت دیں گے۔ (۴) ان میں سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اسلام میں جس سے
 کلام کیا وہ انکار سے پیش آیا اور کلام میں میرے ساتھ مراعت کی سوائے بنی فوق کے میں نے کسی باب میں ان سے کلام
 کیا انھوں نے فوراً قول علی نہیں کیا کلام اس پر مستحکم اور ثابت بھی رہے۔ (۵) ان میں سے روایت کرتے ہیں کہ
 سب لوگوں کا حساب ہوگا مگر ابو بکر و دون حصہ بنت میں داخل ہوں گے۔ (۶) مستحکم میں کہ ہم حضرت انس سے روایت
 کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ایک شخص ہشیر حسین بنی سفید ازہری مکی کو جس کو پیر پانچ سو آیا۔

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ اس حدیث سے حضرت ابو بکر کا جیسوں پر امیر ہونا رسول اللہ ﷺ کی حیات میں بخبرتی ثابت ہے اور محمد اور
 فضیل اور مرتضیٰ کے یہ بھی ایک اہم نصیحت اور اعظم درجہ ہے۔

۲۔ حضرت علی کے قول کا حاصل یہ ہے کہ سب رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں حضرت ابو بکر سے جی کو ناست کا
 مستحق جان کر انھیں ہم لوگوں کے موجودگی میں اس سے یا تو ہم انھیں سہارا دیا میں قافلت و غیرہ کی ان سے پتہ کریں جس طرح اور

وہی قوت ہے۔

تخریج احادیث

صحیح بخاری ۲۰۰، صحیح مسلم ۲۳۲۹

۴. حلف من بعد ۱۷۳۳، مطبوعہ بیروت

۵. اسیرۃ النبی ۲۵۲، بیروت جلد ۲۰۶

مترجم

فبکی ثم انتفت الى الصحابة رضي الله عنهم فقال ان في الله عزاء من كل مصيبة وعوضا من كل اذية وخلف من كل هالك فاني الله فابوا وانه فارقوا ونظروا اليكم في السلاء فانظروا فانما انصاب من لم يجبر وانصرف فقال ابو بكر وعلي رضي الله عنهما هذا انحصر عليه السلام رواه انحاكم في المستدرک عن الامومنين عائشة زوج النبي ﷺ قالت دخلت على ابي بكر رضي الله عنه فقلت في كم كنتم النبي ﷺ فقلت في ثلثة اثواب بصى محولة لبس فيها فبصر ولا عمامة فقال له في اي يوم توفي رسول الله ﷺ فقلت يوم الانس قال في يوم هذا فقلت يوم الاثنين قال ارحوا فيما بيني وبين الليل فنظر الى ثوب كان عليه يمرض فيه به ردع من روعوا فقال اعسموا النبي هذا وزيد واعليه ثوبين فكفوا عي فيصدا

ترجمہ

اور اس کا تخریج دیکھ کر بعد صحابہ کی رضاعت کی طرف متوجہ ہو کر کتاب کا یہ حصہ بت سے اپنے میں لے لیا ہے (۱)۔ برکت ہونے والی چیز کے لئے عورت پر ہر پاک ہونے والی شے کے لئے اس کا قائم مقام ہے اللہ کی حمد و ثناء اور دعا کی رحمت کے ساتھ رہو کیونکہ یاد مصیبت کے وقت انکی آخر رحمت قرآن پر ہے ثوب نماز کو ہے مصیبت پہنچی ہے وہ ثواب سے محروم نہیں ہوتا یہ کہ نہ وہ شخص چلا گیا اور نہ وہ علی فرماتے ہیں وہ آخر ہے (۲) بخاری میں اسرارہ بینین حضرت عائشہ صدیقہ نے روایت ہے کہ میں آخرت اور برکتی رہی میں ان کے پاس گئی آپ نے مجھے فرمایا رسول اللہ ﷺ کو کہنے کے لئے کہ میں نے تمہارا میں کہنا تھا میں نے آپ کو جس ایک بستی کہا ہے (۳) جس میں مسند پہنچا میں نے ان میں نہیں تھا نہ عامہ (۳) پھر مجھے سے فرمایا رسول اللہ ﷺ کو کہنے کے لئے کہ میں نے تمہارا میں نے عرض کیا کہ وہ قربان کیا ہے میں نے کہی فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ رحمت سے پہلے میری کوئی ہو بیماری کی حالت میں جو کہ آپ پہنچے ہوئے تھے اس میں زعفران یہ یہ ایک مہ

مگر میں تھا کہ آپ نے اس کو کچھ فرمایا ہے پکارا جو میں پہنے ہوئے ہوں جوڑا اور پہنے ہوئے سران میں مجھے نہیں دیکھا

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ اس بات سے کہ "اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم" میں ایک قریب کھڑے کی کتاب میں یہ مصیبت سے نقلی دینی ہے اور یہ اشارہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرف ہے "وَسَنُرِيهِمْ أَصَابِعَ مِنْهُمُ الَّذِينَ إِذَا صَابَهُمُ مَصِيبَةٌ قَالُوا هَذَا الَّذِي كُنَّا نَقُولُ" ان وقت تعزیت کے معنی میں ہے دوسرے یہ معنی ہیں کہ خدا کے دین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ انکی رحمت شریعت ہے اپنی قبر سے معنی یہ ہیں کہ خدا صبر عظیم فرمائے والا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اسے جسے صبر میں کچھ یہ ہوا کرتے ہیں جسے رحمت زیادتی احمد معنی میں ہے یہ وہی میں معنی یہ وہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اس واقعے کے موافق معنی میں ہیں جسے مزاج میں نے اختیار کیا ہے۔

تخریج احادیث

۲۔ مسند رکب کو بحوالہ معارف القرآن ۱/۱۵۰

۳۔ صحیح البخاری ۱۰۶۱۱

مستن

قلت ان هذا حلق قال ان الحي احن بالجد يد من الميت اما هو للمصلحة فلم يتوقف
حتى امسى من ليلة الثلاثاء ودفن قبل ان يصبح رواه البخاري عن عائشة زوج النبي ﷺ
فانك كذا لابي بكر غلام يخرج له الخراج وكان ابو بكر ياكل من خراجه فحاء يروما بشي
هذا كل مبه ابو بكر فقال له الهلام ندرى ما هذا فقال ابو بكر وما هو قال كنت تكففت لاسنان في
الحاشية وما احسن الكهانة الا اسي حد عنه فلفظي فاعطاني بدل لك فبهذا الذي اكلت منه
فادخل ابو بكر يده ففاح كل شيء في بطنه رواه البخاري وفي رواية عن ابي بكر الصديق
رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ قال لا يذ حل الحبة حسد عدى بالحرام رواه ابو بكر احمد
بن الحسن البيهقي في شعب الایمان

ترجمہ

میں نے عرض کیا یا ایمان یہ پڑا تو پڑا، ہے فرمایا ہے پڑا ہے کہ اسحق بیت سے آیا: وہ زندہ ہے کہ میں تو چاہا ہوں
نے لے ہے۔ (۱) لا مشرفہ فی ہیں (۲) مشرفہ پوری شہادتیں تھی کہ آپ نے امام حق میں رحمت فرمائی اور صبح سے جو چاہیے

مذہبوں نے۔ (۲) بی بی میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کا ایک غلام تھا۔ (۳) ہر اپنے ذاتی سبب سے حضرت ابو بکرؓ کو اپنی مائیں و بیاتھا ابو بکرؓ کی آمدنی کھاتے تھے ایک دن کا ذکر ہے کہ غلام کچھ لایا اور آپ نے حسب دستور تدوین فرمایا مگر آپ نے سب نہیں معلوم کیا تھا فرمایا مجھے خبر نہیں تو غلام کہہ کر لایا اور کئی طرح لایا اور اس نے کہا جو غیبت کے ذمے میں میرے ایک شخص کو خبر میں (۴) دیکھ کر کچھ بتایا تھا میں اچھی طرح نجوم نہ جان تھا مگر فریب دہی کے لئے یہ غلام یہ تھا اذہن تو وہ آج مجھے ملا اور جو آپ نے تدوین فرمایا اس نے دیا تھا حضرت ابو بکرؓ نے صحت میں اٹھ اٹھ کر قے کے ذریعے سارا کھا، (۵) دروس اللہ فیہ لفظ غلام نے فرمایا جو اسم حرام خدا سے پرورش پاتا ہے وہ جنت میں نہ جائے گا اس کو جنتی نے شعب الانعام میں روایت کیا ہے (۶)

تحقیقات و تعلیقات

- ۱۔ یعنی زہد و کوکبہ کی زیادہ ضرورت ہے مرد و کچھ آرائش مستحب نہیں کیسی عموماً کلین جواکب پیپ اور خون میں مل کر ناک ہو جائے گا۔
- ۲۔ عرب کا دستور ہے کہ آقا لوگ اپنے غلاموں کی مائیں لکھتے ہیں حضرت ابو بکرؓ بھی اپنے غلام کی کچھ مائیں لیتے تھے۔
- ۳۔ یعنی غیب کی ایک بات بتائی تھی کیونکہ بخوبی اسے کہتے ہیں جو امور مستقبلہ کی خبر قرآنِ حالید یا متعالیہ سے دے۔
- ۴۔ حرمت مطلقہ ہے آپ نے قے کی کیونکہ کبائت اور فریب دہی کا اجتماع تھا یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہے اس وجہ سے کہ جو کوئی دانستہ حرام چیز کھائے یا دانستہ پھر اس کی حرمت کا اسے علم ہو تو اسے فوراً لے کر نہا واجب ہے مگر ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ بدین میں لکھتے ہیں کہ یہ اور دوزخ کے قبیلہ سے ہے اور دوزخ کا عجب ہی حریف ہے بہرہ ابن اسحاق فی عزرة ذات الاسلام، البدایہ والنہایہ: ۵/۲۰۷

تخریج احادیث

- ۱۔ صحیح البخاری "باب موت یوسف النبی" ۱۸۶۱، مصنف عبدالرزاق ۳۰۳۳، ج ۱
- ۲۔ ابن ابی شیبہ: ۱۳۴/۱، المعجم: ۲۰۳/۱، سنن بیہقی: ۳۱/۲
- ۳۔ المغنی لابن قدامہ: ۲۶۶/۲
- ۴۔ صحیح بیہقی: ۵۲۴/۱
- ۵۔ مشکوٰۃ المصابیح: ۳۳۳۰

مترجم

عن امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال حدیثی ابو بکر و صدیق

ابوبکر قال سمعت رسول الله ﷺ يقول ما من رجل بذنب ذنبا ثم يقوم فیتطهر لم یصلی ثم یتستفر الله الا غفر له ثم قرأ "والذین اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذکروا الله فاستغفروا وادبروا عن ذنوبهم" رواه الترمذی و ابو داود سلیمان بن الاشعث السجستانی البصری و ابو عبد الله محمد بن یزید ابن عاصم القزوینی عن عائشة انها قالت لعبد الله بن الزبیر یا ابن اختی ان اباك وجدك یعنی ابا بکر و الزبیر عن الذین قال الله لهم عزز جل: "الذی استجابوا لله و الرسول من بعد ما اصابهم الفرح" رواه الحاكم و قال هنا حدیث صحیح علی شرط الشیخین و لم یعرجاه عن ابی هریرة قال لما توفي النبی ﷺ فاستخلف ابوبکر بعده و كفر من كفر من العرب قال عمر بن الخطاب لا بی بکر کیف نقابل

ترجمہ

امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے ابوبکر صدیق نے حدیث بیان کی اور وہ ہے جس کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جب کوئی شخص پہلے گناہ کرے پھر وضو کر کے کھڑا ہو اور اپنے گناہ پر تادم ہو کر خدا سے بخشش چاہے جسے اس پر رجوع کرتا ہے اور اس کی معافی منظور فرماتا ہے پھر آپ نے (بطریق استہداء) یہ آیت پڑھی اور جو لوگ جب کسی قسم کی گناہ یا بدی یا ناپی جائوں پر غلام نہ رہیں پھر اللہ کو یاد کریں اس سے بخشش چاہیں (۱) اس حاکم نے حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے عبد اللہ بن زبیر سے فرمایا: میرے بھائی تیرا باپ (زبیر) تیرا نانا (ابوبکر) ان لوگوں میں سے ہیں جن کے حق میں خدا تعالیٰ نے آیت بھیجی۔ جن لوگوں نے قبول کر لیا خدا اور اس کے رسول کا حکم اسکے بعد کہ نہیں سخت ذمہ پہنچ چکا تھا اگرچہ حاکم کہتے ہیں یہ حدیث شیخین کی شرط پر ہے۔ (۲) بخاری مسلم میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب حضرت کا انتقال ہوا ابوبکر آپ کے قریب متہر ہوئے اور عامہ بعض عرب (۳) میں سے پھر منکر ہو گئے۔ (۳) اور بعض نے زکوٰۃ دینا بند کر دی تو اس وقت حضرت ابوبکر نے قول کا اہادہ کیا حضرت عمر بن الخطاب نے حضرت ابوبکر سے کہا کیا آپ ان لوگوں سے جہاد کرتا

حقیقات و تعلیقات

۱۔ غطفان اور نبی سلیم وغیرہم نے زکوٰۃ نہ دی۔

۲۔ حضرت ابوبکر صدیق کا انیس کا ذکر کیا تو بطریق تعلیقا و تشبیہ کا تھا کیونکہ انہوں نے زکوٰۃ نہ دی تھی۔ عقلی کفر نہ کیا

لما کان يوم بدر وحصل رسول الله ﷺ الحريص لفلانا من يقوم عند لا يدنو أحدا من المشركين
فما قام عليه إلا أبو بكر والله كان مشعر السيف على رأسه فلما دنى أحدهم عن أبي بكر بالسيف
عن عبد الله بن عباس وأم المؤمنين عائشة زوج النسي ﷺ أن أبا بكر قبل النبي ﷺ بعد
ما مات عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها قالت لما قبض رسول الله ﷺ اختلطوا
ترجمہ

آپ یہ سن کر اس قدر متعجب ہو گئے کہ کہیں کبھی آپ کا ہاتھ نہ ہو گیا ہو اور فرمایا اے صہبائے کرام کہ تم جو جہاد میں ہو تو فی الواقع
ایسے بنو (۱) ایک روایت میں محمد بن عقیل بن ابی طالب سے مروی ہے کہ تم کو حضرت علی ابن ابی طالب نے غلبہ دینا
کر فرمایا اے لوگو! میں نے آپ کو جو شخص ہے (محمد بن عقیل کہتے ہیں) میں بول رہا ہوں کہ آپ سے بڑھ کر اور کون
شجاع ہوگا لہذا ابو بکرؓ ہیں جب بدر کا دن ہوا تو محمد بن رسول اللہ ﷺ کے لئے عرض کر رہے تھے کہ کوئی میرے لئے رسول اللہ
ﷺ کے پاس گھرا ہو جو شریعت میں آپ کے قریب نہ ہونے دے میں تم شکر میں سے حضرت ابو بکرؓ کے سوا اور کوئی نہ اٹھا
اور وہ آنحضرت ﷺ کے سر پر شمشیر باندھ لئے کھڑے رہے جو شریعت میں آپ کے قریب ہونا کی گوارا سے قائل کرتے (۲)
بخاری میں عبد اللہ بن عباسؓ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے بعد
حضرت ابو بکرؓ نے آپ کا یوم لیا (۳) ترمذی میں ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی
روح قبض کی گئی تو آپ کے دفن (یعنی موضع دفن یا قبر دفن) میں صحابہ نے اختلاف کیا۔

تحقیقات و تعلیقات

۳۔ طائفتی فرماتے ہیں صحابہ کا اختلاف دفن کی جگہ میں تھا کہ کہاں دفن کرنا چاہیے بعضوں نے کہا قبضی میں دفن کریں
بعضوں نے کہا مسجد نبوی میں بعضوں کی یہ رائے ہوئی کہ مکہ مکرمہ میں مدفون ہوں بعضوں نے بیت المقدس کہا وہاں انبیاء کی
قبریں ہیں یہاں دفن کرنے میں اختلاف تھا کہ آیا دفن کریں یا نہیں چنانچہ مشکل ترمذی میں اسکی تصریح موجود ہے کہ صحابہ نے
حضرت ابو بکرؓ سے کہہ کر اے محمد بن رسول اللہ ﷺ کیا رسول اللہ دفن کئے جائیں گے انہوں نے فرمایا ہاں صحابہ نے کہا
کون سی جگہ ابو بکرؓ نے کہا جس جگہ نبیؐ بھانے وہی ہے آپ کی مدفن قبضی کی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی روح
قبض نہیں کی مگر پاک جگہ میں صحابہ نے جان لیا کہ حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں اور ان کا سیدہ اللہ رب العزت نے حق کی طرف
کھول دیا۔

تخریج احادیث

- ۱ سیرت حلبیہ: ۱/۶۶۲/۲ و طبعات اہل سمر ۲۱۲
 ۲ منتخب کفر العمال بر حاشیہ مسند احمد ۳/۵۹۳، ابن ابی شیبہ ۵۵/۱۰، کنز العمال ۵۰: ۵۰۱
 ۳ صحیح البخاری ۱/۱۶۶

مثنیٰ

فی دفعہ فقال ابو بکر سمعت من رسول اللہ ﷺ شبا مانسبہ قال ما فیض اللہ نبیا الا فی الموضع الذی یحب ان یدفن فیہ فی موضع لراشہ رواہ الترمذی عن عائشہ زوج النبی ﷺ ان ابا بکر رضی اللہ عنہ دخل علی النبی ﷺ بعد وفاته فوضع لہ فی عینہ و وضع یدہ علی ساعدہ وقال وایہا وایہا وایہا وایہا رواہ الترمذی عن عمرو بن الزبیر قال سألت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما عن اشد ما صنع المشرکون برسول اللہ ﷺ قال رأیت عقبہ بن ابی معیط جاء الی النبی ﷺ وهو یصلی فوضع رداءہ فی عنقه بہ فحققہ حقا شدیداً فجاء ابو بکر حتی دفعہ عنہ فقال اقتلون رجلاً ان یقول ربی اللہ ولقد جئکم بالبینات من ربکم رواہ البخاری فی صحیحہ باسناد صحیح عن ابی سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ان عائشہ زوج النبی ﷺ اخبرہ قال اقبل ابو بکر عنی فرسہ من مسکنہ بالسنع حتی نزل قد عل المسجد فلم یکنم الناس حتی دخل علی عائشہ فینعم النبی ﷺ وهو مسجی یرد حبر فکشف عن وجہہ ثم اکتب علیہ فقبلہ

ترجمہ

حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ تم لوگ اختلاف نہ کرو اس باب میں رسول اللہ ﷺ سے میں نے ایک حدیث سنی ہے جسے بھول نہیں آپ نے فرمایا فخر جس جگہ فون ہونا چاہتا ہے خدا تعالیٰ اس کی روح کو اس جگہ قفل کرے ہے سو تم آپ کو موضع فرسہ یعنی جہاں وفات پائی تھی وہیں دفن کرو۔ (۱) ترمذی میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے پہنچ کر ﷺ کی وفات کے بعد آئے اور آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان اپنا منہ اور دونوں سینوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر (نظر لیں مذہب) کہہ گئے پیغمبر خدا کے ہائے میرے دوست ہائے سب سے بزرگ (۲) بخاری نے وہی سنج میں بائیں دست و سرورہ ابن زبیر سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے پوچھا کہ سب سے اشد ایہ مشرکوں نے رسول اللہ ﷺ کو کیا دی

مظہر کرنا ظہر کے ظہر سے خاص خدا کی رضا مندی کے لئے چٹم پٹمی کرتا ہے تو خدا کی مدد اسکی ہوس و فتن ہوتی ہے (۱) جب کوئی شخص سزائے راد سے نکالتا دیکھتے کے دروازے حکومت ہے اللہ اس کو اسے مال میں کثرت و افزا دیتا ہے (۲) جب کوئی شخص زیادتی کے قصد سے سوال کا دروازہ کھولتا ہے (یعنی با ضرورت لوگوں سے نکلتا ہے) اللہ اس میں قلت و کمی زیادہ کرتا ہے۔ (۳) بدی مسلمان جو عہد اللہ پر بن عہد اللہ رہتا ہے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد جب حضرت ابو بکرؓ کے پاس عذرا بن ابی مرثد (عمرین کے قریب) کی طرف سے مال آیا تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا جس کسی کا حضرت ﷺ پر قرض ہو یا آپ نے کسی کو دینے کا وعدہ کیا ہو وہ دے دے پاس آئے جائز کہتے ہیں میں نے حضرت ابو بکرؓ سے عرض کیا مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایسا ایسا دینے کا وعدہ کیا تھا۔ (۴) اور میں وعدہ پر نہ دوں پس محول کر دوں۔ (یعنی اتنا دینے کا وعدہ کیا تھا جو برکت ہے۔ جس حضرت ابو بکرؓ نے دونوں میں بھر کر میرے امان میں ڈال دیں جب میں نے اسے لٹا تو پاؤں گسٹھے۔ ابو بکرؓ نے فرمایا تمکے اوچھڑاؤ نے لٹا۔ (۵) ابو داؤد میں نعمان بن اثیر سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت ابو بکرؓ نے نبی ﷺ کے حجر میں آئے نبی اب زکریاؓ اور بری سے حضرت عائشہؓ کے بولنے کی آواز سنی تھیں آتے ہی حضرت عائشہؓ نے پیارے کے لئے پکڑنے لگے اور فرمایا میں نے تجھے خود کھجور

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ یعنی فرشتہ پہلے آیا اور شیطان کا کام برائی اور بے ایمانی کا ہے چنانچہ میں ذرا کہیں مظلوم پر زیادتی نہ ہو جائے تو ظالم بن رہے اس لئے میں بھی بڑا کر۔

۲۔ وعدہ پھر دہر دوں پر ہوتا ہے اگر میں شرط کہ خیر و شر نہ کر دوں بھی ہوں پھر وعدہ میں عہد ہوتا ہے "وعدہ غیرا" وعدہ بدشیر۔ لیکن جس وقت ان دونوں کا ذکر ہو تو وعدہ کا استعمال صرف خیر اور وعدہ دینے والے دیکھ کر میں ہوتا ہے جیسے کہ میں میں ہے۔

۳۔ اس سے حضرت ابو بکرؓ کی عبت رسول اللہ ﷺ سے انھیں انھیں ہے کہ اپنے غمیل سے وعدہ دیا کرتے ہیں نہایت مبالغہ فرمایا اور اس سے یہ مسئلہ بھی مستطاب ہو سکتا ہے کہ جو شخص کسی کا نبی ہو وہ اس کے وعدے اور فرض پر اکرنے کا مجاز ہے۔

تحریر احادیث

۱۔ مسند احمد

۲۔ تاریخ الخلفاء از علامہ صیوطی ص ۵۰

۳۔ کبر العیال ۵/۱۶۱۔ صحیح البخاری ۴/۱۰۴۔ صحیح مسلم ۲/۲۵۳۔ تاریخ الخلفاء ۷۰

مشق

فجعل النبی ﷺ بعد حذوہ وخرج ابوبکر مفضبا فقال النبی ﷺ حين اخرج ابوبکر کیف رايتني افسد نك من امر من قال فمكت ابوبكر اياما ثم استاذن فوجداهما قد اصطنحا فقال لهما ادخلاني في مسلمكما كما ادخلتما في حربكما فقال النبی ﷺ قد فعلنا قد فعلنا عن ابي هريرة ان رسول الله لا ينبغي لصديق ان يكون لعانا وواه مسلم واخرج ابن عساکر و عبد الجبار ثمة ولبخه ابن ابن مليكة الا انه مرسل وهو غريب فلت واخرج الطبرانی فی الکبير وابن شاهين فی السنه من وجه اخر موصل لا عن ابن عباس واخرج ابن ابی الدنيا فی مکارم الاخلاق وابن عساکر من طريقه عن صدقة بن ميمون القرشي عن سليمان بن يسار قال قال رسول الله ﷺ حصان الخير ثلثمائة وستون خصلة اذا اراد الله بعد خيبر ان يجعل فيه خصلة منها بدخل بها الحجة قال ابوبكر يا رسول الله اني نسي منها فقال "نعم جمعا من كل"

ترجمہ

آپ پر ۱۰۰ سے زائد نبی ﷺ انہیں صحیح کرتے تھے یہ حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں ہجرت ہوئے وہاں سے نکلے اور کثرت سے آپ نے کثرت سے فرمایا یہاں دیکھ میں نے تجھے ابوبکر سے کیسا پیارا (راوی کہتے ہیں) ابوبکرؓ کو دیکھ کر پھر گئے اور اپنی ذات آنے کی مانگی۔ مگر میں جا کر دیکھتے ہیں حضرت اور لی بی عذر سلوک کے ساتھ بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا جس طرح غزوؤں نے مجھے لڑائی میں داخل کیا تھا ایسی ہی صلح میں داخل کرو مجی ﷺ نے فرمایا ہم نے منظور کیا۔ موسم میں ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدیق کو انہی نہیں کہ وہ بہت لعنت کرنے والا ہو (۱) سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہی میں تین سو ستھ شخصیں ہیں جب اللہ کسی بندے کو بھلائی پہنچاتا ہے تو ان خصلتوں میں سے اس میں سے ایک خصلت پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہوتا ہے ابو بکرؓ سے رسول اللہ ﷺ ان میں سے مجھ میں بھی کوئی خصلت ہے فرمایا تم میں ہیں اس کو ابن عساکر اور عبد الجبار نے روایت کیا اور اس کا استدلال ابی ملیکہ سے مگر یہ روایت مرسل اور غریب ہے ہاں طبرانی نے کبیر میں اور ابن شہین نے "سنن" میں دوسری جگہ سے موصول ابن عباس سے روایت کی ہے (۲) اور ابن ابی الدنیا نے مکارم الاخلاق میں اور ابن عساکر نے اپنی طریق سے حدیث ابن شرف القرطبی سے

ترجمہ

اس کے سوا دوسرے طریق سے اس عہد کے ساتھ اعتراض سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اہل بیت میں میں سوا مٹھ نہیں ہیں حضرت ابو بکرؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ان میں سے مجھ میں بھی کوئی نصبت ہے فرمایا اسے ابو بکرؓ تجھے کوئی نہ دے وہ جس سب موجود ہیں ان کو جلال اللہ بن سید علی نے تاریخ الخلفاء میں ذکر کیا ہے۔

(۱) دارمی میں جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک نورانی کاغذ لائے آپ تو پہنچے ہو گئے اور حضرت عمرؓ نے (تورات کو) پڑھنا شروع کیا اور رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک صغیر ہونے لگا ابو بکرؓ جناب ہو گئے اور حضرت عمرؓ سے خطاب کر کے فرمایا روکیں (۲) تجھے رونے والوں کیا تو رسول اللہ ﷺ کے چہرے مبارک (۳) کو نہیں دیکھتا ہے حضرت عمرؓ آپ کے چہرے کو دیکھ کر کہنے لگے میں اللہ سے اس کے منہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی شکل سے پناہ مانگتا ہوں ہم اللہ سے اور اس کے رب ہونے کے واسطے اسلام سے دین ہونے کے اعتبار سے محمد ﷺ سے بغیر ہونے کی وجہ سے راضی ہیں اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم اگر تمہارے ماننے والے علیہ السلام ہوتے اور تم مجھے چھو کر ان کی چوڑی کرتے تو ضرور میری سیدھی رات بہت جاتے اور اگر موت علیہ السلام زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو ضرور میری پیروی کرتے۔ (۴)

تحقیقات و تعلیقات

- ۱۔ یعنی اہل بیت پر ایمان لکھا اور انہیں تجھے روکیں یہ الفاظ اور حقیقت موت اور بدنامی کے ہیں مگر اہل عرب جب اپنے محاورات میں ان کا استعمال کرتے ہیں تو ان کے حقیقی معنی منظور نہیں ہوتے صرف ذکر استعمال کرتے ہیں۔
- ۲۔ کیسے آجہ و نضیب رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر طاری ہیں حضرت عمرؓ دیکھ کر کہ آپ مجھے اور فرمانے لگے ہم اللہ کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں۔

تخریج احادیث

۱ تاریخ الخلفاء اور جلال القیس سید علی ۵۸۰

۲ سن ۴۰۰

محقق

استخلاف امیر المومنین امام المسلمین عبد اللہ بن عثمان ابی بکر الصدیق

خلافت میں کسی کو انکار نہ دیا گیا کی کتاب میں (ان ۱۱۱) کی جگہ "ان کوئی" آیا ہے (۲)

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ حضرت عائشہؓ کے سر میں درد تھا اس پر انہوں نے بغض کیجئے ہیں کہ سر سے اٹھ کر مڑتے اور اس سے اپنی موت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

۲۔ مقصود یہ ہے کہ بارگاہِ نبویؐ میں سر جو کس کی در آپؐ نہ دے دینے کے تو میرے بعد مجھے بھول جائیں گے اور دوسری بیوی میں مشغول ہو جائیں گے۔

۳۔ شیخ میں اس عالم سے جاگزیں اور تم میرے بعد بہت دُعا و دعویٰ اور یہ بات اسی کے اربعہ معصومہ ہوتی اور دونوں کے اٹھنا یا نہ ہونے سے اشارہ ہے دونوں میں کمال محبت جیسا کہ مشہور ہے کہ لکھی کے قصد کے وقت بھٹوں کے ہاتھ سے خوش کا پانی چھینک کر پھینک دینے سے پہلے خلافت اور کرمہد فی کو ان کے انکار کی کہ حضرت عائشہؓ کا دل بھی خوش ہوا اور خلافت بھی عطا فرمائی۔

۴۔ میرے پیچھے لوگ ہیں ان میں کہ صفہ را کرمہد پھینک دینے سے خلافت کوئی کی نصرت میں کی یہ خلافت صفہ یعنی تہذیب کی بہت برکتا جائے اس میں نصرت نمودار ہے کہ میرے بعد ان کی خلافت میں کسی کو یہ بات کہنے کی گنجائش نہ ہے۔

تخریج احادیث

- ۱۔ فتح الباری ۲: ۲۲۱، مسند احمد ۵: ۵۶۱، البدیع والنبی ۲: ۲۲۲، صحیح مسلم ۴: ۴۳۲، فتح الباری ۳: ۲۲۱، مسند احمد ۵: ۵۶۱، صحیح البخاری ۹: ۲۲۱
- ۲۔ صحیح البخاری ۳: ۲۲۱، مسند احمد ۵: ۵۶۱، فتح الباری ۳: ۲۲۱

مترجم

عن جابر بن مطعم رضى الله عنه قال اتت النبى ﷺ امرأة فكلمتها فى نبي فامر
هان نرجع اليه قالت يا رسول الله ارايت ان جنت ولم اجدك كما بها تريد الموت قال فان لم
تجد ينسى فأتى ابنه روى عنه البخارى والمسلم وفى رواية عن ابن عباس عانى ابا بكر لغير
الخبيفة بعدى عن ام المؤمنين عائشة زوج النبى ﷺ قالت قال رسول الله لا يبعى لقوم فيهم
ابو بكر ان يومهم غير رواد الترمذى وقال هذا حديث غريب عن عبد الله بن زمعه قال لما
امر رسول الله ﷺ انما عده فى نهر من المسلمين دعاه بلال الى الصلوة فقال مروا من

بشخصی لباس پہن کر، عبد اللہ بن مسعودؓ قاداً عمرؓ فی الناس وکان ابو بکرؓ غاباً فقلت یا عبد اللہ
فصل بالناس فتقدم فکبر فسمع رسول اللہ ﷺ حسونہ وکان عمرؓ رجلاً مجہولاً قال فابین
ابو بکرؓ یا بی اللہ ذلک و انتم مسلمون یا بی اللہ ذلک و انتم مسلمون فحدث الی امی بکبر فحدث بعد
ان علی عمر تلک الصلوۃ فصلی بالباس

ترجمہ

۱۔ (ابو ابی) تو بے شک بخیر، مسلمانوں میں حضرت امیرؓ بنی نضیم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس
مکہ میں گئے علیؓ آپ نے فرمایا آپ تو یہ اچھا تو ان سے کہہ کر میں توں دور خالق سے آپ کو نہ پڑاں تو ان سے آپ
کی وفات کی طرف اشارہ کرتی تھی (مطلب یہ تو اگر آپ کی وفات ہو جائے تو اس کے پاس توں (ابو بکرؓ) کی مدد چاہنی
میں اور بکرؓ کے پاس تو (ابو بکرؓ) اس عہد کی فیکہ روایت میں ہیں ہے کہ ان کو کہنے میں آپ نے کہا جو کہ میرے بعد وہی خلیفہ ہوں گے
تو ان میں حضرت امیرؓ سے متعلق ہے کہ نبی ﷺ فرمایا جس قوم میں ابو بکرؓ ہوں انہیں آپ کے ہوتے تھے کو نہ مریدانہ
نہیں۔ (۱) ابو داؤدؓ میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جب مرض کی شدت ہوئی اور مسلمانوں کی
جماعت میں سے ایک میں بھی آپ کے پاس بیٹھا تو تو ابی ان کے حضور کو نماز کے لئے دعا کی فرمادہ کسی کو نہ دانا پڑھا دے
عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں (میں باہر آیا تو ابو بکرؓ موجود تھے حضرت عمرؓ تو ان میں بیٹھے ہوئے تھے میں نے حضرت عمرؓ سے کہا
کہتے رہے اب بیٹے ابو بکرؓ کو نماز پڑھا دے آپ نے آگے بڑھ کر کھیر کئی پانچ حضرت عمرؓ کی آواز کے کہی تھی رسول اللہ
ﷺ نے ان کی آواز میں کہ فرمایا ابو بکرؓ جہاں ہیں (یہ امامت و خلافت) اللہ اور مسلمانوں کے ہاتھ ہے پھر آپ نے کسی
آئی و بھیج کر حضرت ابو بکرؓ کو دیا آپ نے اور جو نماز حضرت عمرؓ پڑھا دے تھے انہی آپ نے پھر پڑھا (۲)

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ اس حدیث میں ابو بکرؓ صدیقؓ کی خلافت مطلوبہ دینی ہے جو کہ کس قطعی نہیں ہے مگر یہ بھی حقیقت و حقیقت سے خالی
نہیں سمجھا جائے اس حقیقت میں کہ کسی کی خلافت پر رسول اللہ ﷺ سے کس قطعی ثابت نہیں اور ابو بکرؓ کی صحت خلافت اجماع
سنا ہے نہ ثابت ہے مگر امام احمد بن حنبلہؓ نے ان کے حضور میں ابو بکرؓ کی خلافت کی قطعاً قطعی یا نہ ثابت اللہ ہم سب ان اپنی حیثیت
سے ایک روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضور اکرم ﷺ کے ہاتھ کچھ اونٹ ایک دھڑے پر بیٹھے حضرت علیؓ نے اعرابی سے
فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ سے حضور اکرمؓ کو کہہ دو کہ اس دھڑے کے درمیان آج کی وفات ہو جائے یا میں قیامت لینے آؤں اور آپ کو نہ
پاؤں تو میری قیمت کون ادا کرے؟ فرمایا ابو بکرؓ اعرابی حضرت علیؓ کے پاس آیا اور یہ جواب سن کر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ تو

والا لیسار و صعدہ ابوبکر النسر و نظر فی وجہہ النور فہم یبر البریر عذابہ لہما فقال قلنا لعن اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحواریہ اذ ذل ان تنشق عینا المسلمین فقال لا تشریب ما حلیتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیابعہ تب نظر فی وجہہ النور فہم یبرعونہا لدنہ لہما فقال قلنا لعن اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحواریہ اذ ذل ان تنشق عینا المسلمین فقال لا تشریب

ترجمہ

مشورہ میں داخل ہونے والے تھے۔ خلافت سے انھیں ایک آدمی سے دوسرا میں سے اس کے بعد یہ تین منقسم ہو گئے۔ ابوبکر، امیہ بن ابی سفیان اور ان کے پیروں نے امارت اللہ کی کھڑے ہو کر کہا یا تم تمہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان سے تھے اور ان کا عقیدہ بھی ان کی میں سے ہے۔ تم لوگ تو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ و نگار ہیں۔ اس طرح ان کے معان و مدار کا حقہ ای طرح اٹکے تو ان کے لئے سب میں یہ ستر حضرت ابو بکر کا ہوا۔ اور یہ کہ ان کے عقیدہ میں اس سب سے اس حضرت نے نبوت کی پھر میں جو ان انصار نے اس کے بعد حضرت کے منبر پر بیٹھ کر لوگوں کو دیکھا تو حضرت زبیرؓ ان کو اس میں بیٹھ کر دیکھا وہی وقت جاتے تھے چھ آئے آپ نے فرمایا کہ تمہارے یہاں ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے ہیں اور ان کے حواری ہونے کی وجہ سے خلافت کو مستحق ہوں یا تم مسلمانوں کے لئے امت میں سے ہیں یا تمہارے نبوت کی پھر تھے وہاں کو دیکھا اور حضرت علیؓ کو نہ پایا وہ بھی جاتے تھے فوراً چلے آئے انھارے یہاں تھے فرمایا اے علیؓ کیا تمہارے یہاں ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھنبے اور ان کے داماد ہونے کی وجہ سے خلافت کا مستحق ہوں یا تم مسلمانوں کے معاد ہیں یا تمہارے نبوت کی پھر تھے وہ حضرت علیؓ نے فرمایا۔

تکلیفات و تعقیبات

حضرت امیر المؤمنینؓ وہ حضرت علیؓ کی خلافت کے مشورہ میں شریک نہ ہوئے تھے پہلے ان حضرت ابو بکرؓ کی بیعت سے مختلف رہے یہ بات حدیثی کہ وہ حضرت ابو بکرؓ کی خلافت سے ناراض رہے انکی بڑائی اور فضیلت میں تنگ کرنے والے تھے ہر چنانچہ ان حضرات نے صاف صاف بیان کر دیا کہ ہم حضرت ابو بکرؓ کی فضیلت بھی طرح جانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ دوروت سے پیچھے رہے تو صرف یہ بدیہی کہ ہم قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے خلافت کے حق میں ہونے کے مشورہ میں اپنے آپ مستحق سمجھتے تھے اور حضرت ابو بکرؓ اس سبب سے کہ دوروت یہی غار کہ کسی کو کسی کی نہ بھی ہم و شریک مشورہ نہ کرنے والے ہم ان کی فضیلت کو پیچھے رکھتے ہیں ان دوروت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی دیانت میں لوگوں کا سامنا کیا اللہ اعلم

مثنیٰ

یَا خَبِیْطَہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَاِیْبَعْہُ رَوَّاهُ الْحَاکِمُ فِی الْمَسَدْرِکِ وَصَحَّحْہُ وَالْبِیْہَقِی
وَاحِدُ حِجَازٍ عَنِ امِّ السُّوْمِیِّیْنَ اَمَّ عَبْدِ اللّٰہِ عَائِشَہُ رَوَّجَ النَّسَیُّ ﷺ اَنْ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَاتَ وَ
اَبُو بَکْرٍ بِالْمَسْجِدِ عِنِّی بِالْعَالِیَۃِ فَقَامَ عُمَرُ یَقُوْلُ وَاللّٰہُ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَامَتْ وَفَاثَ عُمَرُ وَاللّٰہُ
مَا کَانَ یَقَعُ فِیْ نَفْسِیْ اِلَّا ذَلِکَ وَلَیْسَ لَہٗ فَلَیْقَطْعُنْ اَیْدِیْ رِجَالٍ وَ اَرْجُلِہِمُ فِجَاءٍ اَبُو بَکْرٍ فَکَتَفَ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَلَیْقَبْلَہُ فَقَالَ ہَاہِیْ وَ اَمِیْ طَیْتُ حَیَاہِیْ وَ اَمِیْطَ الَّذِیْ یَفْسِیْ بِہِ لَا یَذْبَحْکَ اِلّٰہُ اَنْتَ اَمِیْطَ
اَبْدَا تَمَّ خَرَجَ فَقَالَ اِیْہَا الْحَاکِمُ عَلٰی رَسْنِکَ فَلَمَّا تَکَلَّمَ اَبُو بَکْرٍ جَدَسَ عُمَرُ فَحَمَدَ اللّٰہُ اَبُو بَکْرٍ وَ اَمِیْ
عِیْہِ وَقَالَ اَلَا مِنْ کَانَ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنْ مُحَمَّدًا یُحْیِیْ فِدَمَاتٍ وَ مِنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ فَاِنْ اللّٰہَ حَیَّ لَا
یَمُوْتُ وَقَالَ اَنْتَ کَمِیْتُ وَ اَنْہُمْ یَحْیَوْنَ وَقَالَ "وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَسَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ

ترجمہ

سے رسول اللہ ﷺ کے طعن نہیں میں اس میں کچھ بھلائی نہیں دیکھتا یہ کہہ کر آپ نے حضرت زکریا کے ہاتھ
پر بیت کی (۱) اجماعی میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو
حضرت ابو بکرؓ نے علیؓ کا ہاتھ میں لے کر حضرت عمرؓ کو ان کے گھر سے روئے فرما رہے تھے کہ بخدا اگر نبی اللہ کا انتقال نہیں ہو
(عائشہؓ فرماتی ہیں) حضرت عمرؓ کہتے تھے بخدا میں کبھی سوچتا تھا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ ایسی نعمت دے دیتا ہے جو ایک کھانوں کے
اتحاد کو اس کیسے کہتے ہیں اسے میں ابو بکرؓ بھی آئے اور رسول ﷺ کا منہ کھول کر بوسہ دینا اور یوں فرمایا میرے ہاتھ آپ
پر سے خدا انہوں نے زندگی اور موت کی حالت میں آپ خوش رہیں خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو اور میری موت کو از خود نکالے گا یہ
نہ کہ وہاں سے نکلے (دور حضرت عمرؓ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) اسے قسم کھانے والے اپنی ہڈی خیر سے روئے حضرت ابو بکرؓ
کے کھانہ کرنے سے مڑ چکے ہو کر بیٹھ گئے آپ نے قطبہ پڑھ کر فرمایا اے وہ گوشت خوار جو جو شخص کہہ چکا ہے کہ نبی اللہ ﷺ کو پھر تیار و توفیق
کر سکے اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ زندہ ہے مرنے والا نہیں اللہ تعالیٰ صاحبِ فوہ فرما دے اسے کہ نبی اللہ ﷺ تیار ہو گئے
اور فرمایا نبی اللہ ﷺ ایک خطیر میں ان سے پہلے اور بہت سے خطیر گزر چکے ہیں۔

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ مدینہ کے عوام میں سے ایک عالم کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے تین میل پہلے اپنے اہل عشیقہ و پیار کی

حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ مجھے ہوں کہ ظہر میں اور انہوں کی موت نہیں ہوتی ہے یہ ظہر ہوا کہ رسول اللہؐ نے بہت جلدی ہو کر
 کی چنانچہ ان خیل کو انہوں نے صاف نہ کر دیا کہ میں نے جاننا تھا کہ رسول اللہؐ نے جو کچھ فرمایا میں بہت اسی تک رہا کہ وہ فرمایا
 وہ نہ تھیں اور وہ عطا فرمائیں گے اور اس قدر حدیث اللہ تعالیٰ ان سے ہمارے صحت منقطع نہ کرے گا یا ان کو رسول اللہؐ نے جو کچھ
 کی منہ آت اور اپنا کچھ چھائی کے کچھ ایسا اثر دیا جس سے بے آپ ہو کر یہ الفاظ زبان پر جاری ہو گئے کہ خدا کی قسم ہم
 جولوگ تھے وہ تھے جس نے رسولؐ کی موت کی خبر سنی وہ بے ہوش ہوئی ہے۔

تحریر احادیث

۱۔ تاریخ الخلفاء ۶۸، ۶۹

۲۔ البدایہ والنہایہ ۳۰۲/۶

متن

السنن مات أو قتل انقلبتم عسى أعقابكم ومن يقلب على عقبيه فلن يضر الله شيئا و
 ميعذنى الله البشاكير قال فشجع الناس فيكون قال واجتمعت الأنصار إلى سعد بن عبادۃ في
 مقيعة بنى ساعدة فقالوا انا أمير أو منكم أمير فذهب إليهم أبو بكر وعمر بن الخطاب وأبو عبدۃ
 بن الجراح فذهب عمر يتكلم فاسكته أبو بكر وكان عمر يقول واللہ ما أردت بدئك إلا لى
 قد هيات كلاً ما قد أعجبتى خشيت أن لا يسمع أبو بكر ثم تكلم أبو بكر فتكلم بلغ الناس فقال
 فى كلامه: "نحن ألا مراء وأنتم الزوراء فقال حباب بن الصمير لا والله لا نعمل منا أمير ومنكم
 أمير ففشا أبو بكر لا ولكننا الأمراء وأنتم الزوراء هم أوسط العرب داراً وأمر بهم
 أحساباً بالبعو عمر وأبا عبدۃ بن الجراح فقال عمر من تابعك أنت فانت سيداً وخيرنا
 واحبنا إلى رسول اللہ ﷺ فاحذ عمر بيده فبايعه وبايعه الناس فقال قال فقلب سعد بن عبادۃ
 فقال عمر قلله لله وواه البخارى

ترجمہ

سو کیا جب وہ عمر مائیں گے یہ شہید ہو جائیں گے تو کیا مرتد ہو جائے جو کوئی بن سے بچ جائے اس سے اللہ کا
 کہ کچھ بگاڑیں اور قریبہ ہے کہ اللہ کا کہ ان کو جزا دیا جائے بن سے انہیں پھرت پھرت کرے اے کچھ سب انصار سنیہ (یعنی اپنی)

سادہ و سادہ بن عباد کے پاس (امر خلافت کے مشورے کے لئے جمع ہونے) بعض انصار نے اسے مہرِ نرینہ کے ساتھ ایک امیر نامہ پیش کر دیا۔ چھوڑا جائے اور ایک تم میں سے یہاں سے حضرت ابو بکر کثرتِ عمر و حضرت ابو جہدہ بن جراح بھی سفید میں تشریف لے گئے حضرت عمرؓ تو تھے ہی غصے والے گئے مگر ابو بکرؓ نے زیور انہیں چپکایا (حضرت عمرؓ کہتے ہیں) میرے بولنے کی صرف یہ وجہ تھی میں نے محمد و محمدہ الفاظ جو مجھے نہایت درجہ مرعوب تھے ان وقت کے لئے سوئے تھے اور ان کا بھی خوف تھا کہ شاید ابو بکرؓ اس خوبی سے ساتھ ادا نہ کر سکیں مگر ابو بکرؓ نے اسے اپنے لوگوں کی طرف کا مڑایا اور اٹھا کر میں پہنچے فرمایا (اسے انصار) ہم امیر اور تم وزیر ہو خطاب بنی منذر نے کہا بخدا ہم کبھی رومی نہ ہوتے جب تک ایک امیر ہم میں سے اور ایک تم میں سے خلافت کا دالی نہ ہو آپ نے فرمایا تمہیں ہم امیر ہیں اور تم وزیر ہو (۱) انرا سن کر ان کے اعضاء نے اشرفِ عرب صلب کی رو سے اعراب عرب ہیں تم لوگ حضرت عمرؓ اور ابو جہدہ بن جراحؓ سے بیعت کرو میں راضی ہوں حضرت عمرؓ نے کہا اے ابو بکرؓ تمہارے سردار ہم میں سے بہتر ہم سب سے رسول اللہ ﷺ کے نزدیک محبوب تر ہو ہم تم سے بیعت کرتے ہیں چنانچہ حضرت عمرؓ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر بیعت کی پھر سب لوگ آپ کی بیعت پر راضی ہو گئے ان میں سے ایک شخص بولا اے لوگو تم نے سعد بن عبادؓ کو بارگاہِ خلافت عمرؓ نے فرمایا منظور نہ ہو گئی تھی۔

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے قول کا خلاصہ یہ ہے کہ انصار بن جحش بھی تشریف کی جانے لگے تھے جہاں تک وہ اپنا مرجع سمجھتے ہیں بالکل صحیح اور درست ہے مگر نبی شرافت اور کسی کرامت میں قریش سب سے بڑھے ہوئے ہیں مگر عمرؓ میں قریش کے نسب سے زیادہ کسی کا نسب بڑھا ہوا نہیں ہے قرآنِ عرب کے لوگ قریش کے صلب کو معزز و محترم جانتے ہیں عرب جبر کو کسی کے آگے گھروان نہ چھوڑے گا اور کسی کی اطاعت کو منظور نہ کرے گا اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ اور ابو جہدہؓ نے اس لئے کھڑے ہیں ان دونوں میں سے جسے منتخب کرنا چاہتے ہو ان کے ہاتھ پر بیعت کر لو میں ہرگز ناراض نہ ہوں گا بلکہ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ جس میں تم لوگ خوش رہو حضرت عمرؓ کو سنا ہمیں یہ بات ہرگز منظور نہیں ہے تو آپ سے بیعت کریں گے کیونکہ آپ تو ایسے ایسے ہیں۔

تخریج احادیث

(۲) صحیح البخاری ۱۰/۵۱، سیوط ابن هشام فی ۶/۶۵۵، ۶۵۶

مقرن

عن اسی حمزة انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال اخر نظرة نظر نفا ائی رسول اللہ

کے ہاتھ لگا کر حضرت ابو بکرؓ کو اس کے سامنے تھے جناب سرور کائنات ﷺ نے حجرِ مکہ پر دو انگلیاں کر لیں اور کہا کہ جو آپ کے دشمنوں کا جو منظر آیا اس سے پیچھے بھی نہ دیکھو جب آپ نے انکی بیعت میں آنے کا ارادہ فرمایا تو آپ کے ہاتھ بندھ چھڑ گئے مگر آپ نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ سے مت ہٹو یہی کھڑے رہو پھر آپ نے پردہ چھڑایا اور حجرہ کے اندر تشریف لے گئے۔

۲۔ لیکن میرے باپ کو بہت جلد ہی رات آجاتی ہے مگر آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے اور آپ کی جگہ خالی دیکھیں گے تو انکی یہ طاقت نہ ہونی کہ رات کو میڈائرنٹیں لگے دو نور اور وہیں گئے اور قرأت پڑھنے پر قادر نہ ہوں گے اس سے شاید حضرت ہاشمیؓ یہ مراد لے کر ڈھکے بھر پور منہ پر دست کی نسبت نہ لگائیں کہ انکے رسول اللہ ﷺ سے بڑا ابو بکر صدیقؓ کو امامت کا علم دیا ہوا ہوتا بھی صحیح ہے کہ حضرت عائشہؓ باریہؓ فرماتی تھیں کہ ابو بکرؓ نے میرا آپؐ کو ان کی طرف سے بھی کر دیا ہے یہ کہ رسول اللہ ﷺ کا انتقال فرما جائیں اور اب ابو بکرؓ وہ قسمیں کرتے ہیں کہ ان کا رسول ﷺ کی جگہ کھڑا ہونا سعید نہ ہوا۔

تحریر کا حادیث

۳۔ حدیث میں حدیث ۲۲۳۲، ۲۲۳۱، صبح السحار: ۹۳، ۱۰۱

مترن

فضال فامر بلال فاذن و امر ابوبکر فضلی بالناس تم ان رسول اللہ ﷺ و احد خفة فضال انظر والی من اتکی عبہ نجات بریر ذ و رجل اخر فاتکا، علیہما فاما واد ابوبکر ذهب لیسکھ فاما ما انہ ان یشت مکاتہ حسی قضی ابوبکر صلواتہ تم ان رسول اللہ ﷺ فقص فضال عمر و انہ لا اسمع احد ابذکر ان رسول اللہ ﷺ فقص الا ضربہ بسیعی هذا قال وکان الناس امین ثم یکن فیہم سبی فہ فامسک الناس قالو ایا سالو انطق بنا الی صاحب رسول اللہ ﷺ فادعہ فاتیہ ابابکر و هو فی المسجد فاتیہ ابوبکر دھنا فاما وادی قال لی فیض رسول اللہ ﷺ قلت ان عمر یقول لا اسمع احد ابذکر ان رسول اللہ ﷺ قبض الا ضربہ بسیعی هذا فقال لی انطلق فانطلقت معہ فجداء هو و الناس قد دخلو اعلی رسول اللہ ﷺ

ترجمہ

سالم کہتے ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے حجر سے آذان دی اور ابو بکرؓ کے ناز پر احسان شروع کیا اسے میں

رسول اللہ ﷺ کی تحلیف پُر فرمایا۔ میرے لئے کسی ایسے شخص کو جادو جس کے ہمارے سے منسلک نہ ہو چنانچہ
 آپ (علیہ السلام) نے اپنی آواز دہرائی اور دوسرے شخص (حضرت علی) کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر تشریف لے گئے مگر اس
 امر سے باز نہ آئے رسول اللہ ﷺ نے کسی آہستہ پائی تو گئے جیسے بٹے آپ نے اشارت میں کیا کہ اپنی جگہ پر رہو
 حتیٰ کہ اس وقت تک کہ آپ کے پیچھے رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو تو حضرت نے (جمع میں کھڑے ہو کر) کہا خدا
 اس کے منہ سے یہ الفاظ سنوں گا کہ رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے تو اسے سراپائی توارے ازادوں گا۔ (۱) (راوی کہتے ہیں
 اپنا کمرہ نکھڑاں تھے آپ سے پہلے ان میں کوئی عظیمہ نہ تھا چاروں نے اس تک کی ناساوش ہو رہے تھے چاروں کو رو لے
 اب عامر بن عبد اللہ بن جراح نے رسول اللہ ﷺ کے بعد جب کے پاس جا کر انہیں بلا کر میں ابو بکر کے پاس آیا آپ مسجد میں
 تشریف رکھتے تھے جو میں مجھے پہنچان اور وہ اب دیکھا (جواب ہو کر) کہ فرمایا کیا رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے
 میں نے کہا کچھ نہیں کہہ سکتے حضرت تم غم کرو، ہے میں جسے میں یہ کہتے ہوئے سنوں گا کہ رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا
 انسانی توارے مرادوں کا حضرت ابو بکر نے فرمایا۔ یہ سارے ساتھ میں آپ کے ساتھ ساتھ مسجد تک آیا آپ نے
 یہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لے جانے کا ارادہ کیا۔

تحقیقات و تعلیقات

حضرت نے اس لئے کہ ہر مٹ صرف جوشِ اہلسنت تھا چنانچہ حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد اگلے دن کی صبح
 کو سب کو مسجد میں جمع ہوئے تو حضرت نے فرماتے اس بڑے مجمع میں سب کو قطع کرے فرمایا۔ یہ ہو گئی ہے کہ جو کو تم
 نے کہا تھا کہ تمہاری وفات نہیں ہے، وہی نہ تھا میرا کہہ خدا کی کتاب اور ان کے وعدہ کے خلاف تھا مجھے اس وقت یہ خیال تھا
 کہ پیغمبر خدا ابھی اور ایک مدت تک ہم میں رہو کر اپنے مہارک زبانِ فیض ترشمان سے سوا عطا اور نصیحت کے ابواب فرمائیں
 گئے، اللہ تعالیٰ نے انہیں جو دے پاس سے اپنے پاس بلا لیا مگر خدا نے پاک کا کلام جو اس نے اپنے رسول ﷺ پر بھیجا اور
 ہماری ہدایت کا راستہ بنا دیا اور ہمارے پاس موجود ہے ہمیں پر لعل کرو اور اپنی باری اس ملک کو مائت اس وقت اللہ تعالیٰ نے تمہارے
 محل میں دعوہ کے امور کا انتظام انہیں شخص کے پر کیا تھا جو ہم سب سے بزرگ اور بھترے اور جو خدا کے رسول ﷺ کا
 رفیق و حامی ان کا ساتھی تھا ان کے ہاتھ پر دست کرنا پہلی تقریر نے لوگوں پر ایسا اثر کیا کہ تمام لوگ آنے لگے اور
 حضرت ابو بکر صدیق سے دست ہونے لگے چنانچہ یہ واقعہ شہید تاریخ الہیہ سے ملتا ہے۔

حزبِ احادیث

۱۔ خروج منشاء لہذا ہدی فتح بیت المقدس

متن

فقال يا ايها الناس انفر حرائلي فافرجوا له فحاء حتى اكب عليه ومسه ففاني انكسب
وانهم ميتون ثم قلبه فاني ايا صاحب رسول الله ﷺ اقبض رسول الله ﷺ قال نعم فاعلموا
ان قد صدق قالو ايا صاحب رسول الله ﷺ ابصلي على رسول الله ﷺ قال نعم قالو
او كيف قالو ابد حل قوم فيكبرون ويصنون ويدعون ثم يجر جون حتى يد حل الناس قالو
ايا صاحب رسول الله ﷺ ابد في رسول الله ﷺ قال نعم قالو ابن قال في السكان الذي
قبض الله فيه روحه فان الله له بقبض روحه الا في مكان طيب فاعلموا ان صدق ثم امرهم ان
يفسله بنو ابيه واجتمع المهاجرون بشاورون فقالوا المطلق بنا الى احوالنا من الامصار لندخلهم

ترجمہ

اور صحابہ پہلے ہی سے یہاں موجود تھے فرمایا اے لوگو میرے لئے راستہ چھوڑ سب لوگ بہت گئے آپ نے جھک کر
رسول اللہ ﷺ کا بوسہ لیا اور کہا آپ بھی مرنے والے ہو اور وہ بھی مرنے والے ہیں تو میں نے یہ کلمہ عرض کیا اے
رسول اللہ ﷺ کہ یہاں سے نبی کے صاحب کبریا کے ساتھ میں چکا انتقال ہی ہو گیا، فرمایا میں صحابہ نے جان لیا کہ آپ نے کچھ کہا
پھر رونے لے صاحب رسول اللہ ﷺ کیا آپ پر فراز پڑے گی کہ آپ نے فرمایا کیوں نہیں عرض کیا (اس کی کیفیت بتا دو) کہ
یہ کلمہ نہ بولی فرمایا یہ آپ تو سوائے ہرگز نہیں ہو سکتے کہ آپ نے پھر دہرائی وہاں طرح کر کے حتیٰ کہ سب لوگ نماز
سے عار ہو جائیں صحابہ نے اسے صاحب رسول اللہ ﷺ یہ رسول اللہ ﷺ دفن کئے تو میں نے فرمایا میں عرض کیا
کس جگہ فرمایا جس جگہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح قبض کی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح قبض نہیں کی مگر یہ کلمہ جس
کے بعد حضرت ابو بکر نے فرمایا آپ کو مہرہ مطلب (۱) کی اولاد نہیں دے پھر مہاجرین مشورہ خلافت کے لئے جمع ہوئے اور
حضرت ابو بکر نے کہا آپ بھی بہت سے ساتھ ہمارے انصار بھائیوں میں شریف سے بھائیوں سے کہ ان کو بھی ہم

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ حضور اکرم ﷺ کے غسل میں آپ کے چچا اور چچا کے بیٹے شریک ہوئے چنانچہ آپ کے فرمان کے مطابق
حضرت عباس، حضرت علی، حضرت ابراہیم اور حضرت عباس کے دونوں صاحبزادے اسامہ بن زید اور حضرت صالح و خیرونے
جناب ہر دو کائنات ﷺ کو غسل دیا ان حضرات کے سوا اور کوئی شخص غسل میں شریک نہ تھا ابھی قبضہ و غسل سے فارغ بھی

نامہ ہے جسے کہیں ایک شخص، حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ قیصر سنیوں کی مدد سے ہندوستان میں فساد مچا رہا ہے۔ ان دنوں میں سے آپ شخص کو اپنے لئے منتخب کرنے کے حوالہ سے دعا کرتا ہوں اور حضرت عمرؓ کو یہ فیصلہ دینی فوراً اختیار کرے۔ ہوتے اور انہی کے ساتھ اسے مقتول کر دیا جائے۔ راستے میں حضرت ابو سعیدؓ نے اسی کتاب میں انصاف کے دوا اور ان کے ساتھ ہونے اور پانچوں کو ان کے ساتھ لے کر ان کے پاس پہنچا دیا۔

مفتی

معناني هذا الا مر فالت الا نصار منا ومكم امير فقال عمر بن الخطاب رضى الله عنه
من له مثل هذه الثلاث تانى اثنين اذ هما فى العز اذ يقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا من ههنا
بسط يده فابعده وباعه الناس بعهه حسنة جميلة رواه ابو عيسى الترمذى وفى رواية ان ابا بكر
الصديق لما مات النسي رضي الله عنه اصابه حزن شديد فما زال يحرق يده حتى لقي بالله تعالى وفى
رواية ان ابا بكر كان ارسل غلامه ليأنيه بخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم وجاءه الغلام فقال سمعت انهم
يقولون مات محمد فركب ابوبكر على الفرس وقال وامحمداه! والنقطاع ظهراه! وبكر فى
الطريق حتى اتى مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عبد الرحمن بن عوف رضى الله عنه قال حطب
ابوبكر فقال والله ما كنت حريصاً على الامارة يوم ولا ليلة قط ولا كنت راغباً ولا سألتها الله
فى سر ولا علانية ولكنى اشغقت من القنينة وما لى فى الامارة

27

مفتوحہ غزوات میں اپنے ہمراہ اٹھ کر گئے (سب لوگوں کے جمع ہونے کے بعد) انصار نے کہا ایک امیر کو جو ہم میں سے اور ایک امیر کو جس سے وہ چاہتے حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ تمہیں کس شخص میں پائی جاتی ہیں پھر یہ آیت پڑھی کہ اَلْاِمَامُ اَلْاَحْمَدُ سَاحِي الْعَارِ اَلْاَبْقَا لِحَاجِبِهِ لَا تَحْجُوْنِ اِنَّ لَدُنْهُ مَعْنَا فَوْقَ مَا تَلَاوُدُوْا وَاَنْتُمْ اَنْتُمْ كُنْ جِنِّ بِكْسِ حَضْرَتِ عُمَرُؓ نے اپنا ہاتھ پھیل کر آپ سے دیت کی اور تمام لوگوں نے دیت سے حیلہ (یا انکار) کیا۔ (۱) ایک روایت میں یوں تو ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے انتقال سے حضرت ابو بکرؓ کو ایسا سخت صدمہ ہوا جس سے ان دن آپ کا بدن دھڑکا ہوا تھا کہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مت جائے و ورنہ یہ دیت میں جو ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے اپنے تمام کو رسول اللہ ﷺ کی خبر کے لئے بھیجا اور اس نے آ کر بیان کیا میں نے صحابہ کو سمجھنا کہ خبر ﷺ کا انتقال ہو گیا جس سے آپ گھڑ سے ہر سوار ہو کر سارے عمرہ ﷺ کے لئے

میری بیچوٹ گئی کیجئے اور سارے راستے میں داتے ہوئے کھڑکیوں میں تشریف لے گئے (۲) حاکم نے مستدرک المعجم میں عبد الرحمن بن عوف سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے خطبہ پڑھا کر پھر انھیں پڑھائی وقت اس میں آیا کہ میں نے اس میں اس کے علاوہ کچھ اور کیا دیا اس کی قسم کی وجہ سے یا کبھی پوشیدہ اور مٹا دینے والی بات سے سنا کہ یہ جو عمر فاروقؓ نے قولہ سے لے کر اسے کہیں کیا بھی تعلقات میں کوئی راحت نہیں

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ حضرت عمرؓ نے اس آیت سے اپنے اور عائشہؓ کی تفصیل ثابت کی ہے کہ یہ تین شخصیات قریش سے تھیں اور میں نہیں قرآن فطیما سے تھے۔ کتب والے انہیں تو اتفاق خلافت میں لایا چہ یہ راستہ چھوڑ کر ان تینوں شخصیتوں کو بتلادیا کہ یہ جو اس وقت حضرت عثمانؓ کے گھر میں تھے قریش سے کوئی ان کے ساتھ نہ تھا صرف یہ کہ عمرؓ میں اس وقت موجود تھے دوسری بات یہ کہ میں یہ جو عثمانؓ کے گھر میں تھے قریش سے تھے انہیں صاحب رسول ﷺ کے تھے یا میرے یہ شخصیات کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا کہ میرے یہ نعمت اور احسان جو اسے ساتھ ہے پھر حضرت عمرؓ نے قرآن و احادیث و روایات میں اس آیت میں تفسیل میں لے کر چھوڑ دیا ہے ان کے بعد اس نے بیعت اربعہ کر دیتا ہے نہ کہ اس نے باقی میں کہ سب اسے بیعت پر راضی تھے خصوصاً سب نے مالک و بیات کی ہر امتداد میں ساتھ نہیں لے۔

تخریج احادیث

مسحیح البخاری ۱۰۰۵۶۰، ۱۰۰۵۶۱، ۱۰۰۵۶۲، ۱۰۰۵۶۳، مسند ابی حاتم ۱۰۰۳، سنن ابی داؤد ۱۰۵۶۱

لحدیث و لحدیث ۱۰۵۶۱، ۱۰۵۶۲، ۱۰۵۶۳

تحریر لحدیث ۱۰۵۶۱

مستن

من راحة لقد قلدت امرأ عظيماء مني بد من عاقبة ولا بد الا بتقوية الله فقال علي وان ربر
ما اغضبني الا لانا احرمنا عن المشورة واما بوى ابانكر الحق الناس بها رانه لصاحب الغار وانا
لنعرف شرفه وخبره ولقد امره رسول الله ﷺ بالصلاة بالناس وهو حي رواه الحاكم في
المستدرک و موسى بن عفيف وفي رواية انه رضى له ديسا فلا يرصاه فديسا ما نحن عند الله بن
قبس ابي موسى الا شعري رضى الله عنه قال مر حن البسي ﷺ فاستند مر حن فقال مروا ابانكر
فديس بالناس فالت عالشة انه رجل ذكيق اذا قام مقامك لم يستطع ان يصمى بالناس قال مروى

ابوبکر فیصل بالناس فعدت فقال مری ابوبکر فیصل بالناس ابوبکر صاحب یوسف فتاة

الرسول فیصلی بالناس فی حیوة النبی ﷺ

ترجمہ

میرے بھائی میں ایک ایسے نعت امر کا باب آیا ہے جس کے نقل کی میں بالکل حالت نہیں رکھتا اور جس کو میں اشارہ
ہوتا ہوں عمر اللہ کی بدست حضرت علیؑ نے حضرت زبیرؓ نے فرمایا ہم ابوبکرؓ کو امر خلافت میں قرام ووں سے متعلق زیادہ کہتے
تو ان کی بڑی بھائی ثویبؓ پوچھتے ہیں اہل قرام و صاحب القرام ہیں دوسرے رسول اللہ ﷺ نے اپنی دیانت میں انہیں
امامت کا عرفہ دیا مگر ہم کو صرف مشورے میں شریک نہ کرنے سے رنج ہوا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ
ﷺ نے انہیں ہمارے دور کے لیے ہاند کیا تو ہم اپنی دنیا کے لیے کیوں نہ چند نہیں (۱)۔ قرامی میں مہدائے ان قرام
سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ ہمارے دور میں کی روایت ہوئی تو آپؐ نے فرمایا ابوبکرؓ کو ووں کو نہ چھ
وین خطرات کا کھٹے فرمایا ابوبکرؓ زمر میں تھے ہیں آپؐ کے مقام پر کھڑے ہوئے سے ان کو سہلانے وہاں لوگوں کو نماز نہ
پڑھا کہیں آپؐ نے فرمایا (عاشق) ابوبکرؓ کو کہ نماز پڑھو میں ہاتھ نہ پھر ان کہ آپؐ نے فرمایا ابوبکرؓ کو نماز کا حکم
کہ ابوبکرؓ نے ہاتھ نہ پڑھا وہی فرمایا آپؐ نے ارشاد فرمایا ابوبکرؓ کو کہ نماز پڑھو میں ہاتھ نہ پھر ان کہ آپؐ نے فرمایا ابوبکرؓ کو نماز کا حکم
صاحب ابوبکرؓ ابوبکرؓ کے پاس قرام پڑھا آپؐ نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ان کو نماز پڑھائی (۲)

تخریج احادیث

۱۱ تاریخ الخلفاء ۶۹، صحیح البخاری ۵۲/۱۰

مثنیٰ

رواہ البخاری عن عروۃ عن عائشة ان فاطمة بنت النبی ﷺ ارسلت الی ابی بکر
تسأله میراثا من رسول اللہ ﷺ مما اداء اللہ علیہ عز و حل بالمدينة ولقدک وما بقی من
حمس حبیر فقال ابوبکر ان رسول اللہ ﷺ قال لا یورث منک ما صدقہ انما یا کل ال
محمد فی هذا المال وانی واللہ لا اغیر شیئا من صدقة رسول اللہ ﷺ عن حائلی النبی کان
علیہا فی عہد رسول اللہ ﷺ ولا عملن فیہا ناعمل من رسول اللہ ﷺ فانی ابوبکر ان
بدفع الی فاطمة منها شیئا فوجدت فاطمة علی ابی بکر فی ذلک فوجرتہ فتم تکلمہ حتی

توفیت وعاشت بعد النبی ﷺ سنة اشهر فبما نوبت زوجها زوحيا علي لبلا ولم يزل بها
امامكرو وصلي عليها وكان لعلي من الناس

ترجمہ

بخاری میں مروی حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہؓ نے آپؐ کو دعا دی کہ جس آدمی نے
میں نے حضرت ابو بکرؓ کے پاس اس سے بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ کے من میں سے جو ادا تھا ہی نہ دیکھ لے۔ مدت میں
یہ دن ایک کے رسول اللہ ﷺ کے واسطے اور زانی فرمایا تھا اور جو کچھ کے من میں سے آپ کا من باقی رہا تھا میرا ترکہ دین
چاہیے حضرت ابو بکرؓ نے جلد بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوئی وارث نہیں جو اس سے پہلے (۱) اس کے حق
والت ہے یا اس مال میں سے آل محمد ﷺ کا کھال جاری رہے گا خدا یوں رسول اللہ ﷺ کا وارث صدق اسی حال پر
رہے گا جس طرح آپ کے لئے۔ میں قرآن و ذکر اور فقیر کروں گا اور جیسا رسول اللہ ﷺ اس میں تعزیر کرتے تھے اس
بھی اسی طرح کروں گا غرض یہ کہ حضرت ابو بکرؓ نے انکار کیا (۲) اور فاطمہؓ نے کہا کہ اس مال میں سے (مطریق ترکہ) بچھو دیا
اس سے حضرت فاطمہؓ نے ابو بکرؓ سے اس پر یہ نصیحت کی کہ وہ اس سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے بعد نہ رہے۔ میں نے حضرت
ابو بکرؓ سے اس کی ہمت کو یہ کیا کہ اس سے نہیں (۳) اس سے پہلے جو ان سے تھا وہ اب ان کے لئے تبدیل ہو گیا (۴) اس پر
حضرت فاطمہؓ نے دعا کی تو اس نے حضرت علیؓ سے یہ دن حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ اس کی کوئی نہ کر سکی۔ یہ اب تک
ترجمہ حضرت علیؓ

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ حضور اکرم ﷺ سے پاس زمین مدینہ منورہ، مکہ اور مدینہ میں تھی آپ کا معمول تھا کہ اس کے احسانات سے
اپنی بیویوں کو مالی بھرپور کھال کر باقی دنیا میں مسلمانوں میں خرچ کرتے اس سے فرمایا مال ہاں وقت ہے وارثوں کی میراث
اس میں جاری نہ ہوئی ہاں اس زمین کا یہ اصل بیویوں اور کائنات کے خیر کے بعد وہ بھی صدق ہے کہ ان سے سے مراد تو
خلیفہ ہے یا اس زمین کا۔ میں یہ بھی کہ میں مدعو وراثت کی جہ سے ایک اعلیٰ نعمت ہے کہ علق خدا پر معصوم ہو جائے کہ
خیر و مال کی محنت اور ہر فتنہ کی صرف خدا کے لئے ہے یہ کہ جو بھی لگاؤ نہیں حتیٰ کہ وہ اور مال کا بھی حصہ نہیں (سوی)
۲۔ یعنی بطریق میراث اور ترکہ مال دینے سے انکار کیا کہ مطلق وارث اور مال بھر کے ان انکسار اور یہ حضرت
ابو بکر صدیقؓ کی کمال دیانت کی دلیل ہے کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہوتا رہا آپ نے اس میں اور بھی
تعمیر تبدیل نہ کر دیا اور نہ اس سے لے لیا کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ کرتے تھے اسی طرح کروں گا۔

قرابت مجھے بہت محبوب ہیں، ہاں مجھ میں اور تم میں تہ ذرغہ اختلافات کا باعث جو یہ اسوئل ہوئے ہیں سو میں بھی بھلائی میں تمہیں نہ کروں گا اور جس امر کو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا وہی کروں گا اسے تم بھی نہ کروں گا۔

تحقیقات و تعلیحات

۱۔ اس باب میں تحقیق یہ ہے کہ اول تو حضرت فاطمہ کو معلوم نہ تھا کہ پیغمبروں کے اہل میں وراثت جاری نہیں ہوتی اس وجہ سے حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد آپ نے خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق سے اس مال کے اہت جو رسول اللہ ﷺ کے بعد انصاف میں تقاسم کیا مگر جب حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ میراث کے طریق تو میں آپ کو نہ دوں اور اہل کمالیت رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جس طرح تاجکومت خدوئی لے جائے تو آپ مجھ نہیں گواہیں گواہیں اوقت ہجو مال بھی ہوا جیسا کہ کتاب حدیث سے معلوم ہوتا ہے لیکن بعد میں بہت فوجی سے حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ میں تمہیں قسم دلاتی ہوں کہ میرے والد کے طریقہ کو نہ چھوڑنا اور میں خدا کو گواہ کرتی ہوں جیسا کہ آئندہ احادیث سے واضح ہوتا ہے صرف اتنی بات ہے یہ خبر یہ حدیث صرف حضرت صدیق اکبرؓ نے روایت نہیں کی جو کوئی بد اعتقاد طعن زنی کرنے بلکہ سیرۃ حضرت علیؓ کی طرف بھی اس کے راوی ہیں غرض کہ ایمان دار کو اتنی کافی ہے اور یہ کئی کا علان تو پیغمبر کے پاس بھی نہیں۔

مثنیٰ

یصعبہ فیہا الا صنعہ فقال علی لابی بکر موعدک العشیۃ للبیعة فلما صلی ابوبکر الظہر رفی علی المنبر لتشهد و ذکر شان عنی وتخلفہ عن النبیۃ وعذرہ بالذی اعتزل والیہ ثم استغفر وتشهد علی لعظم حق ابی بکر وحدث انہ لم یحملہ علی الذی صنع نفاسۃ علی ابی بکر ولا انکار لذی فضلہ اللہ بہ ولكنما کنا نری لنا فی هذا الامر نصیباً فاستبد علینا فوجد فافی انفسنا لیسر بفلک المسلمون وقالوا اصبت وکان المسلمون الی علی قریباً حین راسع الامر بالمعروف ورواہ البخاری و فی روایۃ منها ج السالکین ان ابایکرم لہما ری ان فاطمۃ انقضیت وھجرتہ ولم تنکح بعد ذلک فی امر فذلک کبر ذلک عنده فاراد استرضاءھا فلماھا فقال لھا صدقت یا ائمة رسول اللہ ﷺ لیسما اذعبت و لکی زایت رسول اللہ ﷺ یقسما فیعطی الفقراء

ترجمہ

حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا میرے بیعت کا وعدہ کل زمانے کے بعد ہے حضرت ابو بکر عظیم نے لے گئے اور

الشعبی ان ابابکر عدا فاطمة فی مرضها فقال علیٰ هذا ابو بکر یستذن علیک قال نعم
ان اذن له قال نعم فاذت له فدخل علیها فرضا حتی رخصت رواہ البیہقی باسناد صحیح
وفی الرياض النضرة للمعجب الطبری دخل ابو بکر علی فاطمة فاعند الیہا وکلمہا ورضیت
عہ وعن الراعی قال بلغنی ان فاطمة غضبت علی ابی بکر فخرج ابو بکر حتی فام علی
بابہا فی یوم حار

ترجمہ

در مسکنوں میں ان کی تعظیم کرتے تھے (۱) حضرت فاطمہ نے قربانپن بھی اس میں دینی تھی جو ہے۔ والد
راہ میں یہ بھی کرتے تھے آپ نے فرمایا مجھ پر فرض ہے کہ جس طرف آپ کے والد کرتے تھے وہی طرف میں بھی
کراں حضرت فاطمہ نے فرمایا خدا تعالیٰ کی طرف آپ نے قربان کیا تھا ایسی ہی میں بھی حضرت فاطمہ نے قربان کیا تھا
تو اس امر پر شاعر کہ میں اس پر عید کرتی ہوں اور میں اس پر راضی ہوگی اس کے بعد حضرت ابو بکر کا قصد تھا کہ اپنے بیٹے
دینے اور باقی قبیلوں، مسلمانوں اور مسلمانوں کو بچنے۔ (۲) شعبی سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا میں حضرت
ابوبکر کی میراث (یار پرستی) کو ملے حضرت علی نے کہا اے فاطمہ حضرت ابو بکر شریف نے کہا میں اور شہداء ہیں کہ
پہلے میں فرمایا تو ان کا تمہیں محبوب دے دو کہ وہ آپ کو والد آئے کی اجازت ہوئی حضرت ابو بکر نے فرمایا تو ان سے آپ
نوراضی یہ ضرور راضی ہو گئیں اس کو توفیق نے صحیح اس کے ساتھ روایت کیا ہے ریاض النضرہ میں ہے کہ حضرت ابو بکر نے
حضرت فاطمہ سے اپنی معذرت چاہی اور کہا کہ میں تمہیں نہیں جس سے راضی ہو گئی۔ (۳) ابو بکر کی کشتی میں مجھے خبر پہنچی
ہے کہ حضرت فاطمہ حضرت ابو بکر سے نکاح ہو گئی تو دوری کی سخت دھوپ میں آپ کے مکان کے دروازے پر کھڑے ہو گئے۔

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ واضح ہو کہ اس حدیث میں دو ایسی باتیں ہیں جن سے بڑے بڑے مفسرین اور مفسرین اہل کمال مشکوف ہوئے
میں وہ بیان کئے گئے ہیں اور ان بات سے کہ حضرت فاطمہ نے صرف حضور اکرم ﷺ کے قول کا نور دے مگر نہ صدقہ
یعنی اپنے قوس سے رجوع فرمایا اور کہیں دعا فرمائی کہ میں اس وقت خوش ہوں کی جب رسول اللہ ﷺ کے قول
فعل کے موافق اس باب میں فیصلہ ہو گا چنانچہ حضرت ابو بکر کا یہ فرمان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ جیسا اس دل میں اصرار
کراں تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ان سے راضی ہو گئیں اور اپنی رضائے اللہ تعالیٰ کو شہادہ بنا دیا اور اہم مطلب یہ
نکلا کہ بعض متصیین جو ابو بکر صدیق کی خدائیت کو جائز سمجھ کر آپ کی خدائیت کو وجہ لگا دیتے تھے اور استدلال حدیث ہاں

اہل بیت دیکھتے آپ نے فرمایا اے ابوبکر! میں ان میں اپنی چیزوں، بیویوں میں بیعت سے تیرے دو ان کا اور دوسرے علاج میں معصوف نہ ہوں گے تو میری یہ مصیبت سب سے زیادہ ان پر ہو جائے گی ہاں ان کا تیرا کہہ رہے تھے خداوند کا ثابت ہو چکا۔ میرا ابن جہشام میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ہام تشریف لے کر توفیق (جو تیرے چہرے تھے) آپ کے قاتل کے لئے جگہ چھوڑنے کے حضرت ابوبکرؓ پہنچے کہ یہ آپ رسول اللہ ﷺ کے انتہائی دشمن تھے۔ آپ نے آپ بھی مسئلے سے ٹھیکے کے حضرت ﷺ نے آپ کی چیز پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: انا ہاں چاہتا ہوں کہ آپ سے نصرت ابوبکرؓ کی دانیں کروں میں دیکھ کر نماز پر ہی نماز سے نراعت کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ نے

تحقیقات و تعلیقات

۲۔ یعنی معنی ہے چھ ذکر اول صف میں پہنچے اور حضرت ابوبکرؓ کے دانیوں کو بے رحمیت کرنا اور پانچنے کے اس سے معصوم ہوا کہ معصوم کو بے رحم کرنا صاف اول میں جائز درست ہے مگر ای وقت جب وہاں جہشام، دودھ، انیس، دودھ و دوسری روایتوں میں اس بھی آیا ہے کہ ابوبکرؓ پہنچے ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! میں نے تیرے دانیوں کو تیرے دانیوں کے چھپے درست ہے اور اگر امام غائب ہو تو دوسرے کو امام بننا جائز ہے پھر جب اسی امام آجائے تو اسی کو قیادت ہے چہ ہے اقتدار اور اسے یا خود امام ہو جائے ان میں اللہ تعالیٰ کیجے میں کہ یہ بات اور اس کے لئے نہیں ہو سکتی ہے یہ حضرت ﷺ کے خاص میں سے تھا اور ان کے عدم جواز پر اجتماع کا دعویٰ کیا ہے علامہ زرقانی کہتے ہیں: ہمارا کام اس لحاظ سے در شائع حضرات سے نزدیک سبکی و مشہور ہے۔

تخریج احادیث

(۱) احیاء العلوم للعلما: ۱/۲۹۴ تاریخ بغداد: ۳/۲۹۴ احمد: ۲۵/۲۵۱ تصحیح: احمدی: ۶/۱

متن

قد أصبحت بنعمة من الله وفضل كما نحب واليوم يوم ست حرجة الخاتمة قال معونہ
قال دخل رسول الله ﷺ وأخرج ابوبکر الى ابيه بالسح والروايات متعاضدة على ان الإجماع
كان ابوبکر وروى عن ابن عباس انه قال لم يصل النبي ﷺ خف احد من امته الا حلف بي
بكر وصلى حلف عبد الرحمن بن عوف في سفر وكه وروى عن رافع بن عمرو بن عبيد عن
ابيه انه قال لما نفل النبي ﷺ عن الخروج امر ابوبکر ان يثوب مقامه فكان يصلي فانهما
خرج النبي ﷺ بعد ما دخل ابوبکر في المصلاة ويصلي خفيه ولم يصل حلف احد غيره الا

ابو یونسؓ صلیٰ علیہ وسلم بن عوف ر کعۃ واحدة فی سفر وہی اسد الغابۃ عن الحسن البصری عن علی بن ابی طالب قال قدم رسول اللہ ﷺ ابابکر و صلیٰ بالناس وانی شاهد غیر عاتب وانی لصحیح غیر مریض

ترجمہ

جیسا ہم چاہتے تھے خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے یہی صحت آپؐ کی ہمیں دے گا۔ آج بیتِ خدیجہ (حضرت ابو بکرؓ کی بیوی) کی یاد میں آپؐ فرمایا کہ چلا پاؤں فرمایا بیڑ ہے یہ کہہ کر آپؐ تو بھرے میں تشریف لے گئے اور ابو بکرؓ اپنی بی بی کے پاس موضعِ خ میں چھ گئے غرض کہ تمام مرادیں حضرت ابو بکرؓ کی امت پر متفق ہیں انہیں کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں سن میں سے کسی کے پیچھے حضرت ابو بکرؓ کے سوا نماز نہیں پڑھی (حضرت زفر میں ابو ایفہ سلم میں عبدالرحمن بن عوفؓ کے پیچھے صرف ایک رکعت پڑھی۔ (الدرائع ابن مردانہ) یہ اپنے اپنے باب سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ بیمار مرض کی تختی سے باہر نکلا اشار ہوا تو آپؐ نے حضرت ابو بکرؓ کو فرمایا کہ میری جگہ کھڑے ہوں پس وہ ٹوٹوں کو نماز پڑھاتے تھے اور اگر ایسا ہوا کہ ابو بکرؓ نماز پڑھا رہے ہیں اور رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھا رہے ہیں حضرت ابو بکرؓ کے سوا کسی کے پیچھے پہنچے نہ تھے انہیں پڑھی مگر عبدالرحمن بن عوفؓ کے پیچھے صرف ایک رکعت اور وہ بھی سفر میں۔ اسد الغابہ میں حسن بصریؓ حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کو مقدم کیا اور انہوں نے نماز پڑھائی، وجود یہ کہ میں موجود تھا کہیں ناکب نہ تھا تندرست تھا بیدار تھا۔

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ حضور اکرم ﷺ کا عبدالرحمن بن عوفؓ کے پیچھے نہ پڑھنا مسلم شریف کی حدیث سے ثابت ہے مگر ان فضیلت سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی تعلیمات میں جو نقص پیدا نہیں ہوا۔ یہ کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو امت کا آپؐ نے خود علم فرمایا اور عبدالرحمن بن عوفؓ کو اس کا علم نہیں کیا کیا چونکہ وقت نماز کا تھا ہو نہ تھا اور رسول اللہ ﷺ تھکے ہوئے ہجرت کے لئے کہیں دوڑ لگ گئے تھے یہاں انہوں نے کہا کہ نہ رکاوٹ جاتا ہے عبد الرحمن نماز پڑھا کہیں نہ انہوں نے نماز پڑھائی شروع کر دی اور جب ایک رکعت روٹی تو رسول اللہ ﷺ بھی آگئے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔

تخریج احادیث

- ۱۔ البدایہ والنہایہ ۲/۴۱۵
- ۲۔ طغیات ابن سعد ۲/۴۱۴

مشرق

ولو شاء ان يقدمني لقدم في فرطنا الدنيا ما من رضى الله ورسوله ثديا وما وقع في
مرصه اشتد وجعه يوم الخميس فاذ ان يكتب كتابا لفضل لعبد الرحمن بن ابي بكر انبي
سكتف اولوح اكتب لابي بكر كتابا لا يختلف عليه فلما ذهب عبد الرحمن ليخوم قال ابي الله
والمؤمنون ان يختلف عليك يا ابا بكر عن ابوب بن بشير ان رسول الله ﷺ خرج عاصبا
راسه حتى جلس على العبر ثم قال اول ما تكلم به انه صلى على اصحاب محمد و استغفر لهم
فاكثر الصدوة عليهم ثم قال: ان عدامن عاد الله حيره الله عرو وجل بين الدنيا والاخرة وبين
ما عنده فاختر ما عاد الله قال ففهما ابو بكر وعرف انه نفسه يريد فكي وقال بل نكتبك
بأنفسنا وابتنا فضل عسى وملك يا ابا بكر ثم قال انظر واهذه الابواب انلا حطه في المسجد
فسد وهد الا بيت ابي بكر فاني لا اعلم احدا كان افضل في

ترجمہ

اگر رسول اللہ ﷺ کو میری تقدیم منظور ہوئی تو وہ مجھ کو مقدم کرتے ہیں جس کو اللہ رسول نے ہمارے بیت پر
ترجیح دی اور پسند کیا ہم اسے اپنی ذمہ داریات دیں گے (۱) بعض روایتوں میں آیات ہے کہ جب عمرؓ نے آپؐ سے
مرض نے شدت پکڑی تو آپؐ نے کتابت کے ارادہ سے حضرت عبدالرحمن بن وہبؓ سے اشارہ کر کے فرمایا: بے پناہ آپؐ
بڑی کاشفات تھیں لہذا جس پر حضرت ابو بکرؓ کے سے خلافت کا ایسا فرماؤں کچھ دوں جس سے اس پر فتواف نہ ہو مہاجرین بات
لگے کہ آپؐ نے حضرت ابو بکرؓ سے اشارہ کر کے فرمایا اللہ اور مومنین تمہاری خلافت کے انتقال میں اتار کریں گے (یعنی
تمہاری خلافت میں کسی کو خلافت نہ ہوگا) اباب بن ابیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: بے پناہ عمرؓ نے تمہارے
تشریف میں اسے اور میرے چھوٹے بچے سب سے پہلے جو آپؐ نے حکام کی وہ یہ تھا کہ آپؐ نے اپنے عروں پہنچا دی اور
بخشش کی کثرت سے درود پڑھا اور فرمایا اللہ عزوجل اسے اپنے بندوں میں سے ایک بندہ نوادیا و آخرت میں اخیار دیو
نکر اس بندہ نے عجب کی نعمتیں دینا پسند کیں حضرت ابو بکرؓ آپؐ کے حکام کی رخصت کے اور بچوں کو کہ آپؐ اپنے تئیں فرما
رہے ہیں (چچ چچ کر) انہوں نے لگے ہم اپنی جائیں اپنی نوادیں آپؐ سے نہ اکرے میں آپؐ نے فرمایا اب ابو بکرؓ جو
(حاضرین کو مخاطب کر کے) فرمایا اس مسجد کے کل دروازوں کو بند کر دو اور ابوبکرؓ کا صبر و عطا رہے اسے اسے کھانہ جیسے اپنی صحت

میں ابو بکرؓ کے احسان مجھے معلوم ہیں اس سے بڑھ کر اور کسی کے نہیں۔ (۲)

تحقیقات و تعلیقات

۱۔

مسجد کے محکمات سے ملے گئے اصحاب رسول اللہ ﷺ کے دروازے سے تھے حضور اکرم ﷺ نے وفات کے قریب فرمایا کہ سب دروازے بند کر دو صرف ابو بکر کا دروازہ کھلا رہے اور دوسری روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ میں سب کے دروازوں میں اندھیرا دیکھتا ہوں مگر ابو بکر کے دروازے پر نور معلوم ہوتا ہے اس حدیث سے حضرت ابو بکرؓ کی کمال فضیلت تمام اصحاب پر ثابت ہوئی اور صاف اشارہ آپؐ کی خلافت کی جانب کیا گیا ہے۔

مخرج احادیث

۱۔ مسند لقمانہ ۲/۱۶۳

۲۔ صحیح البخاری ۵/۱۶۱

۳۔ جامع الترمذی: ج ۱ صفحہ ۳۵۹۳

متن

صحیحہ عسلی بد احمد قال ابن هشام بروی الامام ابی بکر عن بعض آل ابی سعید
العلی ان رسول اللہ ﷺ قال یومئذی کلامہ هذا فانی لو کنت متخذاً من العباد خلیلاً لاسخدت
ابن بکر خلیلاً ولكن صحبه و اخاء ايمان حتى یجمع الله عز و جل بینا عنده و اهما محمد ابن
اسحق فی مغازیہ عن ابی جحیفۃ قال دخلت علی علی فی ربه فقلت یا خیر الناس بعد رسول
الله ﷺ فقال سهلایا ابا جحیفۃ الا احبرک بهیر الناس بعد رسول الله ﷺ ابو بکر و عمر
و یحکم با انا جحیفۃ! لا یجتمع بعضی و حب ابی بکر و عمر فی قلب مؤمن رواد الدار فطنی
و محنتہ انه کان یری ان علیاً افضل الامۃ تسمع اقواما یخالفونه فحزن حزناً شدیداً فقال له علی
بعد ان اخذ بیده و ادخله بینہ ما احزنک یا ابا جحیفۃ فقد کر له الحبر فقال الا اعبرک بعیر
الامۃ غیر هذا ابو بکر ثم عمر قال ابو جحیفۃ فاعطیت الله عهداً

ترجمہ

ابن ہشامؒ کی روایت میں (ایت کی جگہ) الامام ابی بکر واقع ہے۔ بعض ابو سعید علیؓ کی آل میں سے روایت کرتے

ہیں کہ اس دن آپ نے یہ بھی فرمایا اگر بندوں میں سے میں کسی کو دوست بناؤں اور اگر وہ جنت میں اختیار کرتا مگر ایمانی نہ ادری اور اسلامی (۱) دوستی کافی ہے حتیٰ کہ اپنے پاس اللہ نہیں اسے جمع کرے ان دونوں حدیثوں کو ابنِ احنف نے اپنے معانی میں بیان کیا ہے دارقطنی میں ابو حنیفہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت علیؑ کے گھر میں جا کر کہا اے بہترین لوگوں کے بعد رسول اللہ ﷺ کے آپ نے فرمایا خاموش رہے ابو حنیفہ رسول اللہ ﷺ کے بعد بہترین صحابہ ابو بکر و عمر ہیں اے ابو حنیفہ تجھے خرابی ہو ابو بکر و عمر کی محبت اور میری دشمنی مومن کے دل میں ہرگز جمع نہیں ہو سکتی (۲) دارقطنی میں ابو حنیفہ سے دوسری روایت یہ ہے کہ میں حضرت علیؑ کے افضل امت ہونے کا مستحق تھا مگر جب میں نے اپنے عقیدہ کے مخالف لوگوں کی باتیں سنی تو سخت صدمہ اور نہایت رنج ہوا ایک دن حضرت علیؑ میرا ہاتھ پکڑ کے اپنے گھر لے گئے اور فرمایا اے ابو حنیفہ تیرے دل میں ہونے کا کیا باعث ہے میں نے لوگوں کے اقوال بیان کئے آپ نے فرمایا میں تجھے بہترین امت میں سے اطلاع کرتا ہوں (۳) افضل ترین امت میں ابو بکر ہیں پھر عمر۔ ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ کی پادشاہی اس حدیث کے بیان کرنے کے بعد میں نے خدا سے عہد کیا۔ (۳)

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ حافظ ابن حجر مستدریٰ شرح صحیح بخاری میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس باب میں بہت سی ایسی حدیثیں جو اس کے ظاہر میں کاف معلوم ہوتی ہیں بطریق متعدد مروی ہیں چنانچہ حدیث سعد بن وقاص کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مسجد کے اندر آنے کے جس قدر دروازے ہیں سب بند کر دیے جائیں مگر حضرت علیؑ کا دروازہ کھلا رہے اسی طرح خیرانی نے رجال ثقات سے اسی معنیوں کو روایت کیا ہے دونوں حدیثوں میں مطابقت اسی طرح ہو سکتی ہے کہ حضرت رسول پاک ﷺ نے پہلے حکم فرمایا تھا اور حضرت ابو بکرؓ کی بابت آخری سورت کے وقت فرمایا۔

خارج احادیث

- (۱) صحیح البخاری ۵۱۶۱، صحیح مسلم ۶۷۲۲
- (۲) تاریخ الخلفاء ۵۳
- (۳) اس حدیث کو امام عبد الرزاق نے اپنی مصنف میں ج ۳: ۴۳۸ میں اور امام احمد نے اپنی مسند میں حدیث نمبر ۹۳۲ پر ج ۱: ۱۱۵ اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں ج ۱: ۲۳۸ پر نقل کیا ہے۔

متن

ان لا اکتم هذا الحديث بعد ان شألهني به علي ما بغيت رواه الدارقطني عن عبد خير

فان فاد علی علی النبی حدیث رسول اللہ ﷺ فقال قبض رسول اللہ ﷺ واستخلف ابو بکر
فعمل بعملی ومارس سیرتہ حتی قبضہ اللہ عز و حل علی ذلک ثم استخلف عمر فعمل بعملی
و مارس سیرتہما حتی قبضہ اللہ علی ذلک رواہ احمد عن ابی جحیفہ قال کنت اری ان علیا
افضل الناس بعد رسول اللہ ﷺ لئلا ذکر الحدیث قلت لا والله یا امیر المؤمنین انی لم اکن اری ان
احد امن المسلمین افضل منک قال افلا حدیثک بافضل الناس کان بعد رسول اللہ ﷺ و ابی
بکر قلت یلی فان عمر رواہ احمد فی مسندہ عن عمر انه قال حین اصیب ان استخلف فقد
استخلف من ہر خیر منی یعنی انکر وان اترککم فقد ترککم من ہر خیر منی رسول اللہ
ﷺ رواہ الترمذی عن عمر بن سفیان ان رسول اللہ لم یعهد علیا فی ہذہ الامارۃ

ترجمہ

کہ جس حدیث کو بھی نہ صحابی اس کا ہم نہ غیر خیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے ایک دن منبر پر چڑھ کر
رسول اللہ ﷺ کا گھوڑا کیا اور فرمایا رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ابو بکر غنویہؓ ہوئے آپ انھوں نے کہا
رسول اللہ ﷺ جیسے کام کرتے ہوں ان جیسی چال چلتے رہے حضرت ابو بکرؓ کے انھوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ غنویہؓ ہوئے آپ بھی
اپنی حالت تک انھوں صاحبوں کے قانون پر عمل کر کے رہے ان دونوں کی چال نہ چھوڑی۔ امام احمد ابی مسند میں
ابو حنیفہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت عمرؓ کے افضل انسان ہوئے کا عقد تھا سو حضرت علیؓ نے
اپنی حدیث بیان کی میں نے کہ اب امیر المؤمنین بخدا میں تمام مسلمانوں میں آپ ہی کو افضل سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا
رسول اللہ ﷺ اور ابو بکرؓ کے بعد انھوں نے اس کی میں تجھے حدیث بیان کروں میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا وہ مگر میں بخدا
مسلم میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے اُنہی ہونے کے وقت فرمایا میں اپنے کسی کو خلیفہ بناؤں (تو بھی کوئی جرات نہیں) کیونکہ جو مجھ
سے بہتر تاملی ابو بکرؓ انھوں نے خلیفہ بنایا اور اتر کر کوئی بھی چھوڑ جاؤں (تو بھی کچھ نقصان نہیں) کیونکہ جو مجھ سے بہتر
نہ چھوڑے گا میں بدو خلیفہ چھوڑا۔ یعنی نے انہوں نے انہوں اور امام احمد نے مسند میں مروی سفیان سے روایت کی ہے کہ
اس حدیث نے ہم بہت رسول اللہ ﷺ نے کیا تو ہم میں سے کوئی جہد نہ کرے۔

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ حضرت عمرؓ کے قول کا مواضع یہ ہے کہ میں اپنے بعد کسی کو اپنا نائب اور (جانشین) بناؤں یا نہ بناؤں مجھ پر کسی صورت

میں امامت نہیں بلکہ ایک طرح کا ثواب ہے اگر میں بغیر خلیفہ منتخب کئے دیا تو کوفہ کی رہائش اور رسول اللہ ﷺ کا حق ظہور اور سنت کے تعطل کا ثواب و فائدہ اور اپنے ساتھی کو خلیفہ بنا جاؤں تو رسول اللہ ﷺ کی تعظیم اور سنت کے تعطل پر عمل ہونے کا ثواب میں بھی ثواب ہے غرضیکہ ہر مسئلے پر طرح اور نتیجوں میں سے ایک ایسی ضروری ہے۔

محقق

شیخنا حتیٰ رہنا من الراۓ ان نستخلف ابابکر فاقام و استفام حتی مضی بعیلہ ثم ان اساکر راۓ من الراۓ ان يستخلف عمر فاقام حتی ضرب الدين بحر انه ثم ان اقواما طلبوا الدنيا فکانت امور يقضى الله فيها رواه احمد والبيهقي في دلائل النبوة عن أبي وائل قال قال لعلي الا تستخلف عينا قال ما استخلف رسول الله فاستخلف ولكن ان يرد الله بالناس خبرا فستجمعهم بعدى على غيرهم كما جمعهم بعد نبيهم على غيرهم رواه الحاكم وصححه والبيهقي في دلائل النبوة عن الحسن قال قال علي لما قبض النبي ﷺ نظرنا في امرنا فوجدنا النبي ﷺ قد قدم ابابكر في الصلوة فربصنا لدنيا نأمر رضى رسول الله ﷺ لدينا عقد منا ابابكر رواه ابن سعد عن انس قال بعث بنو المصطلق الى رسول الله ﷺ فاستخلفوا اسالته الى من تدفع صدقاتنا بعدك فاثبتوه فقال له فقال: الى ابى بكر

ترجمہ

ہم نے اپنی رائے سے ابوبکرؓ کو خلیفہ بنالیا ہے پس دوسرے ہم تک نہایت استقامت کے ساتھ تشریف لے گئے پھر ابوبکرؓ نے اپنی رائے سے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنالیا تاکہ کران کی وجہ سے دین نے راحت پائی پھر ایک قوم یا طبعی میں مشغول ہوئی اور ان میں بہت سے اس قسم کے کام پیدا ہوئے جن میں اللہ ہی فیصلہ کرتے کہ تو ہوگا یا نبیؐ نے دلائل النبوة میں ابوبکرؓ سے روایت کی ہے کہ کسی نے حضرت علیؓ سے کہا آپ ہم پر کوئی خلیفہ کیوں نہیں بنائے تو وہاں پاس رسول اللہ ﷺ کی خلیفہ بنائے جو میں بنا جاؤں ہوں اگر خدا لوگوں کو پہلائی کا بھلا چاہے گا تو جس طرح ان کے نبیؐ کے بعد ان کے پیغمبرین (از پانچ سو) کو جمع کیا تھا اسی طرح میرے بعد بھی پیغمبرین جمع کر دے گا۔ ابن سعد حسن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے بعد خلافت کے لئے کی میں اسید حق محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلبؑ نے ابوبکرؓ کو نماز میں مقدم کیا پس میرے رسول اللہ ﷺ کے بعد وہاں سے دین کے لئے پسند فرمادیں ہم دین پر اسے پسند کریں گے سو آپ نے حضرت ابوبکرؓ کو پیشوا

یہ عورت اس سے روایت کرتی ہیں کہ مجھے خواہ اسطرح سے حضرت کے پاس یہ بات دریافت کرنے کو بھیجا کہ ہم آپ سے ایسے حدیث سنیں جن میں سے کوئی حدیث نہ ہو۔

تحقیقات و تعلیقات

یہاں بہترین شخص سے مراد حضرت ابوبکر ہیں جنہوں نے اپنے بعد سے حضرت ابوبکر کی خلافت کا شمار نہیں کیا۔ لیکن امام زین العابدین سے کہ آپ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں اہمیت تیار اور استحقاق کامل رکھتے تھے۔ آپ کی خلافت مشہور ہوئی ہے۔ مگر اس انداز میں کہ اس کی وفات کے بعد قوم صحابہ نے آپ کی نصیحت و کرامت کے اعتبار سے آپ کی خلافت یا اس کی بنا پر امام شافعی نے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگ منظر پر اس ہوئے اور اس سے اب ہرگز بہتر شخص نہ ہوئے۔ آپ کی جگہ ہی کو نہ چاہیں۔ آپ کی خلافت پر اجماع کریں یہی مراد حضرت علی کریم اللہ وجہہ نے قول کیا جس طرح یہ قول نے اپنے حلیہ کے بعد بہترین شخص یا تو اس کا اقتدار کر دیا تھا مگر اسے بھلائی پہنچی ہوگی تو میرا بعد ہی بہترین شخص یا جمع کرادے گا۔

متن

رواہ الصحاح وصحیحہ عن ابی عبد اللہ قال جاءت امرأة الى السیِّد ﷺ تسأله شیئا فقال نعم دین فقال رسول اللہ ان عدت ولم اجدک نعم وھذا الموت فقال ان جنت فسمی تحسب فی فی ابیہم کہ قالہ الخلیفۃ بعدی رواہ ابی عساکر عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ ﷺ مرخص فی مرضہ الاعی لمی عبد اللہ حمز بن ابی بکر اکتب لا ہی بکر کتابا لا یختلف علیہ احد بعدی ثم قال دعیہ معاد اللہ ان یختلف انموصون فی ابی بکر رواہ احمد وغیرہ عن عبداللہ بن زبیر عن علی قال لقد امر النبی ﷺ ابابکر ان یصلی بالناس والی لشاہد ما لانا بغائب وما ہی مرض فی مرضنا لدیانہ مرضی بہ السیِّد ﷺ لدینہ قال الا شعری قال العلواء وقد کان معروفاً باہلیۃ الامامۃ فی زمن النبی ﷺ عن حفصۃ ام المومنین انہا قالت لرسول اللہ ﷺ اذا انت مرضت فقلت ابابکر قال لمست

ترجمہ

ابن ابی بکر کے پاس صدقہ بھیج دیا۔ ابن عباس کرام اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت حضرت کے پاس گئی

کھینے کے لئے آئی آپ نے فرمایا پھر آج اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر میں آئی اور آپ کو نہ پایا تو یاد دلاؤ اس سے (حکایت مراد کہ جس نے فرمایا اگر تو آئے مجھے نہ پائے تو ابو بکر کے پاس جاتا کہ میرے بعد وہی خلیفہ ہوں گے) (۱) امر: پھر اُس نے عائشہ سے روایت کی ہے کہ جس مرض میں حضرت کا انتقال ہوا مجھ سے فرمایا عبدالرحمن بن ابی بکر کو میرے پاس بٹاؤ میں اونٹ کے لئے خلافت لکھ جاؤں کہ اس پر میرے بعد کوئی اختلاف نہ کرے پھر فرمایا جانے دو سوسن ابو بکر کی خلافت میں معاویہ کا کریم۔ (۲) عبداللہ بن زید حضرت علی سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ابو بکر کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا اور میں حاضر تھا غائب نہ تھا تندرست یہود نہ تھا سو ہم نے اپنی دنیا کے لئے پسند کیا جسے حضرت ﷺ نے ہمارے دین کے لئے پسند فرمایا۔ (۳) اشعری کہتے ہیں جبہ و رضا کا معقول ہے کہ ابو بکر حضرت کے زمانہ ہی میں امامت کے اہل ہونے کے ساتھ مشہور تھے۔ ائمہ اربعین حضرت کے بعد رسول اللہ ﷺ سے عرض یہ بنا رہی کی امامت میں ابو بکر کو آپ کا نائب نہیں حضرت نے فرمایا۔

تخریج احادیث

(۱) صحیح البخاری ۵۱۶۲

تحقیقات و تعلیقات

۲۔ اس احادیث سے ظاہر حضرت زبیر بن عوف کی طرف اشارہ ہے لیکن نص قطعی نہیں مرتب بھی حضرت ابو بکر کی فضیلت و مقبوت پر دلالت کرتی ہے جبکہ اس بات پر متفق ہیں کہ خلافت کے باب میں کسی کی جانب نہیں تھیں مگر حضرت ابو بکر کی محبت حفاظت و جہد و سعی یہ ثابت ہے شیخ علامہ ابن حبان نے مشافہہ میں ابو بکر کی خلافت پر نص کا حوالہ دیا ہے مگر جبکہ علامہ اس کے نقل نہیں متفق علیہ مسئلہ وہی ہے جو اہل بیان و چکا اس کے بعد وہ لکھ اور روایت علامہ اس کی نقل نے اپنا مضمون میں سہل بن ابی فیض سے روایت کی ہے جسے صاحب فتح الباری ابی کتاب میں بیان کرتے ہیں اُردو محنت کے اردو و تحقیق کے لئے توجہ دانی ہے۔

تخریج احادیث

(۳) اسیرت حلبیہ ۳۹۵۳

متن

انا اقدمہ ولكن الله بقدمه رواه ابن عساكر عن ابی بکر قال اتيت عمر و بن عبدیه قوم یا کلنوا فامرهم فی اخر القوم الی رجل فقال ما نجد فیما نقر قبلک من الکتاب قال حليلة النبی ﷺ صدیقه رواه ابن عساكر الدیلمی عن محمد بن الزبیر قال ارسلنی عمر بن عبدالعزیز الی

الحسن البصری استند عن اشیاء فحننته فقلت لہ انتفی فما اختلف الناس فیہ هل کان رسول
 اللہ ﷺ استخفف اباسکر فاستوی الحسن فاعتزل قال اوفیٰ شک ہر لاء لا ابالک الخ
 واللہ اللہ لا الہ الاہو لہ استحلہ وهو کان اعلم باللہ والتقی لہ و استند لہ مخافۃ من ان یسوب
 علیہا لو لم یامرہ رواہ ابن عساکر عن الحسن البصری فی قولہ تعالیٰ: "یا ایہا الدین
 ائسو امن یرقد منکم عن دینہ فموت بانئ اللہ تقوم بیحیہم و یحبوہ" قال ھو واللہ ابوسکر
 واصحابہ ثم اوردت العرب جملہ ہم

ترجمہ

میں انہیں کہیں کہ میں نے وہاں کا خدا خود دیکھا ہے کہ میں نے اس کے اللہ ہی کی تکریم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت خزانے
 یس کی زبان کے سامنے ایک آدمی بھی تھا کہ ہماری بھی دُعاؤں کے پیچھے ایک شخص بیٹھتا تھا آپ نے اسے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ
 کبھی تمہاری میں خلافت کی بات کیا گھبراہٹا ہے اس نے جواب دیا کہ خلیفہ اس کا راست ہوتا ہے۔ اسی صاحبِ ترکہ میں
 اس سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اس کی چیزیں مرہفہ کرنے کے لئے من بصری کے پاس مجھے بھیجا میں نے اس کو
 جس انتہائی بیاداری میں اکثر دُعا کرتا تھا آپ مجھے اس سے شفا دیجئے یا رسول اللہ ﷺ کہ میں نے کوئی عیب نہ دیکھا
 ہے نہ اس میں نہ اس کے رشتہ کے اور نہ اس کے ہاتھ پاؤں کے اس میں ان دُعا کو کو شک ہے یہ باپ مرے ہیں اس خدا کی قسم
 اس سے وہ آدمی میسر نہیں، اس اللہ ﷻ کے لئے (۱) اور اللہ کی معرفت اور اس کے خوف میں سب سے
 بڑے دوسرے تھے اُن کے ارغاضت کا حضرت ہون تو اس پر مرنے سے بہت خوف کرتے تھے میں نے کہ میں بصری اللہ تعالیٰ کے
 اس قول میں سنا ہے ان والوں کو ان میں اپنے دُعا سے بچ رہا ہے جو قریب اللہ ہی قوم کو کہنے کا وہ اللہ کو دست رکھیں
 نہ اور انہیں محبوب رکھنے کا ہے کہ میں اللہ کو دُعا کرو اور ان کے رفیق ہیں سب محبوب ہیں سے بچ گئے تو بیکار اور ان سے
 یہ اس نے ان سے کہا

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ اس سے حسن بصری کی یہ قیہ مر ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی حیات میں ان کے قریب رہنے کی طرف اشارہ فرما
 لئے ہیں۔ بخاری شریف کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ہاتھ کر رہے ہیں کہ سب رسول اللہ ﷺ کے خلعت پہن رہے
 تھے آپ نے حضرت عائشہ سے فرمایا اپنے بھائی عبدالرحمن کو بلاؤ کہ وہ دُعا کی بات دیکھیں کہ میں ان میں
 اور میری خلافت کے بہت جو بچے تھے ان سے انہوں نے یہاں قمر و ارات دئے والے ہی تھے تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور

نہی مصلحت نہ کر کے غیر کی خلافت میں انکار کرے اور ان کی خلافت میں سب متفق ہوں گے اور ان مضمون کا نفاذ کرے۔ من بعد میں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ خود انہیں غایب نہ تھے یہ ویرانہ کی مراد ان کی خلافت ہوا اور جو توفیق رسول اللہ ﷺ کی حیات میں آپ کو ثابت ہے یہی کمالیہ سے معلوم ہوتا ہے۔

مقنن

ابوبکر و اصحابہ حتی ردوہم الی الاسلام رواہ البیہقی عن جوبیر فی قولہ تعالیٰ "قل للمخلفین من الاعراب استدعوا الی قوم اولی بأس شدید" قال ہم بنو حنیفہ رواہ ابن ابی حاتمہ قال ابن ابی حاتمہ و ابن قتیبہ ہذہ الایۃ حجة علی خلافة الصدیق فی انہما فی ہذہ الایۃ لان احمل العلمہ اجمعوا علی انہ لم یکن بعد رسولہما فقال دعوا الیہ الا دعاء ابوبکر لہم وللناس الی قتال اہل الردۃ ومن منع المذکورۃ قال فدن ذنک علی و حوب خلافتہ ابی بکر و افتراض طاعتہ اذا حصر اللہ ان التولی عن ذنک بعد ذل الیما قال ابن کثیر ومن فسر التوجہ بقیہ فافس و نروم فالصدیق هو الذی جہز الجیوش الیہم و تمام امر ہم کان علی یدعمو و عثمان و ہما ہر عہد الصدیق و قال "وعد اللہ اللہم اموا سکم و عملوا الصالحات لیستحلصہم فی الارض الایۃ" قال ابن کثیر علی خلافتہ الصدیق

ترجمہ

کر کے اسلام پر، انہیں لو، ابوبکر سے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں کہ آپ ان چاہتے رہے ہائے اسلام و رہا تو اس سے قرب و پیچھے نہ و قریب ایسے لوگوں کے ساتھ نہ کی دعوت کی باتیں جو غلبہ ہو گئے۔ (۱) جو خلیفہ ہیں ابن ابی حاتم اور ابن حاتم نے کہا یہ آیت قرآن میں صدیق کی خلافت پر حجت ہے نہ کہ انہیں محکمہ اپنا اور نہ چاہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد کوئی ایسی لڑائی نہیں ہوئی (۲) جس کی طرف لوگ بلائے جاتے ہیں تمراؤں پر ہی سے اس روایت کا تعلق نہ ہوتا ہے نہ اس لئے لوگوں کو ہدایا۔ پس یہ آیت ابوبکر کے عروب خلافت اور ان کے فعل احیاء پر راستہ کرتی ہے نہ کہ خدا کی نجات چکات کہ اس سے پہلے گھبرائے اسے گور، انک مذہب چھینے کا ان کثرت نے کہا منہوں نے تو اس سے فخر ہے اور وہ مراد یہ ہے ان کے نزدیک حضرت صدیق ہیں وہیں منہوں نے وہم فخر میں انھیں غار کر کے بھیج دیں تو حضرت اس وقت عمر و عثمان کے ہاتھ میں تھے اور یہ دونوں صاحب ابوبکر کے تھے بلکہ حق یہ کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ اللہ نے وہم کیا ایمان والوں اور

۱۔ صحابہ سے کہ ان کو زمین میں گناہ اور غیبت نہ کرے کہ صدیق کی شرافت پر مشتمل ہے۔ (۱۳)

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ اسی ابن سے حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ وہ نہ صرف اہل ثناء میں گناہ کرنے والے نہ تھے۔

۲۔ مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کے نزاع کے بعد ان اہل کمال و کثرت قوم کی زبان کی بات سے اپنے صدیق کے اوصاف کو کس بلایا آپؐ سے مراد ہیں اور ہمیں مذکورہ حدیث پر جب یہ نہ آیا یا تو ان اہل کمال نے اپنے صدیقؐ کی بھائی بیٹن کوئی چوری ہوئی اور اس کی بیوی سے آپؐ کی خدمت میں خیرین اشیاء پیش کی ہوتی ہوں، اعمام نہ

تخریج احادیث

۱۳۔ تاریخ الخلفاء ۶۶

۱۴۔

عن عبد الرحمن بن عبد الحمید السیہدی قال ان ولایة امی نکر وعمر فی کتاب اللہ بقول اللہ "وعد اللہ الذین امنتمکم وعملوا الصالحات" الا یہ روایہ امی حاتمہ فی تفسیرہ عن امی نکر بن عباس قال ابوبکر الصدیق حبیب رسول اللہ بکثر کثیرہ فی القرآن لان اللہ تعالیٰ سخر لہ لیسعیرہ لیسعیرہ حریص انی قولہ: اولئک هم الصادقون: هم سماء اللہ صدادہ قلبی بکتابہم فانما حبیبہ رسول اللہ روایہ الحظیف قال ابن کثیر منسبط حسن عن الزعفرانی قال سمعت السدی بقول جمیع الناس علی خلافہ امی نکر الصدیق وذلک انہ اصغر الناس بعد رسول اللہ بکثر کثیرہم بعدہ وان تحت اذیہ السماء حیر امی نکر فلولہ و فانیہم روایہ سنن ابی یوسف عن معمر قال مارا بالمسلمین حینا فہو عند اللہ حسن ومارا بالنسبیین حینا فہو عند اللہ سبی و قد راى الصحابة جمعا ان یسبحوا ابوبکر روایہ النحرک و صحاح

ترجمہ

ابن کثیرؒ نے فرمایا کہ میں نے ان کے بعد ان کے بعد روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زمین میں گناہ اور غیبت نہ کرنے کی بات کی اور ان کی زبان کی بات سے اپنے صدیق کے اوصاف کو کس بلایا آپؐ سے مراد ہیں اور ہمیں مذکورہ حدیث پر جب یہ نہ آیا یا تو ان اہل کمال نے اپنے صدیقؐ کی بھائی بیٹن کوئی چوری ہوئی اور اس کی بیوی سے آپؐ کی خدمت میں خیرین اشیاء پیش کی ہوتی ہوں، اعمام نہ

لئے ہے۔ اور یہی وہ ہے جسے سوچنے والوں کا اللہ تعالیٰ نے چنانچہ رکھ ہے وہ کاذب نہیں ہوتے اور سبھا مکافہ نے نہیں ملے۔
 ۱۰۔ من اللہ کہا۔ من یثربے کہا یا استباہ گج ہے۔ نکلی کے زعفرانی سے روایت کی ہے کہ میں نے امام شافعیؒ کو کہتے ہوئے سنا
 کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی عبادت پر لوگوں کا اندازہ یہ نکلا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بعد چھ ٹوکے یہ پسند نہ کیا تو
 نبیوں نے ابوبکرؓ سے زاد بخترا میں پر کسی کو نہ پایا وہی انہوں نے اپنی عمر میں ان کے سامنے بھجوا دیں۔ (۱)

(۱) حکم ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے چچہ کو سسلان چھنا نہیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بہتر ہوتی ہے
 اور جو چیز مسلمانوں کے نزدیک بری سمجھی جاتی ہے وہ اللہ کے نزدیک بھی بری ہے جس قدر چھنا نے ابوبکرؓ کی عبادت و محبت
 چاہا (۲)

تخریج احادیث

۱۰۔ تاریخ الخلفاء ۱۰۰

متن

عن حمید بن عبد اللہ رحمہن عن عوف قال قال رسول اللہ ﷺ ابو بکرؓ فی صفۃ من
 ظم لہ فی الجاء فکشف عن وجہہ لظہرہ و قال قد اکبسی و امی عا طیبک حیا و مہذبات محمد و
 رب الکعبۃ فذکر تمام الحدیث قال و انطلق ابو بکرؓ و عمر بن الخطابؓ حتی اہوہم فتمکیم ابو بکرؓ
 فسلم و ترک سبنا لہ فی الانصار و لا ذکرہ رسول اللہ ﷺ فی شانہم الا ذکرہ قال لقد عنینہ
 ان رسول اللہ ﷺ کان لیسک الناس و ادباً و سنکنت لا نصار و ادباً لیسک و ادباً لا نصار و لقد
 علمت یا سعد ان رسول اللہ ﷺ قال و انت قاعدہ: "فریس و لا فہد الا مریض الناس تبع لہم
 و فاجرہم تبع لفاجرہم" فقال سعد صدقت بحزن الرواء و انتم الامراء رواہ احمد عن ابی سعید
 الخدری قال لما یوبع ابو بکرؓ رای من الناس بعض الا نقیاض فقال ایہا الناس! ما یمنعکم ان تسب
 احکمکم بعد الا ما ائست اول من اسلمہ ائست ائست فذکر حصلاً رواہ ابن عساکر

ترجمہ

امام محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا جب انتقال ہوا تو ابو بکرؓ نے یہ
 مایہ میں تھے۔ (انتقال کی خبر سن کر) آپ نے یہ پکارا کہ میں نے یہاں اور خیرا و مجاہدان آپ پر یہ سب سے پہلے اس آپ کی

ثم قال ايها الناس لو ردت ان هذا كغاية غيري و لو احذتموني بسنة لبيكم ما اطيعوها فكان
للعصم مناس الشبهان وان كان لينزل عليه الوحي من السماء رواد احمد علي بن مبرور قال
لما فقص النسي رحمته الله ان تحدث مكة فسمع ابو قحافة بذلك فقال ما هذا قالوا اقبض رسول الله
رحمته الله فان امر حليل فمين فام ما لا مريعه فانا ابك قال فبين رضى بذلك بنو عبد مناف
وبنو النضير؟ قالوا نعم قال

ترجمہ

۱۔ امیر مایع لفظی سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکرؓ نے مجھے اپنی بیعت اور تمہاری فتنہ اور دعوت عمرؓ کے قتل کی
بابت حدیث بیان کی اور فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے بیعت کی اور میں نے اس خوف سے کہ انکے بعد کوئی ایسا نہ کرے کہ وہ
ہائے اس کے بعد لوگ دین چھوڑ دیں قبول بیعت نہ کریں۔ امام احمد فیہ بن ابی حاتم سے روایت کرتے ہیں کہ دوسرے بعد
فقہ رحمته الله کی وفات کے بعد میں مسرت ابو بکرؓ کے پاس بیٹھ گیا (اس کے بعد) انہوں نے سر اٹھایا یہاں تو میں
مردی کی گئی کہ "المطلوۃ جامعۃ" اور یہ سلیکوں کی پہلی نماز تھی جس میں "المطلوۃ جامعۃ" کی دعا کی گئی مولود کے ہونے
پر کہ اسے تیرے چچا کو فرمایا اب دو گھنٹہ دست دے دو کہ اس ملافت کو میرا غیر کافی ہو آج اپنے ہی کی چلی اور طریقہ پر نہ
مواخذہ نہ کرے تو میں اس کی کبھی حالت نہیں دیکھتا کہ وہ شیطان کے (دوسرے) سے بھٹکا جتھے ان پر آسمان سے دلی اترتی تھی
(۱) استدہار میں ہا کہ اب یہ بیعت کرتے ہیں کہ جب ہی رحمته الله فوت ہوئے تو نہ کوئی اٹھایا جو قاتل کے سر پر چھاپے
نہیں ہے وہاں لے گیا۔ میں نے رحمته الله فوت ہوئے کہ بڑا امر ہوئے ہوا اب آپ کے بعد ملافت کا کون وانی ہو لوگوں نے کہا
شہرہ چاہا کہ یہ انکی ملافت پر ہی عہد صرف اور ہی مغیرہ راضی ہوئے جواب یہاں رد و قہ کے کہہ۔

تحقیقات و تعلیقات

یعنی میں خود خود اس غلطی کا قائل ہوا اور میں نے چاہا مگر حضرت عمرؓ کے کتبہ اور انصار کے معہ ہونے سے
میں نے اس ملافت کو قبول کر لیا میں نے یہ تو یہی ہوں کہ کوئی اور شخص اس پر وانی ہوا میں ایک رہا کہ گوشہ رعایت میں رہا
نہ مجھے خوف نہ کہ اگر میں بیعت نہ کر لوں تو لوگ خود سر نہ رہتے۔ وہ بے گھر تھے اور نہ انھوں نے ہلکا تہ کہ دینی
تیمور نہ کر رہا نہ جانیں میں پوری طرح وہ کام نہیں کر سکتا جو رسول اللہ رحمته الله کیا کرتے تھے ان پر ہم پر مہمانی تہ یہ جوئی
تھی دوسرے شیطان سے محفوظ تھے انھوں سے بھی معصوم تھے اور مجھ میں ان ہا تو میں نے ایک بھی نہیں کر میں یہاں سے
دین تو میری نہ تھ کر اور اگر کی کروں تو سیدہ کہنے میں خوش کر۔

در تہرہ رب کے انکشاف، کتابوں، ممالک کہتے ہیں، بہت تک یہ شرط، ہمیں نہ پانا چاہئے اور بھی، اہمیت ہے۔ ان میں ہر
نکتہ (۲) کتابی اور لفظی، کراہت پر اہمیت، روایت کرتے ہیں کہ اس روایت کی تصریح کے ساتھ ان میں ہر ایک۔

تحریر احادیث

۱: الدابة والنهاية انطباق المکبری ۱۸۳/۵۰۲۸/۲، کتب المعانی ۱۰-۱۱، تاریخ الخلفاء، ۱۶

تحقیقات و تعلیقات

یہ کتاب میں مجموعہ میں نہیں ہے، مگر یہ حضور اکرم ﷺ کا قہر ان پر مبنی، انہی کی عظمت، جو نبی مبین تھے
شیعہ کی وہاں اور کی دنیا میں سے، ہر نکتہ اور ہر واقعہ اور میں شیطان نے، ۲۰۰۰ سے بھی زیادہ نہیں، مگر بہت زیادہ ہے
یہ اس وجہ سے کہ وہ اب اولوں کے ساتھ ہوں گے اور کوئی بھی ان کا ساتھ نہ لے گا، وہ اس میں سے ہے
نہ اور اگر شیطان و وسوسہ کی وجہ سے کوئی شہر اور کوئی محلہ سے ہوا ہو جائے تو سب سے پہلے یہ کہانی، یعنی راستہ پر ایک
کارستانہ بنانے میں تلاش کرنا۔

مقن

لو لا ان اباسکر استخلف ماعبد الله ثم قال النابیه ثم قال الثالثة فقبل له مه يا باہریر فا
فقال ان رسول الله ﷺ ووجه اسماء بن زيد فی سعادۃ انی الشاد فلما نزل بذي عطف قص
رسول الله ﷺ وارتدت العرب حول المدينة واجتمع اليه اصحاب رسول الله فقالوا اردو اتوجه
هؤلاء انی الروم وقد ارتدت العرب حول المدينة فقال والذي لا اله الا هو لو جرت الکلاب
بازجل ازواج رسول الله ﷺ ما رددت جيشا ووجه رسول الله ﷺ ولا حملت نوا، عفتد
لوجه اسماء فجعل لا يصر يقبل يريدون الا رتد الا قالوا لو لا ان يهؤلاء فوقه ما خرج مثل
هؤلاء من عندهم ولكن بدعمهم حتى يلقوا الروم فلقوه فصرموه وفتنوه ورجعوا سائسين
فقبضوا على الاسلام رواه البيهقي وابن عساکر عن عروة قال جعل رسول الله ﷺ يقول فی
مرضه: "انفذوا جيش اسماء فصار حتى بلغ الحرف" فارسلت اليه امراته

ترجمہ

انہی کو کہہ دیتے تھے تو اللہ پر ہر کام میں انہیں کلمہ ہاں تو ان کے کہا اس بات پر وہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ

نے اس سہ ماہی زید کو (۱) سات سو آدمیوں کے ساتھ شام کی طرف بھیجا۔ اب وہ ذی حجب (موضع) میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا اور عرب شام کی طرف پھر گئے یہاں اصحاب رسول ﷺ ابو بکرؓ کے پاس جمع ہو کر کہنے لگے، ہم کی طرف کیا لوگ جاتے ہیں حالانکہ عرب اطراف مدینہ میں مرتد ہوئے جاتے ہیں (اس سے ان کی غرض ان فکر کے واپس کرنے کی تھی) ابو بکرؓ نے فرمایا اس ذات کی قسم ہے جس کے راوی معبود نہیں اگر رسول اللہ ﷺ کی پیروی کے پاؤں کبھی مجھ نہیں تو جس لشکر کو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے میں سے کبھی نہ کسی دن کا ملے اور جس جھنڈے کو آپ نے بائعہا ہے اسے ہرگز نہ کھولوں گا سو آپ نے اسلام کو چھٹایا یا جس جو لوگ دین سے بچ رہے ہیں ان کا اور اور رکھتے تھے ان کے کسی قبیلہ میں اسلام کا گذشتہ دن تو تو ایسے لوگ ان کے پاس نہ نہ نکلے اب تو ان کو چھوڑ دے دیتے ہیں (یعنی قتال نہیں کرتے) یہاں تک کہ وہ دم سے ہار کر لڑیں لشکر اسلام نے ان کو قتل کیا شکست دے دی اور سلامتی کے ساتھ مدینہ منورہ میں واپس آئے وہ لوگ اسلام پر ثابت قدم رہے۔

بخاری اور ابن عساکر وغیرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خیمہ مرض موت میں فرماتے تھے اسلام کے لشکر کو بیج کا حکم کرو اس کی حالت میں لشکر چلی حتیٰ کہ موضع حریف میں پہنچا اس مدینہ کی فی فاطمہ بنت قیس نے اکی طرف کسی کو بھیجا کہ

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ مسلمانین نے اپنے گناہوں کو معاف کیا اور جہاد کے لیے جانے کا تقرر کیا۔ یہ ہے کہ جب حضرت زید فرمودہ صوف میں شہید ہوئے تو حضور اکرم ﷺ نے حضرت اسامہ کو امیر بنایا کہ وہ ہاں جائیں اور ان قوم سے اپنے باپ کا بدلہ لیں اور ہر سال انصار و مہاجرین کو جن میں حضرت ابو بکر و حضرت عمرؓ بھی تھے حضرت اسامہ کے ہمراہ کیا جائے۔ ان ہارے میں اکثر لوگوں نے کہا کہ ان کی ایک خام کو ایسے ایسے بزرگان انصار و مہاجرین کا سردار بنا چاہیے حضور اکرم ﷺ اس وقت یہ ہو گئے اور سرشار ہوئے جب ان لوگوں کی یہ گفتگو سنی تو سرست پی بنا کر دے دوئے شریفہ اے اور مہرِ قطبہ پڑھ کر فرمایا کیا تم اسامہ کی اورت میں عیب جوئی اور علت لڑنے کرتے ہو یہاں تک کہ در در شہید نہ ہوا تو یہ لشکر کے کوچ کرنے سے پہلے پہلے آپ ﷺ کا حال ہو گا اور کرمہ حق سے خفاشت کے بعد اس لشکر کو روانہ کیا۔

تخریج احادیث

تاریخ ضری ۱۱/۱۲ تاریخ المحدثات، تاریخ تاریخ ابن عسکر: ۱۱۶۱

مفتون

فاطمة بنت قيس تقول: لا تعجل فان رسول الله ﷺ نقل فلم يرح حتى قبض رسول الله ﷺ فلما قبض رجع الى ابي بكر فقال ان رسول الله ﷺ بعثني وانا على غير حالكم هذه

نے حضرت اسرار کو ان کے لشکر کے ساتھ شام کی جانب روانہ کیا اور آپ کے سرزد ہونے سے پہلے خوف و طرہ پاد۔

تحریر احادیث

۲ تاریخ المعجم ۷۵: ۷۶

متن

عن ابن عمر قال لما برز ابو بکر واستوى على راحلته احد علي بن ابي طالب
سماها فان ابي ابا حنيفة رسول الله اقول لك ما قال لك رسول الله ﷺ يوم احد سم
سيفك ولا نضعنا بسيفك وارجع ابي المدينة لوالله لئن جمعنا بك لا يكون للاسلام نظام
ابن رواه الدار قطنی عن عبد الله بن عمر بن العاص قال سمعت رسول الله ﷺ يقول
يكون خلعي النساء عشر حلقة ابو بكر لا يثبت الا قليلا رواه ابو القاسم البغوي بسند حسن
عن انس بن مالك قال لما بويج ابو بكر في السقيفة وكان الغد جلس ابو بكر على المنبر فقام
عمر فذكر له قبل ابي بكر فحمد الله والني عليه ثم قال ان الله قد جمع امركم على خيركم
صاحب رسول الله ﷺ فلو شأسي اتين اذهبا في المعاز فقوموا فبايعوه فبايع الناس ابا بكر البيعة
العامة بعد بيعة السقيفة ثم تكلم ابو بكر

ترجمہ

ابن قطنی ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابو بکر پہلے کے یہ مستعد ہوئے اور اپنی سواری پر بیٹھ گئے تو حضرت
ابن ابی طالب نے اونچی کی مہار کا کہہ کر اپنے خلیفہ رسول اللہ آپ کو کہا کہ میں قریش کے لیے ہوتے ہیں جو رسول اللہ نے احد کے
دن آپ کے حق میں فرمایا تھا میں بھی کہتا ہوں کہ لو کہ میں نے دیکھا اور میں اپنی اہل کے سب خوف و کھجماہت میں نہ الو
عدت و اہل چو خدا کی قسم اگر آپ کے سب سے خوف میں رہیں گے تو اسلام کا انتقام بھی نہ ہے گا (۱) ابوالقاسم بغوی حسن
سند کے ساتھ ہوا کہ ابن عمر بن العاص سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے حاضر ہوا تھے میرے بعد وہ
خلیفہ ہو گئے۔ ابو بکر پرست تھوڑے دنوں خلافت کر چکے تھے ان میں حق سیرت میں اُن میں مالک سے روایت کرتے ہیں کہ جب
ابو بکر سے عقیدہ میں بیعت کی گئی تو انکی دوسری مجلس کو آپ میر پر بیٹھے عمر نے ابو بکر سے پہلے لوگوں سے حکام کی حمد و ثناء کے بعد
فرمایا کہ تعالیٰ نے تمہاری مہمانت کو حق سے بہترین شخص پر مقرر کیا وہ رسول اللہ کے رفیق ہیں اور جب حضرت اور ابو بکر غار میں

تھے آواز میں کے دوسرے تھے سحرے ہو کرائیں سے ہیست کرنا کوں نے الہیہ سے سقید کی ہیست کے بعد جامع ہیست کی
اس نے بعد اوجہ کرے۔

تَحْقِيقَاتٌ وَتَعْلِيقَاتٌ

علماء نے اس حدیث پر اشکال کیا ہے کیونکہ ظاہر اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بار و خلیفہ حضور اکرم ﷺ کے بعد پیدا ہوئے اور دین مستقیمہ کو ہم سب کا چنانچہ چند روز بعد ہی ان میں خاتمہ اور مفید پیدا ہوئے جیسے مردان و قیود کہ ان کی سیرت و شخصیت مذہب و تقویٰ خیر و دوسری حدیث میں آیا ہے کہ خلافت میرے بعد کل تیس برس ہوئی پھر میں کے بعد ظلم کی بادشاہت ہوئی اور علماء کا اس پر اتفاق ہو چکا ہے کہ تیس برس کے بعد خلافت ختم ہو جائے گی اور وہاں پیدا ہوئے اس حدیث کی توجیہ میں کئی قول ہیں ہم اس جگہ صرف ایک ہی قول بیان کر دیتے ہیں کہ بار و خلیفہ سے مراد بار و خلیفہ ہیں کہ ان سے حضور اکرم ﷺ کے بعد اور سلطنت و امامت منتقل ہوئے اور مسلمانوں کے امور دنیاویہ کا مہمتر کسی نژاد و اختلاف کے بغیر رہے ہو کہ اولیٰ میں سے خاتمہ اور اہل اصفاء بھی تھے اور سب سے بڑا اختلاف مسلمانوں کے امور میں جو واقع ہوا وہ ولید بن یزید بن عبدالمطلب بن مروان کے عہد میں ہوا اور قحطی ہی دنوں بعد مسلمانوں نے اس سے مقابلہ کرنے کے لئے دوبارہ کھڑے ہوئے۔

تخریج احادیث

١٤ تاريخ الخلفاء ٤٣

مفتی

فحمد الله واشى عليه ثم قال اما بعد ايها الناس انى قد وليت عليكم ولست بخيركم فان احسنت فاعينوني وان اسأت فقوموني الصدق امانة والكذب خيانة والضعيف فيكم قوى عندى حتى اربح عليه حقه انشاء الله والقوى فيكم ضعيف حتى اخذ الحق منه ان شاء الله لا يدع قوم الجهاد فى سبيل الله الا هم ابرهم الله تعالى بالنذل ولا يتبع الفاحشة فى قوم قط الا اعمهم الله بالنساء اطيعوا فى ما اطعت الله ورسوله فلا طاعة لى عليكم وقوموا الى صلاتكم بى حكمكم الله رواه ابن اسحق فى المسيرة عن عمر قال ابو الوردان ايمان ابى بكر يايمان اهل الارض ليرجح بهم رواه البيهقى لى شعب الایمان عن على انه دخل على ابى بكر وهو مسجى فقال ما احدثنى الله بمصحيفة احب الى من هذا المسيحي رواه ابن عساکر

اسن ابی بکر الصديق قال حدثني عمرو بن الخطاب انه ما سبق اليه ابوبكر الي خيبر قط الا سبقه رواه ابن عساکر عن علي قال والدي نفسي بيده ما سبقنا الي خيبر قط الا سبقنا اليه ابوبكر رواه الطبراني عن ابی جحيفة قال قال علي خير الناس بعد رسول الله ﷺ ابوبكر لا يجتمع حبي وبغض ابی بکر في قلب مؤمن رواه الطبراني في الاوسط عن ابن عمر قال ثلثة من قریش اصبح وجها واحمى احلافا وانفها حنا وان حد فوک لم يکذبوا وان حد ثنهم لم يکذبوا ک ابوبکر الصديق وابو عبيدة بن الجراح وعسان بن عفان رواه الطبراني في الكبير عن ابی رجمه الحمعي قال کان ابوبکر

ترجمہ

مصر والی منہ میں سب سے پہلے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا ابوبکرؓ کو بلانے میں دینا دوست رکھتے ہوں۔ ابن مسعودؓ اور ابن ابی بکرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے عمرؓ نے اصحاب نے حدیث بیان کی کہ میں نے جس بھائی کے ہمیشہ ابوبکرؓ سے کبھی جھگڑا نہ کیا تو آپ ہی بنی ہاشمیت کے لئے ہیں ابی علیؑ سے روایت کرتے ہیں مجھے ان ذات کی قسم جس کے ہتھ میں میری جان ہے ہم نے کسی ایسے کا نہیں کبھی جھگڑا کیا کہ وہ اس کا راز دہیں یا عمرؓ کو ان میں سے جنت سے گئے (۱) علیؑ نے انہما میں پہنچا دے اور اہل بیتؑ کو اسے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے بعد جو ہیں انھیں ابوبکرؓ ہیں میری محبت اور (۲) ابوبکرؓ کی دشمنی مومن کے دل میں کبھی جمع نہ ہوئی۔ طبرانیؒ نے کہا میں ان کو سے روایت کرتے ہیں کہ قریش میں تین شخص جو ان صفات کے ساتھ مصروف ہیں (۱) صورت میں سب قریش سے زامع اور وجہ ہیں (۲) خلق میں سب سے بہتر ہیں (۳) قریش میں دل کے منہ پر ہیں اگرچہ سے بات کہیں تو کبھی جھگڑا نہ ہوئے اور ان کو ان سے بات کہیں تو وہ جملے جھگڑا نہ جائیں وہ ابوبکر صدیقؓ ابوعبیدہ بن جراحؓ عثمان بن عفانؓ ہیں انہیں سعید ابی ہاشمؓ سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں نے ابوبکرؓ کا عارادہ (بیت آباد کرنے والا) رکھا جو ان کی شہادت اور ذات کی وجہ سے (۳)

تحقیقات و تعلیقات

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دشمنی اور میری دوستی، پیچیدگیوں میں نہ کہ جس شخص کو انھیں دشمنی جو شخص میری دوستی رکھے اور ابوبکر صدیقؓ سے عداوت رکھے وہی طرح مومن نہیں ہو سکتا۔ کسی صورت میں دشمنی فریاد ان کی مذمتی، ان کی محبت میں ہے۔

تحریر کا اعادہ

چونکہ کفر فرمایا کہ آپ بھی ہرگز جہاد کا ارادہ نہ کریں، یہ اختلاف میں اختلاف اور دین میں اختلاف واقع ہو گا آپ سے ملنے والوں کا کیا ہے؟ خلیفہ نے کہا کہ اور خلافت کے انتہائی سے مطلق ہے، ہوا ہو کر فرمایا: اللہ شہداء اور شہداء سے کوئی بھی میرے ساتھ نہیں ہو گا تو کچھ مہر و ملت کروں گا اور تمہارا لوگوں سے جہاد کروں گا۔

مفتی

سمّاه الصديق ولم يسم أحد الصديق غيره وهو صاحب الغار مع رسول الله ﷺ ورفيقه في الهجرة وأمره رسول الله ﷺ بالصلوة والمسلمون شهيدوا رواه ابن عساکر عن أبي حفص محمد الباقر قال كان أبو بكر يُسمع مناجاة حُرَيْبٍ للنبي ﷺ ولا يراه رواه ابن عساکر عن معبد بن المسيب قال كان أبو بكر من النبي مكان الوزير فكثير ما يراه في جميع الأمور وكان ثانيه في الإسلام وثانيه في الغار وثانيه في العرش يوم بدر وثانيه في القبر ثم يكن رسول الله ﷺ يقدم عليه أحد رواه الحاكم في صحيحه عن المقدم قال استب عقیل بن أبي طالب وأبو بكر قال وكان أبو بكر سبياً ونسباً غير أنه تخرج من قرابته ﷺ فأعرض عنه وشكاه إلى النبي ﷺ فقدم رسول الله ﷺ في الناس فقال لا تدعون لي صاحبي ما شأنكم وشأنه فوالله ما منكم رجل إلا على باب بيته طلعة إلا باب أبي بكر

22

آپ کا نام محمد بن عبد اللہ اور کنی کا یہ ابوبکر بنی ہے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے صاحبِ خانہ تھے۔ اہل بیت میں آپ کے رفیق تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا۔ در نام مسلمان حاضر تھے۔ (۱) ابنِ عباسؓ کو ابو بکرؓ نے باقر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ جبرئیلؑ کی دوسری گواہی ہوئی۔ ﷺ سے ہوتی تھی سنئے اور ظاہر میں نہ دیکھتے۔ حاکم و ابی یحییٰ میں سعید بن المسیب سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکرؓ حضرت کے وزیر کے عہدہ میں تھے آپ ان سے اپنے تمام کاموں میں مشورہ لیتے اور ابو بکرؓ اسلام میں خانہ میں بدر کے دن وچھپر میں قبر میں رسول اللہ ﷺ کے دوسرے تھے آنحضرت آپ پر کنی کو مقدم نہ کرتے تھے۔ (۲) ابنِ مسعودؓ نے مقدم سے روایت کرتے ہیں کہ عقیل بن ابی طالبؓ اور ابو بکرؓ میں سب و شتم تک نہایت کٹکٹی کو ابو بکرؓ بھی نسب سے خوب واقف تھے اور انھیں طعن برا کہہ سکتے تھے مگر رسول اللہ ﷺ کی قربت کی وجہ سے اسے برا کہہ نہ سکتا۔ جان کو اس سے روگردانی کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس اس امر کی شکایت کی کہ رسول مقبول ﷺ کو کون میں

کہتے تھے کہ ان کے اہل بیت میرے والد کو میرے خاں کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔ (۳) تم کو اس سے کیا متاثر ہو گا؟ اہل بیت سے ہر شخص کا دور وازدواج و خیریت ہے مگر ان کا کئے اور ذات پر

تحقیقات و تعلیقات

۲۔ مٹی تم اس سے (حضرت ابوبکر صدیقؓ) کسی قسم کا زنا اور اغراض نہ اسے میرے واسطے مانع نہ کرو۔ ہر کسی قسم کی ایذا نہ دو۔

تخریج احادیث

۱۔ کرم المعن ۳۵۵/۴

۲۔ تاریخ الخلفاء ۵۲

۳۔ صحیح البخاری ۵۱۶۱

مثنیٰ

اسی بکر فان علی بنہ البرہم اللہ تقد قلتم کذبت وقال ابوبکر صدقت وامسکنہ الاموات وحاذلی بعلہ خذلتونی واسانی وتبعنی رواد ابن عسا کر عن عبد الرحمن بن اسی بکر الصدیق قال عنی رسول اللہ صلوٰۃ الصبح ثم اقبل علی اصحابہ بوجہ وقال من اصبح منکم الیوم صائماً قال عمر یا رسول اللہ ثم احدث نفسی بالصوم البارحة فاصبحت منظر اطفال ابوبکر لکن حدثت صائماً فقال هل منکم احد الیوم عاذر منی فقال عمر یا رسول اللہ لم یرح فکیف یعود العریض فقال ابوبکر بلعنی ان اخی عبد الرحمن بن عوف شاک فحلفت طریقی علیہ لا نظر کیف اصبح فصلا هل منکم احد اطعم الیوم مسکیناً فقال عمر صلینا یا رسول اللہ ثم لم یرح فقال ابوبکر کذبت الممسحہ فاذا بسائل فوجدت کسرة من خیر التمر فی يد عبد الرحمن فاحذتها فله فعینا ثم الیہ فقال فأنشر بالجنة ثم قال کلمة ارضی بہا عمرو وزعمہ

ترجمہ

۱۔ ہے۔ خدا کی قسم تم نے مجھے جلا اور بگاڑنے میں یقین کرنے اپنے والد کے اور مجھ سے سنا کہ کھ ابوبکر نے بڑا دل چاہ کر لیا کرتے تھے دوا کرتا تھا اس نے میری عمر خواہی اور ہی کی (۱) امام بزاز نے عبد الرحمن بن ابوبکر صدیق سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مٹی کی لڑائی چاہ کر کہانی کہ حرفت کر کے فرمایا کہ تم سے مٹی

فَلَمَّا لَمْ يَأْتِ بِرَبِيعَةٍ رَدَّ عَنْهُ سَبِيلُهَا حَتَّى تَكُونَ قَصَصًا فَلَمَّا قُلْتُ لَا أَفْعَلُ قَالُوا لَمْ تَفْعَلْ وَلَمْ تَسْعُدْ بَيْنَ
عَلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ يَتَوَلَّيْنِي فَقُلْتُ مَا أَنَا بِمُفَاعِلٍ لِيُوَكِّرَ لِي بَوَيْكِرَ وَجَاءَ أَنَسُ بْنُ اسْلَمٍ فَقَالُوا إِلَيَّ رَحِمَ
اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ هِيَ الْمَيِّتَةُ بَسْتَعِدِّي عَلَيْكَ وَجِئْتُ الْهَذَى قَالَ لَكَ مَا قَالُوا فَلَمَّا انْقَضَى مِنْ هَذَا هَذَا

ترجمہ

جب آپؐ کی بہن ابی ہارونہؓ کو تو حضرت ابو بکرؓ نے اس میں سبقت لے گئے۔ (۱) ابو بکرؓ نے پہلے نبیؐ کی قبر سے دور ہو کر روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ صبح ہو کر نماز تحریر لے گئے آپؐ نے مجھے غلاماں لگتے ہوئے پایا تو وہاں تک مجھے ملے گا پھر پڑھوں جو عثمانؓ کی اور میرے دوستوں سے قرآن پڑھا تھا محبوب رکھے وہ ابن ام عبد (۲) کی قراۃ پڑھتے ہیں تو اپنے گھر پر آیا اس میں ابو بکرؓ آئے مجھ اس کی بشارت دی کہ تم کے بعد حضرت عمرؓ میرے پاس اس وقت آئے گا ابو بکرؓ جنت لے جائے گے حضرت عمرؓ نے فرمایا اب ابو بکرؓ کی قبر میں پانی بہت کرنے والے ہوا ہوا احمد حسن سند کے ساتھ رسول اکرمؐ کی روایت کرتے ہیں کہ مجھ میں اور ابو بکرؓ میں کوئی اختلاف ہوئی آپؐ نے مجھے ایک ایسا کلمہ کہا کہ جس میں پسند بہن کی قبر پر بھی نہ نہایت شرمندہ ہونے اور فائدہ مانے کے بعد یہ تو حق میں جہنم بھیجے کہ لے گا کہ فرض ہو جائے میں نے کہا میں تو نہ ہوں بلکہ امام کہہ دو رسولؐ نے حضور ﷺ کو قرآن پڑھ کر دیا وہ اس سے کہا کچھ بھی ہو میں وہ بھی نہ ہوں گا ابو بکرؓ تو تحریف لے گئے اور قبیلہ انصاری نے وہ لے لیا۔ مجھ سے انکار کئے گئے اللہ ابو بکرؓ پر رحم کرے اور میری حکایت رسول اللہؐ سے کہ جب میں گریں نے ان سے کہ میں نے نبیؐ کی قبر پر آ کر کہا میں نے ان سے کہا تم جو نے بھی ہو یہ لوں گے میں۔ یہ

تحقیقات و تعلیقات

ابن ام مہدیؓ کے بیٹے سے مراد محمد اللہ بن مسعودؓ ہیں اور ان کی والدہ کی کنیت ام مہدیہؓ یہ بہت بڑے شخصیت اور رسولؐ کی تھے اور قرآن قرآن کے ذریعے پناہ تھا کہ صحابہ میں بھی چار صحابی قادری تھے ان میں بھی سب میں اولیٰ درجہ میں میرا اللہ بن مسعودؓ ہیں کیونکہ انہوں نے قرآن مجیدؐ کو مکرر بار بار پڑھا تھا اور دوسرے صحابہؓ نے نہیں کئے تھے پراقتباس یہ تھا جہیز مبنی اور فتح آبادی میں شرح احمدی میں مذکور ہے۔

تخریج احادیث

متن

هو ابوبكر الصديق هذا الذي التين وهذا ذو شبة المسلمين اباكم لا بلغت غير اكم
نصر وني عليه فيعصب فباتي رسول الله ﷺ فيعصب لعضبه فيعصب الله لعضبهما فيهلك
اربعة وانطلق ابوبكر وتبعه وحدي حتى اتى رسول الله ﷺ فحدثه الحديث كما كان فرجع اتي
راسه فقال يا اربعة مائك وللصديق فقلت يا رسول الله كان كذا وكذا فقال لي كلمة كرهتها
فقال لي فلان كما قلت حتى يكون فصا صافيا فقل رسول الله ﷺ لا ترد عليه ولكم
قل غفر الله لك يا ابابكر فقلت غفر الله لك يا ابابكر رواه الا امام الا احمد بسند حسن في
معناه عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ ابوبكر صاحبى وموسى فى الغار اسناده
حسن رواه عبد الله ابن احمد بن حنبل عن حذيفة قال قال رسول الله ان فى الجنة طيرا كمثل
السحابة قال ابوبكر انها عمة يا رسول الله قال نعم

ترجمہ

ابوبکر صدیقؓ ہیں یہ غار میں دو میں کے دوسرے ہیں یہ سلاخوں کے بڑے باز ہیں قرآن کے دیکھنے سے پورا
آزاد و تم کو اپنے اوپر میری حد کرتے دیکھیں اور غرضیں آ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس چلیں اور ان کے قصہ کی وجہ سے
رسول اللہ ﷺ قصہ میں ہوں اور ان دونوں کے قصہ کے جب سے اللہ قصہ کرنے تو رہید پاک ہوئے گا وہاں سے جب
ابوبکر چلے آئے تو میں نے دیکھا کہ ابوبکر کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اسی بات جو تمہیں بیان کی تھی حضرت
نے میری طرف سرائے فرمایا اور میری اور صدیقؓ کی یہ نشستہ ہوئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا توں بہ توں
میں حضرت ابوبکرؓ نے مجھے ایک ایسی بات کہی جو مجھے بری لگی پھر ابوبکرؓ نے فرمایا جیسا میں نے کہا ہے تو بھی کہہ کر بری ہو
جائے میں نے انکار کیا آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں تو جو ابوبکرؓ نے فرمایا جیسا میں نے کہا ہے تو بھی کہہ کر بری ہو
(۱) امام احمد بن حنبلؒ سند سے صحیح ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکرؓ کا ریش میرے باز
اور ریش تھے (۲) ابو ہریرہؓ نے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں پرندے نیک و نیک
ہوں گے ابوبکرؓ کے یہ رسول اللہ ﷺ وہ تو بنے خوش حال ہوتے فرمایا خوش حال زیادہ

تحقیقات و تعلیقات

آدمی اپنے بارگاہِ ساتھ تیرے چنانچہ ہر شخص اپنے دوست کے ساتھ تھا نے لگا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور دیگر نبیوں کی روئے
سوا آپ اور دیگر نبیوں کے ساتھ نہ رہا۔ آپ نے انکا ساتھ کر کے فرمایا اور میں مرنے تک انکی دوست بنا تا تو انکو کہہ دو دوست
وہ انکی دوستی وہ میرے صاحب ہیں۔ (۲) انھیں دعا کہ میں ان میں سے نبی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

تَحْقِيقَاتٌ وَتَعْرِیْقَاتٌ

۱۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو لوگوں میں قیس بن عکاس اور ایک یہودی کے درمیان مباحثہ چھڑا کر یہودی بطور فخر کہنے لگا اللہ نے ہم پر نوحہ کشی کی تو جب کیا تو ہم نے نوحہ اپنے آپ کو نقل کر دیا تاہم اے نبی خدا کی قسم اگر اللہ ہم پر نوحہ نہ لگے تو ہم بھی اپنے آپ کو نقل کر دیتے حسن اور عقیل راوی ہیں کہ حضرت عمرؓ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ اور دیگر صحابہ نے فرمایا خدا کی قسم اللہ ہم کو ایسا عظیم و جاتوم ہر امر نقل کرتے الفین الحمد للہ اللہ ہی نے ہم کو محفوظ رکھا اس کی اطلاع حضور اکرم ﷺ بھی پہنچی تھی تو آپ نے فرمایا کہ میری امت کے ساتھ کون ایسے ہیں کہ زمین گڑے ہوئے پہاڑوں سے بھی زیادہ بھاری ہو جائے۔

تخریج احادیث

- (۱) کر اعمال ۱۰/۲۳
- (۲) صحیح علیہ ۲۷/۲۰، صحیح بخاری ۵۱/۶۱۰

متن

رسول الله ﷺ اخصال النمرء لثلاثمائة وستون خصله اذا اراد الله بعبد خيرا جعل فيه خصله منها يدخل بها الجنة قال ابو بكر يا رسول الله الى شئ منها قال نعم جمعا من كل رواه ابن عساکر عن مجاهد بن يعقوب لا نصادى عن ايده قال ان كانت خلفة رسول الله ﷺ تتحك حتى تصير كما لا سورة وان مجلس ابي بكر منها الفارغ ما يطعم فيه احد من الناس فاذا جاء ابو بكر جلس ذلك المجلس واقبل عليه النبي ﷺ بوجهه ولقى عليه حذبه وسمع الناس رواه ابن عساکر عن عبد الله بن عمر قال كنت عند النبي فاقبل ابو بكر وعمر فقال الحمد لله الذي يمدني بكم رواه البراء والحاكم عن ابي اروي المدوسي والطبراني في الاوسط عن البراء بن عازب عن عبد الرحمن بن غصن ان رسول الله قال لا يبي بكر وعمر لو اجتمعا في مشورة ما خلفتكما رواه احمد والطبراني

تہذیب و تمدن

تو ان کی مدد سے انہیں بھی یہ بات پتہ چلی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا پیارا بنایا ہے تو ان کے دل میں سے وہی
 حسرت نہ گئی۔ چنانچہ ان کی مدد سے وہ حالت میں جاتے رہے اور ان کے ساتھ اب رسول اللہ ﷺ میں سے بھی جس کوئی
 حسرت نہ رہی۔ وہ ان میں سے سب ہیں۔ جمیع ان کے ساتھ اب اپنا پیار سے درایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس
 میں اسے آپ کی یہ خبر ہو کر بہت ہلچل مچاتی تھی کہ وہ نکلے گا (۱) جیسے ہو جاتا تھا اور حضرت ابو بکرؓ کے پیچھے گئے تھے اس وقت
 میں نبیؐ کی مجلس میں کوئی سبک بٹھنے کا موقع نہ تھا جس اب ابو بکرؓ سے تو اس سبک بٹھنے اور نبیؐ کی مجلس میں
 اس کے ساتھ نہ رہنے کی بات اور سب کے ساتھ ان کو ملنا صبر کرتے ہیں ہذا زمانہ میں ہر اور کچھ اور نبیؐ کی مجلس اور
 خلیفہ اور اس میں ہر زمانہ میں سب سے درایت کرتے ہیں کہ میں حضرت کے پاس جاتا ہوں اور نبیؐ نے آپ سے فرمایا
 سب تم میرے ساتھ رہو گے یہ بات کسی نے تم انہوں سے میری مدد کی اور محمد عبدالرحمنؓ کی خبر میری بات پر اب اس سب سے
 نقل کرتے ہیں کہ حضرت نے ابو بکرؓ سے فرمایا اور تم انہوں کی مشورے میں جمع ہو تو میں تمہارا خلاف نہ کروں

تذکرات و تعلیقات

ابو بکرؓ کی مجلس میں سب کے سب بول سکتے تھے کہ میں اس مجلس میں آتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں
 نہ آتا ہوں جب رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں جاتا ہوں تو مجھے صاف پتہ چلتے تھے کہ یہ حضرت ابو بکرؓ کی مجلس ہے وہیں کوئی نہ بیٹھتا جب ابو بکرؓ
 صاف اپنی مجلس میں نہ آتا ہے اسے تو ان میں جب ابو بکرؓ صاف پتہ چلتے تھے کہ یہ حضرت ابو بکرؓ کی مجلس ہے وہیں کوئی نہ بیٹھتا جب ابو بکرؓ
 درایت میں آتا ہے کہ حضرت عمرؓ کی مجلس میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں آتا ہے کہ میں اس مجلس میں آتا ہوں اور
 میں نے تم کو یہ مجلس میں آنا کہ ان کا مطلب اور غرض کیا ہے حضرت ابو بکرؓ کی مجلس میں آتا ہے اور میں سب جواب مرحمت فرماتے
 ہمیں انہوں نے ان کو مستند رہنا ہے یہ آپ کے جملہ فضائل میں سے ایک ہی فضیلت ہے۔

مفتی

عن البراء بن عازب عن علیؓ قال قال رسول اللہ ﷺ رحمہ اللہ ابابکرؓ زوجی ابنتہ
 وحسنی الی دار الہجرۃ واعتق بلا لا رحمہ اللہ عشر یقول الحق وان کان من ذویہ اظہر الحق
 ومناہ من صدیق رحمہ اللہ عثمان یستحبہ الملائکۃ رحمہ اللہ علیہا اللہم ادر الحق معہ حیث دار
 واد ابن عساکر عن ابن ابی حازم قال جاء رجل الی عمنی ابن الحسن بن علی بن ابی طالب

فقال ما كان منزلة ابي بكر وعمر قال كمناز لهما منه الساعة عن ابن مسعود قال جب ابي بكر وعمر معرفتہما اس المنبر واما اس عسا كر عن اس مرفوعا قال لي لا رجوا لامي نبي حبيب لا لي بكر وعمر ما ارجو انهم في قول لا اله الا الله رواه ابن عسا كر عن ابن عباس في قوله تعالى: "لانزل الله سكينه عليه" قال علي ابي بكر ان النبي ﷺ تنزل السكينة عليه رواه ابن ابي حاتم عن ابن مسعود ان ابا بكر اشترى بلالا من

ترجمہ

ابن عسا كر حضرت عليؑ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ ایک پرست کرے انہوں نے اپنی بیٹی مجھے بیاہنی اور ہجرت کی گھر (۱) مجھے نے آئے بابل کو ترائی اللہ عز و جل کہے دو حق بات کہتا ہے "مردچہ اس کے ماں باپ ہی ہوں اس نے ایسے وقت حق کو ظاہر کیا کہ اس کا کوئی دوست نہ تھا۔ (۲) اللہ مٹان پر دم کرے کہ اس سے فرشتے تکب دیا کرتے ہیں اللہ علیؑ پر دم کرے یا اللہ حق اس کے ساتھ رہے جہاں تکیں ہو (۳) ابن عسا كر ابن جازم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علیؑ کے پوتے زین العابدینؑ کے پاس آیا اور کہا: ابو عمرو کا رسول اللہ ﷺ کے نزدیک یہ مرتبہ ہے فرمایا مجھے نزدیکی ان دونوں کو موت کے بعد حاصل ہوئی ایسا ہی موت سے پہلے تھی۔ ابن عسا كر ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ابو عمرو کی موت ان دونوں کی معرفت طاعت سے ہے۔ ابن عسا كر اس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اپنی امت سے ابو عمرو کی محبت کرنے میں، یا امید ہے یہ قول "لا اله الا الله" میں میں ان سے ذمہ دار ہوں۔ ابن ابی حاتم ان میں اس سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قول "انزل اللہ سكينه" میں کہتے ہیں کہ یکساں ہو کر پرنازل ہوئی کیونکہ نبی کریم ﷺ پر تو ہمیشہ اطمینان و یکسو تھی۔ ابن ابی حاتم ابن مسعود سے نقل کرتے ہیں کہ ابو بکر نے بلال کو سیر

تحقیقات و تعلیقات

- ۱۔ روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے دو اونٹیاں چل کر تیار کر رکھی تھیں کہ نبی ہجرت کا حکم دے اور میں رسول اللہ کے ہمراہ ہجرت کروں جب ہجرت کا حکم دیا تو ایک اونٹنی حضور اکرم ﷺ کے پاس آئے فرمایا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس کو قبول کیجئے اور سواری ہو جائیے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں اس وقت تمہے سارے ہوں گا کہ اسے میرے ہاتھ سے اس کے بغیر میں قبول نہ کروں گا پس دو اونٹنی سواری ہو کر آپ نے فرمایا۔
- ۲۔ جتنی ایسے صحابی روایت کہ ان کی ذاتی میں کوئی شک نہیں کہ عہد نبیؐ آج آپ کے ہائی، راست تھے۔

۳۔ یہ حدیث اہل حدیث کے دلائل ہے جس کا علامہ سیوطی نے مجمع الزوائد میں ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ ”القرآن مع علی“ یعنی مع القرآن ”یعنی قرآن علی کے ساتھ ہے اور بھی قرآن نے، محمد ہے۔

۱۔ جامع البیاری شرح صحیح البخاری

متن

امیہ بن خلف و امی بن حنف سر دھو و عترة اوفی فاعتقه لہ فانزل اللہ "والبی اذا بغضی" الی قولہ ان سبکم لئسی معی امی بکر و امیہ و امی و رواہ ابن امی حاتم مکن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر قال کان ابو بکر یعقی علی الاسلام بسکة فکان بعض عترة و ساء اذا اسلمن فقال لہ ابوہ الی سنی اراک تعنی اناسا ضعا فللو انک بعض راحلا حندا یقومون معک و یمنعونک و یدفعون عنک لا قال الی ابنت انما اربد ما عدا اللہ فان فحذنی بعض اهل بیتی ان هذه الایة نزلت فیہ۔ "فاما من اعطی و اتفی و صدق بالحسی" الی اخرہ رواہ ابن جریر مکن عروہ ان ابابکر اتفی سبعة کتفہم بعدت فی اللہ و فیہ نزلت و مسجدا الانقی الی اخرہ مسودہ رواہ الطبرانی و ابن امی حاتم مکن عبد اللہ بن الزبیر قال نزلت هذه الایة و ما لا حد عدہ

ترجمہ

ابن خلف امی بن حنف سے (نام لے کر) ۱۰۰ الفیل میں ایک پورا (۱) روپہ، سو روپہ میں خرید کر اللہ کے واسطے آزاد کر دیا اور ان پانچ تہائی سے آپ نے حق میں یہ بیت نازل فرمائی "والبی اذا بغضی" سے ان سب کو لئسی تمہاری اور اگر وہ اپنے اور اپنے کو دشمنی مختلف ہے۔ (۲) مانی بن جریر مروی ہے اس حدیث میں سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر خدا میں مسلمان ہے پر لوگوں کو آزاد کرتے تھے تا کہ وہ جیسے عورتیں نفیس بیچا۔ اسے جب مسلمان ہوئے تو انہیں آزاد کر دیتے ایک ان کے والد سے کہ اس بیٹے کو اپنے لوگوں کو آزاد کرتے دیکھتے ہوں جو ضعیف ہیں تو تو چاہا اب تو ہی انہیں کو آزاد کرتے تو جو عریضہ کے لئے طے کیا یا نہیں تھا۔ ایسا مرد مرزا فرید الدہلوی جو مد کے نزدیک محبوب ہے مگر سے ہی چاہتا ہوں۔ (۳) (مادی کہتا ہے) مجھے میرے بعض اہل بیت سے سزا دین کی کہ یہ بیت "فاما من اعطی و اتفی و صدق بالحسی" اس کا ذکر کے حق میں دلی ہوئی ہے۔ (۳) خطراتی اور انہی کا تم مرد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے ساتھیوں کو آزاد کیا جو سب کے سب: بن امی مکن میں تکلیف دینے جانتے تھے اور آپ "و سبجہا الانقی"

فی آخر وہ آپ کے حق میں اتری (۳) بزاز محمد بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ یہ عاصم بن عبد اللہ

تحقیقات و تعلیقات

- ۱۔ ایک مشہور روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت ذوال وریقؓ کو غلام نامہ آنکھوں سے غرض سے خرید لیا تھا اور اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف ایک چادر اور چار سو درہم کے عوض میں خرید لیا اگرچہ روایت سخت کے درجہ کو کافی ہو چکی ہے تو اس میں یقین اس طرح ہو سکتی ہے کہ اس غلام کے عداوہ آپؐ نے ایک چادر اور چار سو درہم کے متقاضی فرمایا۔
- ۲۔ ۳۔ تاریخ الخلفاء از علامہ سیوطیؒ ج ۱ ص ۱۰۷، طبعی طبری کہتے ہیں کہ یہ آیت حضرت ابو بکرؓ کے بارے میں اتری (منجس) اہیان ۲۰۲-۵۰-۱۰۷، ہر رازی کہتے ہیں انقی سے یہاں مراد ابو بکرؓ ہیں (تفسیر کبیر ۲۰۳-۳۱)۔ انوار بن خیر لکھتے ہیں ایک نہیں کی مگر بن کا قوس ہے کہ یہ آیات حضرت ابو بکر صدیقؓ کے حق میں اتری ہیں (تفسیر بن خیر ۱۵۲-۱۵۱)۔ طبری

تحریر احادیث

(۳، ۲، ۱) ترویج الخلفاء ص ۸۰

مترجم

من نعمة تجزى الى اخر السورة هي ابي بكر الصديق رواه النوار عن عائشة ان ابناكم يكن بحديث في يمن حتى انزل الله كفارة اليمين رواه البخاري عن ابيه من صفوان وكناست له صحبة قال عيسى بن ابي طالب والذي جاء بالصدق وصدق به ابو بكر الصديق رواه النزار وابن عساكر عن ابن عباس في قوله "وشاورهم في الامر" قال نزلت في ابي بكر وعمر رواه البخاري في مسنده ركه عن ابي شوارب قال نزلت ولئن خاف عقابه ربه جنتان في ابي بكر رضي الله عنه رواه ابن ابي حاتم عن ابن عباس وعمر و ابن عباس في قوله وصالح المؤمنين قال نزلت في ابي بكر وعمر رواه الطبراني في الاوسط عن مجاهد قال لما نزلت ان الله وملائكته

ترجمہ

من نعمة تجزى ضرورت تک ابو بکر صدیقؓ کے باب میں اتری (۱) نذر میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ نے قسم کے خدا کی آیت نہ تھی کہ انہی قسم کو اترنے سے بڑھ کر ہوتے۔ یہ نذر ابن عباسؓ سے مروی تھا صفوان سے نقل کرتے ہیں کہ انہی انہی انہی نے فرمایا کہ آیت (۲) والذی جاء بالصدق وصدق به میں ابو بکرؓ

جس کو سیدنا حضرت علیؑ نے طوق سے لٹکائی اور اسے راس میں اتار کر اس سے اللہ تعالیٰ کے قول: "وَأَشَارُوا بِهِ عَلَى الْأَمْرِ" میں اشارتیں کیں کہ یہ آیت اور یہ اور مشرکے باب میں اتاری ہے۔ ابن ابی نجر اور ثوراب کے نقل کرتے ہیں کہ "وَأَشَارُوا بِهِ" حاشا مفسرین حدیثین "خاص ابوبکرؓ کی شان میں نازل ہوئی۔" (۳) طبرانی اوسط میں ابن ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ "وَأَصْلَحَ الْمُرُومِينَ" ابوبکرؓ کے حق میں اتاری ہے۔ (۵) عید۔ ابن حبانؓ نے تفسیر میں یہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ: "بِسْمِ اللَّهِ وَمَا لَكُمْ بَصُلُونِ عَلَى النَّبِيِّ" نازل ہوئی اور حضرت سعد بن ابی وقربہؓ نے فرمایا:

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ اور میں نے کسی کے لئے اللہ کے پاس کوئی نعمت کہ یہ نازل ہوئی ہے۔

۲۔ اس سے مراد حضرت ابوبکرؓ ہیں اور حالیہ کے طراز علیہ السلام جماعت مسلمین کی پہلی کھیتی ہے

(روح المعانی ۲/۳۳۳) (۳) بعضی محدثی کا مشہور شیعہ منہر اہل النظری بھی یہی کہتے ہیں (مجمع بیہن ص ۹۸، ۳۰۸) (۴) سیدنا حضرت علیؑ کو کربلا سے پہلے سے حضرت ابوبکرؓ کے حق میں مروی ہے (تفسیر تیسر ۱/۲۹۶) (طوسی) قاضی کا ماہر صاحب امر شری فی طرہ ہے جس کا ابن ہریرہؓ کا قول منقول ہے کہ اس آیت: "وَأَشَارُوا بِهِ عَلَى الْأَمْرِ" میں ابوبکرؓ کو لکھا ہے مشہور دینی کے حکم ہے دوسری روایت میں آیا ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکرؓ کے حق میں نازل ہوئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم دونوں کے مشہور میں متفق رہو گے تو میں تم کو ملے گا کہ اس نے حضرت ابی بکرؓ کی روایت ہے حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو لکھا کہ جنگ کے معاملہ میں رسول اللہ ﷺ نے مشہور کیا کرتے تھے اس نے تم بھی مشہور یہ کہ وہ سخاوت کے کہا کہ حضرت عمرؓ مشہور کیا۔ (۵) یہ حدیث میں شب کی صورت سے بھی ہے۔ (خطبہ کچھ تفسیر مغربی: ۱/۳۳۶) ۲۔

۵۔ وَأَصْلَحَ الْمُرُومِينَ یعنی رسول اللہ ﷺ نے زمینیں و ممالک اور آپ کے سردار و مددگار ہونے والے بھی رسول اللہ ﷺ کے رفیق اور ساتھی ہیں ابھی نے کہا اس سے مراد انھیں جو مرفق نہیں ہیں، حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت ابن ہریرہؓ کہ جب کا قول مروی ہے کہ اس سے مراد ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں، حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت ابی ہریرہؓ نے اس قول کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف بھی کی ہے ابن ہریرہؓ نے فرماتے ہیں کہ یہ آیت ابوبکرؓ کے حق میں نازل ہوئی۔

تخریج احادیث

(۱) تفسیر مظہری: ۱/۳۵۱

متمن

بِصُلُونِ عَلَى النَّبِيِّ قَالَ ابُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ حَيْرَ إِلَّا أَمْرٌ كَافٍ

اور مجھے ایسی باتیں یاد تھیں کہ میرے پاس سے کہیں نہ گزریں۔

۵۔ اس شخص کا قول ہے کہ انسانی اور نبوی اور رسول اللہ ﷺ کا صحابی نہ کہے تو اب کفر ہے قرآنی سعادت کا انکار کرنا ہے۔ جی میں سے اگر وہ کسی کو صاحب رسول اللہ نہ کہے وہ حق (ناسخ) ہوگا کافر ہوگا۔ حضرت شیخ عبید مرز مظہر بان پناہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ میں فضیلت بہت زیادتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ کو اپنے سر پر رکھا وہ دوسری نبوی رحمت کی اللہ کی جہت میں اپنے شہادت کی وہی رحمت حضرت ابوبکرؓ کے لئے بھی رحمت کی۔

تحریر احادیث

۱۰ تاریخ الصفہ ۶

فصل

فی انه افضل الصحابة وخیرهم

اجمع اهل السنة على ان افضل الناس بعد النبي ﷺ ابو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم سائر الصحابة ثم باقي اهل بدر ثم باقي اهل احد ثم باقي البيعة ثم باقي الصحابة هكذا حكى الاجماع عليه ابو منصور النفاذی (روى البخاری عن ابن عمر قال كنا نخبر بين الناس في زمان رسول الله ﷺ فخيرنا ابو بكر ثم عمر ثم عثمان زاد انظر اني في الكبير ليعلم بذلك اني ولا يكره عن ابن عمر قال كنا وفيما رسول الله ﷺ مضطربا فبكر وعمر وعثمان وعليه اربعة ابى بكر عن ابى هريرة قال كنا معاشر اصحاب رسول الله ﷺ ونحن من افرون يقول افضل هذه الامة بعد نبيها بقر ثم عمر ثم عثمان ثم نسكت ورواه ابن عساکر عن علي بن حبيب هذه الامة بعد نبيها ابو بكر فص قال غير هذا فهو مفتري عليه ما على المنفري ورواه احمد وغيره عن ابى يعنى قال قال علي لا بعضي احد علي ابى بكر الا جلدته

فصل

اس باب میں ہے کہ حضرت ابوبکرؓ تمام صحابہ سے بہتر اور افضل ہیں

اس مسئلہ کا بیان پہلے کی جگہ کے بعد اہل بدر ابوبکرؓ میں (۱) پھر عمرؓ میں پھر عثمانؓ میں پھر تمام عشرہ مبشرہؓ میں ابوبکرؓ میں ہے پھر باقی صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں پھر ابوبکرؓ میں ہے

”ما طلع الشمس على احدكم الفضل منه“ رواه الطبرانی وغيره عن سلمة بن الأكوع
قال قال رسول الله ﷺ ابو بكر الصديق حبر الناس الا ان يكون نبي رواه الطبرانی عن سعد
بن زرارة قال قال رسول الله ﷺ ان روح القدس جبرئيل اخبرني ان خير امك بعدك
ابو بكر رواه الطبرانی الاوسط عن ابي حنيفة قال دخلت على علي في بيته فقلت يا خير
الناس عند رسول الله اغفالي مهلا يا ابا جحيفة؟

ترجمہ

یونہی (۱) سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نبی کے بعد ابو بکرؓ سے زیادہ کوئی ایسا بزرگ اور
افضل شخص نہیں ہے جس پر ساری (۱) اور (۲) و (۳) میں تہدے اپنی سند میں یہی حدیث بیان کی ہے مگر یہ لفظ زاد ہے
کہ نبیوں (۳) اور انبیاءوں کے بعد ابو بکرؓ سے افضل ایسا کوئی شخص الٰہی یہی روایت طبرانی وغیرہ میں حدیث بار سے مروی
ہے اس کے لفظ یہ ہیں کہ ابو بکرؓ سے افضل قریش کی شخصیات یا ان میں جس پر سونچ چکا ہو (۲) طبرانی سلمہ بن اکوع سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابو بکر صدیقؓ تمام نبیوں سے بہتر ہیں (۵) مگر یہ کہ کوئی نبی ہو (۶) طبرانی الاوسط
میں حدیث زائد ہے، نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک روح جبرئیل نے مجھے خبر دی کہ آپ کے بعد آپ کی
تمام امت میں بہترین شخص ابو بکرؓ ہیں۔ (۷) ابو قحطی میں ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ کے گھر میں میں نے جا کر کہا
اے رسول اللہ ﷺ کے بعد بہترین شخص آپ نے فرمایا یونہی اے ابو حنیفہ!

تحقیقات و تعلیقات

- ۱۔ یعنی یونہی ان کے بعد تمام مخلوق میں یونہی یا سب سے بزرگ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو ہے وہ کسی اور کو نہیں۔
- ۳۔ یعنی نبی کے بعد آپ ہی کا درجہ اور آپ کا حق مرتب ہے۔

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء، ۲۱

۳ ۶ ۵ : تاریخ الخلفاء، علامہ سیوطی، ۲۱

مترجم

الا اخبرک بحبر الناس بعد رسول الله ﷺ ابو بکر و عمر و یحک یا ابا جحيفة لا

بجمع بعضی وحب ای مکر وعسر فی قلب مر من رزاع الدار فطی و اخراج ایضاً ایما حقیقتہ کائن یوری ان علیاً افضل الامۃ فسمع اقاموا بنوا لغزوہ فحزن حزناً شديداً فقال له علی بعد ان احبہ بیداد و ادخلہ بیتہ ما احزنک یا ایما حقیقتہ فدکر له الحبر فقال الا احزنک بحیر الامۃ خیر ہا لو مکر ثم عمر قال ابو حنیفۃ فاعطیت اللہ عیداً ان لا اکتم هذا الحدیث بعد ان شافنی بہ علی ما بقیت عن عبد اللہ بن شقی قال قلت لعبد اللہ ای اصحاب رسول اللہ ینزلون کما کان احب الی رسول اللہ ﷺ قالت ابو مکر قلت ثم من قلت ثم عمر قلت تم من قلت ثم ابو عبیہ من النجران قال قلت ثم من فسکت رواہ الترمذی والنسائی والحاکم وصححہ

ترجمہ

رسول اللہ کے بعد پھر ان شخص کی میں تجھے تم اس وہ ابو مکر کہہ رہے ہیں اسے ابو مکر کہتے تھے قرآن میں یہ شخص کو بیوقوف و کمزور کی نسبت ہوئی کہ وہ اس میں بیعت نہیں ہو سکتے۔ (۱) ان کا وہ نقلی میں روایت ہے کہ یزید حضرت علی کے افضل امت ہونے کا اعلان تھا جب اس نے اپنے والد کے خلاف کون کے اقوال سے آنحضرت علی کے کچھ کلمہ پڑھا کہ آپ تم سے کہے اور اگر اسے قبول کیجئے کہ یزید نے ایسا فرمایا کہ ان سے آپ سے مراد اللہ کی ان کو فرمایا کہ میں تجھے بہترین آدمی کی نسبت نہ ہوں اسے یزید پھر یہ حدیث بیان کی کہ بہترین اس امت کے ابو مکر ہیں پھر عمر ابو مکر کہتے ہیں اس کے بعد کہ حضرت علی سے اختلاف یہ حدیث مجھ سے بیان کی میں نے خدا سے عہد لیا کہ تم امتیگ اس حدیث کو نہ پہچانے گے۔ (۲) ترمذی اور نسائی اور حاکم نے عبد اللہ بن شقی سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کو سب سے پیارا شخص کون تھا فرمایا ابو مکر۔ میں نے کہا پھر کون۔ فرمایا عمر۔ میں نے کہا پھر کون۔ فرمایا ابو عبیہ بن النجران۔ میں نے کہا پھر کون۔ تو وہ چپ ہو رہے (۳)

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت علی کہ ہم اللہ و حب حضرت ابو مکر صدیق کے دل سے ہر شے تھے اور ان کی کمال شخصیات کے لئے اسے اب جو کوئی یہ بات کہہ کہ حضرت علی کہ ہم اللہ و حب حضرت ابو مکر حضرت عمر سے نفرت کا راض تھے اور ان کو اور حضرت علی سے اپنے شخص کے متعلق حضرت علی فرماتے ہیں کہ جو کوئی حضرت ابو مکر کو پوچھے مجھے بھی کسی بھی قسم کی شخصیات کے لئے کہ تو میں اسے حضرت علی کی سی نہ دوں گا۔

تخریج احمدیٹ

٥٠٠ : ٥٠٠

10. $\frac{1}{2} \log \frac{1}{2}$

چند

عن عثمان بن عمار قال من قتل علي بن بكر وعمر أحد من أصحاب رسول الله ﷺ فقد كفر بالله تعالى وألحق نفسه بالظالمين والافسار. رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ فِي الْأَوْسَطِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّتَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَرَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَنْتَةَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ الْأَفْسَارِ قَالَ كَانَ حَبِيبُ بْنُ مَطْعَمٍ مِنْ سَبِّ قُرَيْشٍ بِقُرَيْشٍ وَلِغُلُوبِ فَاطِمَةَ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّمَا أَحْبَذْتُ السَّبَّ مِنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ مَعَ ذَلِكَ غَايَةً فِي عِلْمِهِ نَعْبُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ وَفَدَّ كَانَ يَعْزِي شُرَايَا فِي زَمَنِ السُّبْيِ يَقُولُ وَقَدْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَبْرٍ وَهُوَ الْمُتَقَدِّمُ فِي عِلْمِهِ بِالْإِتِّفَاقِ كَانَ أَبُو بَكْرٍ عَمْرَ هَذِهِ الْأَمَةِ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ مَعَ ذَلِكَ أَمَدُ الصَّحَابَةِ وَأَبَاؤُكُمْ عَلَيْهِمْ عَقْلًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

ظہری اس واسطے غلام بن دوسرے قلعہ کرتے ہیں کہ جس نے اس کو پہنچا تو مزید جواب دینا نہ چاہتا تھا۔ اس نے یہ نوادہ بھی دیا کہ میں نے یہ وہ نصیب چاہا۔ (۱) ان دنوں مسلمانوں نے قلعہ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: "اے کوہ پہنچا کے۔" اسے خوابوں کی تعبیر بیان کروں (۲) یعقوب بن قہام اللہ کے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ: "ایک مرتبہ میں نے یہ عرب کو قرامش کے آسب سے (۳) لائے وہ کہتے تھے میں نے اس کو کھدے میں بھل دیا ہے جس کو کہنا آسب عرب تھا اور کوہ قرامش میں انصیت کے کوہوں کی تعبیر کے معنی میں نایت وہی عام تھا۔ آپ ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے یہ قلعہ کرتے تھے۔ بعد میں میری کہتے ہیں کہ وہ بنی اخطاف اس محرم میں اللہ سے اس کی توقع کرتے تھے۔ تمام میں امت سے تعبیر میں افضل تھے اور بنی کے تمام صحابہ سے دانے میں شہداء میں بھل تھے۔ ان بنی ہاشم اور بنی عبد مناف سے روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملتا ہوا دیکھا۔

تحقیقات و تعلیمات

۱۰۔ ثانی مجھے حدیثی سے نظر آیا کہ وہ لوگوں کی تیسرے حضرت ابو بکرؓ پر خوش گواہیوں و روائے کے ساتھ بیان کیا ہے۔
 علوم و کرم کی تیسری کتاب پائیس میں ہے ابو بکر صدیقؓ کی بہت بڑی شخصیت تھی کہ مذہب رسول اللہ ﷺ پر
 فرماتے ہیں کہ مجھے ان بات کا علم ہی کیا ہے۔

تحریر احادیث

درجہ الحفظ ۶۰

متن

يقول: "الاسی حورنبی فقال ان الله امرک ان تستبیر ابنه کور واه اس عسا کر عن
 معاذ بن جبل ان النبی لم یزل ان یسرح معاذ الی الی استشارنا ما من اصحابه فیهما ابوبکر
 وعمر و عثمان و علی و طلحہ و الزبیر و السید بن حصیر فینکبه الفیہ کل انسان یرایہ فقال
 من یرى ب معاذ یقلب اری عاقل ابوبکر فقال النبی ینکبه ان الله یکره فی السماء ان یعطى
 ابوبکر فی الارض واه الظبیر ابی و ابو عبید و غیرهما عن سهل بن سعد الساعدی قال قال
 رسول الله ینکبه ان الله یکره ان یخطی ابوبکر واه الظبیر ابی فی الارض ورجاله نفات قال
 السروی فی تہذیبہ المصنفی احد الصحابة الذین حفظوا القرآن کتبه

ترجمہ

کہ میرے پاس جو رکھل آئے اور یہ حق ہوئے کہ ابوبکرؓ سے حضور ﷺ کا غرض کیا ہے۔ خبر ان اور ابوبکرؓ وغیرہ
 نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے معاذ کو کن کی طرف پر نہ کر بھیجے گا اور ان سے تو آپ نے
 اصحاب میں سے لوگوں سے شہداء دیے ان میں ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ و طلحہؓ و الزبیرؓ و السید بن حصیرؓ بھی تھے۔ جس قوم میں سے ہر ایک
 کوئی نے اپنے اسے بیان کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے معاذؓ کیا کہتے ہو اس لئے کہ جو ابوبکرؓ فرماتے ہیں وہی میں بھی کہتے ہوں
 جس نے مجھ کو غلطی سے فرمایا نہ ان میں اس بات کو کہ وہ جانتا ہے کہ ابوبکرؓ میں میں نے نہ کریں (اللہ عزوجل) اسے فرماتے ہیں
 کہ اس میں اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ کا حال میں نہ کرے وہاں سے اس حدیث کے کلمے
 اس لئے کہ ہیں۔ نواہی تہذیب میں کہتے ہیں کہ صدیقؓ ان قوم میں سے ایک ہیں جسے جنسوں نے کلمے قرآن انکا یاد یا تھا

تحقیقات و تعلیقات

ہاں ہم احیٰ بن یثیج قال انما لحفظہ لایادی ابنہ عبدنا رواہ البزار عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ انما عبد عبدی اعظم بعدا من ابی بکر واسانی بنفسہ وما لہ وانک حتی ابنہ رواہ ابن عساکر

ترجمہ

تمہوں نے آکر کے ہر سراسر کی مدد کرنے میں قرآن کریم (۱) ابوجہل میں بصری سے نقل کرتے ہیں کہ ابو بکرؓ نبی ﷺ کے پاس اپنا صدقہ لے کر آیا اور اسے پھینک دیا کہ اسے نہ لے کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ صدقہ لے کر اور اللہ کے پاس لے کر اسے حق میں پہنچا کر صدقہ لے کر اور خود کر کے کھنے لگا۔ اسے رسول خدا یہ صدقہ لے کر اور اللہ کے پاس لے کر دیتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا خودوں کے صدقہ میں (بزرگی کی رو سے) اور فرق ہے جیسا کہ تم دونوں کی بات میں۔ اس حدیث کی اس روایت ہے۔ (۲) عمر بن خطابؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں انفاق کو حضرت کے پاس لے کر آیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ تم نے کچھ نہیں چھوڑا اور میں خود ان کے پاس آئے گا زیادہ مستحق تو فرمایا ہم کو ان کا حفظ رہتا ہے کیونکہ ان کے قرضہ کے احسان سے ہم پر بہت ہیں۔ (۳) ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے نزدیک ابو بکرؓ سے احسان کرنے میں کوئی (۴) اعظم نہیں ہے اس نے اپنے دل اور جان سے میری خدمت کو اپنی جی جگہ پر رکھا۔ (۵)

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ یعنی جتنے احسان ابو بکرؓ کا ہم سے وہ کسی کا نہیں ہم ان کے احسان و بھروسے اور نبی ﷺ کے احسانوں کا یہ یاد رکھنا ہے کہ ان کے نبی ﷺ سے ان کی عزت ہے۔

تخریج احادیث

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ترویج الخلفاء ۱۰۳۹

۶۔ حلبی الاولیاء ۱۵۲ و التاج الکبیر للعباسی ۹۷۰

محقق

فصل فی شجاعہ و انہ الشجع الصحابہ

عن علی رضی اللہ عنہ انہ قال اخبرونی من الشجع الناس قالوا انت قال اما انی ما بارزت احدا الا انتصفت منه ولكن اخبرونی بما شجع الناس قالوا لا نعلم فممن قال ابو بکر انہ لما کان

یوم بدر جمعنا لرسول اللہ ﷺ عشرینا فقلنا من یكون مع رسول الله یؤمئذین لایبوی الیہ احد من المسترکین فوالله ما انا احد الا ابو بکر صاهرا بانصبف غنی راس رسول الله فبکی بکری لا یبوی الیہ احد الا هوی الیہ فبکر اشجع الناس قال عقی ولقد رایت رسول الله یؤمئذین احد به صریح و هذا یحسد و هذا یبکد و هم یقولون انت اندی جعلت الایة الیہ و حدائق قولہ حدائق ما اشد الا ابو بکر یضرب هذا و یجحد و یبذل حد و هو یقول و یلکم انقلون و جلالت یقول دمی الله ثم دفع عنی مرۃ کانت علیہ شکى حتی اختصت لحنه ثم قال یسعدکم الله

فصل

حضرت ابو بکر کی شجاعت میں اور یہ کہ آپ تمام صحابہ سے زائد بہادر تھے۔

بدر جنگ سند کے ساتھ حضرت عی سے راز سے کہتے ہیں کہ یہ دن حضرت عقی کے دنوں سے زیادہ تمام دنوں سے بہادر دن ہے انہوں نے کہا آپ فرمادیں تو میں سے لڑاؤں سے زیادہ ہائیکن جب دنوں میں جو سب سے زیادہ بہادر ہے اس کی خبر دو۔ دنوں سے آپ ہمیں جانتے ہو کہ وہ دن ہے اگر وہ ابو بکر جب بدر کا دن کو تو ہم نے حضرت کے لئے مایہاں کیا وہ دن کوئی یہ شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر مشرکین میں سے کسی کو آپ پر چڑھنے کوئے تو اصرار نہ کیا اور آپ نے سواہر میں سے اور کوئی اس سے زیادہ نہ ہوا آپ تو ان کی کھانے کوئے کھڑے رہے کوئی دشمن حضرت پر نہ حملہ نہ کر حضرت ابو بکر کے لئے تو ایسے تھے جس کو کرباب سے بہادر تھے (۱) حضرت عقی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ قریش آپ کو کرباب سے بہادر تھے اور میں پر تان کر کہتے تھے تو وہی شخص ہے کہ ہمارے جہر معبودوں کو ایک معبود بناتے ہے (علی کہتے ہیں ابو بکر اس میں سے کسی کو یہ عزت نہ ہوئی کہ حضرت کے پاس جاتا مگر ابو بکر انہیں دانتے اور بدر میں پر ان کو کہتے تھے جس کو قریش کوئی نہ تھا یہ شخص کوئی نہ تھا ہے اب اللہ نے حضرت عقی پر ایک چڑھی اس نے کیا اور ان کو اسے کوڑائی جگر کر گئی پھر وہ میں تمہیں نہ کی قسم ادا ہوں۔

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ ان اثرات سے معلوم ہوا کہ حضرت عقی زائد ابو بکر شجاعت و ہمت میں تھے مگر حضرت ابو بکر صدیق کی شجاعت ان سے بڑھی ہوئی تھی اور سب سے زائد شجاعت رسول اللہ ﷺ کے تھا کہ جب رسول اللہ وفات دے گئے تو آپ نے سرحدین عرب و عجم کو دے دیا اور ان کو بڑا بڑا سپہ سالار جو بہادر ہوئے ان کو آپ نے فرمایا کہ اب اللہ پاک کی قسم اگر ان میں سے

فصل حضرت ابوبکرؓ کی حضور ﷺ کے ساتھ مختلف مواقع میں صحبت

مہرور عالم کا قول ہے کہ ابوبکرؓ اسلام لانے کے زمانہ سے وفات تک نبی ﷺ کے ساتھ رہے سفر و حضر میں ہمگی آپ سے جدائی نہ ہوئے۔ کرم جس وقت رسول اللہؐ نے نبیؐ بنایا جب آپؐ کو خدائی اجازت دے لی آپ تمام مشاہد میں حضرت کے ساتھ حضورؐ فرمایا۔ (۲) اور آپؐ کے ساتھ ہجرت کی صرف اللہ رسول اللہ ﷺ کی رضا مندی اور طہارت کے لئے اہل ایمان کو جوہر عار میں وہ حضرت کے رفیق تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ دو میں کا دوسرا تھا جس وقت وہ دونوں ملاں تھے جب وہ اپنے رفیق سے کہتا تھا تم نے کہا کہ جو رہے ساتھ ہے آپؐ نے بہت سے مواقع میں حضرت کی مدد کی آپؐ نے جس مشہد میں کما جید ہیں اعداء دشمن کے دن آپؐ ثابت قدم رہے حالانکہ اور لوگ جھوڑ کر پھرتے تھے (۳) انہیں ہم نے عجیب اپنی سند میں ابوبکرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اعداء کا دن آیا تو تمام لوگ رسول اللہ ﷺ سے پیچھے ہو گئے۔

تحقیقات و اظہارات

۱۔ نبی اکرم ﷺ بھی آپؐ کو اپنے پاس سے ایک آن بھی جدا کرنا پسند نہ فرماتے تھے ہاں جس قدر حضرت ابوبکرؓ میں مستحضر اور مخلصین کے واسطے دولت کدہ پر شریف لے گئے اور جس قدر قرب آپؐ کو بلا اسی طریق اور صحابہ میں کسی کو نہ اتنی قرب و ارادت تھی مسرت ابوبکرؓ میں ان کی نگاہوں میں نور و بدن ظلمت صحابیوں کے نہ ہوتا تھا اور ان کا روز روشن ہر دن نور شیدہاں تختہ برت کے شبہ ارجح ہوتا۔

محررین احادیث

(۱) تاریخ الحفصہ ۳۲۰

متن

عن رسول اللہ ﷺ فلما تفلت اول مرہ فاء عن ابی ہریرۃ لماں تباضرت الملائکۃ یوم بدر فقالوا اما نروا ابابکر الصديق مع رسول ﷺ فلی العربش رواہ ابن عساکر عن علی قال قال رسول اللہ یوم بدر ولا سی بکر مع احدکمما جبریل ومع الآخر میکائیل رواہ احمد و اسر بعضی والحاکم عن محمد بن سیرین ان عبد الرحمن بن ابی بکر کان یوم بدر مع السمرکین فلما أسلم قال لا یدہ لقد اهدت لی یوم بدر وانصرفت عنک ولم اقلک لفلان ابوبکر لکنک لو اهدفت لی لم انصرف عنک رواہ ابن عساکر

ترجمہ

سوجنوں نے آپ کی طرف رجوع کیا ان سب کا پہلا مشی تھا (۱) ان مساکین ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہر دن جب فرشتے اڑے تو کہنے لگے کیا مساکین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابو بکر نہیں دیکھتے۔ (۲) احمد ابو یعلیٰ حاتم حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے ہر کے دن مجھ سے اور ابو بکر سے فرمایا تم میں ایک کے ساتھ جبریل ہے اور دوسرے کے ساتھ میکائیل۔ (۳) ابن مساکر محمد بن سیریں سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمن ابو بکر کے بیٹے ہر کے دن مشرکوں کے ساتھ تھے جب اسلام لائے تو آپ نے اپنے باپ سے کہا کہ ہر کے دن میں نے آپ کو دیکھا اور آپ مجھے دعائی دیئے تو میں آپ کو دیکھ کر دامن لوت گیر اور قلن کیا۔ ابو بکر نے فرمایا اگر میں تمہیں دیکھتا تو ہر دن قلن (۳) کرتے تھے سے نہ بچتا۔

تحقیقات و تعلیقات

۲-۳-۱ حضرت ابو بکر کا یہ قول کمال تصعب دین ثابت ہے کہ اپنے بیٹے کو فرماتے ہیں کہ جس طرح تو نے مجھ دیکھا اور محبت پوری کے خیال سے چھوڑ دیا اور مجھے اپنے تیر کا نشانہ بنایا اور اگر میں تجھے اس طرح دیکھتا تو اللہ و رسول ﷺ کی عبت سے کئے کبھی تیری محبت کا خیال مجھے نہ آتا اور فراتجہ نقل کروا دا سخن اللہ حضرت ابو بکر صدیق کے اہل جہنم سے مختصر جملہ میں کس قدر بزرگیاں اور فضیلتیں ہیں جدا بیان اور طے تعرف سے باہر ہے۔

تخریج احادیث

۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵

یہ کہ سب سے پہلے مسلمانوں کے اہل نفس و جوارح کے بھی قاتل ہیں مکرر ان اقوال میں یوں قلمبند ہو گئی ہے۔

تَحْقِيقَاتٌ وَعِلْمِيَّاتٌ

یعنی حضرت محمدؐ کے مکان سے جامعہ حضرت و برصہؒ کی سی تھے کہ آپؐ نے حج میں پر گزر رسول اللہ ﷺ کا
 شیخ ان کے گرد و پاؤں حضرت محمدؐ کے مکان رسول اللہ ﷺ سے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کی وادہ سے پہلے ہوا تھا جس
 اس سے نصف لہجہ ہوتا ہے کہ حضرت و برصہؒ کی حضرت علیؓ سے پہلے اصنام ملا تھے تھے (عربی)

تجربہ کیا ہے

FF 1000-1000

10

أما بكر أول من أسلم من الرجال وعلى أول من أسلم من الصبيان وخديجة أول من أسلمت من النساء وأول من ذكر هذا الجمع إلا ما أبو حنيفة عن سالم بن أبي الجعد قال قلت لسعيد بن الحنفية هل كان أبو بكر أول القوم إسلاماً؟ قال لا قلت فله علا أبو بكر وسبق حتى لا يذكر أحد غير أبي بكر؟ قال لا نه كان الفصلهم إسلاماً حين أسلم حتى لحق بربه رواه ابن أبي شيبة وابن عساکر عن محمد بن سعد بن أبي وقاص أنه قال لا بيه سعد أكان أبو بكر الصديق أولكم إسلاماً؟ قال لا ولكنه أسلم قبله أكثر من خمسة ولكن كان خيراً فاسلاماً رواه ابن عساکر قال ابن الكثير والظاهر أن أهل مكة كانوا قبل كل أحد زوجة خديجة ومولاه زيد

از

کہ مردوں میں سب سے پہلے ان کو نہر کا پانی میں سب سے پہلے علی۔ غرور توں میں سب سے اول خدیجہ۔ اسلام
 (۱) کے بارے میں پہلے انہوں نے اس عقیدے کا ذکر کیا ہے وہ امام ابو حنیفہ ہیں۔ (۱) ابن ابی شیبہ اور ابن عساکر سالم بن ابی
 الجعد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن حنفیہ سے پوچھا۔ کیا ابو بکر اسلمہ میں اول قوم تھے۔ جواب یہ نہیں۔ (۲) یحییٰ
 نے یہ پھر ابو بکر غنیمت بنی کے سب سے بڑے اور سابق ہوئے تھے کہ ابو بکر کے سوا اور کسی کا ذکر ہی نہیں ہوتا کہا ان کی بڑائی کی وجہ
 یہ تھی کہ اسلام کے زمانہ سے مرتے وقت تک وہ اسلام میں سب سے افضل رہے۔ (۳) ابن عساکر محمد بن سعد بن ابی وقاص سے
 روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ تم سب میں اول مسلمان ابو بکر تھے یا نہیں ان سے پہلے یا علی نبوی

ان سات پر اور زیادہ سے لے کر سات سو تک خیرات کی (دو روئے خیر کے ساتھ لیا کوئی نئی چیز تو لے چکی تھی کہ
 لیں نہ اور ان خیرات میں سے اپنی طرف سے بچھاؤ کے علاوہ قسمت تک ہر چیز پر ہر ایک ہو گا لیکن جس نبی کے مبعوث ہونے
 کا تصور ہے جس محبوب و مہم میں سے ہیں یا تم میں سے یا میں سے یا میں سے پیچھے کسی ایسے نبی کا جس کا انتظار کیا جاتا ہے
 اور جس کا انتظار کیا جاتا ہے کہ میں سے ہیں اور وہاں سے گا اور وہ دن وہ وقت کی طرف چلے لیکن وہ ان کے بعدوں سے خوب
 واقف تھے اور ان کی پیروی سے انہوں نے اور ان کی قیادت میں سے ان کے پاس آکر یہ قصیدے پڑھاؤ کہ میں سے میرے
 پیچھے نہیں آتا اب تراب اور ان کے مہم میں ہیں جس نبی کے مبعوث ہونے کا انتظار ہے وہ سب عرب سے سب میں شرف ہے
 لیکن سب سے خوب و قیمت ہے اور حقیقی تمام سب میں شرف عرب سے میں سے ہے۔ یہ وہ نبی کا ہونا چاہی
 متن

ما فیہ لہ الا نہ لا یظلم ولا یظلم ولا یظلم قال فلما بعث رسول اللہ ﷺ
 وعقدہ رواہ ابن عساکر عن محمد بن عبد الرحمن بن الحصین النبیعی ابن رسول اللہ
 ﷺ قال ما دعوت احدی الاسلام الا کانت لہ عہ کبر و تود و تدر نظر الا انما بکر ما عہ
 عہن ذکر لہ و ما تدر وہ رواہ البیہقی وابن عساکر و عہم ای نلت قال البیہقی و ہذا لا نہ
 کان یری دلالت بوفہ رسول اللہ ﷺ و سبغ النارہ قبل دعوتہ فحین دعاء کان قد سبق لہ فیہ
 تکرار و نظر فاسلم فی الحال عن اسی مسیرۃ ان رسول اللہ ﷺ کان ادب و سماع من ہنادیہ یا
 محمد فاذا سمع التصوت ولی ہار یا فاسر دیک الی ابی بکر و کان صلیت لہ فی الجاہلیہ و رواہ
 البیہقی عن ابی المرزوق قال قال رسول اللہ ﷺ

ترجمہ

خداوند سے پناہ مانگتا ہے کہ جو اسے غم ہو گا وہ نہ کرے اور غم نہ کرے گا اور نہ غم کی وجہ سے اور نہ کسی سے اور نہ کسی
 سے اور نہ کسی سے اب حق بات ہے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہیں کہ آپ کی حمد و ثناء کی اور ایمان لایا۔ (۱) یعنی اور ان
 کے انہوں میں اور ان میں میں انہیں سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فراموشی سے انہوں کی طرف دیا
 اس نے اسلام میں وقت اور تکرار کرنا اور نہ کسی سے اور نہ کسی سے انہوں نے نہ کسی میں
 نہ کسی میں نہ کسی میں اور نہ کسی سے ہیں۔ یعنی کہ اس کی وجہ تھی کہ جو رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے

لائی جیسے ہی سے دیکھ چکے تھے اور آپ کے آثارِ رحمت پسے ہی میں چکے تھے سو جس وقت حضرت نے ابوہریرہؓ کو دعوت دیا تو آپ نے ہی سے اس میں ٹھہر کر چکے تھے فوراً اسلام لے آئے۔ (۴) سبکی نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ سے نکلے تو ایک مادی کی آواز پھر پھونکنے لگی آپ نے ہی میں اس آواز کے سنتے ہی آپ جھانکے ہوئے ابوہریرہؓ کے پاس گئے اور یہ جھپٹا لیا کہ کیا کوئی گناہ کر رہا ہے؟ جاہلیت میں بھی حضرت کے (دست تھے۔ (۳) بخاری حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ ۲۔ ایک صحیح روایت میں ہے کہ ایک دن حضور اکرم ﷺ تشریف لے جا رہے تھے کہ راستہ میں حضرت خیر بن ابی لیثیؓ کی آواز سنی کہ ”یا محمدؐ آپ دہشت سے کاہتے ہوئے گھر تشریف لے گئے اور حضرت عذیبہؓ سے انکار کیا یہاں کیا حضرت عذیبہؓ نے فرمایا کہ آپ وقتِ بن فہس کے پاس جا کر اس وقت کو بیان کیجئے اور ابوہریرہؓ آپ کے بارہ وقتوں میں انہی بھی اپنے سرور سے نہیں حضرت نے ابوہریرہؓ کو ساتھ لیا اور وقتِ بن فہس کے پاس پہنچا اس حادثہ کو مفصل بیان کیا اور وہ نے بتایا حضرت جب وہ آواز دینے والے آواز سے تو آپ اس کے کنبہ و ایک طرف سے آپ نے ہی طرح یہ جب ہاتھ فیہ نے گھبہ میں یا محمدؐ یا محمدؐ کہ نہ پکارا آپ نے فرمایا ایک یعنی میں حاضر ہوں اس کے ساتھ کہ یہ اسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین پھر اس کے بعد وقتِ آذان شروع ہوئی۔

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء: ۳۵۳

۲) تاریخ الخلفاء: ۳۵

مثنیٰ

هل اسم تاركون لي صاحبي؟ اني قلت يا ايها الناس! اني رسول الله اليكم جميعاً
لقلتم كذبت وقال ابو مكر صدقت رواه البخاري عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ ما
كلمت في الاسلام احداً الا ابى علي وراجعتني في الكلام الا ابن ابي قحافة فاني لم اكلمه في
شيء الا قبله واستقام عليه رواه ابو نعيم وابن عساکر

ترجمہ

میری خاطر سے چھوڑ دو گے۔ اے لوگو! میں نے کہا میں نے تم میں سے کسی کی طرف اللہ کی پیغمبروں کو سب نے کہا جمو! ہے مگر

آج کل کے بزرگ سے کڑا کہے ہوئے کو دیکھنا بعد معلوم ہووایا کہ وہ (حضرت عائشہ فرماتی ہیں) آپ ﷺ نے اہل بیت کے لیے یہ دعا فرمائی کہ "اللہ تعالیٰ آپ پر غائب ہوئے (۲) اتر دے اور عاتقہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دعا رسول اللہ کے پاس آئے آپ سے فرمائی کہ تم روزانہ تلاوت کرو گے یہ دعا اس دن سے آپ کا رزق پیش ہوئے۔ (۳) امیر اللہ ابن ارجس سے روایت ہے کہ ایک کچھ بزرگ مہمانانہ قیام میں تھے آپ کو فرمایا کہ تم روزانہ تلاوت کرو گے اس روز سے آپ کا رزق پیش ہوئے۔

تحقیقات و تعلیقات

ابوہریرہؓ نے اہل بیت کے لیے دعا فرمائی کہ "اللہ تعالیٰ آپ پر غائب ہوئے (۲) اتر دے اور عاتقہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دعا رسول اللہ کے پاس آئے آپ سے فرمائی کہ تم روزانہ تلاوت کرو گے یہ دعا اس دن سے آپ کا رزق پیش ہوئے۔ (۳) امیر اللہ ابن ارجس سے روایت ہے کہ ایک کچھ بزرگ مہمانانہ قیام میں تھے آپ کو فرمایا کہ تم روزانہ تلاوت کرو گے اس روز سے آپ کا رزق پیش ہوئے۔

تخریج احادیث

- ۱۔ تاریخ الخلفاء، علامہ سیوطی ۲۶
- ۲۔ صفات امیر سعد ۱۹۳
- ۳۔ جامع الترمذی ۱۰۶۱۶
- ۴۔ تاریخ الخلفاء، علامہ سیوطی ۲۶

مقدم

فصل فی لقبہ

فضیل کان یلقب بالتصدیق فی الجاہلیۃ لما عرف منہ من الصدق ذکرہ ابن سدی و لیر سمیہ ذرہ الی تصدیق رسول اللہ ﷺ کان یخبر بہ قال ابن اسحق عن الحسن النصری و قتادہ و اول ما انتہر بہ صبیحۃ الامراء علی عائشہ قال جاء السمرکون الی امی بکر فسالہ عن نیک الی صاحبک یرعبہ امی بہ العاتقۃ الی بیت المقدس قال ارفال ذلک فالیہ اسمہ فلی تصدیق الی لا صدقہ با بعد من ذلک بغير المعناء غدوة و راحة فلذ اسمی

ابو بکر الصديق رواه الحاكم في المستدرک و مساده حيد عن ابي هريرة قال لما رجع راجعاً
 الله عز وجل ليلة اسرى به

فصل

حضرت ابو بکر صدیق کے لقب

ابن سعدی کہتے ہیں کہ آپ کا لقب جو بیت میں صدیق قرار دیا گیا ہے چالیس سال پہلے سے (۱) اور بعض
 کہتے ہیں آپ کے صدیق لقب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس چیز کی انیس خبر دی اس کی تصدیق کی طرف
 آپ نے مہارت اور جلدی کی۔ پھر ان اہل بیت میں اور قادات میں ان سے نصرت کیا ہے چنانچہ شب عمر کی مجلس میں آپ سے
 علی نے تصدیق کی اور شب معروف کی صبح آپ اس لقب سے مشہور ہوئے۔ (۲) امام محمد حنفی میں حضرت عائشہ سے روایت
 کرتے ہیں کہ شریکین ابو بکرؓ کے پاس آکر کہنے لگے تمہارے صاحب (محمد ﷺ) کے حق میں کیا جتھے ہو۔ وہ کہتا ہے مجھے
 راست کویت مقدس فرشتے ملے گئے (ابو بکرؓ نے) کہا، انہوں نے کچھ فرما دیا کہ میں اس خبر کی تصدیق کرتا ہوں جو حق شامان
 کے ہاتھ آتی ہے۔ اس سبب سے آپ کو صدیق کہا گیا (۳) طبرانی معجم سند کے ساتھ ابو بکرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ
 جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ سے واپس آئے تو

تحقیقات و تعلیقات

جس طرح حضرت ابو بکر صدیقؓ کے اول لقب صدیق کی وجہ تفسیر میں اختلاف ہے اسی طرح صدیق میں بھی
 اختلاف ہے کہ آپ کا لقب صدیق کس وجہ سے رکھا گیا بعض فرماتے ہیں کہ چونکہ رسول اللہ ﷺ کی آپ ہی نے
 تصدیق کی اس وجہ سے صدیق کے لقب سے مشہور ہوئے بعض فرماتے ہیں کہ آپ نے کبھی زمانہ جاہلیت اور اسلام میں
 ہمت نہیں ہلائی چنانچہ آپ کا لقب صدیق ہوا بعض حضرات اس سے علاوہ اور بھی اقوال نقل کرتے ہیں جو تاریخ
 ائمہ اور ذیل اختلاف وغیرہ میں مذکور ہیں من شاء التخصیص فلیرجع الیہما

تخریج احادیث

۱۔ تاریخ الخلفاء، ابو یوسف، ص ۸

۲۔ المصدر السابق

۳۔ المصدر السابق

یہی تین جہ پانچ کی گنتی کے لئے وہ اپنے لئے تینوں میں فرومایہ

زنانہ کے قریب سے اندر	جس کے اندر اللہ کی پناہ ہے
جہ میں چاند و ستارہ	ان کے قریب سے پناہ ہے
چاند کی شہادت	یہ پناہ کی تین پناہ ہے
چاند کی شہادت	ان کے اندر اللہ کی پناہ ہے
وہاں سے رخصت کر دیت	تینوں کے اندر اللہ کی پناہ ہے

تخریج احادیث

تاریخ الحنفیہ، ۲۹: ۲۹

المصنف: الشافعی

۲۹: ۲۹

مثنیٰ

فصل فی مولدہ و منشاہ

ولد بعد مولدہ النبی ﷺ بمسین و اشہر فانیہ مات ولہ ثلث و ستر سنہ قال ابن کثیر
عن عائشہ قالت و اللہ ما قال ابو بکر شعر افط فی الجاہلیہ و الاسلام و لقد ترک ہو و عتبان
نورہ النحر فی الجاہلیہ و وہ ابن عسا کر بسند صحیح عن عائشہ قالت لقد حرہ ابو بکر
النحر عنی نفسہ فی الجاہلیہ و وہ ابو نعیم بسند حدیث عن عائشہ عن النبی ﷺ قال ما قال ابو بکر
شعر افط عن ابی نعیم الترمذی قال قبل لابی بکر الصدوق فی مجمع من اصحاب رسول اللہ
ﷺ اہل شریعت النحر فی الجاہلیہ فقال ابو دائدہ منہ فہی لہ و لم قال کنت احفظ مرونی
و النور عن عمرانی

ترجمہ

فصل

آپ کی پیدائش اور نشوونما کے بیان میں

ان شائستگیوں اور مزاحمتوں کے چہ انہوں نے احوال سال بعد پیدا ہونے اور تیرہ سال کی عمر میں انتقال فرما دیا (۲)۔ ان میں سے ایک شخص نے سچہ روایت کرتے ہیں کہ وہ کثرت فرماتی ہیں خدا کی قسم ہرگز نہ جانیت اور اسلام میں شہر نہیں گئے اور یہ روایت بنی میں آپ نے اور عثمان نے شراب پینی پھوڑی تھی۔ ابو نعیم جیرہ کے ساتھ حضرت - نہ کہ - ایت - اتے ہیں - جانیت کے زمانہ میں ابو بکر نے اپنے گھر سے شراب خرید کر لائی تھی - (۳) عبداللہ بن زبیر سے کہ ابو بکر (۴) نے بھی شہر نہیں گئے ابو سعید نے کہ ابو بکر رسول اللہ ﷺ کے مجمع میں نبی نے ابو بکر سے کہا کیا تم نے جانیت میں کبھی شراب پینی ہے فرمایا خدا کی پناہ - پھر کہا کیا کیوں نہیں پینی - فرمایا میں اپنی مرادت اور پروا بہت ہی نے دیا اور ان حالت میں نہ ایت -

تحقیقات و تعلیقات

۵۔ ان کے کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم نے جانیت میں قریش و ان کے قریب سے چھڑاتے اور عرب مغربوں کو زبانی نے وحی دیت - ایت تھے اور قریش میں سب سے زیادہ شریف اور سب سے تمام لوگ - پھر اپنا میرٹھ بٹے ہوئے تھے بھی جب یہ چلی نہ قریش کا کوئی بادشاہ آیا نہ تھا جس کی طرف ہر شخص اپنے نزوی اور کلی امور سے جاکر ہر قبیلہ کا ایک رئیس تھا ان کو روایت نہ حاصل تھی نہ پچھتی بائیم میں - ظاہر اور افادیت تھی یعنی کوئی شخص ان کے بغیر نہ کما تھا نہ بیٹھا تھا - اور بنی ہمدان میں میرٹھ اور ہوا - تھے ثانی ان کی اہانت کے بغیر کوئی شخص حرم میں نہ داخل ہوتا اور قریش جب زبانی کا جہنم بانہ سے کوئی عبداللہ ان کہتے جہنم بانہ سے -

تخریج احادیث

۱۔ تاریخ الخلفاء ۲۹

۲۔ تاریخ الخلفاء ۳۰

۳۔ المعجم الصغیر

۴۔ المعجم الصغیر

مترجم

فان من شرب الخمر كان مصيبا في عرضه ومروته قال فبئع ذلك رسول الله ﷺ

لفال صدق ابو بکر صدیق مرتین ہذا امر صلی غریب سند او متنا رواہما ابن عباس کر

فصل فی صفتہ

عن عائشة ان رجلا قال لہا صفی ابی بکر فقال ولعل ابی بکر یحب الخمر العارضین
حالا إلا یتسک ازاء یتسرحی عن حقوبہ معروفی لوجه غائر العین ذاتی الخبہ عاری
الاشاجع ہذا صفہ رواہ ابن سعد عن عائشة ان ابی بکر کان یخصب بالحناء الکتم عن انس
قال قدم النبی ﷺ المدینہ ولبس فی اصحابہ تمسط عیرابی بکر فعلقہا بالحناء انکم رواہ
ابن سعد عن علی و قال اعظم الناس اجرا فی المصاحف ابو بکر ان ابی بکر کان اول من جمیع
بن الدوحین رواہ ابو یعلی عن

ترجمہ

تو جس نے شراب پی جس نے اپنی آبرو اور عزت کو نشان یا بپ یہ نور رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ نے اس کو روک دیا
فرمایا کہ ابی بکرؓ کے ہاتھ میں یہ روک دینا میں اس کی مدیہ میں کی رو سے فریب امر میں ہے (۱)

فصل

حضرت ابو بکرؓ کی صفت میں

ان سعد حضرت نے کثرت سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرانے آپ سے کہا کہ کئی صفت بیان کیجئے فرمایا وہ ایک مرد
سفید زعفران رنگی و خضاروں کے تھے، ان کی ہڈ اور پتہ زائد اچھا ہوا تھا، اس سے تھوڑے بڑھ کر وہ ۱۰۰۰
غرف تیار رہتا تھا، چہرہ پر زینت نہ تھا، خوب صورت ڈھکی ہوئی قمیص پہنتا تھا، منہ پر کمرہ لٹکتا تھا، اٹھانے کے پرے
گوشت سے خالی تھیں، اس کی زبان کی چوٹی صفت اور سمیہ ہے، حضرت نے کثرت فرمائی ہیں، (ابو بکرؓ کی اور کئی صفت لکھ کر آتے
تھے) (۱) ان سعد اس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اس کو اپنے ساتھ لیا ہے، اب میں نے
کوئی ایسا نہ تھا جس کے ہاں یہ پیہ کی مٹی ہو، سو آپ نے ان کی مہندی اور کھڑکتے تھیں، یا قرآن (۲) ابی بکرؓ سے ملنے
روایت کرتے ہیں کہ قرآن مجید کے جمع کرنے میں حضرت ابو بکرؓ سب لوگوں سے قریب میں انھیں میں نے بلوائے جس نے
انھیں میں قرآن جمع کیا وہ ابو بکرؓ ہیں (۳)

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ جن کے آپ تھے اور جو بڑے کمال پر مدد و ریاضت اور دلوں و دلوں سے تیار تھے۔

کہ ابوبکرؓ کو یہ سب قوی نہیں تھا اور جب تک تمہیں کسی نہ کسی نے زندہ نہیں ہوتا؟
 مرتبہ تم پر ابوبکرؓ سے کسی کو ہلکانہ بیانی نہیں
 کہ تمہیں بیانی و جواہر مراد ہے کہ اگر اذن سے پہلے جوں جوں

تخریج احادیث

- ۱: مزیح الخلفاء ۳۲
 ۲: مزیح الخلفاء ۳۰
 ۳: مزیح الخلفاء ۳۰، طبقات ابن سعد ۲/۱۲

مقتن

ابن ابی مذہبہ قال قبل لابی بکر یا خطیبة اللہ! قال انا خليفة رسول الله وانا راى به
 رواه احمد عن عطاء بن السائب قال لما بيع ابو بكر اصبح وعلى ساعده ابراد وهو ذاهب الى
 السوق فقال عمر ابن نريد قال الى السوق قال تصنع ماذا؟ وقد وثبت امر المسلمين قال فمن
 ايس اطعم عيالي فقال عمر انطلق بمرض لك ابو عبدة فانطلقا الى ابي عبدة فقال القرض
 لك قوت رجل من المهاجرين ليس بافضلهم ولا اوكسهم وكسوة الشتاء والضيف اذا
 اخلفت شطار دله واخذت غيره ففرصا له كل يوم نصف شاة وما كساد في الرأس والبطن رواه
 ابن سعد عن عيسى بن مسمون قال لما استخلف ابو بكر جعلوا له القين فقال زيد بنى لى عيالا وقد
 شغلتموني عن التجارة فرادوه خمس مائة رواه ابن سعد عن الحسن بن علي بن ابي طالب قال
 لما استخضر ابو بكر

ترجمہ

ابو احمد دائرہ فی مابعد سے روایت کرتے ہیں کہ کسی نے ابو بکرؓ کو کہہ اسے اللہ کے نائبؓ فرمایا میں رسول خدا کا
 نائب ہوں اور اسی سے راضی ہوں۔ (ابو احمد - سعد عطاء بن السائب سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابو بکرؓ خلافت پر بیعت
 ہوئے تو آپ صبح کو نماز پڑھتے تھے اور کچھ پہن پر چڑھیں پڑھیں تھیں حضرت عمرؓ سے میں نے اور کہا آپؐ کی جہ
 پہ ہے ہیں؟ فرمایا اندیشہ کیا وہاں کیا کریں گے؟ اس حال میں کہ مسلمانوں کے امیرؓ میں فرمایا پھر میں اپنے عیال کو کہاں
 سے کھاناؤں عمرؓ نے کہا میں نے آپؐ سے لئے امیدہ کچھ مقرر کروینگے سو دونوں صاحب امیدہ کے پاس آئے انہوں نے کہا میں

آپ نے لئے، جس طرح میں سے ایک مرد کا گڈران اور ہاڑے ٹرنی کا کپڑا مقرر کرتے ہیں، تو وہ اسے ٹھیکہ دیتے ہیں، تاکہ انھیں اس طرح بول نہ دے، اور بھی اس شرط پر کہ پرانے ہونے کے بعد آپ سے وابستہ گریز اور نیا لے میں ہاڑے نہ لے سکیں، اور بقدر ضرورت کپڑا مقرر نہ کر دیا۔ (۲) ایسی متعدد روایات سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکرؓ کے غیظ ہوئے، تاکہ بعد ازاں آپ نے آپ سے کہہ دیا، اور ہم مقرر کیے، فرمایا، مجھے کچھ اور زادہ دیو، کیونکہ میرا کتبہ میرے ساتھ ہے اور نہ تیرا، ت میں نہ تھی۔ تاکہ تم نے روک دیا، اس لیے میں نے پانچ سو روپے اور زودہ روکے۔ (۳) صحابی حسن بن علی سے نقل کرتے ہیں کہ ابیہ اور انکی وفات کا وقت قریب آیا۔

تخریج احادیث

- ۱ تاریخ الخلفاء ۷۲
- ۲ المستدرک السابق
- ۳ المستدرک السابق

متن

قال يا عائشة! اضري الملقحة التي كانا نشرب من لبنها، والحنفة التي كانا نطبخ فيها والقطيفة التي كانا نلبسها، فانا كنا نضع بذئلك حين كانا نبي امر المسلمين فادامت يار ددبه الي عمر فلما مات ابوبكر ارسلت به الي عمر فقال وحمك الله يا ابوبكر لقد تعبت من جاء بعدك رواه الطبري عن ابي بكر من حفص قال قال ابوبكر لما احتضر لعائشة ما نبتة ان رايها امر المسلمين فلم ماخذ لك دينار اولادهم والكمبا انكلنا من حريش طعناهم هي بطونا ونسبنا من غنمين لياهم على ظهورنا وانه لم يبق عندهما من في المسلمين قبل ولا كبير الا هذا العبد الحبشي وهذا البعير الناصح وجرده هذه القطيفة فاذ مت فادعني ينس الي عمر رواه ابي اسى الدنيا عن ميمون بن مهران قال جاء رجل الي ابي بكر فقال السلام عليك يا حبيب رسول الله ﷺ قال من بين هؤلاء اجمعين رواه احمد في الوفاء

ترجمہ

آپ نے عائشہ سے فرمایا: کیو یہ وہ دو روایات تھیں جن کا ہم ایک دوسرے پہنچتے ہیں اور انھیں اس نے بڑے میں اور یہ دو میں ہیں، ہم پہنچتے تھے، اب تک مسلمانوں کے لئے، یہ ان سے نقل ہوا ہے، اب یہ آپ میں مروی ہے، تم نے

پس ان سب کو انہیں رو دیا نہ پانچ آپ کے انتقال کے بعد عائشہ نے انکو حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دیا حضرت عمرؓ نے فرمایا ہے
 ابوبکرؓ خدا آپ پر فخر کرے، آپ نے اپنے پیچھے آنے والوں کو (۱) میں (۱۱) (۲) اپنی لدا لیا ابوبکرؓ میں خفص سے روایت
 کرتے ہیں کہ جب امت کے تینوں حضرت ابوبکرؓ معلوم ہوئے تو آپ نے عائشہ سے فرمایا ہے بیٹی! گو ہم مسلمانوں کے
 سربراہ بنے لیکن اپنی ذات کے لئے ہم نے دینار اور درہم نہیں لئے ہاں ان کے ردی کھانوں سے اپنے پیٹ بھرے ان
 کے تحت پہنچا ہے۔ قلمیں اٹھا نہیں۔ ہمارے ہاں مسلمانوں کی قسمت میں سے تمہارا بیت کچھ مالی نہیں مگر یہ بھی غلام اور یہ
 پتی پیچھے دے دینا اور یہ پانی چادر میں پس سوجھ سے مرنے کے بعد ان کو بھی مہر کے پاس بھیج دے۔ (۳) احمد نے یحیٰ بن
 محمد بن سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے ابوبکرؓ کے پاس حاضر اسلام علیہ السلام کیا تھا آپ نے فرمایا میں ان تمام میں سے
 ایک اور (یہ نہ تو انا تھا یعنی میں کوئی بزرگ آدمی نہیں ان میں کا ایک ہوں) (۴)

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ یعنی قرآن ایتہ تمام کہتے ہیں سے تہرے بعد لوگ سخت مشقت اور تکلیف میں رہیں گے کیونکہ اسے ابوبکرؓ
 نے اپنی ذات میں کبھی بیت بھر کر روٹی نہ کھائی نہ کبھی تن بھر کر نہ پہنا اور اگر روٹی بھی کھائی ہے تو اور لوگوں کی بھی ہوئی روٹی
 اور سونے لٹائی کی۔ کھڑے پہنے تو سونے جھوٹے کپڑے زیب تن فرمائے اور وفات کے بعد جو چیزیں تمہارے پاس بیت
 انہوں کی تمہیں اسے اسی طرح دیاں کر کے سو جو لوگ تمہارے چہرہ پر رہے یا تنہیں ہوں گے ان پر تمہارے طریقہ کی رعایت
 کرنا ضروری ہوئی اور وہ بھی مرنے اور تکلیف میں غریب نہ رہیں گے۔

۲۔ حضرت حسینؑ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کا یہ کہنا تو بیکار تھا انہیں نے علیؑ اعلان سے کر دیا چنانچہ ان کے مناقب
 میں اس بات کا ذکر آتا ہے کہ انہوں نے تہہ سر اور کھانے ایک جگہ جمع نہ کئے، میٹوں اور مٹوں کوشت نہ کھاتے تھے، آنے کی
 بھی روٹی نہ کھائی، میٹوں نے پیر، پاؤں پائی جو نہ کرتے اور تہہ میں گئے تھے۔

تخریج احادیث

- ۱۔ تاریخ الخلفاء ۷۰
- ۲۔ تاریخ الخلفاء، موضوع ۳۰
- ۳۔ خلفاء اس سعد ۱، تاریخ الخلفاء ۷۵

محقق

عن ابی صالح الغفاری ان عمر بن الخطاب کان یتعاهد عمرہا کبیرۃ عیماء فی بعض
 حوائس المدینۃ من الیاس لیمسقی لہا وبقوم بامرہا فکان اذا جاءہا فوجد غیرہ قد سبقہ الیہا

فأصلح ما رأت فجاءها غير مرة كيلا يمشق إليها فرصده عمر فلما هويا بي بكر الذي يأتيها وهو يومئذ حليفة لقتل عمر أنت هو لعمرى رواه ابن عساکر عن ابن عمر قال استعمل النبي ﷺ أبا بكر على الحج في أول حجة كانت في الإسلام ثم حج رسول الله السنة المقبلة فلما قضى رسول الله واستخلف أبو بكر استعمل عمر بن الخطاب على الحج ثم حج أبو بكر من قابل فلما قبض واستخلف عمر استعمل عبد الرحمن بن عوف على الحج ثم لم يزل عمر يحج كل سنة حتى قبض فاستعمل عبد الرحمن بن عوف على الحج رواه ابن سعد عن أبي مليكة قال كان ربما سقط الخطاء من يده بي بكر الصديق فيضرب بذراع ناقه فينيخها فقتلوه

تجربہ

انہی صاحبِ غفاری سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ ایک انصافی بزرگ کی جودین کی اطراف دینی تھی اس کو باغِ غریب مری کرتے تھے اس کو پانی پلاتے اور دینی کام میں مصروف ہوتے تھے بعد پھر جب مرتے تو کوئی دوسرا شخص ان سے پہلے ہی ان بڑھیکے پاس آکر جود چاہتی درست کرکے چاہا تا حضرت عمرؓ کی مرتاس اوراد سے آئے کہ اس شخص سے بہت لے جائے چنانچہ ایک دفعہ اس کے منکر میں رہے جس کا شخص جو بڑھیکے پاس آتا اور بکرتے اور اس زندہ میں خیف تھے یہی حضرت عمرؓ نے فرمایا اپنی جان کی قسم یہ آپ (ؓ) ہی تھے میں نے بعد اس مرنے روایت کرتے ہیں کہ مسلام میں جو سب سے پہلے حج ہوا ہے اس میں رسول اللہ ﷺ نے ابو جہر کا امیر بنایا اور اس کے بعد وہاں خود حضرت حج و تشریف لے گئے پھر آپ کے انتقال کے بعد جب حضرت ابو بکرؓ خلیفہ ہوئے تو یہی ہیں آپ نے عمر بن خطابؓ کو عاصیوں کا امیر بنایا اور دوسرے سال خود تشریف لے گئے جب حضرت ابو بکرؓ وفات ہوئی اور حضرت عمرؓ خلیفہ بنے تو جن سب عبد الرحمن بن عوفؓ کو حج پر غافل بنایا اسکے بعد سے تمام عمر آپ ہی حج کرتے رہے حتیٰ کہ وفات ہوئی حضرت عمرؓ کے بعد جب عثمان بن عفانؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے عبد الرحمن بن عوفؓ کو حج پر امیر مقرر کیا (۲) وہ دوسرا انہی علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب بھی ابو بکرؓ کے ساتھ سے انہی کی مہار چھوٹ جاتی تو آپ انہی کو بخاک کر مہار دھتے۔ نوٹ کیجئے۔

تحقیقات و تعلیمات

- ۱۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ خلافت کے زمانہ میں اس قسم کے کام کرتے تھے جو دینی اور دنیاوی چوکیدار سے کرنا عار سمجھے یعنی آپؓ نے خلافت کے زمانے میں اپنے ذاتی کام بھی کسی شخص سے نہیں لے لیا اور نہ کبھی کسی سے نہ بھی دیا تو ان کو کونہ کونہ معلوم ہوتا تھا چنانچہ کتبہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر آپؓ کے ہاتھ کوئی کی مہار ہو تو اگر پرانی تو کوئی کوئی مہار اثر سے اور پھر مہار لے کر مہار ہوتے اس کے علاوہ اور بہت سے اس قسم کے کام ہمارے کئے۔ شاہ جہاںؒ کو اس کے آئے ہیں چور

حقیت کی وجہ سے ان کے دل میں اور دماغ میں کادھ تھا ہونے سے تھکے گئے۔

تحریر احادیث

درجہ العلماء ۵۵

متمن

افلا نامہ ما قصہ ولکہ؟ فقال ان حبیبی رسول اللہ امرنی ان لا اسئل الناس شیئاً ابداً
رواہ احمد علی ابن عمر قال کنن سبب موت ابی بکر وفات رسول اللہ کمد ہما زال جسمہ
یجرى حتى مات یجرى ای یقص رواہ الاحاکم عن ابن شہاب ان ابابکر والحارث بن کلدہ
کسا یا کلان خیرۃ اہلبیت لا یمس بکر فقال الحارث لا یمس بکر ارفع یدک یا حلیفہ رسول اللہ
والملئہ فہب سوسفہ وانا وانت سموت فی یوم واحد فرفع یدہ فلم یزال علیہین حتی ما عافا فی یوم
واحد عند بعضہ بعضا السنۃ رواہ الاحاکم وقد روی ابضا عن الشعبي قال ما ذا توقع من هذا
المدینا المدینۃ وقد سم رسول اللہ وابوبکر عن عائشۃ قالت اول بدء مرض ابی بکر انه اغتسل
یوم الاثنين سبع حمون من جمادی الاخری وکان یوماً

ترجمہ

تپ ہمت یوں نہیں فرماتے کہ اچھا نہ تو نہ دیکھیں آپ نے فرمایا میرے دوست رسول اللہ ﷺ نے مجھے
علم فرمادے کہ میں ان لوگوں کے کسی چیز کا سوال نہ کروں (۱) تا کہ ان لوگوں سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کی وفات کا سبب
رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات کا صدر ہوا چنانچہ ہمیشہ تپ کا جسم چھٹا گیا یہاں تک کہ وفات پائی۔ (۲) تا کہ ان میں شہاب سے
نقل کرتے ہیں (۳) ابو بکرؓ اور حارث بن کلدہ دونوں گوشت کا عظیم جو حضرت ابو بکرؓ کو کھاتے تھے یہ تھا وہاں حارث بن کلدہ
دونوں سے نہ رہے تھے ان کے میں حارث نے ابو بکرؓ سے کہا اسے غلیفہ رسول اللہ ﷺ سے اٹا ہاتھ اٹھا لیجئے خدا کی قسم میں
میں ایسا نہ ہوں ہواں بھر میں ہلاک کرنا ہے اور آپ ایک ہی ان میں گئے ابو بکرؓ نے ہاتھ اٹھا لیجئے اور دونوں پر ہونے
تھی کہ ایک سال گزرنے سے بعد ایک ہی ان میں دونوں کا انقلاب ہو گیا۔ (۴) طبعی کہتے ہیں کہ ہم اس شہس اور ایل وین
سے آیا امید۔ جس کا نام رسول اللہ ﷺ اور ابو بکرؓ سے وفات پانچ (۵) تا کہ عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ
یہ دلی کی باتہ ابی (۶) کوئی کہ آپ نے حج کے دن چھٹک کے دن غسل کی جمادی الاخری کی سات تاریخیں گزر چکی تھیں۔

تَحْقِيقَاتٌ وَعِلْمِيَّاتٌ

اور اس وقت حضرت ابو جہرہؓ کی وفات کے حادثہ میں مصلحتوں کا اتنا لحاظ نہ رہا تھا جتنے کہ آپؐ کو ایک پہاڑی نے مس کر دیا تو آپؐ نے اس کو مار ڈالا۔ اگرچہ ان میں سے چار کا ایک عاقل و نور ہے تو ان میں سے ایک کا پانی ٹپک رہا ہے۔ آپؐ کی وفات کے سبب یہ ہمارے کار میں آگیا ہے۔ میں نے اس پر غصہ کیا اور اس کی تعظیم سے نفرت پائی ہے۔

[illegible]

تخریج احادیث

- ١٠٠٠: تاريخ الحلفاء - ١
١٠٠١: تاريخ الحلفاء - ١
١٠٠٢: تاريخ الحلفاء - ١

مستقیم

[illegible]

تجزیہ

تو بعد وہ دن برابر ایسا بقاء آپ کو نمرنگ و نہر نہ گئے تھے آخر ۶۶ مثلاً بنی شیبہ ۱۲۰ ہجری ۱۱۱۱ قمری میں انتقال کیا

تذکرہ انعامیہ

درجہ الحناء ۵۹، طبقات بر صغیر ۳: ۱۵

درجہ النعیم ۶۰، صفات بر صغیر ۳: ۱۶، برجہ لامعہ جلد ۱: ۱۰۱

متمم

لَمَّا هُوَ فِي بَيْتِ نَوِيٍّ رَمَضَانَ مَجِئَتْ يَوْمَ الْاَتْبَاسِ قَالِ اَرْحُوْا فَيَسْأَلُ بِهٖ وَبِى الْاَتْبَاسِ فَرَمٰى
كَيْدًا لِّاَتْبَاسٍ وَدَعٰى لِّبَلِّ اَنْ يَّسْجَحَ رَوَاهُ اَبُو عَلِيٍّ اَلْمَدِيْنِيُّ عَنْ عَدِيْثَةٍ اَيْهَا نَسَقَتْ بِهٖ السَّبَبِ
وَمَوْجُوْكَ بِنَصِيٍّ سَعَرِ

وَبَعْضُ يَسْتَسْقِي اَلْعَسَاوِيْرَ جَدِيْدًا نَمَالُ اَلْبَدَايِيْ عَصْمَةُ اَلْاَزْهَرِي

فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَذٰلِكَ رَوٰهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِي اَسِيٍّ عِيْبَكَةَ اَنْ اَبُو بَكْرٍ اَوْعٰى اَنْ تَفْعَلَ
اِمْرَاَتُ اَلْعَسَاوِيْرَ سَبَّ عَجِيْبٍ وَبَعْضُهَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبِي بَكْرٍ رَوَاهُ اَبُو اَسِيٍّ اَلْبَدَايِي عَنْ سَعْدِ بْنِ
اَلْحَسْبِ اَنْ عَمْرُوَ صَنَعِي عَلٰى اَبِي بَكْرٍ بَيْنَ الْقُرْبِ وَالْمَسْرِ فَكَّرَ عَلَيْهِ اِلْعَارُوْهُ اَبُو سَعْدٍ عَنْ
عُرْوَةَ وَتَقَالِيْدُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ اَوْعٰى عَصْمَةَ اَنْ يَدْعُوْا اَبِي حَبِيْبٍ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَمَّا تَوَفٰى حَقُوْلُهُ
وَحَمَلُ رَاْسِهِ عَدُوْهُ كَتَفِي رَسُوْلِ اللّٰهِ وَتَقَالِيْدُ اَلْمَدِيْنِيِّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ

پھر بچھڑا ہوا۔ اس وقت خلافت کے دنوں سے دن انتقال فرما رہے تھے۔ آپ نے کہا جو کچھ وہ میں بھی سید مرتضیٰ بنوں کو
رات سے پہلے تو فی کرہاں (۱) اشار فرمائی ہیں (۲) اس وقت کی بات آپ فوت ہونے سے پہلے ہی ہو گئی تھی۔ وہ
اعلا حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کو کئی دن تک کوفتہ انبیا کے پتھر پر چڑھا
ایک نہایت بڑی مجلس کے دن کے سامنے پڑی۔ کتاب کا دور روایتوں کی فراوانی پر وہ خود کوئی فی خالفت کرتے ہیں کہ ہم
ہیں۔ ائمہ کے ہمارے چمن کو کہہ رہے ہیں (۳) اہل اللہ انبیاء میں اہل سید سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ہمارے
وہیں تھے۔ مجھے پوری بی بی (۴) اس وقت میں میں نے اس اور عبد الرحمن بن جابر میں ایک شریعت (۵) اس میں
میں نے اپنے چمن کو حضرت عمر سے روایت کیا کہ وہ میں نے وہاں نہ پڑھا تھا اور یہ شریعت میں نہیں ہو سکتا تھا کہ
اس وقت کے ہمارے اس وقت وہ میں نے وہاں نہ پڑھا تھا اور یہ شریعت میں نہیں ہو سکتا تھا کہ
اس وقت کے ہمارے اس وقت وہ میں نے وہاں نہ پڑھا تھا اور یہ شریعت میں نہیں ہو سکتا تھا کہ

تحقیقات و تعلیقات

۳۔ حضرت ابو بکرؓ کی وصیت کمال مبارک ہے یعنی نبیؐ کے بعد سے نبیؐ کی جگہ پر بیٹے اور بیٹوں کے جو میری زندگی میں نہ آئے ہیں میری عمر میں نہ آئے۔ حضرت ابو بکرؓ کی کمال حیا معلوم ہوتی ہے چنانچہ آپؓ نے ان کو صاف صاف ظاہر کر کے فرمایا اے لوگو! اللہ سے شرم کرو بخدا اس قصہ حاجت کو پہنچاؤ تو حیا کی وجہ سے اپنے منہ پر نیلے اڑال پڑا ہوں۔

تخریج احادیث

- ۱۔ طغیان ابن سعد ۲۶، مسند احمد ۵۵/۱، مطبوعہ ۱۳/۱
- ۲۔ تاریخ الخلفاء ۸۰
- ۳۔ تاریخ الخلفاء ۸۱
- ۴۔ المسند السابق

مترجم

عن ابن عمر قال نزل فی حاضرة امی بکمر عمر وطلحة و عثمان و عبد الرحمن بن ابی بکر عن ابن المسیب ان ابابکر لما مات اخرجت مكة ففعل ابو قحافة ما هذا قالوا مات انتک قال رزء حلیل من قام بالامر بعده قالوا عمر صاحبه عن مجاهد ان اباقحافة رذ میراته من ابی بکر علی ولد ابی بکر ولم یبعش ابو قحافة بعد ابی بکر الا سته اشهر وایاما ومات فی المحرم سنة اربع عشرة وهو ابن سبع وتسعين سنة عنده الاحادیث ورواه ابن عساکر فمال العلماء لم یلی الخلفاء احد فی حیاة ابیه الا ابی بکر عن ابن عمر قال ولی ابن بکر ستین وسبعة اشهر ورواه الحاکم وخرجه الواقعة من معترف ان ابابکر لما نقل دعا عبد الرحمن بن عوف فقال له اخبرنی عن عمر بن الخطاب

ترجمہ

ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ابو بکرؓ کی قبر میں عمرؓ، طلحہؓ، عثمانؓ اور عبد الرحمنؓ بن ابوبکرؓ آئے تھے (۱)۔ یہاں سے منیپ کہتے ہیں کہ جب ابو بکرؓ کا انتقال ہو گیا تو مکہ گونے انور ابوبکرؓ نے کہا یہ غور کیا ہے؟ لوگوں نے کہا تمہارا سہارا جس کا انتقال ہو گیا ہے بڑی محبت کی اور بکرؓ کے بعد خلافت پر کون کا کھم بوا؟ لوگوں نے کہا ان کے مصاحب عمرؓ (۲) جو حد کہتے ہیں کہ ابو بکرؓ نے جو میراث ابو بکرؓ سے لی تھی وہ انہیں کی اور ان کو انہیں کر دی اور ابو بکرؓ کے بعد وہ کل چھ مہینے چند دن زندہ رہے پھر مر گئے تھے

ترتیب سے سب کی حرمیں انقال کیا یہ سب حدیثیں ایسی صحیحہ کہ روایت کی ہیں۔ (۳) علماء کہتے ہیں (۴) ابوبکرؓ کے سوا کوئی شخص اپنے باپ کی زندگی میں فیضان نہیں ہوا۔ حاکم نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ ابوبکرؓ نے کل دو برس سات مہینے خلافت کی (۵) وفات کی تین طرف سے ہیں کہ جب ابوبکرؓ کی بیماری سخت ہوئی تو عبدالرحمن بن عوفؓ کو بلا کر فرما دیا مجھے عمر بن الخطابؓ کی خبر دے۔

تحقیقات و تعلیقات

۳۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے من جہد فضائل کے ایک یہ بھی ہے کہ آپ اپنے والد کی حیات میں خلیفہ ہوئے اور ان ہی کے سامنے انقال کر گئے۔ آپ کے ادویہ کی یہ فضیلت حاصل نہیں ہے اور اس کے متعلق کچھ احادیث اس کتاب کے اوائل میں بیان ہو چکی ہیں۔

تخریج احادیث

- | | |
|----|-------------------|
| ۱ | ترویج الحلفاء ۸۱۰ |
| ۲ | المصدر السابق |
| ۳ | المصدر السابق |
| ۱۵ | المصدر السابق |

مترجم

فَقَالَ مَا تَسْأَلُنِي عَنْ أَمْرِ الْإِسْلَامِ أَعَلَيْكَ مِنْهُ فَيَقُولُ أَبُو بَكْرٍ وَانْ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ وَاللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ وَابِكٍ فَبِهِ نَبِيٌّ دَعَا عِثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ ابْخِرْنِي عَنْ عَمْرِ فَقَالَ ابْخِرْنَا بِأَبِي فَقَالَ عَلِيٌّ ذَلِكَ، فَقَالَ اللَّهُمَّ عَلِمِي بِهِ أَنْ سِرِّي بِهِ خَيْرٌ مِنْ عِلَانِيَةِ وَانْ لَيْسَ لَنَا مِنْهُ وَشَوْزٌ مَعَهُمَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ وَمَيْدُ بْنُ الْحَضِرِ وَغَيْرُهُمَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَقَالَ نَسِيتُ اللَّهُمَّ أَعْمَهُ الْخَيْرِ بَعْدَكَ بِرَضِي لِرَضِي وَيَسْخَطُ لِنَسْخَطُ الَّذِي يَسِرُّ خَيْرٌ مِنَ الَّذِي يعلَنُ وَلَنْ يَلِي هَذَا الْأَمْرَ أَحَدٌ أَضْرَى عَلَيْهِ مِنْهُ، دَخَلَ عَلَيْهِ بَعْضُ الصَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ قَاتِلْ مَا نَفَى لِرَبِّكَ إِذَا سَأَلَكَ عَنْ اسْتِحْلَافِ عَمْرِ عَلَيْنَا وَقَدْ نَرَى غِلْظَهُ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا لَئِنْ خَوَّفُونِي، أَقُولُ لَكُمْ اسْتَخْلَفْتُ

ترجمہ

عبدالرحمن نے آپؓ کو اس کا کچھ سے سوال کرتے ہیں آپؓ ہی مجھ سے بہتر اسے جانتے ہیں ابوبکرؓ نے فرمایا پھر

بھی کہ جب خدا اور آپ کی رائے ان کے حق میں ہے اور اس سے انفس ہے پھر عثمان بن عفان کو بلا کر کہا مگر کئے بغیر خدا سے
 مجھے اطلاع رہا انہوں نے کہا اس باب میں آپ ہر سے زیادہ خبردار ہیں فرمایا میں خوب جانتا ہوں مگر تم بھی آگاہ عثمان نے کہا
 خدا شہد ہے مگر تم ساتھ میرا یہ اعتقاد ہے کہ اس کا باطن ظہور سے بہتر ہے اور ہم میں ان جوہر کوئی نہیں آپ نے معین بن نویر
 اور اسید بن خنیس باخبرہ و انصار و صحابہ میں جو آثار مشہور کیا اسید بن نویر نے کہا کہ میں نے بعد حضرت عمر و بہتر دیکھا
 ہوں۔ اور ان کے موقع پر بعض اور قصہ کے گل میں قصہ کرتے ہیں ان کا باطن ظہور سے بہتر ہے اس امر خلافت پر حضرت زید
 قوی کوئی اور شخص ہرگز نہیں بن سکتا اس کے بعد بعض صحابہ کے پاس آئے وہ ان میں سے ایک انفس نے کہا آپ حضرت
 عمر کا قصہ دیکھتے ہیں ہم پر (۱) انہیں حینہ خانے میں جب خدا تعالیٰ آپ سے پوچھے گا تو آپ اسے کیا جواب دیں گے اور پھر
 نے فرمایا کیا قرینہ فہم سے خوف دلاتے جو میں جواب میں عرض کروں گا اسے بار خدا میں نے ان پر حیران کن و حتمی حقیقت

عبارت۔

حقیقات و حقیقات

ان حضراتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جہد حقیقت میں سب سے پہلی رائے جس نے جان لی وہ محمد بن
 عبداللہ ہیں اور حضرت محمد کی اس طاقت کی وجہ از حقیقت یہ تھی کہ وہ سب سے آگے ہو کر حضرت عمر کے اختلاف میں کوئی
 شخص پیدا نہیں کر سکتا انہوں نے ایک امر واقعی کی اطلاع حضرت ابو بکر و عمر کی اور ان سے یہ کہ آپ علیہ السلام میں ہا کر اس امر کی
 وصیت میں میں نے اپنا اور عمر کی وصیت کو سمجھتے ہو سب کو حضرت عمر و حضرت میں شب فرمایا اور جو وصیت کرتی
 تھی ان میں سب سے زیادہ اہمیت کے باب میں اصلاح و رنگہ داری کرتے تھے کیونکہ یہ فرمائی۔

مترجم

علیہم خیر اہلک اطلع عنی ما قلت من وراء ک ثم دعا عثمان فقال اکتب:

”بسم اللہ اے محمد بن عبد اللہ! ما عہد ابو بکر بن اسی قحافۃ فی اخر عہدہ بالدنیا
 خراجہا منہا و عند اول عہدہ بالآخرۃ داخلہا فی حیث یومن الکافر و یوقن الفاجر و یصدق
 الکاذب انہی استحللت علیکم بعدی عمر بن الخطاب فاسمعوا لہ و اطیعوا انہی لم یر
 و رسولہ و ذیہ و نفسی و اباکم خیر فان عدل فذلک ظنی بہ و علمی فیہ وان بدل فلکل امرء
 ما اکتسب فالخیر اذن ولا اعلم الغیب و سبعلہ الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون و السلام

غلبہ کے درجہ اللہ و ہر گناہ نہ امر مالک کتاب فختہ ثم امر عثمان فخرج بالکتاب مختوماً فباع الناس وروایہ نہ دعا ابو بکر عمر خالباً لا وصاد بها اوصاہ بہ لہ

ترجمہ

میں نے جو تھوڑا سا ان لوگوں کو پکارا، جو تھوڑا سا بیچ میں پھر عثمان کو برا فرمایا لعمرو

امراء الجنۃ اور عمر بن الخطابؓ ہے کہ مہدیؑ کو کربلا میں ابی قحطہ نے اپنی عمر کے آخر زمانہ میں جس وقت وہ دنیا سے آخرت کی طرف نکلا، اس زمانہ میں جب وہ اس میں داخل ہوا یہ مہدیؑ کا ہے جس وقت کافروں کو جہنم ہوتا ہے اور فاجر یقین کرنے والا اور کذاب تصدیق کرنے والا ہے میں نے تم پر اپنے بعد عمر بن الخطابؓ کو وصیف بنایا سو تم اس کی سنو اور اطاعت کرو میں نے مہدیؑ کو رسول اللہ ﷺ کی اور اس کے دین اور اپنے اور تہجد کے حق میں بھائی سے تعمیر نہیں کی (یعنی حق ان مکان بصرائی کا قصد کیا) اگر عمر بن الخطابؓ اپنے آپ کو یہ میرا اعتقاد اور ظہران کے حق میں ہے اور اور ظہران میں تو ہر شخص کے لئے وہ ہے جو اس نے کیا، میں نے تو بھڑکی کا ارادہ کیا اور غیب سے واقف نہیں اور ظاہر لوگ میں قریب ہوں میں نے کوئی طرف لوٹیں گے تو ہر سلاہ اور اللہ کی رحمت انکی نہ رکت، میرے ہیں اس کتاب پر میرا لکھنے کا حکم فرمایا (۱) اور عثمانؓ کو حکم کیا وہ اس پر شدہ وصیت کو لے کر باہر نکلے اور لوگوں سے بیعت نہ لائیں گے اس سے سب راضی ہوئے پھر یہ کہ نہ مروت و غلو میں بلکہ نہ وصیت نہ لینی تھی کی۔

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ بعض راویوں میں یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کو حضورؐ کی وصیت کھسائی اور اس میں بیٹھے بیٹھے اندر رہا ترین کو پائے اس وصیت کو انہیں دیا اور تمام لوگوں کی غوثی اور رحمت مہدیؑ کے ساتھ اس تقریب کو اپنی مہم پہنچایا تمام لوگوں میں صرف حضرت علیؓ بن مہدیؑ نے اس جماعت کے مخالف رائے بیان کی اور کہا کہ اسے خلیفہ رسول خداؐ حضرت عمرؓ کے ہاتھ سے جس قدر دوسرے حق میں ہیں اور آپ انہیں ہم پر خلیفہ مقرر کرتے ہیں خدا کے سامنے اس کا کیا جواب دے؟ حضرت ابو بکر صدیقؓ یہ سن کر جوش غضب سے بھڑک اٹھے اور فرمایا کہ تو مجھے نہ کاہن نہ لہو کا نام لے کر راتا ہے وگرنہ باللہ جب خدا مجھ سے اس کی بڑھری کرے گا تو صاف صاف آجہاؤں کو بیٹھ کر حق پر بھڑک کر خلیفہ بنایا۔

تخریج احادیث

خرج من عنده فرفع ابريكر يديه فقال اللهم اني لم ارد منك الا صلاحهم ونعت عليهم الفسنة فعملت فيهم ما انت اعلم به واجتهدت لهم راسي فلو كنت عليهم خير هم والواهم عليهم واخر صلبهم على ما ارشد هم فيه عبادك وبواحبهم بيدك اصلح اللهم ولا تمه واجعله من خلائك الواسدين واصليح له رعية عن الاسود بن هلال قال قال ابريكر الصديق لاصحابه ما تقولون هي هاتين الايتين "ان الذين قالوا ارينا الله ثم استغفروا" والذين امنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم" قالوا ثم استغفروا فلم يدسوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم قالوا لقد حملتموها على غير المحسن ثم قال "قالوا اربا لله ثم استغفروا" فلم يميلوا الى اله غيره ولم يلبسوا ايمانهم بترك رواه ابو نعيم في الحلية عن عامر بن سعد السخلي عن ابي بكر الصديق في قوله

ترجمہ

اس جملے میں عربوں سے نکلی آئے اور ابریکر نے ہاتھ اٹھ کر قربان کیا تھا ان سے میں نے لوگوں کی خیر خواہی کا قصد کیا ہے اور ان پر تھوڑا خوف کرنے جو کچھ ان کے بارے میں آیات سے خوب پتا ہے میں نے اپنی رائے ان کے لئے اختیار کی جو شخص ان میں سے ہوتا ہے وہ سب سے زیادہ قوی و رتیب ملان میں سب سے زیادہ جرات مند اور سب سے زیادہ شجاع ہے ان کی باتیں میرے ہی دست قدرت میں ہیں ان کے دلیوں کا اے اللہ مسابقت کی توفیق اے اور عمرو اپنی راہ یافتہ خانہ میں مت ایک خیر فکرمندان کے روایت کو اس کے لئے مستند رکھو (ابو نعیم حیدر میں سورہ بنی ہاشم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے اپنے باریوں سے فرمایا تم ان دو آیتوں کے بارے میں یہ کہتے دو جہاں آیت کا مضمون یہ ہے جس لوگوں نے کہا ہاں ارباب اللہ ہے پھر اس پر شہادت قدم رہے تو وہ جانتی ہیں اور دوسری آیت کا مضمون یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے وہ اپنے دین کو عظیم کرے گا تو وہ سب سے زیادہ جنت میں جائیں گے ان دونوں کے کیا معنی ہوئے ان دونوں نے کہا استقامت اس کے معنی یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کو کیا اور ظلم کے معنی یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کرتے اس کے بعد عمل پر جس کی پہلی آیت کے یہ معنی ہیں کہ انہوں نے کہا ہاں ارباب اللہ ہے پھر شہادت قدم رہے جہاں اس کے معنی یہ ہیں اور دوسری آیت کے یہ معنی ہیں کہ انہوں نے اپنے ایمان کو ترک کرنے کا قصد نہ کیا۔

تحقیقات و تعلیقات

سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکرؓ نے خطبہ کے اثناء میں فرمایا اے مسلمانوں کے کروا اللہ سے شہداء و شہداء میں سے اہل بیت لقضاء حاجت کے لئے مھراش جاتے ہوں تو اپنے رب سے شہداء کرو کہ پرکھ لیاں (۳) بیتہ ہوں۔ میرا رزق نے چلی منسوب ہے عمر بن الدار سے روایت کی ہے کہ ابو بکرؓ نے فرمایا اے لوگو! اللہ سے شہداء بخدا جس اب پاخانہ میں نہ تہوں اللہ سے شہداء کر اپنی بیعت دیو پر نکاد جاتے ہوں (۴)

تحقیقات و تعلیقات

- ۱۔ ابن الخناء کلام عرب میں گالی اور دشنام کے لئے مقام ملے ہیں۔
- ۲۔ گو حضرت عثمانؓ مال دنیا کے ساتھ مشہور و مہسوس تھے مگر حضرت ابوبکرؓ نے ان سے ان ماس و منہ میں کسی وجہ سے کم نہ تھے چنانچہ اس قول سے ان کے دل حیا و یت دہی ہے اسی خبر ان سے پہلے تھی کہ اس امر میں تحریر بیان ہو چکی ہے۔

تخریج احادیث

- ۱۔ تاریخ الخلفاء، ۹۵، سیرت الخلیفہ، ۳۰/۱، حلیۃ الاولیاء، ۳۱/۱
- ۲۔ تاریخ الخلفاء، ۹۵

مترجم

رواہ عبد الرزاق فی مصنفہ عن ابن عباس قال کان ابوبکر اذا عبری رجلاً قال یس فی العزاء مصیۃ و لیس مع الجرۃ فائدة الموت اخر من مما قبلہ و اشد ما بعدہ ذکر و اشد رسول اللہ ﷺ تصغیر مصیبتکم و اعظم اللہ اجرکم رواہ ابن عباس عن انس بن عمار بن الحوئی ان ابابکر سمع جبرئیل الشاہد امر علیہم یزید ابن ابی سفیان فقال انی امر بیک بمنسوخ لانی لا تقطوا امرأۃ ولا صبیاً ولا کبیراً و لا تقطع شجر امیراً ولا تحرقوا غاراً ولا تعثر غاراً ولا تعبروا الا لما کله ولا تعرفن فحلاً ولا تحرقه ولا تعلق ولا تجس رواہ الترمذی عن انس بن عمار قال قال عصب ابوبکر عن رجل فاشد علیہ عصبہ حد افقلت یا خلیتہ رسول اللہ اصرب عصبہ فان و یلک ما ہی لا حد بعد رسول اللہ ﷺ

ترجمہ

انہیں عساکر اہل بیت سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر جب کسی کی تعزیت کرتے تو کہتے جس مصیبت میں میرا ہوا مصیبت نہیں جزا و جزا میری کوئی فائدہ نہیں موت اس چیز سے جو اس کے پہلے ہے آسان ہے اور جو چیز اس کے بعد ہے اس سے سخت ہے۔ رسول اللہ کی موت یاد کر تمہاری مصیبت چھوٹی ہو جائے گی اور حق سبحانہ تمہیں ثواب دے گا۔ (۱) امام بخاری اور اہل انوار اس سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے شام کی طرف لشکر بھیجے اور یہ بنی امیہ ان کو ان پر امیر بنے یا چلے وقت آپ نے فرمایا میں دس خصلتوں کی تمہیں نصرت کر رہا ہوں:

(۱) عساکر کو قتل نہ کرو۔

(۲) بچیں کو نہ رو۔

(۳) ضعیف بزرگ کو ہاتھ نہ لگاؤ۔

(۴) بچل دار و درخت نہ کاٹو۔

(۵) ہستی کو ویران نہ کرو۔

(۶) اونٹ بکری کی بچہ گھاسنے سے کونے میں سے نہ کاٹو۔

(۷) کھجور کے درخت کو موت نہ دے۔

(۸) خیمہ نہ مت آرو۔

(۹) نہ سردی نہ کرو۔

(۱۰) کھجور کے درخت کو موت نہ دے۔ (۲) احمد ابوداؤد اور نسائی ابوبرزہ سلمی سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ کو ایک شخص نے سخت رنج ہوا۔ آپ اس پر بہت غصہ ہوئے میں نے کہا اے غلبہ رسول خدا! اس کی گردن ماروں فرمایا تجھے فریابی ہو یہ رسول خدا ﷺ کے بعد کسی کو جا کر نہیں۔ (۳)

تحقیقات و تعلیقات

۳۔ یعنی مجھے یقین نہیں کہ کسی تواریخ میں سے تکلیف دہ اور اپنے دہہ لینے کی وجہ سے کسی کو ستاؤں رسول خدا ﷺ نے جب کسی ایسے بد بخت کو دیکھا تو آپ نے اُرد گرد کا مٹا دیا مگر جب اس کے سب سے تمدن کے معاملات اور شرع میں فتوے واقع ہوئے تو آپ نے اسے قتل نہ فرمایا۔

تخریج احادیث

(۱) ترمذی، المعلفاء، ۹۱، ۹۲

(۲) تاریخ طبری، ۳۹۶/۲، ابن الاثیر، ۷۷۱، ۷۷۲

استیذان سے کہنے پر چاہئے ایک مرتبہ کہ آپ کا نام تجھے یاد اور آپ نے یاد دل کھا یا غلام تے جا کہ میں خدا جل جلالہ سے ہے ایک شخص کو کہہ دوں تم کو اس میں ہم کو اس سے بھی طرح اس آیت کے بعد جو کہ فریب دی تھے واسطے یہ کام کیا تھا آپ نے یہ ان کے احوال کو بھی کر کے دیا۔

تخریج احادیث

۱. جامع الحفظ، ۹۹

۲. مجمع مختلف، ۱۰۰

مقرر

فقد حصل خلاصا ممیضا اوجبکم بتقوی الله و لا اعتصام بامر الله الذی شرع لکم وهدکم
به فان حو اجمع ھدی الا سلام بعد کلمۃ الا خلاص التسمیع والطاعة لمن ولاه الله امرکم فانه
من یطع الله واولی الامر بالامر بالمعروف والنہی عن المنکر فقد اطلع وادی الذی عبیه من الحق
واباکم و تمناع النہوی فقد اطلع من حفظ من النہوی والنظم والغضب وایاکم والصحو و ما فخر
من خلق من مراب ثم الی التراب بعد ثم با کلمۃ الدوام ھو النہو حی وغدا مت فاعلموا و ما یوم
وساعة ساعة وتوفوا ادعاء المستنود وغدا والنسبکم من المعونی واصبروا فان العمل کلمۃ بالصبر
والحذر والوالحذر بنفع واعصوا والعقل یقبل وحذروا بما حذرکم الله من عذابه وساروا فیما
وعداکم لئلا من رحمتہ و اقبوا و انغمسوا و توفوا و توفوا الله قد بین لکم ما ھلک به من کان
فیکم وما احببہ من یحافظ لکم

ترجمہ

میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور خیر پر چڑھنے کی تمہارے لئے مقرر کیا اور اس کے ساتھ تمہیں ہدایت کی پڑھنا مارنے
کی وصیت کرتا ہوں تحقیق تمہارا خدا (اللہ) بعد سلام کے ہدایت کا منبع ان لوگوں کی رحمت اور احاطت کرتا ہے جن کو اللہ
نے تم پر امیر بنا دیا جو اس نے اللہ اور مجھے بت کرنے کے لئے نازل کرنے والوں کی بت سے منع کرنے والوں کی احاطت کی اس
نے مراد پائی اور جو اس کے ہر حق قہار اور پرکاش اپنی باتوں کو خواہش کی بات سے بچاؤ کر کے جو شخص نوازش سے منع ہے،
غضب سے محفوظ رہا اور نجات پہنچا اور اپنے آپ کو غلطی سے بچاؤ اور کیا فخر کے نازل ہے وہ شخص جو خاک سے پیدا ہوا اور
خاک ہی میں پائے گا کچھ نیچے سے کھڑا کرنا کہیں سے کو وہ آج زندہ ہے مگر کل مردہ سو آج کا کام آج ہی کر لو اور اس

وقت کا مکمل دامن سے وقت کے ہر لمحہ پر پک چھوڑ دیا۔ غلو میں کی پرمانہ سے بچا اور اپنی جان کو مردوں میں شمار کر دیا۔ عجب کچھ کر لیا۔
 نقل کا کام سر پر موقوف ہیں اور ہر وقت کرتے رہو اور شغل و کسب ہے اور عمل کرو میں مقبول رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول
 خدا سے تمہیں ڈرایا ہے اس سے ڈرتے رہو اور جس وقت کافر سے وعدہ کیا ہے اس میں جہد کی راہ کھجوا اور وہاں تک پہنچو۔ پتہ
 اور ابھی مخرج پتہ۔ تحقیق جن لوگوں کو اہل بیت نے قتل سے پہلے خدا سے جاکر یہاں تک بھی طرح بیان کر دیا اور جنہیں قتل
 سے پہلے جس سے نجات دلائی گئی تھی وہ یہ کہ یہ ہے۔

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ کلمہ اخلاص سے مراد کلمہ توحید ہے یعنی اللہ ہی مہدائیت اور اس کے دامن کی رحمت کے آراء اور افکار کے بعد
 اہل فریہ میں سب سے افضل اور جامع میری ہی امت ہے مگر یہی وقت تھا کہ اللہ رسول کے علم کے موافق ہو اور سب کو
 امیر ہو و شہداء و رسول کے مخالف حکم کے اس وقت اسی اطاعت نہ کر سہیں کہ صحیح سرکاروں سے نہایت دور ہے۔

متن

قد بین لکم فی کتابہ حلالہ و حرامہ و ما یحب من الاعمال و ما یکرہ فامی لا الہ الا
 و فی نفسی مضاعف اللہ المستعان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ و اعلمو انکم ما حلصتمو لہ من اعمالکم
 فریکم اطعمم و حرطکم حفظکم و ما نظروا عنہ بہ ندینکم ما جعلوہ نواہی بین یدیکم
 نستوفوا لسلطانکم و نعطو اجور انکم حین ففرکم و حاجتکم الیہا تم نکر و اعباد اللہ فی اخوانکم
 و صاحبکم الذین مصو افلور و اعلیٰ ما فدمر افافامو اعلہ و حلوا فی الشفاء و السعاده فیہا
 بعد الموت ان اللہ لیس لہ شریک و لیس بینہ و بین احد من خلقہ سبب بعضہ حیرا ولا بصرف
 عنہ سوء الا بطاعنہ و اتباع امرہ فانہ الا خیر فی خیر بعدہ النار ولا شر فی شر بعدہ الجنة افول
 قولی هذا و استغفر اللہ العظیم لی و لکم و صمو اعلیٰ نبیکم ﷺ

ترجمہ

طالع و حرام اور جو مل تمہارے لئے کر دیا ہے محبوب تھے سب کے سب اس نے اپنی کتاب میں تمہارے لئے بیان کر
 دیئے میں اپنی اور تمہاری خیر خواہی میں تمہیں نہ کروں گا اللہ سے مدد مانگتے ہیں کہ ہم کو رانہوں سے بچائے اور نبی کا مکتب قوت
 نہیں مگر ان کی مدد سے اور جو ناسا ہے کہ جو اعمال کا اہل اللہ کے واسطے قرآن کے سوا اپنے رب کی اطاعت ہی ہے اپنے حصہ کی

ترجمہ

اور اللہ کی رحمت اس کی برکت ان پر بھیجی۔ (۱) حاتم اور یحییٰ عبداللہ بن حکیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے ہمیں خطبہ سنایا سو اللہ کی حمد کی اور جس تعریف کے وہ لائق تھا، وہ تعریف کر کے فرمایا: "میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور خواہش کو خوف کے ساتھ ملانے کی وصیت کرتا ہوں۔" کچھ اللہ نے حضرت زکریا اور ان کے اہل بیت کی اس وجہ سے شافریائی (چن چہ قرآن پاک میں ارشاد فرمایا) کہ: "بھلائیوں میں جلدی کرتے اور ہمیں رغبت اور خوف کے ساتھ پکارتے اور ہمارے حق لئے عاجزی کرتے تھے پھر اسے خدا کے بندہ! خوب چاہو کہ حق سبحانہ نے تمہاری جانوں کو اپنے حق میں گروی رکھا ہے اور اس پر تم سے جلد بھی لیا ہے۔ اور تمہاری دنیا کو حق کے عوض میں خرید لیا ہے۔ یہ اللہ کی کتاب تم میں موجود ہے جس کا نور بھی نہ بجھے گا اس کے غائب کبھی تم ہوں گے سو اس سے اندھیرے دن کے لئے روشنی طلب کرو۔ بے شک اس سے اپنی عبادت سکھ لئے تمہیں پیدا کیا اور مرنا، کاتبین تم پر مقرر کئے جو تم کرتے ہو وہ جانتے اور لکھتے ہیں۔ اے اللہ کے بندو! بھی جانو کہ تم صبح اور شام ایسے وقت میں کرتے ہو جس کا تم سے پوشیدہ ہے اگر تم سے ہو سکے کہ تمام اوقات کے گزرنے کی حالت میں اللہ کے عمل میں رہو تو بہت بہتر ہے۔

تخریج احادیث

تاریخ الخلفاء ۱۰۰، ۱۰۱

متن

وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا ذَلِكَ إِلَّا بِالْإِذْنِ مِنَ اللَّهِ سَابِقُوا فِي أَعْمَالِكُمْ قَبْلَ أَنْ يَنْقَضِيَ أَجَالُكُمْ فَتُرَدُّكُمْ إِلَى أَسْوَأِ أَعْمَالِكُمْ فَإِنْ قَوْمًا جَعَلُوا أَجَالَهُمْ لِقَابِهِمْ يُقْبِرُ هُمْ وَنَسُوا أَنْفُسَهُمْ فَمَا تَجِدُوا أَجَالَ هُمْ فَالْوَحَا! لَمْ يَنْجُ الْفُجَاءُ الْفَانِ وَرَأَيْتُمْ طَالِبًا حَتَّىٰ آمُرَ بِهِ سَرِيعَ رِوَاةِ الْحَاكِمِ وَابِي هَفِي
عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ كَانَ يَقُولُ فِي غَطَابَتِهِ إِنَّ الْوَضَاعَةَ الْحَسَنَةَ وَجْهَهُم
الْمُجْبُونَ بِشِبَاهِهِمْ؟ أَيْنَ الْمُلُوكُ الْفُجَاءُ بَنُو الْمَدَائِنِ وَحَصَنُوا هَا؟ أَيْنَ الَّذِينَ كَانُوا يَعْتَظُونَ الْقَلْبَةَ
فِي مَوَاطِنِ الْحَرْبِ؟ لَمْ تَضَعُضْ أَرْكَانَهُمْ حِينَ أَخْنَىٰ بِهِمُ الدَّهْرُ وَاصْبَحُوا فِي ظِلْمَاتِ الْقُبُورِ؟
الْبُحَا! الْوَحَا! لَمْ يَنْجُ الْفُجَاءُ الْفَانِ وَرَأَيْتُمْ طَالِبًا حَتَّىٰ آمُرَ بِهِ سَرِيعَ رِوَاةِ الْحَاكِمِ وَابِي هَفِي
عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ كَانَ يَقُولُ فِي غَطَابَتِهِ إِنَّ الْوَضَاعَةَ الْحَسَنَةَ وَجْهَهُم
الْمُجْبُونَ بِشِبَاهِهِمْ؟ أَيْنَ الْمُلُوكُ الْفُجَاءُ بَنُو الْمَدَائِنِ وَحَصَنُوا هَا؟ أَيْنَ الَّذِينَ كَانُوا يَعْتَظُونَ الْقَلْبَةَ
فِي مَوَاطِنِ الْحَرْبِ؟ لَمْ تَضَعُضْ أَرْكَانَهُمْ حِينَ أَخْنَىٰ بِهِمُ الدَّهْرُ وَاصْبَحُوا فِي ظِلْمَاتِ الْقُبُورِ؟
الْبُحَا! الْوَحَا! لَمْ يَنْجُ الْفُجَاءُ الْفَانِ وَرَأَيْتُمْ طَالِبًا حَتَّىٰ آمُرَ بِهِ سَرِيعَ رِوَاةِ الْحَاكِمِ وَابِي هَفِي

حسبک منہب ما جعلہ فی طبک او لغبہ علی ظہرک و اعلم انہ من صلی الصلوٰۃ الخمس
لا یمسح فی دمعہ اللہ ویسی ہی دمعہ اللہ فلا تفسل احد امن اہل ذمۃ اللہ فتخبر واللہ فی ذمۃ
للہ فیکک اللہ فی النار عی وحبک ردو الہمد انی فی التوحد کن معاویۃ بن خرفہ

ترجمہ

ماہر مروجہ علماء کے قلمی نہیں کر سکتے اپنی افواہات کے گھڑنے سے پہلے ان میں بھلائی کے ساتھ بھلائی کرو
میں دعوہ دیتا ہوں کہ وہ لوگوں کے خلاف نہیں مجھ میں ایک فکر ہے میں ایک قوم کے اپنے حقوق و مصالح کو راز اور پائی جانوں
وہ لوگوں کے سامنے ہیں انہوں نے ہونے سے تمہیں انہوں میں مل نہیں پڑی ہو۔ (کہ بہت بہت لکھل ہے) اور تمہارے
پیشے ایک ہی ہوتا ہے (یعنی موت) اس کے بعد تو ماضی کا نقل (۱) کو جانیں گے۔ اہم احمد نے یہ میں اور انہیں
میں میں جی میں ان کے نقش کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر اپنے خطبہ میں فرماتے تھے "وہ لوگ جن کے سولہ خولہ میں ہیں پتھر
تھے، وہ لوگ جو ان کے آگے تھے انہوں میں حب بادشاہوں کے بڑی بڑی بیگاری کے شہر بنائے وہ کہاں ہیں؟ وہ لوگ جو ان
کے ماضی میں پیدا ہوئے تھے کہاں گئے؟ حب ان کی یہ ایک اور یہ تو ان کی کوئی پست ہو گئے اور قبروں کے اندر میراں میں
ہوئے ہیں۔ میں نے یہ میں بدی اور انہوں نے نہ ہونے دیا۔ (۲) اہم احمد نے یہ میں حضرت عثمان فارسی سے روایت
کرتے ہیں کہ میں نے وہ لوگ نہ پاں نہ کر کے کچھ سے بعد کچھ فرمایا اب سہمان اللہ سے ذرا دور جان لو کہ قریب زمانہ
میں فتیہ ہوئی۔ مرتبہ احساس میں ان چیز کے جو بیت میں مال لے اور پیٹہ و خاک لے اور کھوت دیکھو، جان!
وہ لوگ باغ میں زمین نہ ہوتے تھے وہ لوگ اس میں کچھ و شمر کر ۲ ہے سو تو اللہ کے اہل احمد میں سے کسی کو نقل کر! کیونکہ ایسے
لوگوں کو زمانہ سے احمد میں مدد ملتی کہ ان کے پاس اس وقت اللہ تھے وہ خدا دوزخ میں ڈالے گا (۳)۔ عید بن منصور اپنے
کتاب میں یہ بیان کرتا ہے؟

تحقیق و تعلیقات

مفسرین میں سے ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ دہوئے تو حضرت ابو بکر صدیق نے آپ کی عیادت کی یہی کریم
بنو ہاشم و آلہ و انبیاء و اہل بیت و صحابہ کرام و پیغمبر حضور کریم ﷺ کی عیادت و تشریف لے گئے اللہ نے ابو بکر
صدیق و عثمان بن عفان و عقیل بن ابی ریحان و عثمان بن عفان و عثمان بن عفان و عثمان بن عفان و عثمان بن عفان

مرحوم الحبيب + لمرصت من حضری علیہ

مسی عیادی + عشیق من نظری الیہ

تحریر احادیث

تاریخ الخلفاء ۱۰۲

المرجع النافع

مقنن

ان ابوبکر الصديق يقول في دعائه: " اللهم اجعل خير عسري اخوه وخير عملي خواتمه
 وخير ابني يوم لفسانك رواه سعيد بن منصور في سننه عن الحسن فان بلغني ان
 اسكر الصديق كان يقول في دعائه اللهم ابي اسئلك ان تدني من خير لي في عاقبة الامر اللهم
 اجعل احرم ما تعطيني من العسر وهو انك والدرجات العلى من جيات انعمه رواه احمد في
 الزهد عن عوف بن عبد الله قال قال ابو بكر من استطاع ان يبكى فليبك ولا فليباك رواه احمد في
 الزهد عن عروة عن ابي بكر قال اهلكت ايام الاحمر ان الذهب والرفق رواه احمد في الزهد
 عن عبيد بن ليبة السعدي انه قدم على ابي بكر فقال: " الا كل شيء ما خلا الله باطل " فقال
 صدقت فقال: " وكل نعيم لا محالة زائل " قال كذبت " عبد الله نعيم لا يورث " فلما ولى ابو بكر
 قال ربما قال الشاعر الكلمة من الحكمة رواه عبد الله بن احمد بن حنبل في روايته الزهد عن
 معاذ بن جبل قال دخل ابو بكر حائطا واذا بدسي في طين شجرة فتفلس الضعفاء ثم قال طوبى
 لك يا طير انا كل من الشجر ونستظل بالشجر ونصير الى غير حساب يا ليت!

ترجمہ

ان مروی روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر اپنی دامائیں فرما رہے تھے ہر خدیجہ میری بہترین عورت تھی اور
 میرا مقام اور تم بہترین عورت تھی اور میرے بہترین دنوں کا دن اپنی ملاقات کا دن تھا۔ (۱) امام زہد میں حسن سے روایت
 کرتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ ابو بکر اپنی دامائیں فرماتے تھے اے اس عورت جو تھوڑے دنوں کا نکاح کر کے میرے
 لئے بھلی ہو اسے اللہ ابو مجھے بھلائی تو حمایت فرمائے وہ سب سے آخری عورتی رشتہ مندی اور جنات میں ہے۔ (۲) امام زہد میں مروی ہے کہ ابو بکر نے فرمایا جو روئے تو وہ خوب ہے اور جو روئے تو وہ
 قصداً وہ ہے۔ (۳) امام احمد زہد میں مروی ہے کہ ابو بکر نے فرمایا عورت کو اگر برف چھوے تو اسے سوئے اور

زمرہ نے ہاک کیا (۳) عبد اللہ بن مسعود نے روانہ ازہد میں کہا ہے کہ: لوید شرا ایک دن حضرت ابو بکرؓ کے پاس آیا اور کہا: "واللہ جو چیز ہے، اٹل ہے، آپ سے فرمانیہ تو قیام۔ پھر میرے یہ۔ بہ نعمت ضرور اٹل ہوئے وہی ہے ابو بکرؓ نے فرمایا: "جوت ہوا اللہ کے پاس جو تمہیں ہیں ان کو ذوال نہیں جب لید چاہیں تو آپ نے فرمایا: "مکی شرا حضرت کی بات بھی سہا دتا ہے۔ (۵) فامہ معالین جمل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ ایک ہاں میں گئے ایک پرندہ نور دور دست کے سایہ میں رکیو کر رہا۔ (۶) صحیح کوثر میں ہے: ہاں اور اچھے خوشی دور دست سے کھانا اور ان کے سایہ میں آرام پاتا ہے (حضرت میں) حساب کے کئے مذاہب کے اندیشہ ہے۔ پابے کاش:

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ امام شعرائی نے اپنی کتاب طبقات میں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا: "بہت سے کلمات نقل کئے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ: کڑا اٹل فرماتے تھے: "کیس کیس القوی، و احمق انحق الفجور، و اکذب الکذب العیانہ"۔ یعنی قوی سے بڑھ کر کوئی عقل نہیں اور قور سے زیادہ کوئی عقل نہیں، اداہات سے زیادہ کوئی راقی نہیں اور فہم سے بڑھ کر کوئی روح نہیں کھی چن بھی فرماتے تھے: "ان هذا الامر لا یصلح آخره الا ما صلح به اوله ولا یحتمله الا الفتلکم بقدرته و المتکلمه لنفسه"

تخریج احادیث

- ۱۔ تاریخ الخلفاء ۱۰۳۰
- ۲۔ المصدر السابق
- ۳۔ المصدر السابق
- ۴۔ المصدر السابق
- ۵۔ المصدر السابق

مترن

ابوبکر مطلقاً: رواہ ابو حاتم عن الاصمعی قال کان ابوبکر اذا مدح قال اللهم است اعلم منی بنفسی وانا اعلمه بنفسی منهم اللهم اجعلنی خیر امما یظنون واعمر لی بما لا یعلمون ولا یتواخذونی بما یقولون رواہ ابن عساکر عن مجاهد قال کان ابن الزبیر اذا قام فی الصلوة کانہ عود من الخشوع قال وحدثت ان ابوبکر کان کذلک رواہ احمد فی الزهد عن الحسن قال قال ابوبکر وائله لو ددت انی کنت هذه الشجرة نوکل وتمض عن فائدة قال

بلغنی ان ابا بکر قال وحدثت انی حضرتنا کنتی الدواب عن حمزة بن جيب قال حضرت ابو ذر
ابن ابی بکر الصديق فجعلی یحفظ الی وسادة فلما تفرق قالوا لابی بکر "رأیا ابنک
یلحظ الی وسادة فدفعوه عن الرسادة فرجدها تحتها خمسة دنانیر انما یضرب ابوبکر بیده
علی الاخری یرجع ویقول انالله وانالیه راجعون یا فلان ما حسبت جلدک یسرع لہا رواہما
احمد فی الزهد عن محمد بن سیرین قال لم یکن احد بعد النبی ﷺ اہیب لہما لہ یعلم من
ابی بکر ولم یکن احد بعد ابی بکر اہیب لہما لہ یعلم من عمر ان ابا بکر نزلت بد فضبت فلم یجد
لیس فی کتاب اللہ اصلا ولا فی السنة اثر فقال اجتمعوا لابی فان کان صوابا فمن اللہ وان یکن
خطا فمینی واستغفر اللہ رواہ ابن سعد عن ابی بکر الصديق قال لا حرج سار عدلاھا الی
بکرتک حلفی فی ثوب واحد رواہ أبو یعلیٰ

ترجمہ

ابو بکرؓ میں ہوتا۔ (۱) امام مسلم سے منقول ہے کہ حضرت ابو بکرؓ جب کوئی مرتبہ کرتا تو آپ فرماتے خداوند! آج مجھے میرے نکم سے زیادہ بہتر ہے اور میرا آپے نکم کا کوئی سے زیادہ واقف ہوں اسے خدا میرے حق میں جس چیز کا دوست مان کر ہے میں مجھے اس سے بہتر قرار دیر۔ جن امور سے اللہ نکم بخش دے اور ان کے کہنے پر میرا موافق نہ کر۔ (۲) مجھ سے کہ امت زبیرؓ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو خشوع کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا کہ یا ایک کھڑی کھڑی ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ ابو بکرؓ بھی ایسے ہی تھے۔ (۳) سن کہتے ہیں ابو بکرؓ فرمایا کرتے تھے کاش میں پر دست ہوں کہ لوگ کھاتے اور ذکر کا ہمیں لاتے۔ تو دے نہ کھاتے نہ پینے کہ ابو بکرؓ نے بنا کاش میں نکم ہی ہوتا کہ مجھے ہانا۔ (۴) چوتھے امام احمد نے زہد میں خزانہ میں حبیب سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کے بیٹے کا جب وقت وفات قریب ہوا تو وہ گھڑی گھڑی کلی کو دیکھتے تھے وفات کے بعد ابو بکرؓ سے آؤں نے یہ ان کیا کہ ہم نے آپ کے سب جہاز اسے کو دیکھا۔ وہ کلی کو اٹھ پٹ کر رہے تھے سو میت کو جب تمیز سے مل گیا کہ میں وہاں کے نیچے سے پانچ چھ رینار پائے حضرت ابو بکرؓ ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر ماتے اور اسے اللہ و افاضیہ راجعون فرما کر کہتے تھے اسے لٹانے میں میں لٹان کرتا کہ تیرا ہم اس سے قطع ہو۔ (۵) ابن سعد محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد کوئی ایسا شخص نہ نکم کہ جو اہم کی وجہ سے ابو بکرؓ سے زیادہ خوف والا ہو (یعنی جو چیز ابو بکرؓ نہ پائے اس میں اصل ایسے سے سب سے زائد خائف تھے) اور ابو بکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ سے زیادہ خوف والا کوئی شخص اس باب میں تھا حضرت ابو بکرؓ کے پاس ایک ایسا مقدس آیا کہ جس میں اس کے

لئے نہ تو کتاب اللہ میں کوئی اصل تھی نہ سنت میں کوئی اثر تھا آپ نے فرمایا: اس میں اپنی رائے سے اجتہاد کرتا ہوں اگر صواب واقع ہو تو من جانب اللہ ہے اور اگر خطا ہو تو میری طرف ہے اور میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں (۶) ابوبعلی کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے آخر عمر میں جو نماز پڑھی وہ میرے پیچھے ایک کپڑے میں پڑھی تھی۔ (۷)

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ اکثر اوقات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زبان پر اس کلمہ کا ورد رہتا اور ہر روز دس الی ستر بار دہن الی شجرة لی حسب عبد مومن نجاہد کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق جب نماز میں کھڑے ہوتے تو گویا ایک ککڑی ہوتے تھے پھر خوشحضور چپ چاپ سنتی کہ لت آپ پر طاری رہتی حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: ”لیسلی کنت شجرة تعصد ثم نسوکل“ یعنی کاش میں کوئی ایسا درخت ہوتا کہ لوگ مجھے توڑ کر کھاتے اور کبھی کبھی اپنی زبان کی نوک پکڑ کر فرماتے تھے: ”هذه الذی اور حتی الاموار د“ یعنی اس زبان نے مجھے بدکتوں میں ڈال دیا۔

تخریج احادیث

- (۱) کتاب الحلیۃ لابی نعیم : ۳۲/۱
- (۲) مصنف ابن ابی شیبہ : ۱۳۴/۸
- (۳) زوالہ الخفاء : ۸۳/۳۳
- (۴) زوالہ الخفاء : ۸۳/۳۰
- (۵) تاریخ الخلفاء : ۱۰۵

فصل

فیما ورد عنہ فی تعبیر الرؤیا

عن عمر و بن شریل قال قال رسول اللہ اریتمی رؤیت غنم سود ثم اریتمی غنم بیض حتی ما تری السود فیہا فقال ابوبکر یا رسول اللہ ان الغنم السود فانہا العرب یسلمون ویکثرون والغنم البیض الاعاجم یسلمون حتی لا یری العرب فیہم من کثر تبهم لقان رسول اللہ : ”کذلک عبر ما الملک سحر“ نزل علی رواہ سعد بن منصور عن ابن شہاب قال رای رسول اللہ رؤیا فقصھا علی ابی بکر فقال رایتم کانی استیغت انا و انت درجۃ فسیقتک بمعرفائین ونصف قال یا رسول یتقیک اللہ الی مغفرۃ ورحمۃ و اعیش بعدک منین وصفارواہ ابن

عبدالرحمن وابو عتیق ابن عبدالرحمن واسمہ محمد رواہ الطبرانی عن عائشہ قالت لما اسلم
لہ واحد من المهاجرین الا ابی بکر رواہ ابن عساکر عن اسحاق قال کان امین اصحاب رسول
اللہ ابوبکر الصديق وسهيل بن عمرو بن بضاء رواہ البزار وابن سعد بسند حسن عن أسماء
بنت ابی بکر الصديق قالت لما کنی عام الفصح

ترجمہ

چنانچہ میں نے بکراؤ لکھنے کے وقت بولے کہ جب آپ نے فرمایا اے عائشہ! میرے ان تمویہوں پر نہ مان بکراؤ (۱)۔
ابوبکر جیتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ سے لوگوں نے کہا: اے غیثہ رسول خدا! ابی بکرؓ سے آپ کسی کو ایسے بکراؤ نہیں دیتے انہوں
نے فرمایا کہ میں انکی عزت تو خوب بہ ناکاروں کو انکی عزت کو دینا ہے طے کرنا چاہتے تھے انہوں (۲)۔ احمد زہری میں کہتے ہیں
کہ حضرت ابوبکرؓ نے قسمت کا بلی تقسیم کیا اور سب کو برابر دینا حضرت عمرؓ نے آپ سے کہا ابی بکرؓ اور ان غیروں میں آپ
نہ ہر حصہ بانٹتے ہیں حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا دنیا دارنا ہے اور بقرین وارث اسکا واقعی ہوتا ہے اور انکی بزرگی تو ثواب میں ہے۔
(۳)۔ احمد نے ابوبکرؓ بن مضمر سے روایت کی ہے کہ ابوبکرؓ تو ترمیوں میں روضہ رکھتے اور جاراؤں میں انگارے کرتے تھے۔
(۴)۔ ابن سعد حرم سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ انکی کا تحفہ "نعمہ الخادۃ النعمۃ" (۵)۔ جہاں ابی موسیٰ بن عقبہ سے
روایت کرتے ہیں کہ ہم ان پر مخصوص کے سوا اور کسی چار آدمی جن کے بیٹے پڑتے تھے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی،
نہیں جانتے۔ ابوبکرؓ (۶)۔ ان کے بیٹے ابوبکر صدیقؓ۔ (۷)۔ ان کے صاحبزادے عبدالرحمن

۱۔ عبد الرحمن کے بیٹے ابوبکرؓ (۸)۔

(۹)۔ ان کے والد ابی بکرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ کے سوا مهاجرین میں سے اور کسی کے والدین ایمان نہیں
لے لی۔ (۱۰)۔ اور ہزاروں مسلمانوں کی بات حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ اور سہیل بن عمروؓ کے سوا ان کے سوا
اصحاب رسول ﷺ میں اور کوئی نہ تھا۔ (۱۱)۔ سہیلؓ اور ان میں ان روایت ابی بکرؓ سے کرتے ہیں کہ جب فتح مکہ کا سال ہوا۔

تحریق احادیث

۱۔ صحیح البخاری، ج ۱، ص ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵

۲۔ عبد اللہ، ج ۲، ص ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴

۳۔ صحیح البخاری، ج ۱، ص ۱۰۴

۴۔ صحیح البخاری، ج ۱، ص ۱۰۵

۵۔ تصنیف ابن

حیرت انگیز لایسی فتحاً فی غلبہ الخیل و فی عقیقہ طوق من ورق فافطعہ اسمن من عقیقہ فند دخی رسول اللہ المسجد قال ابو بکر قال اسند اللہ والاسلام طوق احتی فو اللہ ما احسنہ احد تم و فی الذلیہ فند جاء احد فتلا یا احتی احسی طوفک فو اللہ ان الامانۃ الیہ ہی الناس تغنیہ رواہ البیہقی فی دلائل النبوة عن اسی مالک قال کان ابو بکر اذا احسی علی السبب قال انہم عبدک اسیدہ النبال ولا ہل ولا اعتبار والذنب عظمہ وانت غفور رحیم رواہ ابن القاسم عن جیس بن اسی حارث بن جہ و رجل النی اسی بکر فتلا یا اسی یرید ان یا حد ما نسی کلہ یحاجہ فقال لایہ انما لک من مالہ یا بکتیک فضل یا حلیفہ رسول اللہ الیس قد قال رسول اللہ یؤتی الناس وما لک لاسک قال نعم وانما یعنی بذلک الغفۃ رواہ البیہقی و اخروج ابن القاسم ان الامیر انی یوحل اسنی من اسیہ فتلا ابو بکر اضرب الراس فان الشیطان فی الراس عن سالم بن عبیدہ اللہ قال کان ابو بکر تصدق بقول فی فہ بنی و بین الفجر حتی المسحر رواہ الدارقطنی

ترجمہ

تو ابو قحیفہ نے اپنی مائیں و ان کی زبان میں یہ نذر کا کھوتہ قرار میں چند سواریں سے اور ایک غنم نے ان زبان سے خواہے یہ وہی رسول اللہ کا کھوتہ قرار میں آئے تو لوگوں نے کہہ دیا کہ یہ اللہ اور اسلام کا اعلان ہے اور اپنی زبان کا کھوتہ قرار میں وہی نے جواب دیا یا بکر ابوی میں ہی غرض فرمادے کہ اب آپ نے فرمایا۔ ان لوگوں پر جو اللہ کی قسم تھی کہ اس میں امالت قتل ہے۔ (۱) ان لوگوں کو کہ سے روایت کرتے ہیں کہ اب ابو بکر اسی بیت پر تہہ پڑھتے تو فرماتے ہاں اللہ اس سے بندہ کو اس کے مال و مال اور کچھ سے تیرے پروردگار کا نام پڑے مرنے والے کو اور یہاں ہے۔ انکلی نے لیس میں اہل حازم سے روایت کی ہے۔ ایک غنم نے حضرت ابو بکر کے پاس آکر کہا میرا بچہ تیری ہے اور میرا بچہ مال کا ہے یا چاہے آپ نے اس کے بچے سے کہ بہت مال تجھے کافی دوسرے اس قدر دینا چاہے کہ اس کے بچے کو رسول اللہ کا کھوتہ قرار میں لے کر آئے تو اس سے کہہ دیا کہ تو اس سے تیرے بچے کا ہے۔ (۲) حضرت ابو بکر نے

تبع النبي ﷺ وحده وصحبه إن أبكر كان يصلون لهم في رجع النبي ﷺ الذي توفي فيه حتى إذا كان يوم الاثنين وهم صفوف في المصوفة فكشف النبي ﷺ ستر الحجر

ترجمہ

صحیح بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابو بکر کو روزِ پنجشنبہ کا حکم کرو (یعنی انہیں امام بناؤ) عائشہ نے کہا اے رسول اللہ ﷺ! ہم کب تک جب آپ کی جدہ گھر سے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے ہاتھوں پر قرأت نہ کر سکیں گے (اس سے پہلے یہ روایہ) کہ آپ کمر کو زبردستی کا حکم فرما دیں حضرت عائشہ نے پھر فرمایا ابو بکر کو ایسا کہ حکم کرو کہ حضرت عائشہ نے امام المؤمنین حصہ سے کہہ کر تم حضرت عائشہ سے کہو کہ ابو بکر جب آپ کی جدہ گھر سے ہوں گے تو ہاتھوں پر قرأت نہ کر سکیں گے آپ لوگوں کی امانت کا حضرت عمرؓ کو حکم فرمائیں حضرت حصہ نے اسی طرح حضرت عائشہ سے عرض کیا آپ نے فرمایا تو وہی تو جو بیٹوں نے حضرت ابراہیمؑ کو جھکایا ابو بکرؓ کو حکم کرو کہ اسی جو کمر کو زبردستی کا حکم فرمایا وہ حصہ نے کہہ کر (ایک طرف تہجد کی طرف سے بھی بھلائی کو روزِ پنجشنبہ) (۱) یعنی تم نے ایسی بات بتائی جو حضرت عائشہ سے کہنے کی گواہی ہو۔ (۲) صحیح بخاری میں زہری سے روایت کرتے ہیں کہ ابی انزہرہ یعنی حضرت انس بن مالک نے مجھے خبر دی اور وہ ایک حدیث تک نبی ﷺ کی صحبت میں اور آپ کی خدمت اور بیحداری میں مصروف رہے وہ کہتے ہیں کہ جس مرض میں نبی ﷺ نے وفات پائی تو ابو بکرؓ صحابہ کو زبردستی پر حلف دے دیے یہاں تک کہ جب پھر وہاں ہونے والے لوگ نماز میں مصروف رہے تو مجھے رسول خدا ﷺ نے خبر دیا کہ وہ احوال کر

تحقیقات و تعلیمات

اس سہ ماہی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف متعین کیا رہا۔ حضرت آپ ہی کی یہ کہ وہ حق و باطل میں اور نیک و فاجر کے درمیان اور افسوس کہ سب سے افسوس ہے اور موت سے مستحق ہیں تو اور اور میں ہر روز ہر روز ہر روز کے اور چاہے آپ کی امامت میں کسی کو بھی نہ تھا تھا بھی ہے اور ہر روز آپ کے مقتدر تھے اور اس میں وہ افسوس تھا اور انہوں نے جو حق و باطل کے خلاف تھے وہ تھے۔

تخریج! حادیث

مقن

بنظر البنا وهو قائم كان وجهه ورقة مصحف ثم تبسم بضحك فبمسا ان نعتن من
الفرح بروية النبي ﷺ فسكس ابو بكر على عقبه لصل الصف وظن ان السي ﷺ خارج
الى الصلوة فاشار اليه النبي ﷺ ان اسموا اصلائكم وارخي الستر فتوفي من يومه ﷺ رواد
البخاري عن سهل بن سعد الساعدي رضي الله تعالى عنه ان رسول الله ﷺ ذهب الى سي
عمر وبن عوف ليصلح بينهم فحانت الصلوة فجاء ثمود الى ابي بكر فقل تصبني للناس
فاقبل قال نعم فصلى ابو بكر فجاء رسول الله ﷺ والناس في الصلوة فتجلس حتى وقف في
الصف فصلى

ترجمہ

تاری طرف مد نظر فرمایا اور آپ کو بے وسے تے تے آپ نے من وورق مصحف فی المہم پیا پھر رسول اللہ
ﷺ مسر کر رہے تھے پس ہم نے رسول ﷺ کے دیکھنے کی خوشی میں غزوات خانہ ہونے کا ارادہ کیا ابو بکر صلی
نے لے لے اے قدموں پیچھے پہنے گئے اور مہم کیا کہ نبی ﷺ نماز کے وقت تشریف لےتے ہیں حضرت ﷺ نے یہ
دیکھ کر ایسی اشارہ کیا کہ اپنی نماز پوری کر دیہ فرما کر یہ وہ چھوڑا یا اور اسی ان دناب نے وفات پائی (۱) بخاری میں اس
سعد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نبی مراد ان کو صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لے گئے تھے جب نماز بوقت آ رہا تھا
تو سونے (بال) ابو بکر کے پاس آکر کہنے لگا کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھاؤں گے؟ میں وقت کہاں فرمایاں رہاں اور انہوں نے
نماز پڑھاؤں شروع کی یہ پھر حضرت ﷺ تشریف لے گئے اور صبح نماز میں تھے انھوں نے بیٹھ کر پوچھ پتلی کر صلی
کرتے ہو گئے (ابو بکر کے فریاد کرنے کے لئے) ان کوں نے دنگ دئی اور

تخریج احادیث

صحيح البخاري : ۹۳/۱، صحيح مسلم : ۹۱۱

مقن

الناس وكان ابو بكر لا يلفظ في صلواته فدما اكثر الناس التصفيق لشفة رسول الله
ﷺ فاشار اليه رسول الله ﷺ ان امكث مكانك فرفع ابو بكر رضي الله عنه يديه فحمد الله

عسى ما أمر رسول الله ﷺ من ذلك ثم استأخر أبو بكر حتى استوى في النصف وتقدم رسول الله ﷺ فجلس فلما انصرف قال يا رسول الله ما معك ان كنت اذا أمرت بك ففعلت فلو انك لم تفعل ما فعلت ما كنت لاس لي ليعاذني بصلاتي من لدى رسول الله ﷺ فقال رسول الله ﷺ مالي رأيتك اكثر ثم الصديق من نساء بني من صموئيل فليصبح فانه اذا سبح انقلب اليه وانا الصديق للنساء ورواه البخاري عن سبل بن سعد رضي الله عنه قال كان قتال بن عمار بن عوف فليبلغ

ترجمہ

[illegible]

تَعْلِيمًا وَتَعْلِيمًا

۱۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنے نام نہاد اضع اور کمزوری کی وجہ سے نہیں لیا اور قوی حضرت ابو بکرؓ کے ہر آپ کی کثرت سے اصرار کا نام مٹھن نام مرتبے اُتر گئی یہ وہی بھلا شخص کا اندھا دھنیا مٹھن کرکے کہ ابو بکرؓ نے حضور اکرم ﷺ کی مخالفت کیوں کی آپ نے لڑیہ تھا کہ اپنی جگہ مٹھن سے نہ کرنا اور اپنا حال بہادر الاسلام صفوی الادب کا ابو بکرؓ کی طرف سے جیسے آگئے اس کا جواب خود بے گم حضرت ابو بکرؓ کی طرف سے یہ معلوم ہو گیا تھا یہ امر احتیاج دہی ہے اب وہی نہیں اور رسول اللہ ﷺ کا نام بچ جانے کا اور جو حق اور آپ ﷺ کی پیروی کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بغیر طہارت کے نماز میں داخل نہیں ہائیں بلکہ اور اللہ کی طرف سے اور عمل کا برکت کا رتبہ و قلعی حرام ہے جیسے یہ حدیث عام ہے میں بیان ہوا ہے کہ نماز میں داخل نہیں ہائیں بلکہ شہنشاہ کی انھیں سے کہہ دے میں سے انھیں سے ہے۔

تحریر احادیث

صحیح البخاری ۹۴۱، صحیح مسلم ۷۹۰

مسن

ذلک النبی ﷺ فانهم لم يصلح منهم بعد الظهر فقال لبلال: ان حضرت صموذ
العصر والہ ایک فصر ابابکر قبیلہ بالناس فلما حضرت العصر من لبلال ثم افادہ امر
ابابکر ففقدہ قال فی اخرہ: اذ ما کلمہ لہ فی الفلوس فلیسبح لرجل ویصلح المساء وادہ امر
داؤد حکم ابی بکر بن عیاش قال قال لی الرشد: یا ابابکر کیف استخلف الناس ابابکر الصلیقی یا
قلت یا امیر المومنین بسکت اللہ و بسکت رسول اللہ و بسکت المؤمنون قال واللہ ما زدنی
الاغما قال یا امیر المومنین مر فی النبی ﷺ لسانہ بنہ قد خلی علیہ فضل یا رسول اللہ من
یصلی بالناس فقل مواہبک یصلی بالناس فقصی ابو بکر نسیا لایام والوحی یزول فسکت رسول
اللہ ﷺ بسکوت اللہ تعالیٰ

ترجمہ

و آپ ان کے پاس غیر سے حدیث کرائے تقریباً گئے اور بلال نے آپ سے انصر لے کر آقا وقت دو جانے
اور میں نے ان کو تو جو میں نے اس وقت کا ذکر کیا تو ختم کیجئے وہ آپ سے اس وقت ہوا کہ بلال نے ان کو لیا راقہ ست چمکی اور
حضرت ابو بکر کو آئے کہ تم کیا سوچتے آئے یہ کہ تمنا ہے حالانکہ اس وقت میں ابی بکر سے کہہ رہا تھا کہ
نے فرمایا جب نماز میں کوئی ضرورتی کام ہو تو تم ایسا کہ اللہ کیس۔ اور غرض میں یہاں ہیں۔ (۱) میں حدیث ابو بکر بن عیاش سے
روایت کرتے ہیں کہ گھوڑے ہزاران رشید نے کہا۔ اسے ابو بکر ان کوں سے حضرت ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ
اے صلواتوں کے لطیف اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں نے ان کوئی عقیدہ نہ۔ یہ ان سے کہ خدا کو نہ تو دیکھی آپ پر فخر
زیادہ (یعنی انکی تفسیر کر) (۲) میں نے کہا اسے یہی ہے ﷺ تھوڑا ہیہ۔ بعد حضرت بلال رسول اللہ ﷺ کے
پس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ان کوں کو تمنا کہ ان پر حاکم کا رہا ابو بکر کو ان کوں کوں دیکھا ہے وہ ان کوں نے ان کوں کوں
تھوڑا ہیہ حالانکہ وہ جو دیکھ دی آئی تھی وہ وہاں ہوں اللہ ﷺ نے ان کے اس وقت کے یہاں سے اس وقت سے۔

تحقیقات و حلیات

میں اپنی رگوں پر بیٹھے اور مسلسل یہ (۲) اور اٹھنے کا ارادہ کیا کہ یہ پوش پوش ہے چرب پوش میں سے تو میں نے کہا یہ پوش پوش ہوا
پڑے تھے ہیں؟ جس نے کہا اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہیں (یہ انشورہ میں) یہ پوش پوش مسجد میں بیٹھے تھے، ان کے ہاتھ
لئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ دیکھ کر رہے تھے ساری جگہ تھکاتے تھے، ان کی آواز میں سے پانی بھیج دیا کہ وہ لوگوں کو نہ پڑھ کر
جنا پر حضرت ابو بکرؓ پاس آئے صعدے سے اتر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔

تحقیقات و تعلیقات

- ۲۔ ہجرت حضرت عائشہؓ نے یہاں سے منظور کر کے جگہ پر اپنی دو سالہ بیٹی کو شرمایا۔
 - ۳۔ انیس سے دسویں کے یہ مسئلہ انتہائی عجیب ہیں یہ پوش پوش کی آواز سے ان کے پاس آئے تھے۔
- محقق

بنا مگر ان نصلی مائیں فضل ابو بکر و کان و حلالاً و حقیقاً ما عمارا اصل باناس فضل
عمر انت احق بذلك فصلى ابو بکر نیک الاباء ثم ان السی جلیلاً و جلی فی نفسه حصة فخر ج
بیس و جلس احدهما العباس لصلو و الظہر و ابو بکر یصلی مائیں مائیں و ابو بکر دھب لباخر
شامی الیہ السی جلیلاً بان لا یماحر قال اجلس الی حید و حید الی حبیب الی بکر قال
ثم جعل ابو بکر یصلی و هو بان بصلو قال السی جلیلاً و السی جلیلاً و السی جلیلاً و السی جلیلاً
قال عیسی اللہ قد خلعت علی عبد اللہ بن عباس فقلت له لا اعرض علیک ما حدثنی عائشة عن
مرض النبی جلیلاً فقال مات فعوضه عنہ حلیہا

ترجمہ۔

آپ کو نہ پڑھ کر صعدے سے اتر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ ہاتھ پر ہاتھ لگائے اور فرمایا کہ
تھکتے ہوئے اب کیا دعا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے اس میں کوئی چیز نہیں کی ہے۔ آپ نے جگہ پر
آپ نے اس میں تحقیق اپنی تو وہ شخص نے اس کے لہجہ میں کہا کہ یہ پوش پوش میں سے ہیں ان کے پاس آئے تھے۔
ابو بکر کو مل کوئی پڑھ کر رہے تھے عمر آپ کی آواز پر گریختے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف اشارہ کیا کہ وہ
کھڑے رہو اور اپنے دونوں ہاتھوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ لگائے اور فرمایا کہ میں نے اس میں کوئی چیز نہیں کی ہے۔
پس میں نے اس کو بکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لہجہ میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کوئی چیز نہیں کی ہے۔

مقن

صلوۃ صلاھا مع القوۃ فی نوب و احد منہما خلف نبی بکر قال البقی الصلوۃ الی کان
 فیہا امامہ صلوۃ الظہر بود السبت او یوم الاحد والی کان فیہا امامہ صلوۃ الصبح یوم الاثنين
 اخر صلاۃ صلاھا حتی خرج من الدیاء و هذا ما ثبت عن الزہری عن انس فی صلوۃ یوم الاثنين
 و كشف الستر ثم ارشاه فہذہ کان فی الركعتین ولی لم اہ و احد فی نفسہ خفۃ فخرج فادرك معہ
 النابیہ و قد اسد ہذا موسی بن عقبہ و حدثت ارشاء الستر مذکور فی صحیح البخاری و مسلمہ

ترجمہ

یونانی رقم کے ساتھ رسول اللہ نے پڑھی دو اذان کے پیچھے ایک ہجرت میں پڑھی تھی جس میں آپ نے اپنے ہاتھ
 تھے۔ اور بتلایا کہ میں نے جس نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی تھی اور اس میں آپ نے پڑھی
 تھے۔ وہ صبح کے دن صبح کی نماز تھی اور میں نے آپ سے سنا تھا کہ آپ نے پڑھا تھا۔ اور اس میں آپ نے پڑھا تھا۔
 نے اس سے دریافت کی ہے کہ آخر نماز جس میں آپ نے پڑھی تھی۔ پڑھی تھی اور پڑھا تھا۔ اور کونسا پہلی رکعت میں تھے
 ہجرت میں آپ نے تحفہ پائی تو ہجرت سے ہام لگے۔ اور ہر رکعت اور گئے ساتھ اپنی اور اس حدیث کی سند صحیحہ
 سند صحیحہ ہے اور پڑھا تھا۔ حدیث صحیح بخاری اور مسلم میں بھی موجود ہے۔ (۱)

تخریج احادیث

(۱) صحیح البخاری ۴۳/۱، صحیح مسلم ۷۹/۱



اصواتہن فلما استادن عمرو فمن قبادون الحجاب فدخل عمرو رسول اللہ ﷺ یضحک فقال
 عمر: اضحک اللہ سنک یا رسول اللہ

ترجمہ

بخاری مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں بھڑکنا
 (جس سے فرشتے باتیں کریں یا جن کے دل میں خورافات آجائے یا جن کا کان صحیح نکلے یا جن کی زبان پر حق و صواب ہو رہی ہو)
 ہوتے تھے اُمیری امت میں کوئی محدث ہے تو عمر بن الخطابؓ ہیں۔ (۲) بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے
 فرمایا تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے آدمی ہوتے تھے جن سے فرشتے باتیں کرتے تھے۔ مگر وہ نبی نہیں ہوتے تھے۔ اُمیری
 امت میں کوئی ان میں سے ہو تو عمر بن الخطابؓ ہیں۔ (۳) بخاری میں عبد اللہ بن شہابؓ سے روایت ہے کہ عمر لیؓ نے
 ساتھ تھے ارا آپؐ مر بن الخطابؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ (۴) بخاری میں قیسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے
 کہا جب سے عمر بن الخطابؓ اسلام لائے ہم غالب ہو گئے (۵) بخاری مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ عمر بن
 الخطابؓ نے رسول اللہ کے پاس آنے کی اجازت مانگی۔ اور آنحضرتؐ کے پاس کی عورتیں قریش کی بیویاں تھیں اور
 انہی آوازیں (۶) رسول اللہ کی آواز سے بلند کرتی تھیں (مراد عورتوں سے اذان و مطہرات ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے مان
 نقد طلب کرتی تھیں جو جب مرنے آنے کی اجازت مانگی تو عورتیں کھڑی ہو گئیں) اور پچھنے کے لیے (پروہ کی طرف) دوڑیں۔
 آنحضرتؐ کے پاس آئے۔ اور آپؐ کو کہتے ہوئے دیکھ کر کہا اللہ تعالیٰ بیش آپ کے دانستہ نہ دے۔

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ جمع النہر میں محدث کے معنی لکھے ہیں کہ وہ شخص کہ جس کے دل میں کوئی بات نہ آئی جائے یا مرد و اس کی لگوں کو خبر
 دے ایمان کی فراست کے ساتھ جسے خدا چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اس کے ساتھ مخصوص کرتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے
 محدث وہ ہے کہ جب کسی بات کا کان کرے تو وہ صحیح ہی واقع ہو جیسے کہتے ہیں محدث وہ ہے جس سے فرشتے کلام کر رہے ایک
 روایت میں "محدثون" کی جگہ "مکملون" کا لفظ آیا ہے۔

۲۔ ان کا آواز میں بلند کر اس سے پہلے کہ انہی تک آواز بلند کرنے کی ممانعت نہ اترتی تھی اور یہی احتمال ہے کہ ان سب
 کی آوازیں بل کہ رسول اللہ ﷺ کی آواز سے بلند نہ گئیں۔ یہ کہ ہر ایک کا کلام انفرادی طور پر آنحضرتؐ پر بلند ہوا۔

تخریج احادیث

- (۳) صحیح البخاری ۵۲۱/۲
(۴) صحیح البخاری ۵۲۲/۱
(۵) صحیح البخاری ۵۲۰/۱

مسن

فقال النبی ﷺ لعجبت من هؤلاء الاثمی کمن عندی فلما سمعن صوتک ابندرن الحجاب قال عمر بن عبد الوہاب انہن لا ینہن ولا تہن رسول اللہ ﷺ فشن معن انت اللفظ واغلظ فقال رسول اللہ ﷺ ایہ یا ابن الخطاب والذی نفسی بیدہ ما ینفیک الشیطان سالکاً لحفاظ الا سلک فجاء غیر فجک رواہ البخاری والمسموع عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال قال النبی ﷺ رأیت دخلت الجنة فاذا أنا بالمر مبصلاً امرأابی طلحة وسمعت عصفیة تقول من هذا فقال هذا بلال ورايت فصرأ بفنائه جارية فقلت لمن هذا فقال لعمر بن الخطاب فاردت ان ادحسہ فانظر الیہ فلذکرت غیرک فقال عمر بن ابی انت وامی یا رسول اللہ اعلمک اغار رواہ البخاری ومسلم

ترجمہ

نبی کریم ﷺ کے ساتھ وہیں (ہنسنے کا سب کوئی امر غریب ہوگا۔ حضرت نے فرمایا ان عورتوں سے جو میرے پاس تھیں مجھے تعجب آیا کہ تمہاری آواز سننے میں پردہ میں ہو گئیں مگر ان عورتوں کو غالب کر کے فرمایا اے اپنی جانوں کے دشمنو! کیا تم مجھ سے ذرت ہو اور رسول اللہ سے بہت نہیں کرتیں؟ عورتوں نے جواب دیا کہ بیشک ہم تجھ سے خوف کرتی ہیں کہ تو سخت عمارت تحت نو ہے جسے حضرت نے فرمایا اے عمر بن الخطاب ان کے جواب کی طرف التفات نہ کرو واللہ تم سے نہیں جڑے شیطان اس حال میں کہ تم راہ چلنے والے ہو مگر وہ تمہاری راہ چھوڑ کر دوسری راہ سے چڑھے۔ (۱) بخاری مسلم میں جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہواؤں میں اچانک رسید (۲) ابو طلحہ کی بی بی کے ساتھ تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کہا یہ کون ہے؟ جبرائیل نے کہا یہ باہل ہیں۔ پھر آگے بڑھ کر ایک بڑا فصیح دیکھا جس کے گھٹنوں میں ایک نو جوان خوبصورت عورت تھی۔ میں نے کہا یہ کس کا کل ہے اس شخص کے رہنے والوں نے کہا کہ یہ نخل عمر بن الخطاب کا ہے سو میں نے پوچھا کہ اس میں داخل ہو کر اندر سے دیکھو ہیں اسے عمر تمہاری غیرت مجھے یاد آگئی۔ عمر نے کہا۔ میرے ماں باپ آپ پرستہ فدا ہوں یا رسول اللہ۔ کیا آپ پر میں غیرت کروں گا۔ (۳)

تحقیقات و تعلیقات

(۲) یہی حضرت ابو بکرؓ کی روایت کا سب سے بڑا اثر ہے اس میں مالک کی دہرہ و جس میں ان کا پہلا ناکار حضرت مالک سے ہوا کہ پھر ابو جعفرؓ نے کہا میں آپس اور ان وغیرہ بھی تھے یہ میں نے رسول کے مقلد خیمہ چھپانے کے ہیں جو ان کو کھٹے گوشہ میں جمع رہتے تھے۔

(۳) بعض راویوں میں یہ بھی آیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا ”وہاں دفعی اللہ الا ملک وعلیٰ ہدائی اللہ الا ملک“ یعنی کہ رسولؐ نے آپؐ کی وجہ سے نہ اپنے گھر پر ہندی نہیں دی اور آپؐ کے جب سے اللہ نے مجھے ہدایت نہیں کی۔

تخریج احادیث

۱۔ صحیح البخاری ۵۲۰۱۱، صحیح مسلم ۴۶۶۴

۲۔ صحیح البخاری ۵۲۰۱۱، صحیح مسلم ۴۶۶۴

۳۔ صحیح البخاری ۵۲۰۱۱، صحیح مسلم ۴۶۶۴

مثنیٰ

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ ﷺ: انا سائلم ایت الناس عرضوا علی وعلیہم فمضی فمضی ما بلغ النبی و ما ہما مابلع دون ذلک و مر علی عمر بن الخطاب و علیہ فمضی یجرہ قالوا اما اولت ذلک یا رسول اللہ قال الدین رواہ البخاری و مسلم عن ابی عبد اللہ حمزہ عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: بسا انا ہائم لیت فذبح لیں فشرکت حتی انی لا اری الری یخرج فی اظہاری ثم اتیت فضلی عسیرن الخطاب قالوا افسدوا لہ یا رسول اللہ قال لعلہ رواہ البخاری و مسلم عن ابن ابی مہیکہ ان عبد اللہ بن الوہب اخبر ہم انہ قد فرکت من بی تميم عنی النبی فقال ابو بکر

ترجمہ

صحیح بخاری اور مسلم میں ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ایک اہل بیت سے میں دوں کو کہتا ہوں کہ کرتے پہنچے ہوئے کچھ پائے ہاتھ ہیں کچھ تو ان میں سے ایسے ہیں جن کے کرتے میں تک پہنچے ہوئے ہیں اور جن میں سے کچھ عمر بن الخطابؓ اب اس حال میں لائے گئے کہ ان پر ایسا بلا کر تھا تھا کہ درازی کی وجہ سے اسے کھینچتے

جانتے تھے کہ یہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ فرمایا اس کی تعبیر دین ہے۔ (۱) بخاری، مسلم میں ابو عبد الرحمن عمر بن الخطاب کے بیٹے سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سے نہ فرماتے تھے کہ میں سوتہ تھا ایک پیالہ دھکا ہوا ہوا میرے پاس آؤ کیا۔ میں نے اسے یہ سن کر کہا کہ اس کی تو یہی کوئی نفل سے نفلتہ ہونے والی ہے پھر میں نے اپنے بچہ کو اس سے روایا۔ یہی نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! اس دودھ کی آپ نے کیا تعبیر فرمائی؟ فرمایا اس کی تعبیر مر ہے۔ (۲) بخاری میں ابن ابی شیبہ سے روایت ہے کہ انور عبد اللہ بن زید نے خبر دی کہ بنی قریظہ ایک قافلہ لے کر تھے ان کے پاس آؤ کیا کر کے فرمایا۔

تحقیقات و تعلیقات

۲۔ ظہر ان تفکرات کی یہ ہے کہ حضرت عمر کے زمانہ یعنی ان کے زمانہ خلافت میں دین و قوت ہوں اور ان کی حکومت کا زمانہ اور زمانہ اور کثرت فتوحات میری ہوں۔ انکی حیات کے زمانے میں یہ بات اچھے کا زمانہ ہوگا۔ اور اسے کو دین کے ساتھ اس جہ سے تشبیہ دی ہے کہ دین انسان کو شامل ہے اور اس کا کل نظام و حالات اور دین سے پہلے والا جس طرح کہ پہلے انسان کو شامل اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔ یعنی بہت سارے احسان اپنا جھوٹا اور بچا ہو عمر بن الخطاب کو یہ اور یہ قول حضرت کا اس کو سنائی نہیں کہ حضرت نے بعد میں کوئی ماہ داد اور اس کو سنائی ہے کہ حضرت عثمان (حضرت علی) اس سے فرما رہے ہوں کیونکہ حدیث نے حدیث سے دوسرے معلوم نہیں ہوتا اس واسطے کہ ایک شخص کے زمرے سے اس کی تفصیل اور تنقید اور زمینیں آتی۔

تخریج احادیث

۱۔ صحیح البخاری ۵۲۱/۱، صحیح مسلم ۴/۲۷۲

۳۔ صحیح البخاری ۵۲۱/۱، صحیح مسلم ۴/۲۷۲ جامع ترمذی ۲۰۹/۱

متن

امر التفتاح بن عبد الوفا عمر بن امر الاقرع بن حابس فقال ابو بكر ما اردت الي او الا خلافي فقال عمر ما اردت خلافك فتمار يا حتى ارتفعت اصواتهم اقول في ذلك. "يا ايها الذين امنوا لا تغدروا على الله ورسوله" حتى انقضت الاية قال ابن الزبير فما كان عمر يسمع رسول الله بعد هذه الاية حتى يستفهم ولم يذكر ذلك عن ابيه يعني ابابكر رواد البخاري عن امير المؤمنين ابي بكر الصديق قال لعائشة "لا ترفعوا اصواتكم فوق صوت النبي" قلت يا رسول الله وان الله لا اكلسك لا كما خي السرار رواد الزرار عن ابي هريرة قال

نَسَارَ لَيْتَ "اِنَّ الَّذِيْنَ يَغْضُوْنَ اَصْوَابَهُمْ عِنْدَ رُسُوْلٍ اَنتَهُ" (الایہ قال نبوکر الصدیق والذی انزل علیک الکتاب بارسوں ائہ! لا اکفمک الا کاعی السرار

ترجمہ

کہ آیت میں معصوم و امیر بیان ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا نہیں بعد اقرع بن حابس و امیر نجیحہ۔ ابو بکرؓ نے کہا کہ تم میری حقیت پر ہے۔ ابو بکرؓ نے فرمایا میں آپ کی حفاظت نہیں چاہتا۔ میں دونوں صاحب غلبہ۔ مجھ سے یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں جب یہ آیت اتری۔ اسے ایمان و اللہ اور ان کے رسول کے آگے پیش نہ کرو۔ میں زور کہتے ہیں کہ اس آیت کے نزول کے بعد حضرت محمد رسول اللہؐ اپنی "واز نہ ملے" جب تک غلبہ نہ کھیتے۔ اور ان ذیل کے بعد یہ آیت نہ آئی۔ ابو بکرؓ نے فرمایا کہ میں آپ کی راہ سے درایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت آئی تو آپ کی آواز پر اوجھ نہ کرنا۔ (اثری) تو میں نے کہا کہ رسول خداؐ و اللہ میں آپ سے کبھی کھلم کھلا نہ کروں گا۔ مگر بعضی سے نہ تھا اپنے بھائی عمرؓ کی طرح باغی ہو کر یہ نقل کرتے ہیں کہ جب یہ آیت آئی کہ ابو بکرؓ اپنی آواز پر رسول خداؐ کے نزدیک پست کرتے ہیں تو ذیل ہوئی تو ابو بکرؓ صدیقؓ نے کہا کہ رسول خداؐ اس بات کی قسم جس نے آپ پر کتاب اتاری میں اس کے بعد مرتہ ہم تک بگو "خشی" نے اپنے بھائی عمرؓ سے یہ بھی لکھا کہ میں نہیں کروں گا۔

تحقیق و تعلیقات

۱۔ بخاری، مسلم بن حذیفہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت میں قسمیں ہیں جن میں ترجمہ آواز والے آدمی تھے۔ اس آیت کے نزول کے بعد نبیؐ کے میں تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں نے یہ آیت کہ میرے عمل پر کل پروردگار کا ہوا جو کہ میں اور امی جنہم ابو بکرؓ یہ سوچ کر اپنے حق میں شک نہیں ہو کر چلے گئے جب رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ان کو مسجد میں آتے جاتے نہ رکھو تو لوگوں سے انکار کیا۔ تاہم آیت میں ہے کہ اس نے اور آپؐ کو معصوم کیا کہ تم میں یا بھو کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اسے ادا کیا کیوں نہیں کرتے حضورؐ اگر یہ فرمایا کہ تمہارا مال و دولت کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ یہ میری آواز پر نبیؐ سے کہ میں رسول خداؐ پر اوجھ تو اس سے ہوں تو میرے مال کا رت ہو جائیگا اور میں اور میں ان میں سے جو اس کا رت ہو گا تو میرے لئے حضورؐ اگر یہ فرمایا کہ اسے ادا کیا کیوں نہیں کرتے۔

ترجمہ: مولانا محمد رفیع

۲۔ صحیح البخاری ۱۸/۲۰

مترجم

حقیقی القادہ عز و جل ہذا حدیث صحیح علی شرط مسلم رواہ الحاکم و صحیحہ علی

نافع قال ان الناس يتحدون ان ابن عمر اسلم قبل عمر وليس كذلك ولكن عمر يوم النخبة ارسل عبدالله الى فارس له عند رجل من الانصار ياتي به ليشتمل عليه ورسول الله ﷺ يبيع عبد الشجرة وعمر لا يدري بذلك فباعه عبدالله ثم ذهب الى الفرس فباعه الله الى عمر وعمر يستمنه للشمال فاحبوه ان رسول الله يبيع تحت الشجرة فاني فانطلق فذهب معه حتى بايع رسول الله ففهي التي يتحدث الناس ان ابن عمر اسلم قبل عمر ورواه البخاري عن حبيب بن ابي ثابت قال اتيت ابا وائل اسئله فقال كنا بصغبر فقال رجل انه تراءى للذين يدعون اني كنت الله فقلت

ترجمہ

یہ حدیث شریفہ مسلم پر صحیح ہے (۱) جس کو عام سے روایت کیا ہے صحیح بخاری میں نافع سے روایت ہے کہ ایک دن کرتے ہیں ابن عمر حضرت عمر سے پہلے اسلام لانے پر حالانکہ یہ بات خطبہ میں اس سر پر ہے کہ حضرت عمر نے حدیبیہ کے دن عبداللہ اپنے بیٹے کو ایک انصاری سرد کے پاس اس لیے بھیجا کہ وہ عمر کا گھوڑا اس کے پاس سے آویں کہ اس پر چڑھ کر جہاد کریں عبداللہ اس شخص کے پاس آئے یہاں رسول اللہ ﷺ کے پاس لوگوں سے بیعت کر رہے تھے اور حضرت عمر کو اس کی خبر تھی کہ عبداللہ نے حضرت سے بیعت کی اور گھوڑا لے کر حضرت عمر کے پاس واپس آئے یہاں حضرت عمر ان کے سے زور دہن کر رہے تھے عبداللہ نے آپ کو خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے لوگوں سے بیعت کر رہے ہیں (سفیان زور دہانی) کہیں سے عمر چلے اور عبداللہ بھی ان کے سر اوپر لیے حتیٰ کہ کہنے رسول اللہ سے بیعت کی جس پر بت ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ ابن عمر عمر سے پہلے اسلام لائے۔ (۲) بخاری میں حبيب بن ثابت سے روایت ہے کہ میں نے ابو ذر کے پاس آن کر خوارق کی حضرت علی کے ہاتھ سے مقول ہوئی حقیقت پوچھی کہ ہم مسلمان میں تھے۔ ایک مرتبہ میں نے کہا کہ کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھ جو کتاب (۲) اللہ کی طرف دوائے ہوتے ہیں (اس شخص کے اس کہنے سے غصہ یہ قی کہ وہ خود یہ کہتی تھیں اپنی کتاب میں فرق ہے کہ اگر مسلمانوں کے دو گروہ ہوں ہم مقابلہ کریں تو ان میں صبح کرو لیکن اگر ایک دوسرے پر پڑھائی کرتے تو جب تک کہ وہ عراقی کا مطیع نہ ہوں اس سے قتال کیے جاو اور یہ لوگ حتیٰ کیا تمہارے کو معاویہ سے نہ لڑے (۳) حضرت علی نے کہ

تحقیقات و تعلیقات

یہ حدیث صحیح بخاری میں مذکور ہے الخراج میں فرماتے ہیں: "و ان طائفان من المومنین اقتتلوا فاصحوا سبھا فان بغت احداهما عنی الاخری فقد تلو النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی امر اللہ فان جاءت فاصحوا سبھا بالعدل والمسطور ان اللہ یحب المقسطین" "مثنیٰ مسندوں میں سے دو تہائیں آتیں ہیں جن میں سے ایک نے بغت کی تو دوسرے نے عدل سے جواب دیا اور اللہ تعالیٰ ان کو سزا دے گا"

جاریں جاری تھیں کوئی قسم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جہ میں نہیں کیا۔ حضرت نے فرمایا اے عمر بن خطاب اللہ بھی مجھے نہایت عزیز ہے مجھے نہایت عزیز ہے۔ یہی کہ حضرت عمر قصہ میں لکھے ہوئے وہیں سے لکھے اور ابو بکر کے پاس آ کر کہنے لگے اسے ابو بکر کیا ہم حق پر اور وہیں میں کیا نہیں ہیں انہوں نے کہا ہاں اس خطبہ کو وہاں کے رسولوں میں خدا بھی انہیں نہایت عزیز کر دیا پس سورۃ فتح، نزول ہوئی۔ (۱)

فصل

حضرت عمر کے اسلام میں

ترجمہ میں ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے اللہ! اللہ و مراد میں (عمر بن الخطاب) (۲) اور بن جیس بن بشار (۳) میں سے جو بھی زیادہ محبوب ہو اس کے ساتھ اسلام کو نہ دے۔ (۲)

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ حضرت عمرؓ کے اسلام سے مسلمانوں کو بڑی فوج حاصل ہوئی اور اس دن سے مسلمان مکہ میں ٹھہرنا نہ چاہتے تھے اور کھڑی شامت نہ لگتی کفار بہت دبا کر رہ گئے۔ حضرت عمرؓ کے اسلام سے پہلے کوئی مسلمان مکہ میں نہیں چڑھ سکتا تھا اور حضور اکرم ﷺ اور اراکم میں فیہ رہتے تھے چنانچہ ابن مسعودؓ ایک صحیح روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھی یہ حضرت عمرؓ کے اسلام آنے سے پہلے مکہ میں نماز نہ پڑھ سکتے تھے اور ان کی تعمیر کی تو کہاں بہت لوگ ہیں جب حضرت عمرؓ مسلمان ہوئے تو ہم نے مسجد الحرام میں نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ اپنے وار سے فرمایا کہ اللہ کے واسطے نہ رو، انہوں نے نماز اور قریش کی پیروی نہ کی جس دن حضرت عمرؓ اسلام لائے تو حضور اکرم ﷺ اور اراکم میں پوشیدہ تھے۔ جب وہیں سے نکلے تو ایک طرف حضرت حمزہؓ اور ایک طرف حضرت عمرؓ ہاندا ہانکے قریش دیکھتے تھے لیکن خوف کی وجہ سے نہ بولتے تھے۔

تخریج احادیث

۱۔ صحیح البخاری ۱۰۱۰۱

۲۔ مسند احمد ۹۵۱۲، جامع ترمذی ۲۰۹۶۲، دلائل نبویہ ۳۰۳، مسند ابن عساکر ۲۸۰

مثنیٰ

الطبرانی من حدیث ابن مسعود رانس عن عائشة ان رسول الله قال اللهم اعمر الاسلام معمر من الخطاب حاصه رواه الحاكم ورواه الطبرانی عن أبي بكر الصديق عن عمر قال حم حث تعرض رسول الله فوجدته قد سغى الى المسجد فقامت حنفا فاستفتح سورة الحاقة

فجعلت تعجب من تألیف القرآن لقدت هذا والله شاعر كما قالت فريش فقراء انه لقول رسول
كريم وما هو بقول شاعر قليلا ما نوتون الابيات فوقع لي قلبی الاسلام كله موقع رواه احمد بن
جابر قال كان اول اسلام عمر ان عمر قال ضرب احبتي المخاص ليلافحوا جنت من البيت فد
خلعت في استار الكعبة فجاء النبي ﷺ خيل الحجر وعليه بنان وصلى الله ماشاء الله ثم
انصرف فمعت

ترجمہ

اسی حدیث کو طبرانی نے ابن مسعود اور انس سے روایت کیا ہے کہ تم حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ
آنحضرت نے فرمایا اللہ صرف عمر بن الخطاب سے اسامہ کو علیہ السلام (۱) خبر لائی ہے یہی حدیث روایت کی
ہے۔ امام احمد حضرت عمر سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ کو مسجد ہائے تہ کے لیے لگا سوس کے آپ کو مسجد
تہام میں پایا کہ مجھ سے آگے بڑھ گئے تھے میں ان کے پیچھے کھڑا ہوا آپ نے سورۃ البقرہ پڑھنی شروع کی میں (اس سورت
کو سن کر) قرآن کی نظم و تالیف پر قہجہ کرتا اور اپنے دل میں کہتا تھا واللہ یہ شاعر ہیں جیسا قریش کہتے ہیں میں آپ نے یہ
آیتیں جو سورۃ الفاتحہ کے آخر میں ہیں۔ بکت یہ فرمان بزرگ رسول (جبرائیل) کا ہے اور شاعر کا قول نہیں تو خدا اس ایمان
لے دے ہو پڑھیں اس وقت تو میرے دل میں اس امر کی وقعت چمک اٹھی اور میں اس کی محبت بجا ست ہو گئی۔ (۲) لہذا
اپنی شیعہ پر سے روایت کرتے ہیں کہ عمر کے اسلام لانے کے بعد وہیں مولیٰ کہ عمر فرماتے ہیں کہ ایک رات میری بین کو درد نہ
شروع ہوا سوس گھر سے نکل کر خانہ کعبہ کے پردوں میں آیا اسے میں نبی ﷺ بھی آئے اور عظیم میں داخل ہوئے اور آپ
پر دو صوف کی چادریں نہیں جو جس قدر راندے چاہا آپ نے نماز پڑھی اور گھر کی طرف تشریف لے جانے لگے میں نے اس
وقت آپ سے ایسے کلمے سنے جو اس سے پیشتر کسی شخص نے مجھ سے نہ سنے تھے آپ وہاں سے نکلے

تحقیقات و تعلیقات

۳۔ مثنوی میری بہن کے بچے پیدا ہونے کو تھا اور جس طرح عورتوں کو تربیب الولادت درد ہوتا ہے اسے بھی تھا میں گھر سے
نکل کر نہ کعبہ آیا نہ دعا دے نہ مانے کے ایک فاضل اور مصری عالم ایڈیٹر سر سوز گزٹ نے اس مضمون کی تالیف اس طرح کی کہ
حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کی ابتداء میں وہی کہ وہ اپنی بہن خاص کو مار کر استار کعبہ میں آئے عجیب حیرت کی ذلت ہے کہ
فاضل ایڈیٹر نے یہ مضمون کہ جس سے اخذ کیا۔ حضرت عمرؓ کی بہن کا نام تھا جس نے رکھا اور مولف نے کس تاریخ سے اخذ کیا
اور اس جگہ عرب کے معنی مار چکے کہاں سے سوچو اور غاض کے علم ہونے پر ان کے پاس کوئی دلیل ہے؟ اگر یہ الفاظ

”صورت اخصی المخاص“ جفا کر رہا ہوتا ہے غیر متشکل مخالف نے ”عمر نے اپنی زبان کو مار کر“ یا ہے کہ جس اس مضمون کی سند و تخریج کی موقع پر چھٹی طرح لکھیں گے۔

تخریج احادیث

۱۔ طہقن بن سعد ۶۵۳، تاریخ الخلفاء ۱۰۶

۲۔ مسند احمد بن حنبل، المصابیح الخلفاء ۳۰

مسن

شیتہ لم اسمع مثله فخرج فاتبعته فقال من هذا قلت عمر قال يا عمر ما ند عنی لایبلا ولا نهوار، فبحسبیت ان یدعو علی فقلت اشہدان لا اله الا الله وانک رسول الله فقال يا عمر اسیرہ فقلت لا والذى بعثک بالحق لا علنہ کما علنت الشریک رواہ ابن ابی شیبہ عن ابن انس قال خرج عمر متقدما سیفہ لفقیرہ رجل من بنی زہرۃ فقال لہ ابن نعمد یا عمر؟ قال ارید ان افضل محمد اقل فکفی زامن من بنی ہاشم وبنی زہرۃ وقد فتن محمد؟ فقال ما اراک الا قد صیبت قال افلا ادلک علی العجب ان غنیک واثک قد صبتا وتر کادیک فمسی عمر واتاہما وعندہما خباب فلما سمع بحس عمر توارى فی البیت فدخل فقال ما هذه الہمسۃ وکانوا یقرؤن یقرؤن طہ قال ما عند احدینا فحدناہ بیننا قال فلعلکم قد صبتا

ترجمہ

اور میں پیچھے پیچھے ہو گیا حضرت نے آیت پڑھ کر فرمایا یہ کون ہے میں بول اٹھا عمر نے فرمایا تو رات کو کون کو میرا بچھا نہیں چھوڑا اس وقت میں ڈر کر یہ بات آپ مجھ پر بردہ کریں میں نے کہا کہ کوئی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اور آپ بے شک رسول خدا ہیں فطرت نے فرمایا ہے عمر انجانی اسے پیٹیدو دیکھ میں نے کہا اس آیت کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے جیسا میں شریک ظاہر کرتا ہوں بنی ہاشم ظاہر کریں گا۔ (ابن سعد اور ابی نعیم اور حاکم اور ترمذی انس۔ تروایت کرتے ہیں کہ عمر توار نکلا کہ ہر نفع اور میں بنی زہرہ میں۔ سے ایک مرد نے اسے مل کر کہا اسے عمر کہاں کا ارادہ ہے کہ میں تم کو قتل کرنا چاہتا ہوں کیا جب تم مجھ کو قتل کرو گے تو بنی ہاشم اور بنی زہرہ میں کیوں کرائیں گے گا؟ عمر نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ تم بھی بے دین ہو گئے اس مرد نے کہا کیا اس سے زیادہ عجیب کی قسمیں خبر نہ دوں تمہارے بہن بہنوئی دونوں بے دین ہو گئے اور تمہارے دین کو چھوڑ دیا۔ سو عمر سے چھوڑ کر اپنی من آنے کے گھر کی طرف پہلے اور ان کے پاس آئے وہاں ان

دونوں کے پاس (ایک احمد بن عمرو) جناب ابن الارت (سورقہ) پر گھڑتے تھے) سو جب انہوں نے عمر کے آگے کی بات پائی تو عمر میں ہنسپٹے ہوئے ہیں، بتوئی پر دماغ ہو کر کہا: "یہ تو کیسی قبیح اور اوس سے پیسے ساروقہ پر چڑھتے تھے جواب دینام تو عمر میں ہاتھیں کرتے تھے عمر نے کہا شاید تم دونوں بدین ہو گئے۔"

تحقیقات و تعلیقات

حضرت عمرؓ کے اسرار کی بات مختلف آدمی کہتے ہیں کہ ان کے انکار کے اختلاف ہیں مگر اس سب کا مزاج اور ان کی ایک ہی ہے یعنی حضرت عمرؓ کے چھپے اور یک شخص سے ان کے کہیں، بتوئی کے مسلمانوں نے کی جو ان کی وہاں پہنچے اور حضرت جناب سے اپنے اسرار کی خوشخبری سکر، حضرت کے پاس دار قریش خریف نے گئے وہاں جا کر حضرت سے برکت لی، اور ثنیہ اماس سے مشرب، ذکر صحابہ کی دعا پڑھنے اور اپنے ہمارے رزق حکم خدا کی دعا پڑھنے سے بڑے عجب میں آئے اور نماز میں پڑھتے تھے۔

تحریر: محمد احادیث

تاریخ الخلفاء، مسودہ علی ۱۰۰۰، مصنف ابن ابی شیبہ ۱۹۱۶، حلیۃ الارباب، ۵۲۱۱

مترجم

مخففان له حنفہ یا عمر "ان کان الحق فی غیر ذلک فوئب علیہ عمر فوطنه و طناً شدیداً
فجالت اخذ لندفعه عن زوجہا ففجھا نفعہ بیدہ فدمی وجھہا فقالت وهي غصاء وانکان
الحق فی غیر ذلک ای الشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً عبداً ورسولہ فقلن عمر اعطونی
الکتاب الذی ہو عندک فافقر له وکان عمر یقر الکتاب فقالت اخذہ انک رجس وانہ لا یسہ
الا المظہرون فقہ واغتسل او تو صاف فافق ففوصا ثم اخذ الکتاب فقر، طہ حتی انتہی الی: "انسی
ان الہ لا الہ الا انا لاعدی و افق الصلوة لذلکری" فقال عمر ذلونی علی محمد فلما سمع
خصام قول عمر خر ح وقفل استویا عمر اقامی او حوالا ان تكون دعوة رسول اللہ علیہ الصلوۃ
والسلام لک لیلۃ الخمیس اللہم اعر الاسلام بعمر بن الخطاب او

ترجمہ

عمر نے بتوئی سے کہا ہے مگر اگرچہ حق تمہارے ایں کے بغیر میں ہے (تب بھی تم یہ دینا ہیں) عمر نے اپنے بتوئی

پھر سے کسی اور میں پر چل کر خوب سی ماہر پیدا کیجھ کر ان کی کہن اپنی خانہ کے چھڑانے کے لیے آئی عمر نے اپنی اپنی بات کی ایک
سیا طرح پھر دارا اس سے سارا ملے کھیل گیا اور انہوں نے اپنے اکابر کو روکھی غصہ میں مبتلا کر کے اپنی اس عمر حق تیرہ سے خیر کے دین میں
تے میں کوئی ایسی باتوں کو خدا کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اور محمد اس کے بندے اور اسے رسول ہیں عمر نے جسے مجھے جو چھند
توہم پر میں نے اور ہے تم پر چاہ رہا ہے کہ انہوں پر خوش گوارا عمر پہلے ہی سے قدرتی نسبت تھے ماں کی کہن کے جو توہم پر کتب سے
اور انکی کتاب پر پاک کو اس کے اور کوئی نہیں چھو نہ کرنا یا غلو کر (۱۲) مگر اچھے اور اچھے اور انکو کر کے مجھ کو کہا تھا کہ میں کیا اور چھند
شون کیا یہاں سے کہ ان آیت تک میں ہی معبودوں سے ہے سوائے انکی جو عمر نے ہی حیات کر دیا اور میری یاد کے لیے نماز
پر ہم پہلے بتا دیجئے مجھے علم ملے گا کہ اسے پس نے چھو۔ اباب نے اب یہ بات عمر کی شہرت تھی اسے اباب کہہ کر اسے عمر
تھیں خوش ہو۔ میں امید کرتا ہوں کہ رسول اللہ کی بات لی، اما تمہارے حق میں حیات کر لئی ہے۔ حضرت اباب نے اسے
اباب نے عمر کی بات

تَحْقِيقَاتٌ وَمُلَاحَظَاتٌ

۱۔ مثنوی کے قہار، مجدد بنی میں خلق کو اور اسے کوئی قبول کرے۔ تب بھی وہ بے دین ہے۔ حضرت عمرؓ کے بیٹوں نے نصیحت اور وعظ اس پر کیا تو اس نے نہ صرف ان کو روکا کہ بے شک جو مسلمان ہو سکے۔ نہ تو اس میں ہم داخل ہو۔ جس وقت حق کی طرف سے نبی ہوا اس سے پہلے میں دین پر تھے۔ وہیں اور شیطان کی طرف سے جو مفسدیت مرتب کی۔ بیٹوں نے اس پر دم و پر دیا کہ یہ اس پر ظاہر کیا گیا۔ حضرت عمرؓ نے اس کے خلاف کھڑے ہوئے۔ انہوں نے اس پر مکیہ پہنچی۔ ان دن میں یہ اہل بیت کو روکنا نہ والا کہیں پہنچے تو چونکہ وہ بڑا ظالم جب ان کی زبان کھریق کے ساتھ نہی کے ساتھ کیا تو ان کو بانی بنی اور ہدایت مہربانی اور انھیں اہل بیت کی عزت و شان نے ادا کیا۔ تنبیہ پر چکا جس سے نہ چاہی نہ نہ۔ اور اس امر کی طرف میں ہو گیا تو کہنے لگے اور میں سورت کو قرآن چاہتا رہتا تھا۔ یہ ہے۔ پس۔ وہ ان میں بھی چلا نہ وہ کس چیز پر تھی انہوں نے سورت کو دلی اور وہ چاہا کہ حق کی غلو مسلمان ہو سکے۔

مقامات

سَامِي حَتَّى بَلَغَ مِنْهُمُ الْفَتْحُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَصْلِ الْفَتْحِ الَّذِي لَمْ يَصِلْ الْفَتْحُ فَانْطَلَقَ عَمْرُوهُ إِلَى الْأَمْرِ وَعَلَى مَا بَيْنَ حِمْرَةٍ وَطَلْحَةٍ وَنَاسٍ فَقَالَ حِمْرَةُ هَذَا عَمْرُو بْنُ يَرِيدَ بِهِ خَيْرٌ أَيْسَلِمُ وَأَنْ يَرُدَّ غَرَّ ذَلِكَ يَكُنْ قَتْلُهُ عَيْنًا بِالسَّيْفِ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ يَرْحَى إِلَيْهِ فَيُخْرِجُ حَتَّى أَتَى عَمْرُوهُ فَخَذَ سَمْعًا مَعَ ثَوْبِهِ وَحِمْلَانِ السَّيْفِ فَقَالَ مَا لَكَ بِمَنْتَ بِأَعْمَرَ حَتَّى يَنْزِلَ إِلَيْكَ مِنَ الْخَزَى وَالْكَفَالِ مَا نَزَلَ بِالْوَلِيدِ الْمَغْرَةِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنَّكَ عَبْدُ اللَّهِ

وہ رسولہ رواء الحاکم و ابو یعلیٰ و البیہقی فی دلائل النبوة و ابن سعد ایضاً عن اسمعٰل قال قال لنا
عمر کنت عند الناس علی رسول اللہ ﷺ فبینا انا فی یوم حاربنا جوفہ فی بعض طریق مکہ
اولعبی رجل فقال عجباً لک یا ابن الخطاب انک تزعم انک

ترجمہ

وہ میں بن ہشام سے اسلام کو لے دے اور اس دن حضرت ارقم کے گھر میں جو کہ وہاں کی جڑ میں تھا تشریف رکھتے
تھے میں نے ارقم کے گھر کے آگے تو یہاں دروازہ پر حذرہ طحیہ اور چند لوگ کھڑے تھے حذرہ نے کہن یہ عمر ہے اگر حضرت
نے مائلو جانی کا دیو رکھتا ہے سلامت رہے گا اور نہ اس کا قتل ہم پر آسان ہے، حضرت عمر کے اندر تشریف رکھتے تھے محسن
نہ نہ آپ آئے اور عمر کا پیرامع تامل سیف خوب مضبوط کھڑا یا پھر فرمایا: اے عمر تو باز نہیں آتا یہاں تک کہ اللہ نے جو رسوائی
اور عذاب میری غیر پر نازل کیا تھا پر بھی اتارے عمر نے کہا میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور
آپ اللہ کے بندے اور اس کے پیچھے ہوئے رسول ہیں (۱)

بڑا اور نہایتی اور طریقہ مالک بن نویرہ اور ابو نعیم حلیہ میں اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ عمر نے فرمایا: میں تمام
لوگوں سے رسول اللہ ﷺ پر زائد نہ سنت تھا۔ (یعنی مجھے آپ سے بہت سی عداوت تھی) ایک دفعہ میں گرنی کے موسم میں دو
پیر تو کہ عداوت پر میں چلا جاتا تھا۔ اپنا کھد ایک شخص نے مجھ سے مل کر کہا کہ اے ابن الخطاب تجھ سے تعجب ہے کہ آپ تو
اپنے آپ کو ایسا دینا ممان کرتے ہو۔

تحقیقات و تعلیقات

جتنی تحقیق ہو کہ میں اسام سے سخت عداوت رکھتا ہوں اور محمد ﷺ کے قتل کے ورپے ہوں حالانکہ تمہارے لیکن
بہنوں امارت سے آئے۔ حضرت عمر جملہ کے ہوئے اپنی بہن کے گھر پہنچے کہ پہلے انہی کا کام تمام کرتا ہوں اور پھر نہتی کی اسلام کا
تیرا بے ہی خبر روز ہوگا اور وہ اہیت کی شمشیر کے سے سر سرنگوں ہوگا جس سے عداوت تھی اب ان سے زیادہ کوئی بھی محبوب نہ ہوگا
ان سے کمال عداوت اور محبت تھی اب وہ بیگانے اور دشمن بن جاویں گے کیونکہ اللہ کی رحمت سے کسی شخص کو نامید نہ ہوتا ہے۔

تخریج احادیث

حدیث اس سعد ۶۵۰ ماہ ۱۰۲ تاریخ الخلفاء: ۱۰۱۰ المستظم: ۱۳۲/۳

متن

وانک وفد دخل علیک الا مر فی بیتک قلت وماذاک قال اخنک فذا سلمت

میں نے اپنے دوستوں کو ان کی باتوں کو دہرائی اور ان سے یہ کہنے سے باز رہا۔ میں خود بخود چلے اور نہ تو کسی نے میری بات کو دیکھا اور نہ ہی کسی نے میری بات کو سنا۔

5

[illegible]

42

[illegible]

نسبهم حمزة قسلي ثلاثة ابناء فخرجت الى المسجد فاسرع ابو جهل نفي المني بجمع فاجبر حمزة فاحد قوسه وجاء الى المسجد الى حنقه فموش التي فيها ابو جهل وانكأ على قوسه مفاس ابي جهل لظفر انيه فعرف ابو جهل الشرفي وجهه فقال مالك يا ابا عبد الله فافزع القوس فاضرب به اخذ عبه فقتله فقال الدماء فاصحبه ذلك فريش مخافة انشر قال ورسول الله ﷺ وحلف في دار الارقم المنعرومي فاطلق حمزة واسلمه فخرجت بعده ثلاثة

11

میرے۔ دلوں نے کہا یہ ٹوٹ کیسے تھے۔ ہوں۔ کوئی نہ کہا۔ عجب این لایا۔ اب اس نے ظہیر پر چڑھ کر کھینچتے۔
 شاد کوئی کہو اپنے ہوئے۔ میں نے اپنی دلی دہشت کے، اور مجھے چھوڑا۔ ان نے بعد وہ جس دلوں و چہتے ہوئے۔ پختہ
 تھا۔ اور مجھ سے کوئی حد نہیں۔ ہوا تھا۔ میں نے کہا یہ شرف سے بہت گھبرائے۔ کہ ایک نہیں اور مجھ کوئی ایذا نہ پہنچے۔ میں بھر پنا
 دلوں کے پاس آیا۔ وہ کہا جی رہا تھا۔ ہر اور سے میں نے پناہ سے بچا۔ اور میں بچ گیا۔ دتا اور جیتا۔ وہ حتیٰ کہ حتیٰ جھانکے
 سلام کو بجا دیا۔ (۱) اور محمد اکمل میں اور ان صبا ان میں رہا۔ وہ دانت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عیسیٰ کو چھ آپ کا
 مرنے والی کہیں دیکھ کیا۔ ان فرماؤ کہ میں ان مجھ سے پہلے مرنا اور میرا ہے۔ تھے میں میری دینا اور ان میں نبی جلتی تھی۔ کوئی نہ
 کہہ رہا تھا۔ (۲) آپ اس کی خبر کرو گئی تھی۔ پتا چلا کہ ان نے کہ مجھ میں اس قریش کے علاقہ میں جہاں اب جیل تھا۔ آئے اور اپنے کانٹاں
 پر جو تھکے۔ ان کانٹوں کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ پھر برہنہ کا ہون سے سے کھڑے ہوئے۔ ان کانٹوں کے چھوڑے۔ اور برہنہ کے
 آدرا کرنا۔ کہ اسے جو تھکے۔ پھر جہاں ہو تھکے۔ یہ سن کر کانٹاں اٹھا دیے اور ان کانٹوں کے پیٹ کی۔ ٹھوس یا اسے زور سے۔ دھڑک دھڑکات
 کہوں پہنچا۔ کہ اس کانٹوں کے ٹھوس سے۔ ان کانٹوں سے اور کچھ نہ کیا اور میں دلوں دلوں نہ ٹھیک ٹھیک اور قریش اپنی رقت خونی
 کے گھر میں تھے۔ ہوں تھے۔ ہر دلوں سے تھے۔ اور اس سے آئے۔ میں نے اس واقعے کو جس دن بعد وہ مجھ کو

تحقیقات و تعارضات

[illegible]

الحسی" تک پہنچ تو میرا دل میں نہ کی سب حضرت پیغمبرؐ سے۔ میں نے کہا یہ قریش اس سے بڑے ہیں تو کیا اسرار
نے آیا اور کہ رسول اللہؐ کیا تشریف رکھتے ہیں میں نے کہا اقر کے کھر میں میں نے وہاں آنے اور وہ کھڑکھایا اور لوگوں سے
اور موجود تھے خیر ان کا یہ کہ جس کو ہو گئے تھوڑے کیا۔ تمہیں کیا ہوا وہ اس نے اس میں کہ ان کے سیدہ و سوز و گھٹاں اور۔

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ عرب کے عہد و میں اس غلط فہمی پیدا استعمال کرتے ہیں جہاں انہیں بدعت انہی منظور ہوتی ہے اور طعنے میں آنے
سب اشاعت کے نام۔ تمام بولے ہیں چہ حضرت عمرؓ کی اس نے اس غلط فہمی سے ساقی پر استقامت پر اور کیا تاثر بھی ڈالنے تو
میں کی دین کو بھی نہ چھوڑ دی کی یاد کو یہ دین حق ہے اور جس پر توبہ و صبر کا پائل اور صاف کمرائی ہے اس نے سب سے حضرت
میرا دل بہانہ و اپنے باپ کو چھوڑ کر کہا اور تو جو کتاب پر در ہے تھے مجھے بھی دکھایا۔ میں نے اس کتاب سے کچھ نہ سیکھا۔

متن

الفتح والہ الباب فان اقبل قلنا ما وان اذیر قلنا لا فسمع ذلك رسول اللہ ﷺ وخرج
وتشهد عمر فذكر اهل الدار تكبيره فسمعها اهل المسجد قلت يا رسول الله السنا على الحق
فان بسى قلت فسمع الاحتفاء فخرجنا صغیر انانی احد همار حمزة في الآخر حتى دخلنا
المسجد فمظرت قریش النی والی حمزة فاصانتهم كانه شديد فسمعنا رسول الله ﷺ القاروق
بومستلانه طهر الاسلام وفرق بين الحق والباطل رواه ابو نعيم في الدلائل وابن عساکر
سأله اصحح عن ذكوان مولی عائشة قال قلت لعائشة من سمی عمر العاروق قالت
النبی ﷺ رواه ابن سعد عن ابن عباس قال لما سلم عمرو بن لؤلؤ فقال يا محمد لقد
استبشر اهل السماء باسلام عمر رواه ابن ماجه والحاكم عن ابن عباس قال لما سلم

ترجمہ

اگر خبر لے کر آیا ہے تو میں نے اس سے اگر یہائی کے لیے ہے تو اس کی کراہی ہے۔ اس حضرت ﷺ میں نے برابر کمال
آئے اور میں نے ان کے شہادت پر حکامیں گھر والوں نے اللہ اکبر کا نیا غرہ مارا کہ سب مسجد والوں نے سنا۔ میں نے کہا کہ رسول خدا
اکبر حق پر نہیں ہیں۔ فرمایا کیوں نہیں کہا پھر خلیفہ بنے کیا وجہ۔ میں ہم دو شخص باہر کھڑے تھے ایک میں دوسری میں حمزہ تھے حتی
کہ مسجد میں آئے تو قریش نے مجھے اور حمزہ کو کچھ نہ کہتے صدمہ بھلا اس میں رسول اللہ ﷺ نے میرا منہ روق دکھا اور

ترجمہ

مشرکوں نے کہا آج مسلمان ہم سے داو لے گئے سو یہ تیرا تری ال تھی: لھے اللہ اور مومنین ۱۰ یمنیں ہیں (۱) بخاری میں ابن مسعود سے روایت ہے کہ جب سے عمر اسلام لانے تک بیٹا غائب رہے۔ (۲) طبرانی اور ابن سعد علیہ اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کا اسلام لانے (۳) فتح ان کی ہجرت مدائن کی بعد خست تھی ایم نے اپنے آپ کو اپنے حال میں دیکھا کہ جب تک عمر اسلام نہ لائے تھے کعبہ میں نماز پڑھتے تھے جب حضرت عمرؓ اسلام لائے تو آپ نے مشرکوں سے مقدمہ نہ کیا یہاں تک کہ انہوں نے ہمارے ساتھ۔۔ بیٹ بیٹ بھائی کی بھر بھر بے کوب میں نماز پڑھی۔ (۴) طبرانی مذہب سے روایت کرتے ہیں کہ جب عمر اسلام لائے تو اسلام ایک اقبال والے مروجہ مذاق کے ہر شخص اس کے ساتھ ازابا قربت پہنچتا تھا اور آپ کی شہادت کے بعد اسلام ایک بد بخت بیٹا آدمی ہو گیا کہ ہر شخص اس سے دوری نہ دو چاہتا ہے۔ (۵) طبرانی ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے سب سے پہلے سلام نماز کیا وہ عمرؓ ہیں (۶) ابن سعد صبیح سے روایت کرتے ہیں کہ جب عمرؓ اسلام لائے تو آپ نے

تحقیقات و تعلیقات

۳۔ چنانچہ ایک جسمانی مورخ حضرت حمزہؓ کے اسلام لانے کا ذکر کر کے کہتے ہیں کہ اسی زمانہ میں ایک شخص جس کا نام عمر بن الخطابؓ تھا اسلام پا جس کے عظیم قد و قامت اور ہیبت و رہے انجا جسمانی قوت اور بہادرانہ اور شجاعہ دلیری نے اس کو حضرت حمزہؓ کا ایک موزاں ساتھی اور جوتا دیا پھر کہتے ہیں کہ اس قسم کے لوگوں کے اسلام قبول کرنے سے محمد ﷺ کو نہایت تقویت ملی کوئی شخص دشمن نہ اسے پاس جانے اور انہیں ایذا پہنچانے کی جرأت نہ رکھتا تھا عمرؓ اور حمزہؓ دونوں کو فخر و برادرانہ میدان میں ان کی نگاہوں کے خوف سے دُکھ خوف کھاتے تھے۔

تخریج احادیث

۱۔ تاریخ الحقاء ۱۰۳/۱۲

۲۔ صحیح البخاری ۵۲۰/۱۰

۳۔ تاریخ الخلفاء ۱۱۰، طبقات ابن سعد ۱۱۳/۳، سیرت ابن ہشام المحدثۃ ۲، صیون الاثر لابن سید

السنن ۱۲۶/۱

۴۔ المعصر المندقی

متن

وَحَلَمْنَا حَوْلَ الْبَيْتِ حَلَقًا وَطَقْنَا بِالْبَيْتِ وَانْصَعْنَا مِمَّنْ غَلِظَ عَلَيْنَا وَرَدَّدَا عَلَيْنَا بَعْضُ

مطابق یہ روایہ ابن سعد عن اسلم مولیٰ عمرؓ قال اسلم مولیٰ عمرو فی ذی الحجۃ کل السنۃ السادسة من النبوة وهو ابن ست وعشرين سنة رواہ ابن سعد عن قیس قال سمعت سعید بن زید عن عمرو بن نفیل فی مسجد الکوفۃ یقول واللہ لقد راہنتی وان عمرو لم یوقی عسی الاسلام قبل ان یسنم عمرو لو ان احدا ارلض للذی صنعتم بعثمان لکان رواہ البخاری عن زید بن عبد اللہ بن عمر عن ابيه قال ینا هو فی الدار حائفا اذا جاءه العاص بن وائل السهمی ابو عمرو و عنہ حلۃ حبرۃ وقميص مکفوف بحریو وهو من بنی سہم و ہم حلفائنا فی الجاہلیۃ فقال لہ ما نالک؟ قال عمر قد زعم فرمک انہم سبقتونی ان اسلمت

ترجمہ

سے ظاہر کیا اور اس کی طرف تھم کر اعراس کی اہم لوگ حلقہ پاندہ کر کعبہ کے گرد بیٹھنے لگے اور بدوین روک روک طواف کرنے لگے اور منیوں نے ہم پر حق کی قسم لی ان سے انصاف لینے لگے اور جو ہماری ساتھ دہ کرتے تھے اب ہم بھی کچھ کچھ روکنے لگے۔ (۱) ابن سعد حضرت عمرؓ کی غلام اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ ۲۶ برس کی عمر میں نبوت کے چھ برس بعد ذی الحجۃ کے مہینے میں مسلمان ہوئے (۲) بخاری میں قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے کوفہ کی مسجد میں سنا کہتے تھے خدا کی قسم مجھے اپنے وقت یاد ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے اسلام سے پہلے مجھے دین اسلام پر ثابت اور برقرار رہنے کی تاکید کی اور اب تمہیں جو عثمان کے حق میں آیا ہے اس سے اگر وہ احادیثی جگہ سے نکال دے تو مراد وہ ہے (۳) بخاری میں زید بن عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ قریش کے خوف سے عمر میں خفیہ تھے یا یہ عمرؓ بن ابی اسلم بھی، ابو عمرو بن العاصؓ آپ کے پاس آیا اور اس پر ایک حدیثی چادر کا ور ایک کرتا جسکے حاشیے حریر سے محفوظ تھے سوئے تھا اور قیونہ بنی سہم جو جاہلیت کے زمانہ میں امارا عقیف تھا اس میں سے قحط عمرؓ نے آکر کھیرا کیا حال ہے آپ نے فرمایا یہ میری قوم کا گمان ہے کہ اگر میں اسلام کو کھیر کر لوں تو مجھے۔

تحقیقات و تعلیقات

۳۔ ثانی تا حق کا حق ان کا حق انہی گروہوں پر لیا اور بدوین کی شرعی حرمت کے ان کے قتل کے مرتکب ہوئے اگر اس قتل کی وجہ سے احد پر ڈر نہ پڑتا تو لائق تھا سعید بن زید کی اس سے غرض صرف اپنے زمانہ اور اس زمانہ کا سوا نہ کرنا تھا کہ دیکھو اس زمانہ میں بدوین کو اسلام کی حرمت اور عزت کرتے تھے اور آج مسلمان مسلمان کو حقیر و ذلیل سمجھ کر کھائے جاتے ہیں۔

جی کے لیے یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ میں سے یہ عثمانؓ کرنا ہوں مگر جب وہ لوگ ان سے واپس ہوئے تو ایک دوسرے کو کہتے تھے کہ ایک شخص سے مروان کے پاس سے نہ آؤ آپ نے فرمایا میں ان کا خطم ہے یا تو یہ شخص اپنی قوم سے دین پر جو جائز ہے میں خود اپنی بت پران کا کائن ہے۔ اس مرد کو جب سے دین دلوں میں لوگوں نے اسے جہاں حضرت مرتے میں سے چھوڑ دیا۔ پھر ابو اس نے بیٹے چھپے بیان کی تھی۔ بیٹن فی۔ اس نے کہا میں نے آپ سے آج کے دن سے کوئی چیز جو بڑا مذہب اس کی ایک مسلمان مرد اس کا کہہ کر کہہ دیا۔ حضرت مرتے فرمایا میں تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں اس نے کہا بیعت میں جانیت کے زمانہ میں اپنی قوم کا کھن قہ غم نے فرمایا تیرے پاس جو تھی چیز تے تھی اس سے وہ کی چیز خیر ہے اس نے کہا کہ میں ایک دن باز رہیں ہوں۔ ہاتھ تھا کہ میں میرے پاس آیا میں اس میں قوت کے آثار دیکھتا تھا کہنے لگا کیا تو انہوں کی اور ان کی ہامیہ کی کو جو اس سے چھپنے کے بعد حاصل ہوئی اور ان کا اذان اور ان کے پلوں سے مانا نہیں دیکھتا ہے حضرت مرتے فرمایا جی کہا میں بھی ایک وقت ان کی جڑوں کے پاس ہوا تھا کہ ایک ایک شخص نے ایک چھڑے کو کر دیا اور اس کے ساتھ ایک چھینے والے اس چھڑا کو اس کی آواز سے زیادہ زوردار میں سے کبھی کسی چھینے والے کی آواز نہ کی تھی وہ نہایت کمال کے ایک شخص کا نام ہے۔ ایک امر اور اکوٹھنے اور ہے ایک نفع آؤں۔ اور اندھ بھٹ ہے یہ آواز سن کر وہ اس پر چھپنے میں سے کہہ جو جی اس پر وہ کے چھپے ہے وہ بیک جھے اچھی طرح معلوم ہوئی یہاں سے نہ لگوں گا۔ اسے میں پھر کسی نے آواز بلند کی انہیں لنگھوں کے ساتھ پکا راں وہاں سے کھڑا ہوا یہاں وہاں سے رہے تھے کہتے گھبراہٹ میں ہے۔

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ اس حدیث کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کی شخصیت پر اسلام لانے سے پہلے کچھ نہ تھا کچھ اسلام کا اثر موجود تھا اور اسلام لانے سے پہلے اسلام کی صداقت کا ایک لیر بھی اثر دل میں رکھتے تھے مگر مسلمانوں کی مخالفت اور اسلام کی توجہ نہ لیں یہ ایک عقلی اثر تھا جس سے ان کی آجائی دین کی تربیت و حریت اور اپنے قبیلہ اور مذہب کے دباؤ سے یہ پوشیدہ خیال کا رہا۔ کچھ دیر نہیں گزری کہ حضرت عمرؓ اسلام سے پہلے حق ضرور کہتے تھے۔

تخریج احادیث

(۱) صحیح البخاری ۵۲/۱، صحیح الترمذی ۱۲۵۱، صحیح المعجمی ۵۲/۱، صحیح ابی داؤد ۱۳۸۶، ترمذی ۵۲/۱، شرح مواہب ۲۷۱

فصل فی ہجرتہ

عن علی قال ما علمت احداً هاجر الا مختفياً الا عمر بن الخطاب فانه لما هم بالهجرة

میں نے کہا کہ میں نے اس کو پہچان لیا ہے۔ یہ پہچان اور عیاش سے کہا کہ تیرے پاس سے تم کو ملے گا کہ میں نے پہچان لیا ہے۔ اس وقت میں نے عیاش سے کہا کہ تم سے برکت دینے کی یہ ایک نئی بات ہے۔ اس نے کہا کہ میں اس سے نہیں ہرکتا اپنی ماں کی قسم زوار کر چلا تاہم اگر اچھی خدمت آئے پوچھا کہ اس سے نہ جان لے رہی ہے پھر کہہ دیا۔ (۱۱۱) اور وہ یہ۔

تحقیق احادیث

- ۱۔ تاریخ بغداد ۱۱۵
- ۲۔ تاریخ بغداد ۱۱۶
- ۳۔ تصدير النسخ

فصل

فی الاحادیث الواردة فی فضله غیر ما تقدم فی ترجمة الصديق

عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ انا نائم وابتنى في الجنة فاذا امرأة تنصبا لي حاسب قصر قلت من هذا القصر قالوا العمر فذكرت غيرته فوئيت مدبرا وبكى وقال اعليكم انزعوا رسول الله ﷺ ارواه الشيخان عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ لقد كان فيما قبلكم من الامم ناس محدثون فان يكن في امي احد فانه عمر اى منهمون رواه البخاري عن ابن عمر ان رسول الله ﷺ قال ان الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه وقال ابن عمر ما قول عمر رواه الترمذي عن عماره قال قال رسول الله ﷺ لو كان بعدى نبى لكان عمر بن الخطاب رواه الترمذي عن عائشة قال قال رسول الله ﷺ اسي لا نظر الى

فصل

ان وہ پیش میں ہوا کرتے تھے کہ ان کی فضیلت میں وارد ہیں۔ اس فصل میں وہ وہ پیش نہ کر رہے تھے کہ جو صدیق رضی اللہ عنہ سے پہلے میں ہیں۔ (۱۱۱)

تجلی: مولانا ابوالحسن علی دہلوی سے کہہ رہے ہیں کہ حضرت نے فرمایا میں ایک دفعہ سو رہا تھا ان مال میں سے لے چکے

کہ جسٹ میں ایسا کہ یہ کتب ایک عورت ایک کس کے گونے میں وضو کر رہی ہے۔ سو میں نے کہا یہ کس کا ہے (فرشتوں نے کہا) حضرت محمد کو مجھے تمہاری غیرت پر یقینی اور وہوں سے پہلے آیا حضرت عمر بن کربہ نے گونے کو عرض کی کیا آپ کو مجھ پر غیرت آتی یہ حال اس (۹) میں موجود ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تمہارے ہاکی استوں کے ٹوک الہام کے گونے میں اُمیر میری امت میں ان میں سے کوئی ہے تو عمری ہو گئے۔ (۳) ترمذی میں ان میں سے روایت ہے کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے عمر بن زید اور اس پر حق چڑھ کر دیا (۴) میں عمر کہتے ہیں لوگوں پر کوئی اتنا بھی ایسا نہ کرے کہ اس میں لوگوں نے اور عمر نے کام یہ بڑھ کر اس حضرت کے قول کے موافق تھا۔ (۵) اور عمر میں حضرت بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ عمر بن زید جو کہ عمر بن زید ترمذی میں کاٹھ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ حضرت عمر کے متعلق ترمذی میں کہا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت تمام امتوں سے افضل ہے اور اس وقت اپنے دامن کا اٹکی امتوں میں وجود ہے اس امت میں بدعت ان ہوں گے بلکہ اس سے مسموم نہ کیا یہ امر تجھ سے ہے جیسا کہ عرف میں روا کرتے ہیں کہ اگر کوئی میرا دوست ہو تو ظانی نہ داس سے مراد انھما میں فلاں کے کاکل روٹی کے ساتھ ہے۔
۲۔ جیسی حضرت عمر جو بات کہتے ہیں حق سے خالی نہیں ہوتی اور ان کا دل کمال حق سے بھر ہوا ہے

تخریج احادیث

۱۔ صحیح البخاری ۱/۲۰۰، صحیح مسلم ۵/۱۶۲، ابن ماجہ ۱

۳۔ تاریخ الخلفاء، از علامہ سوطی ۱/۱۰۰

۵۔ جامع الترمذی ۲۰۸/۲

۱۰۔ لمصدر السابق

محقق

شیاطین الجن ولانس قد فروا من عمرو رواہ الترمذی عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من یصلی عنہ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرہ قال سمعت رسول اللہ یقول ان اللہ وضع الحق علی لسان عمر بن عبد المطلب و ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ ان اللہ جعل الحق علی لسان عمرو و فضلہ رواہ احمد و البزار رواہ الطبرانی عن عمر بن الخطاب و لیل و معاویہ و ام السومیس

۴ سنن ابی داؤد ۴۱۱۲۰

۳ تاریخ الخلفاء ۱۱۷

۴ صحیح ابن حبان ۶۸۸۱ تاریخ الخلفاء ۱۱۸

متن

هذا غلق الفتنة و اشار بيده الى عمر لا يزال بينكم وبين الفتنة باب شديد العلق ما عاش
 هذا بين اظهركم رواه البرار عن ابن عباس قال جاء جبرئيل الى انبيى ﷺ فقال اقرى عمر
 السلام واخبره ان غضبه عز ورضاه حكم رواه الطبراني فى الاوسط عن عائشة ان انبيى قال ان
 الشيطان يفرق من عمر رواه ابن عساکر عن يريدة ان انبيى ﷺ قال ان الشيطان يفرق منك يا
 عمر رواه احمد و الترمذى ابن عساکر عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ ما فى السوء
 ملك الا هو يفر عمر و لا فى الارض شيطان الا هو يفرق من عمر عن ابى هريرة قال قال
 رسول الله ﷺ الحق بعدى مع عمر حيث كان رواه الطبراني فى الاوسط عن سديسة قالت
 قال رسول الله ﷺ ان الشيطان لم يلق عمر منذ اسلم الا خسر لو جهه رواه الطبراني

ترجمہ

یہ فقرہ کے دو دائرو کا بند ہونے کا سبب ہے اور حضرت عمرؓ کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا کہ تم میں اور اللہ میں
 بیشدہ دائرہ سخت بند ہے گا۔ جب تک یہ فعل تم میں زائد رہے گا۔ (۱) طبرانی اس میں ابن عباس سے روایت کرتے ہیں
 کہ جبرائیل نے رسول خدا کے پاس آکر کہا آپ عرب پر سلام پڑھیے اور خبر دیجئے کہ ان کا ضرع غزائے اٹکی رضا حکم ہے۔ (۲)
 ابن عساکر عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا شیطان میرے خوف کرتا ہے۔ (۳) احمد بریدہ سے
 روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کہ اس عمر سے معرفت شیطان بلاشبہ خوف کرتا ہے ابن عساکر ابن عباس سے روایت کرتے
 ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا آسمان میں کوئی ایہ فرشتہ نہیں جو عمر کی توقیر اور عزت نہ کرے اور نہ زمین میں کوئی ایہ شیطان ہے جو
 ان سے نہارت ہو۔ (۵) طبرانی ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا میرے بعد ان میرے ماتھے پر ہے جہاں
 کہیں وہ ہوں (۶) طبرانی سدیدہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کہ جب سے محمد ﷺ لانے ہیں اس وقت
 سے جب شیطان ان سے ملے تو مسکے گا نہ پڑتا ہے۔ (۷)

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ یعنی حضرت عمرؓ کی زندگی کا سرفراز کا باعث ہے کہ جب تک کہ وہ زندہ رہے گا تو سر نہ اٹھے گا اور ان کی وفات کے بعد مرے فرخ کے فتنہ فساد واقع ہوں گے۔ یہ حدیث حضرت عمرؓ کی صوابت دین اور استمرار حال پر دلالت کرتی ہے چنانچہ یہ سنو ان کی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے یعنی شیطان جب آپ کو کچھ بتائے تو فوراً ہی مٹا ہے مگر کاش عیاض فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں یہ بھی احتمال ہے کہ بطور ضرب المثل کہا یہ ہوا اور معنی یہ ہیں کہ جب حضرت عمرؓ شیطان کا راستہ بند کر دے اور آپ حق کے راستہ پر چلے دیں جو چیز شیطان کو راستہ رکھتی تھی حضرت عمرؓ اس کی لفت کرتے ہیں مگر پہلے معنی میں یہ واضح ہیں۔

تخریج احادیث

- ۲ تاریخ الخلفاء ۱۱۸
- ۳ المرحوم السابق
- ۴ المرحوم السابق
- ۵ المرحوم السابق
- ۶ تاریخ الخلفاء ۱۱۹
- ۷ تاریخ الخلفاء ۱۱۹، کبر المعال ۲۲۷، ۲۳۷

مترجم

عن اسی بن کعب قال قال رسول الله قال لی جبرئیل لیسک الاسلام علی موت عمر رواہ الطبرانی عن اسی سمیع الخدری قال قال رسول الله ﷺ من ابغض عمر فقد ابغضنی ومن احب عصمر فقد احبنی وان الله ما هی بالناس عشیة عرفة عامة وما هی بعصر خاصه وانہ لم یبعث الله نبیا الا کان فی ائمتہ محدث وان یکن فی امیئہ منهم احد فهو عمر قالوا یا رسول الله کیف محدث قال تنکلم بالملائکة علی لسانہ رواہ الطبرانی واسنادہ حسن

فصل فی اقوال الصحابة و السلف فیہ

قال أبو بکر الصديق ماعلی ظهر الارض رجل احب الی من عمر رواہ ابن عساکر وقیل لابی بکر فی مرضه ماذا تقول لمربک وقد ولیت عمر؟ قال اقول له قد ولیت علیہم خیر هم رواہ ابن سعد قال علی اذا ذکر الصالحون فحیلا بعمر ما کنا نبعث ان السکينة تنطق علی لسان عمر

ترجمہ

طبرانی ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا فرماتے ہیں مجھ سے میرے لئے کہ ابن عمرؓ کی موت پر اسلام روایا۔ (۱) طبرانی حسن سند کے ساتھ امام سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا جس نے عمر کو قصہ دیا یا اس نے مجھے قصہ دیا اور جو عمر کو دوست رکھتا ہے وہ مجھے دوست رکھتا ہے۔ باوجود خدا تعالیٰ نے طرفہ کے ان قوم لوگوں سے عفو اور حضرت نے اسے خصوصاً فرمایا خدا تعالیٰ نے کسی نبی کو تفریق پر نہیں بھیجا مگر اس کی امت میں اپنے نفس کی پیروی پر امام ہو ہے (۲) نہ اس شخصے اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہے تو میرے قوموں نے پوچھا اے حضرت (حدیث) کے کیا معنی اور تمہیں کہتے ہیں۔ (۳) فرمایا جس کی زبان پر نہ کہتے ہوئیں۔

فصل

حضرت عمرؓ کے حق میں صیہ اور سنف کے اقوال

انہی قسم کے روایت ہے کہ ابو عمر صدیق نے فرمایا اے زمین پر میرے زیادہ گئے اور کوئی آدمی (۱) ان سے کہتے ہیں کہ حضرت ابو عمر سے ان کی بنیادی میں لوگوں نے کیا آپ نے عمر کو طیفہ دیا یہ عمر جب خدا پر تعلق کا تو کیا جواب دیکھا۔ فرمایا میں عرض کروں گا (اللہ اعلم) میں نے ان کے بہترین شخص کو ان پر مائل بنایا (۲) طبرانی اور دوسری روایت کرتے ہیں کہ جب تک بخت ہوئے کہ ہے ہر نبی تو عمر کو اس خبر پر نہ کر کہ چاہئے۔ ہم اس بات کو دیکھنا چاہتے تھے کہ عمرؓ کی زبان پر

تحقیقات و تعلیقات

(۲) اس روایت سے حضرت عمرؓ کی حدیث الراء اور عقلی دماغ ثابت ہوتی ہے۔ یہی امور میں بھی ان کی رائے اور ان کا مشورہ یا مفید اور ہر سب ہوتا تھا جیسا کہ ایک دن لڑائی کے موقع پر اصحاب رسول اللہ ﷺ کے پاس کھانے پر بیٹھ کر چیزیں ختم ہو چکی تھیں اور بھوک سے چناب ہونے کے بعد حضور اکرم ﷺ اپنے انہوں کے ذبح کرنے کی اجازت مانگی حضور کا ارادہ ختم فرماتے کا تھا کہ حضرت نے فرمایا رسول اللہ اکرم اپنی ساریوں کو اب ذبح کر چیتے ہیں تو آنکھ بند ہو کے اور پیوستہ دشمنوں سے کسی طرح لڑائی کر نہیں گئے آپ نے فرمایا ہر تمہاری کیا رائے ہے انہوں نے عرض کیا سارے لشکر کا کھانا جمع کر کے ایک جگہ اکٹھے ہو کر کھا لیں حضرت نے ایسا ہی کیا پس حضرت عمرؓ کی یہ تدبیر اس کا اثر ہوئی کہ کوئی بیگمیت باقی نہ رہی۔

تخریج احادیث

رواه الطبراني في الاوسط عن ابن عمر ما رأيت احدا افط بعد رسول الله ﷺ من حبي
قبض اجترأ الا بعد من عمر رواه بن سعد عن عبد الله بن مسعود لما كان عليه عمر وضع في كفة
ميزان ووضع علم احياء الارض في كفة لرجل علم عمر بعلمهم ولقد كانوا يقولون انه ذهب بتمعة
اعتبار العمير رواه الطبراني في الكبير والحاكم وقال حذيفة والله ما اعرف رجلا لا تأخذ في
الله نومة لانه الا عمر وقال معاوية اما ابي بكر فلم يرد الدنيا ولم ترد واما عمر فارادته الدنيا ولم
يردها وما نحن ففصر عنا فيها طهر انبطخ اخوجه الزبير بن بكار في المواقفات وقال حذر دخل
عني على عمر وهو مسجى فقال رحمة الله عليك اما من احب الحق من ان اتقى الله منا في
صحبته بعد صحة النبي ﷺ من هذا المسجى رواه الحاكم

طریقہ کو بتا رہے ہیں (۱)۔ انی معدنی مرتے رویت کرتے ہیں کہ وہاں خدا تعالیٰ نے اپنے بعد موت کے آپ کے حالات پائی میں نے کبھی کسی کو حضرت مرتے زادہ کو کشتی کر لیا اور ایک کبھی نہیں دیکھا۔ (۲) طبع الہی کیہ میں وہاں کمر پائی مسند میں عبد اللہ بن مسعود سے رویت کرتے ہیں کہ انور کو کا حضرت زوکے تیس چارے میں اور وہاں زمین کے زلزلوں کا علم ہر سب چارے میں رکھا ہوا ہے تو ہر کا ممان کے علم پر ترجیح رکھے گا اور یہ شہد صاحب ہر سب کے کفر علم کے انہوں نے کئے اور ایک دوسرا حدیثوں کے (۳) حدیث فقہانہ میں بخلا میں ہے کہ مرتے کو کسی کو اپنی کوای نہیں جانتا کہ اسے اللہ کے دین میں حیات کرنے والی کی ماست کے خوف نے نہ لگا اور (۴) انہیں بن بخر ما اکتے میں معلوم ہے کہ مرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ نے خود کو کچھ نہ دینے آپ کی طرف التفات کیا تو حضرت مرتے کو دینے چاہی یا نہ دینے آپ کو چاہا اور ہر سب نکل اپنا میں پھنسے ہوئی کے عالم چار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی حضرت عمرؓ میں ہائی میں و غل کے کہ ان پر کچھ اہل ادب کیا حق سوا ہے کہ غریب فرما لے ان سے سو بھگے اس کچھ اپنا ہے ہونے سے زادہ اور کوئی محبوب نہیں اس امر میں کہ میں اللہ سے ملاقات کروں اس چیز کے ساتھ جو اس کے پیچھے میرے بعد مجھ سے رسول خدا کے (۵)

تحقیقات و تعلیقات

(۳) حضرت حذیفہؓ کا قول ہے کہ گویا لوگوں کا غم کوٹ کوٹ کر حضرت عمرؓ کی گود میں پھریا گیا ہے اور یہ بھی کہا کہ میں نے کسی کو اللہ کے کام میں حضرت عمرؓ کے سوا ایسا نہیں دیکھا کہ لوگوں کی ملامت سے بے خوف رہا ہو حضرت نے کثرت حدیث فرمایا کرتی تھیں کہ عمرؓ کی تیزی میں بکاتے نام طعمی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے چھ آدمیوں میں قضائے تین مہینے، تین کوٹہ، مہینہ میں حضرت عمرؓ اپنی بن کعبؓ اور زید بن ثابتؓ رضوان اللہ علیہما اجمعین اور کوٹہ میں علیؓ بن ابی طالبؓ، عبد اللہ بن مسعودؓ اور ابو موسیٰؓ تھے۔ حضرت مسروقؓ کا قول ہے کہ اصحاب رسول اللہؐ میں سب سے بڑے عالم حضرت عمرؓ بن الخطابؓ، حضرت علیؓ، عبد اللہ بن مسعودؓ، ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ، مزین بن ثابتؓ اور ابو موسیٰؓ افری رضی اللہ عنہم تھے۔

متن

وقال ابن مسعود اذا ذكر الصالحون فجهلنا بعمرو، ان عمر كان اعلمنا بكتاب الله وافقهنا في دين الله رواه الطبراني والحاكم عن عمير بن ربيعة ان عمر بن الخطاب قال للكعب الاحبار كيف نجد معنى لقال اجد نعتك قروفاً من حديد قال وما قرون من حديد؟ قال امر شديد لا ناعذه في الله فومة لانهم قال ثم مه؟ قال ثم يكون من بعدك خليفة يقتله فبه ظالمه لقال ثم مه قال ثم يكون البلاء رواه الطبراني عن مجاهد قال كنا نتحدث ان الشياطين كانت مصفدة في اشارة عمر فلما اصيب لبثت رواه ابن عساکر عن سالم بن عبد الله قال ابطاء خبر عمر علي ابي موسى فاتي امرأه في بطنها شيطان فسالها عنه فغالت حتى يعينني شيطاني فجاء فساله عنه فقال فرمك من تزور ابكساء بها

ترجمہ

ابن مسعود کہتے ہیں جب بیکوں کا ذکر ہو تو عمرؓ سے شروع کرو کیونکہ حضرت عمرؓ سب سے زیادہ اللہ زادہ کہلاتے تھے (۱) اور اللہ کے دین میں ہم سب میں بہت بڑے فقیہ تھے، (۲) طبرانی میں عمرو بن ربيعة سے روایت ہے کہ عمر بن الخطابؓ نے کعب الاحبارؓ سے فرمایا تو نے میرا وصف (انگلی کتابوں میں) کیوں کر پایا (کعب نے) کہا میں آپ کی تعریف یوں پاتا ہوں کہ وہ لوہے کا پھاڑ ہے، فرمایا اس کے کیا معنی، کہا سخت مردار جسے اللہ کے دین میں ملامت کرنے والے کی ملامت نہ پڑے، عمر نے فرمایا پھر اس کے بعد کہا ہوگا کہ آپ کے بعد ایک اور غلیظ ہوگا جسے ظالم جماعت قتل کرے گی، آپ نے فرمایا

پھر اس نے کہا کہ پھر تو بعد ازل اٹال اور نئے واقعہ ہو گئے (۳) ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ہم ذکر کرتے کرتے جاتے تھے کہ شیاعین عمر کی خلافت میں مقیم تھے سو جب آپؐ شہید ہو گئے تو وہ پر اٹل ہو کر ہمیں گئے ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ہم اس عہدِ ائمہ کے روایت کرتے ہیں کہ وہ دونوں پر حضرت عمرؓ کی قبر نے ایسی سوز و ایک عورت کے پاس ہنسنے پینے میں شیطان تھا اُسے اور عمرؓ کی قبر پر پکڑنے لگے عورت نے کہا جب تک شیطان اُسے (عمرؓ کی قبر پر) جب شیطان آیا تو اس نے عمرؓ کی قبر پر پکڑ لیا شیطان یا مائیں عمرؓ کی قبر پر کاتہ بندھا دیتے ہوئے چھوڑ دیتا ہوں اور وہ خیرات کے

تحریکات اور ایٹ

۱۲۰ تاریخ الخلفاء ۱۲۰

تحقیقات و تعلیقات

(۱) فتویٰ دونوں جہتیں میں اہل شریعت اور اہل مکتبہ کی تحریک اور اہل مکتبہ کی تحریک کے واسطے حضرت عمرؓ کی عظمت اور تہذیبِ نبویؐ کی شان اور اہل اور اہل درجہ کا تھا حضرت عمرؓ نے مسائلِ شرعی اور غیر شرعی کے لحاظ سے بعض مسائل میں دھم دیا اور رسول خداؐ کے نام کے منہ کو سب سے بہتر جانتے تھے۔ عہدِ رخصتوں میں کوئی ضروری تغیر و تبدل نہ کیا اور نکاح کے بعد کو قصاصِ حرام نہ کیا اور والد کی بیعت کو بے اثر کر دیا یہاں تک کہ حضرت عمرؓ کی انا وقع آنحضرتؐ کی منہ مبارک کے مقابل تھا۔

متن

اہل الصدقة و ذاک رجل لا یراہ شیطان الا عمر لم یخربہ الملک بین عینیہ و روح

القدس بطلو نفسانہ رواہ ابن عباسؓ

ترجمہ

اے قسیمؓ کہ میں نے وہ عمرؓ کو ایسے آدمی دیکھا کہ جب شیطان اُن سے ملتا ہے تو شیطان کے دل پر پڑتا ہے ایک فرشتہ اُن کی منگوئی درمیان اور روح القدس (جبریلؑ) اُن کی زبان پر پڑتا ہے (۱)

فصل

قال مسیب بن النوری من زعم ان عبداً کان احق بالولایۃ من ابی مکر فقد اخطأ و عطا ابو

بکر و عمر و المهاجرون و الانصار و قال ابو اسامۃ اندرون من ابی مکر و عمر ؟ ہما اب الاسلام

وامہ قال حمیر الصادق النابری ممن ذکر ابی مکر و عمر الا محیر

فصل

انہوں کو دینی کتبے ہیں ان میں ہر کتاب کا نام کر کے کہ حضرت علیؓ حضرت ابو بکرؓ سے خلافت کے زمانہ قتل میں تو اس میں کوئی بھلائی نہیں دیکھ (۲) اور اس کتبے میں کہ جو بختہ بن ابی بکرؓ کو تھے وہ اس میں ہے (۳) اور حضرت علیؓ کے تھے کہ جو حضرت ابو بکرؓ کے تھے وہ اس میں ہے (۴) اور حضرت علیؓ کے تھے کہ جو حضرت ابو بکرؓ کے تھے وہ اس میں ہے (۵)

فصل فی موافقات عمر رضی اللہ عنہ

قد أوصيها بعضهم إلى أكثر من عشرين عن معاذ قال كان عمر يرى الزيادة لغيره في القرآن رواه ابن مردويه عن علي قال إن في القرآن لولياً من رضى عمر رواه ابن عساکر عن ابن عمر مرفوعاً قال ما قال الناس في شيء وقال فيه عمر إلا جاء القرآن بهو ما يقول عمر رواه ابن عساکر عن عمر قال وافقت

فصل

حضرت عمرؓ کے موافقات کے بیان میں

بعض محدثین نے تین سے زائد کتبے کئے ہیں۔ (۱) ابن مردويه کا ہے۔ اہل بیت کہتے ہیں کہ عمر جب کوئی آیت لکھتے (اللہ تعالیٰ اس پر) میں قرآن لکھتا۔ (۲) ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ قرآن میں کوئی آیت لکھتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ اس پر) میں عمرؓ سے مرفوعاً کہتے ہیں کہ اب کسی شے میں لوگوں نے اور حضرت عمرؓ کے قول کی توفیق نہ کی ہو (۳) مسلم میں حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں جن امور میں اپنے آپ نے موافق ہوا۔

تخریج کا بیڑ

(۱) تاریخ الخلفاء ۱۴۰

(۲) ۳۰۱ المصنف السابق

بھی کھڑا ہوا (جب آپ نے نماز پڑھتے کا ارادہ کیا) میں آپ کے سینے کے ساتھ آکھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا اے اللہ! یہ خدا کی آپ اللہ کے دشمن ابن ابی ہریرہ پر ہوتے ہیں جو فلاں نے فلاں سے دین الکی الکی پا لیا ہے (عمر بنت خطاب) خدا تعالیٰ نے اسے
 نبوت کی نعمت کی پابندی (۳) ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا نغم علی قبرہ ان (۴) پس نوک عن
 الحمر والنمیر (۵) یا ایہا الذین امنوا لا تقر بوالصلوۃ

تحقیقات و تعلیقات

(۱) جس نے نبی کو کھنکھاتی مٹی سے لایا۔ (۲) جس برکت والا اللہ پرست چھپ چھپ کر نے (۳) یعنی منافقوں میں
 سے کسی منافق پر نماز است پر صوماء مردہ کے حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی مٹی سے حق پر نماز نہ
 پڑھی اور نہ ہی منافق کی قبر پر کھڑا ہوا ہے یہوں تک کہ خدا نے تعین نہیں فرمایا (۴) اے محمد ﷺ آپ سے
 شراب اور خمر کے شتھن پڑھتے ہیں۔ (۵) اے ایمان والو! ان کی حالت میں نہ روتے نہ نہ پڑے۔

تخریج احادیث

۱: صحیح مسلم: ۶۰۱/۲، کنز العمال: ۱۰۱/۱۰۱

مترن

وانہ سکاوتی الآیۃ ولما اکثر رسول اللہ ﷺ الاستغفار لقولہ قال عمر سواہ علیہم
 فانزل اللہ سواہ علیہم استغفرت لہم أم لم تستغفر لہم" الآیۃ: لما استشار رسول اللہ ﷺ
 الصحابة فی الخروج الی بدر اشار عمر بالخروج فزلت: "کما اخر حکم ربک من بیتک
 بالحق" الآیۃ رواہ الطبرانی عن ابن عباس: لما استشار الصحابة فی قضیۃ الک فکان عمر
 من زوجکھا یا رسول اللہ ﷺ یا قال اللہ: قال افتعل ان ربک دنس عبدک
 فیہا! اسحانک هذا بھتان عظیمہ فنزلت کذلک وقصته فی الصیام لما جامع زوجته بعد
 الانتہاء وکان ذلک محرما فی اول الاسلام فسرلت احل لکم لیلة الصیام الآیۃ عن
 عبدالرحمن بن ابی لیلی ان یھود یا لقی عمر فقال ان جبریل اودی یدکم وھما حکمہ عبدوہ
 فقال لہ عمر من کان عدو الہ وملائکته ورسوله وجبریل

ترجمہ

واسمہ مبارک: (۵) جب رسول خدا نے اپنی قوم کے لیے کعبۃ بنی شیبہ کی تعمیر فرمائی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: "اے اللہ کے پیے بخشش آئنا، ہفت روزہ ہفت روزہ ہے" (۱) یا آیت اتری (۱) سوا، علیہم استغفرات لہم (۲) جب رسول خدا نے بدر میں نکلنے کے لیے مدینہ سے مشورہ کیا تو حضرت عمرؓ نے نکلنے کا اشارہ فرمایا اور یہ آیت اتری (۲) کما احمر جہک ربک من بھک بالحق اس کو ہر اہل ایمان میں سے روایت کیا ہے (۳) جب رسول خدا نے صحابہ سے حضرت عائشہؓ کی تہمت کے قصہ میں مشورہ کیا تو عمرؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! حضرت عائشہؓ کو آپ سے کس نے یہ باطنی بات کہائی؟ آپ یہ مان کر رہے ہیں کہ آپ کے رب نے آپ پر ان کا عیب پوشیدہ رکھا، اے خدا تعالیٰ پاکی ہے یہ تو باطنی بات ہے جس پر حق آیت (۳) اسحٰنک ہذا بھتان عظیم (الزمر: ۸) روزوں کے قصہ میں جب کہ حضرت عمرؓ نے خبر ہونے کے پیچھے اپنی زوجہ سے صحبت کی جو دن کا ابتدائے اسلام میں یہ امر امتداد میں آیت (۳) احل لکم البلاء الصیام الوقت نازل ہوئی۔ (۹۱) عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے حضرت عمرؓ سے مل کر کہا کہ میرا نیکل جسے تمہارے صاحب (محمد ﷺ) نے کر رکھا ہے، وہ تمہارے دشمن ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا: جو کوئی خدا اور اس کے فرشتوں اور پیغمبروں اور ہر اہل نیکلی

تحقیقات و تعلیقات

- (۱) یہ ہے کہ ان کے لیے اے محمد ﷺ بخشش مانگی نہ دیتے، ہفت روزہ کو ہفت روزہ کے واسطے ہے۔
(۲) یعنی جس طرح تمہارا حق ہے وہ ان کے ماتحت میرے گھر سے نکال۔ (۳) یعنی تمہارا کوئی ہے کہ خدا نے تمہارا حق نہیں دیا ہے۔

(۴) شکی تہمید روزانہ کی راتوں میں اپنی بیوی سے تمام کرنا طہار کرنا ابتدائے اسلام میں روز و رات میں نماز کے پیکر یا اس تک وہ سوئے نہیں کہ پانچ روزہ کو تھا مگر عشاء کی نماز کے بعد یا سو کر اٹھنے کے بعد، کھانا پینا اور جناح نماز اور رات میں حضرت عمرؓ کی نماز نے جدا اپنی بیوی سے سو کر بیٹھنے اس کے بعد بہت نام ہوئے اور دوسرے بڑے حضور کریم ﷺ کے پاس آئے اور رات کا سردا اٹھ دیا ان کیا سنتے میں اور بھی گئی اس قسم کے واقعات بیان کیے گئے اس پر حق سبحانہ و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

متن

ومیکمل فان الله عبدو للکافرین منزلت علی لسان عمر و رواہ ابن ابی حاتم عن ابی الاسود
قال احتصب رجلا من الی السبی فقتلہ فقتل فی سبھا فقال الذی قضی علیہ وذا الی عمر بن

الخطبات فانما البه فقال الرجل قضی لی رسول اللہ ﷺ علی هذا فقال ودنا لئلی عمر لقلانی
اکذلک قال نعم فقال عمر مکانکما حتی اخرج الیکما فخرج الیہما مستنصلا علی سببہ
فصر ب الندی فان رُخنا الی عمر لقلنہ وادبر الآخر لقل یارسول اللہ قیل عمر و اللہ صاحبی
لقل ما کنٹ اظن ان یجترئ عمر علی قتل مومن لافول اللہ: "فلا وربک لا یؤمنون حتی
یحکموا کما فیما شجر بیہم" الآیۃ فاهل دم الرجل وبرء عمر من قتله رواہ ابن ابی حاتم و ابن
مردوبہ الا ستبغان فی الذخول وذلک انه دخل علیہ غلامہ وکان نائما فقال اللہم حرم

ترجمہ

اور میرا نکل کا دشمن ہو سو نہ کا خروں کا دشمن ہے۔ پس حضرت عمر کے قول کے موافق یہ آیت اتری من کان عدوا
للہ و علامتکۃ الخ۔ سے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے (۱۰) ابوالاسود سے روایت ہے کہ انھیں کہا کہ پاس حضرت امیر
آپ نے ان دونوں میں فیصلہ کیا مگر جس شخص پر دشمنی ہوئی تھی وہ کہنے لگا میں ترے پاس پہنچ دیتے چنانچہ وہ دونوں حرا میں
الخطاب کے پاس آئے، ایک شخص نے ان سے کہا جناب اس شخص پر مجھے رسول خدا نے دشمنی دی اس سے کب ہمیں حرا میں
الخطاب کے پاس پہنچ دیتے؟ آپ نے دوسرے شخص کی طرف اشارہ کر کے کہا، یہ ٹھیک بات ہے اس نے کہا، ہاں فرما، میں
ظہر سے رہا جب تک میں تمہارے پاس آؤں تو تھوڑی دیر میں ان کے پاس تیار کر لیا۔ دوسرے شخص جو کہ رسول خدا کے پاس آیا اور کہنے لگا
میں خطاب کی طرف بھیج دیجئے، تو اس کے تلواریں ماری اور قتل کر ڈالا (۱۱) دوسرے شخص جو کہ رسول خدا کے پاس آیا اور کہنے لگا
خدا کے قسم مرنے میرے بار کو قتل کر ڈالا حضرت نے فرمایا میں تو یہ مان نہیں کرتا کہ عمر ایک مومن کو قتل کرے جرات کریں نہیں یہ
آیت فلا وربک لا یؤمنون الخ ہازل، اُساں اس شخص کا خون رانچاں کیا اور حضرت حرا میں سے قتل سے بری ہوئے اس
کو ابن ابی حاتم اور ابن مردوبہ نے روایت کیا ہے۔ (۱۲) مگر میں اجازت سے داخل ہوا اور یہاں ہوا کہ حضرت عمر کا غلام
ان پر ایسے وقت آیا کہ آپ رضی اللہ عنہ سوتے تھے نہیں فرمایا: اے اللہ بھلا اجازت کے ہم پر آنا حرام کر دے۔

تحقیقات و تعلیقات

(۱) بعض مورخین کے قول میں یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ جن امور میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نہ اترتی تھی ان
میں آپ حضرت عمر سے مشورہ لے کر ان کے رائے کے موافق کیا کرتے تھے چنانچہ یہی کی ازان کی نسبت رسول خدا سے حضرت
عمر سے روایت ہے کہ قبیلہ رمل اس میں کہہ رائے سے حضرت عمر نے جواب دیا کہ اگر آپ پر وحی نہ اترتی تو میں بھی آپ سے مشورہ کرتا
کیونکہ ان پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم خدا کے نازل ہو چکے تو تمہاری رائے لینے کی ضرورت نہ تھی اس سے صرف

طہر ہے کہ حضرت ثمرت ان تمام چھوٹوں بڑے امروں میں مشہور و مہیا ہو چکے جس میں وہی کائنات نہ ہوتا تھا۔ اہل بیت کے لیے اور
 اہل بیت ہی میں قسم کی جتنی بیانی کی گئی ہیں جن سے حضرت عمرؓ کی عقل و دانش اور وہ اب رائے ہوتا بخوبی ثابت ہو سکتا ہے۔
 مقبر

الدحوٰ فی لزلۃ الاستیذان فی اليهود اہم قوم بہت قولہ تعالیٰ: ثلثہ من الاولین و ثلثہ
 من الآخرین ارفع نلاوق الشیخ و الشیخۃ اذانیا الایۃ، قولہ یوم احد لما قال ابو سفیان اخی
 السعوم فلان لانجینہ فوافقہ رسول اللہ ﷺ، عن سالم بن عبد اللہ ان کعب الاحبار قال ویل
 لملک الارض من ملک السماء فقال عمر الا من حاسب نفسه فقال کعب و لذلٰی نفسی بیدہ
 انہا لعی القوۃ لاناہنہا فخر عمر ساجد ارواہ عثمان بن سعید الدارمی

ترجمہ

موت (۱) یا اہل اللہ امنوا لیسنا ذلکم الا ازل (۲) یہودی بہت کہ وہ ایک قوم ہو چکی ہے۔ (۱۳)
 یہ اللہ تعالیٰ کا توں ثلثہ من الاولین و ثلثہ من الآخرین (۲) (۳) (۴) الشیخ و الشیخۃ اذانیا الخ اس کی تلاوت
 مسنون ہے کہ ختم ہوتی ہے (۱۵) اس کے دن جب یوسفیان نے کہا یا کوئی قوم میں جاتی ہے (عمر نے رسول خدا سے کہا)
 آپ اسے کیوں نہیں جواب دیتے سو حضرت نے آپ کی موافقت کی عثمان بن سعید اندلسی مرسلین عبد اللہ سے روایت
 کرتے ہیں کہ کعب جواب دے کہ آمان کے بارگاہ کی طرف سے زمین کے بادشاہ کے لیے فرامی ہے، حضرت عمر نے فرمایا
 جس نے آپ قسم کا کھانا یا کعب (۱۱) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری ہان ہے یہ جملہ تور و میں ہے آپ نے اس
 سے موافقت کی حضرت عمر بن ابی سہل نے کہا یہ سچ ہے۔ (۴)

تخریج احادیث

۱: تاریخ الخلفاء، ۱۴۳۱ھ تا ۱۴۳۵ھ

فصل فی کراماتہ

عن ابن عمر قال وجہ عمر حیثا وراہ علیہم رجلا یدعی ساریۃ فینما عمر یخطب
 جعل ینادی یا ساریۃ الجبل ثلاثا فقدم رسول النجیش فسالہ عمر فقال یا أعبیر المومنین ہز منا فبینا
 نحن کذلک الذمعتنا صوتا یا دی یا ساریۃ الجبل

فصل

حضرت عمرؓ کی کرامات کے بیان میں

دلائل انہو ہمیں پہنچی تے اور ابو عمر نے دین مگر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک لشکر (نہاوند کی طرف) بھیجی اور ان پر ایک مرد کو بٹے ٹوکے مارا یہ کہتے تھے، اُمیر دنیا جس ایک اقتت حضرت عمرؓ نے اپنے پر تھے چلا کر کہنے لگے اے سارے یہاڑ کی پناہ لے تمں دفعہ یہ ہند فرمایا پھر جب لشکر سے قاصد آیا تو حضرت عمرؓ نے اس سے وہاں کا حال دریافت کیا اس نے ہم اے اُمیر المؤمنین ہمیں شکست ہو چکی تھی یکا یکا یہ ایک چلائے واسطی کی آواز ہم نے کی کہتا تو، اوسے سہرہ یہ پناہ کی پناہ لے۔

تحقیقات و تعلیقات

(۱) اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم کو چاہیے کہ اجازت مانگو دو ٹوٹ چڑھو، اے لونڈی اور غلام ہیں انھیں اجازت کے اندر داخل نہ ہوں۔

(۲) یعنی کچھ پہلوؤں میں سے اور کچھ پچھنوں میں سے ہیں۔

(۳) یعنی یوز حار و اور یوز می عورت جب زنا کریں تو ان دونوں کو ستکار کر دو۔

(۵) اس حدیث میں حضرت عمرؓ کی کئی راستیوں بیان کی گئی ہیں ایک تو عمرؓ کہ جب وہ مدینہ سے بیٹھے ہوئے دیکھتا اور

دوسرے یہاں سے وہاں ان کی آواز کہہ رہے تھے اور ہر ایک شہر میں سے اس آواز کا سننا میرے حضرت عمرؓ کی برکت سے اس لشکر کا فتح پاب ہوا۔

تخریج احادیث

۱۳ تاریخ الخلفاء ۱۲۰

مترجم

فاسد نا ظہور فالہ الجبل فہزمہم ائلہ فال قبیل لعمر انک کنت تصیح ہذا لک رواد
المیہقی وابو نعیم کلاہما فی دلائل النبوة عن ابن عمر قال کان عمر یخطب یوم الجمعة ما
ساریة الجبل من امیر عی الذنب ظلم لالتفت الناس بعضهم لبعض قال لہم علی الخیر جن مما
قال فلما فرغ سالوہ فقال وقع فی خلدی ان المشرکین ہزموا اخواننا وانہم یمرؤن بہجبل فان
عدلو الیہ قاتلوامن وجہ واحد وان جاثواہلکوا فخرج منی مانر عمون انکم معتمروہ قال فجاء

انسیر بعد شہر فدکو انہم سہو اصوات عمر فی ذلک الیوم قال فعد لنا الی الحبیل ففتح اللہ علیہا رواہ ابن مردویہ عن ابن عمر قال قال عمر بن الخطاب لرجل ما سمکت؟ قال جمرۃ قال من؟ قال اس سہاب فانی صعن؟ قال من الحرقۃ قال ابن مسکنک قال الحرقۃ قال یا بیہا؟ ترجمہ

سو مرنے اپنی قمیص پر اسے لٹکانے اہل حق نے انہیں بھگا دیا (انہیں حرکت دیتے ہیں) لوگوں نے عمرؓ سے کہا بلا شہر آپ ہی چلا۔ یہ تھے (۱) ابن مردویہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے گئے اسے ساری پہاڑ کی بناء لے جس نے بھڑپنے کو چاہا پھر انہوں نے ظلم کیا کہ شہرین حضرت عمرؓ کا یہ قول سن کر میں میں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے حضرت علیؓ نے ان لوگوں سے کہا جو عمرؓ سے فرمایا ہے اس کا حق تو تم کاں لوگے چنانچہ جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے آپ سے پوچھا آپ سے فرمایا میرے دل میں یہ بات اتنی کافی ہے کہ مشرکوں نے ہمارے بھائیوں کو بھگا دیا اور وہ پہاڑ چھوڑ کر آئے چل آئے تھے اگرچہ ان کی طرف پھر یہ قوانین جہت سے تڑپ کے اور اگر وہ اس سے تہہ و زکر پٹے تو بڑا کدو بھگ گئے۔ اس وقت میرے منہ سے نکلا کہ تم نے بنا (انہیں حرکت دیتے ہیں) ایک سینہ کے بعد وہاں سے قاصد آیا اور ذکر کیا کہ لشکر یوں نے جمع کے ان مہر نے عمرؓ کی آواز سن کر ہر سب کے سب پہاڑ کی طرف بھاگے اور لوگ آئے حق سبحانہ تعالیٰ نے ہمیں فتح نصیب کی (۲)۔ یہ سناؤ حاکم ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے کہا عمر و فرمایا اس کا کیا نام ہے کہ شہاب کا فرمایا تو اس شخص نے کہا ہے کہ جمرہ فرمایا تو سن سارا۔

تخریج حدیث

(۱) تاریخ الخلفاء ۲۵

(۲) تاریخ الخلفاء ۲۲، مسند الغیبہ ۳۵/۲، التذابہ والنہایہ ۱۳۱/۵، کنز العمال ۳۸۹/۳۰

تحقیقات و تعلیقات

(۳) جمرہ کے معنی انارہ (۴) شہاب کے معنی شعلہ (۵) حرقہ کے معنی جلا (۶) ۷ کے معنی بھی آگ اور شعلہ کے ہیں۔ اس میں حضرت عمرؓ کی ایک صریح کرامت بیان کی گئی ہے کہ جب اس شخص کا نام دریافت کیا تو حرقۃ انکارہ بتایا اور اپنے باپ کا نام شعلہ اور کنوختہ حرقۃ اور ذات نفلی (شعلہ اور آگ) بتایا اور کوئی حدیث کہتا ہے کہ جب وہ اپنے اس بیان کی طرف آیا تو حضرت عمرؓ کے سنے کے موافق پایا یعنی دیکھا کہ سب جل گئے تھے کہ خاستر ہو گئے ہیں۔

مثنیٰ

قال بذات الطلعي فقال عمر ادرك اهلك ففند احبته فوافر جميع الرجل فوجد اهله قد احترقوا رواه مالك في الموطا عن قيس بن الحجاج قال لما فتحت مصر اتى اهلها عباد عمر و بن العاص حين دخل يوم من اشهر العجم فقالوا يا ايها الامير ان لبنا هذا سنة لا يجرى الا بها قل وما ذالك قال اذا كان احدي عشرة نبله تحلو امن هذا الشهر عمدا الي جزية بكو من ابو بها فارضا ابو بها وجعلت عبيها من ثياب و الخلى الفضل ما يكون ثم القيناها في هذا النيل و فذل لهم عمر و ان هذا لا يكون اند افي الاسلام و ان الاسلام يهدد ما كان قبله فاقاموا النيل لا يجرى قليلا ولا كثير احبني همو بالنجلاء فلما راي ذلك عمرو كتب الي عمرو بن الخطاب بذلك فكتب له ان قد اصبحت بالذي قلت وان الاسلام يهدد ما كان قبله وبعثه بكتابي داخل كتابه و كتب الي

ترجمہ

”بذات الطلعي“ حضرت عمر نے فرمایا وہ اپنے اہل کو بھی جہنم کے دوزخ میں گرا دے گا تو عمر نے جواب دیا ”اے امیر! اگر اس سے روایت کرتے ہیں کہ جب مصر فتح ہوا اور اس وقت شہر کے مہنگوں میں آید، دن خوشی کا تھا تو اہل مصر میں اس شخص سے آکر کہتے تھے کہ اے امیر! ہمیں یہاں سے اس دریا کے نیل کی ایک نہایت ہے کہ جب تک اس کو سمجھتے تو دین بہائی نہیں ہوتا، میرا میں اس نے کہا وہ یہاں سے جب اس نیل کے نیارہ تاریک میں گزر چکی ہیں تو ہم ایک کنواری لڑکی کے متاثر ہیں جو کہ اس دریا میں ڈال کر اسے میں میرا میں اس نے مصر میں سے جدید رحمت اور کھجی چائے در کے گا کیونکہ اسلام اور یہیت کو بہت دن ہو کر گاتا ہے تو اہل مصر اس رسم سے باز رہے اور دینے نکل رہی نہ ہوا نہ خود اند بہت (اس سے قحط کے آثار معلوم ہوئے) حتی کہ لوگوں نے شہر سے نکل جانے کا ارادہ کیا میرا میں العاص کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے مارا تھپ مارنا انقلاب کو کھینچا، آپ نے خواب میں کھو کرتے ہوئے کھینچا، تھپ کیا، بے شک اسلام اڑھا دیا ہے، اچھا اس سے پہلے ہے اور ایک کاغذ کا پرچہ اپنے گھٹائوں میں رکھ کر عمرو بن العاص کو لکھا

تحقیقات و تعلیقات

اس نام تک نے اس کو روایت کیا ہے، اب القاسم ابن بشران نے اپنی کتاب میں موصوفی بن عقبہ سے اس دفع سے

ہو گیت انی مر بنی اللہ عن اس کے آخر میں اتنا افسوس کیا ہے کہ وہ شخص گمراہ اور گمراہانے میں چکے تھے۔

امام سلفہؒ کی سے قول ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے دریائے نیل بہنے سے رک گیا اور آل فرعون کی حالت

تھک ہو گئی اور جڑواں تک فوت ہو گئی تو موسیٰ علیہ السلام کے سامنے رو گئے ہوئے آپ نے اس امید پر کہ شاید اس معجزہ

کو دیکھ کر ایمان لائے اور حق بھاننے سے دعائی کر سولہ روز بند پائی بہنے لگے ان کی دعا مقبول ہوئی مگر آل فرعون ایمان نہ لائے

پس اس طرح موسیٰ علیہ السلام کی دعا مستجاب ہوئی امیر المومنین حضرت عمرؓ کی بھی حق تعالیٰ نے دعا مقبول فرمائی۔

تحریر: احادیث

۱۔ موطا امام مالک "ما بکروہ من الاساء" ۷: ۷۲۸، سنن امیر المومنین ۷: ۷۳، مصنف عبدالزاق

۲۳/۱۱، کسر المعانی ۲۰: ۶۳۸

مترجم

عمر و امی قد بعثت الیک بظافة فی داخل کتابی فانلقها فی النیل فلما قدم کتاب عمر

الی عمر و بن العاص اخذ البطاقة ففصحها فاذا فیها: "من عبدالله عمر بن الخطاب امیر المومنین

الی نیل مصر اما بعد!

وان کنت تجوی من قبدک فلا تجروا ان کان اللہ بجریک فاسأل اللہ الواحد القهار ان

یجریک والفی بظافة فی النیل قبل انصلب بیوم فاصبحوا وقد اجره اللہ ستة عشر دراعاً فی

لیلة واحدة فقطع اللہ تلک السنة عن اهل مصر الی الیوم رواه ابن دؤید فی الاخبار المنورة

عن الحسن قال انکان احد یعرفه الکذب اذا حدث به فهو عمر بن الخطاب رواه ابن عساکر

عن شریح بن عبید قال اخبر عمر بان اهل العراق قد حصوا امیرهم فخرج غضبان فصلی

فسبی فی صلاته

ترجمہ

میں تمہارا ایک کاغذ کا پتہ جو میرے خط میں لکھا ہے بھیجتی ہوں مواس کو نکالیں ازالہ وہیں جب حضرت

عمر بن خطاب کا خط مروی ہوا اس کے پاس آیا تو انہوں نے اس کاغذ کے پرچہ کو کھول کر پڑھا اس میں لکھا تھا یہ خط

امیر المومنین لکھتے ہوئے عمر بن خطاب کی طرف سے نکل مصر کی طرف ہے امجدہ اگر تو اپنے آپ ہی جاد فی رہتا ہے تو

مست برنی رو اور ان کاغذ کے ٹھکانے سے جاری ہوتا ہے تو میں اللہ کیسے زبردست سے التماس کرتا ہوں کہ وہ تجھے جاد کی کرے،

فصل فی نبذہن سیرتہ

عن الحسن بن علی بن فضال قال کنا جلوساً بباب عمر فمرت جارية ففقالوا سرینہ امیر المومنین فقال ماہی لامیر المومنین بسوءہ ولا نحل لہ انہا من مال اللہ فقلنا فعاذا یحل لہ من مال اللہ فقال انہ لا یحل لعمر من مال اللہ الا حلین حلة للشاء و حلة للصف ما أصبح بہ وما اعتمر وقوتی وقوت اہلی کرجل من قریب لبس باغناہم ولا بافقرہم ثم انا بعد رجل من المسلمین رواہ ابن سعد و قال خزیمہ بن ثابت کان عمر اذا استعمل عاملاً کتب لہ واشترط علیہ ان لا یرکبوا برظونا ولا

فصل

حضرت عمر کی حیا طیبہ کے بعض واقعات

ابن سعد اختلف بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ اس سے ایک لونڈی نرہنی لوگوں نے کہنیا امیر المومنین کی حرم سے آپؓ نے فرمایا امیر المومنین کی یہ حرم نہیں اور نہ اس میں نہ ہر حال ہے پھر اندھا کاں ہے تم نے کہا اللہ تعالیٰ کے ہاں میں سے عمر کو کیا کیا حلال ہے فرمایا: شبہ مجروحہ و صوم کے سوا ایک حلتہ جائز ہے اور ایک نرہنی میں اور کچھ سنان نہیں اور اس قدر دل جس سے دوج و عمر و عمر کے اور میری اور میرے میں کی قوت قریش کے متوسل آتی ہے مانند ہے کہ جو قریش میں سب سے غنی زائد: و اور فقیر و پھر میں اس کے بعد مسلک توں میں سے ایک مردہ ہوں تو میرے ہاں ثابت کیجے ہیں کہ حضرت عمرؓ جب کسی کو بل فرماتے تو اسے یہ بھیجے اور شرط کر بیٹے کہ نہ کسی دروازہ پر حائل نہ ہونا۔

تحقیقات و تعلیقات

حضرت عمرؓ کا نہ کسی گھوڑے کی سواری کا منع کرنا صرف تکبر اور اتارنے کی وجہ سے ہے سو اس امر کی یہی علت ہے تو عربی گھوڑے پر سوار ہونے بطریق اولیٰ منع ہوگا جیسا کہ میں نے کہہ دیا ہے منع کرنے تکبر اور نفی سے منع کرنے ہے اور سیدہ کی روئی ہر ایک کچرا پہننے سے منع کرنا ہے آسائش اور اسراف سے منع کرنا ہے اور وہ اتارنے نہ کرنے اور حقیقت مسلمانوں کی حاجت روائی میں غفلت کرنا ہے اسی وجہ سے حضرت عمرؓ نے ان عین پاؤں کو جمع کر کے اپنا دستور العمل اور قاعدہ کلیہ بنا دیا تھا جب کسی کو بل نہ دیتے تو پہلے ان امور کی فہمائش فرماتے پھر انہیں رخصت کرتے تو ان کے ساتھ ساتھ تھوڑا اور تک ہوتے۔

تاریخِ حدیث

(۱) مصنف عبد بن ماجہ (۱۰۰/۱) طبعات سن ۱۹۷۳ء، قول: تاریخ الحدیث، ۱: ۱۶۸

تاریخ الحدیث، ۱: ۱۶۳

متن

یا کل نقیبا ولا بلیس (قیفا ولا بلیق) بابہ دور دوری الحاحات فان عمل فتند حلت علیہ العقوبة وفان عکرمہ بن خالد وغیرہ ان حفصہ وعبد اللہ وغیرہما کلمو اعمر فقالتہ الر کلمت طعاما طبیبا کان اقوی لک علی الحق فان اکلکم علی هذا الراى ؟ قالوا نعم فان قد عیمت نصحبکم ولکنی ترک صاحبی علی حادۃ فان ترکک حادۃہما لم ادر کھما می المرسل فان واصب الناس منہ فما اکل عامدۃ سمنا ولا سمیا قال ابن ابی مہیکۃ کلم غنہ بن فرقد عمر ہی طعامہ فذل وبجک اکل طبائی فی حیاتی الذنیبا واستمتع بها وقال الحسن دخل عمر عنی اسمہ عاصم وجر یا کل لحما فقال ما هذا ؟ قال فرمت الیہ قال او کلمنا فرمت الی سبی اکلنہ کمنی بالمرء سرفاں یا کل ما انتھی وقال اسمہ قال عمر لقد حطر علی قلبی شہود

ترجمہ

میدہنی راہی نہ کہا، بارہمہ پڑا نہ پینا جا چکندہوں سے اپنے دروازہ بند نہ کرنا اگر یہاں سے کا تو جواب نہ دیا۔
 عمر بن خطاب کہتے ہیں کہ ام المومنین حضرت حفصہ و عبد اللہ وغیرہ نے حضرت عمر سے کلام کیا اور کہا: آپ مہم و حاکم کھائیں تو حق نے کاموں پر آپ کو بہت بڑی قیمت دلوں یا کیا تم یہ کہی جی داسے کہہ رہے ہو کہ تم نے یہاں سے کھانا کھا کر حق نے اپنے دلوں میں صاف کر دیا۔ (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: میں نے یہاں سے کھانا کھا کر حق نے اپنے دلوں میں صاف کر دیا۔
 مرتبہ میں ان دنوں کو نہ پاؤں گا، راوی حدیث کہتے ہیں کہ ایک پس من کو کھانا پہنچا تو آپ نے وہاں تک نہ گئے اور فرمایا: (شربت وغیرہ نہیں کھاؤ) (۲) ان ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ وہ بن فرقد نے حضرت عمر سے ان سے کھانے کے باب میں کھانا لے کر آیا تو فرمایا: حق نے ہمیں اپنی ذمہ داری ادا کرنا ہے (ہم کے موافق) (مرد و بیوی میں کھانا اور (بقدر ماں) ان سے کھانا اٹھاتا ہوں) میں نے یہ کہ حضرت عمر ایک دن اپنے فرزندہ صعب کے پاس سے گزرے تو آواز اٹھاتے کھانے کے تھا، یہاں پر ہے کہ ان کو بہرہ رسانی یہ واقعہ فرمایا کہ جس چیز کو تیرا حق پہنچتا ہے تو وہ کھاتا ہے، مرد کو یہی حق و فانی ہے کہ جس چیز کو حق پہنچتا ہے کھانے (۳) ائمہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا ایک دن میرے دل میں بڑی بھڑکی تھی خواہش کا کھانا کھاؤں۔

تحقیقات و تعلیقات

حضرت عمرؓ خود مصالحت دینا سے مجتنب اور محترز تھے، اسی طرح اور دین کو بھی لذات دنیا کے لئے نہ حاصل کرے سے ترغیب و ترغیب دیتے تھے چنانچہ ایک دن آپ نے جہر بن عبد اللہ کو دیکھا ایک گوشت کا ٹکڑا لیے ہوئے چلے آ رہے ہیں پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہم گوشت کھانے کی خواہش ہوئی سو ایک درم کا گوشت خرید کر لایا ہوں، آپ نے فرمایا کہ تم سے کوئی یہ نہیں چاہتا کہ اپنے پیٹ کو مرنے اور اپنے مہربان یا چچا کے بیٹے کو کھارے، اسی طرح اور بیت سے اقوال ایسے پائے جاتے ہیں جن سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عمرؓ نے دنیا کی لذتوں سے نہ کبھی تعلق حاصل کیا۔

تحریر احادیث

- ۱) ترویج الصغاء: ۱۶۸، مصنف عبدالرزاق: ۳۳۳/۱۱، مشکوٰۃ شریف: ۳۲۲، کتاب الزہد امام احمد: ۱۵۳
- ۲) مصنف عبدالرزاق: ۳۳۳/۱۱
- ۳) ترویج الصغاء: ۱۶۹

محقق

الشمک الطبری قال فرحل یر فلز ارحلته وسار اربعاء قبلوا اربعاء مندر او اشتری مکتلا فجاء به و عمدا الی الراحنه فغلبها فانی عمر فقال اطلق حتی انظر الی الراحله فظفر وقال انسیت ان تغسل هذا العرق الذی تحت اذنیها عذبت بهیمة فی شهوة عمر؟ لا والله لا یدرق عمر مکتلک وقال قتادة کان عمر یلبس و هو خلیفة جیئة من صوف مرفوعة بعضها بادم و بطون فی الاسواق علی عاتقه الدرة یؤدب بها الناس و یمرب بالنکت و التوی فیلتقطه و یلقبه فی منازل الناس ینتخمون به و قال اسس رایت بین کتفی عمر اربع رفاع فی فمیه قال ابو عثمان النهدی رایت علی عمر از ارمقو عابا دم و قال عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ حججت مع عمر فلما ضرب فسطاطا ولا عباۃ کان یلغی کساءۃ و النطع علی الشجرة و یستظل نعتہ و قال

ترجمہ

سوان کے غلام برق نے اپنی موت کی پر پالان رکھا اور آگے پیچھے چار برس تک روز کر ایک سو دو بھی خریدے اور وہاں سے ایک زنگل خریدے اور اپنی سوانی کوڑھول کے خون سے دھوا کر صاف کیا پھر حضرت عمرؓ کے پاس آکر کہنے لگا آپ

چلے اور رائے کی طرف ملاحظہ فرمائیے حضرت عمرؓ نے فرمایا تو اس رُک کو جو ان کے کان کے نیچے ہے دھونا بھونکنا یا شریکِ خویش پارہی کرنے کے لیے ایک جائیداد بنایا جائے، بخدا عمر اس زمین سے کچھ نہ چکھے گا (۱) تو ادا کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ خود قسطنطنیہ کی حالت میں ایک صوف کا جبہ جس میں بعض بیوہ اور بوزی کے ٹکے دوئے تھے پہنتے اور اپنے کندھے پر دو درخشاں ہزاروں میں نشست کرتے تاکہ لوگوں کو اس سے ادب دین اور لوگوں کی آمد و رفت کے راستہ میں گھجور کی فست اور غیر اوافل دینے تاکہ لوگ اس سے نفع حاصل کریں، اس نتیجے میں (۲) میں نے حضرت عمرؓ کے کرتے کے مونڈھوں پر مجوس کے تیار ہونے دیکھے (۳) عفان احمدی کہتے ہیں میں نے حضرت عمرؓ کے تہ بند میں چار بیوند دیکھے عہد ائمہ میں عربین و عجمی کہتے ہیں میں نے حضرت عمرؓ کے ساتھ چمکین سوئو تو آپ نے کوئی پھوٹا فیروزگانہ کوئی بڑا سائبان اپنے ساتھ لیا، منزل میں یہ دو دروازے کا فرش، رخت پر ڈنڈا دیتے اور اس کے سایہ میں آرام کرتے (۴)

تحقیقات و تعلیقات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خصوصیات و اہم اور مردانگی میں سب سے زیادہ ان کی دو ممتاز جہتیں امور قسطنطنیہ جو منظور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات کی ایک پارہی تصور اور عمر و سونہ تھا سو بود قسطنطنیہ کی طرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حالت و رجوعی اور ان کے قدم پر قدم چننا پارہی تھا جیسا کہ حضور کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا یہاں تک ادب کرتے کہ خلافت کے پہلے دن جب آپ خطبہ پڑھنے منبر رسول خدا پر پہنچے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جہاں قدم رکھتے تھے وہاں بیٹھ گئے اور اپنے قدم زمین پر رکھے جب لوگوں نے استفادہ کیا کہ آپ حضرت ابو بکر صدیق کی جگہ کیوں نہیں بیٹھتے فرمایا کہ ان کے پاؤں کی جگہ مجھے بیٹھنا مناسب ہے۔

تحریر احادیث

(۱) کنز العمال ۹۳/۱۲ (ابن عساکر)

(۲) تاریخ الخلفاء ۱۲۹، طبقات ابن سعد ۲۹/۳۰، طبقات ابن سعد ۷۸/۳

مسن

عبدالله بن عیسیٰ کان فی وجہ عمر بن الخطاب خطان امر دان من البکاء وقال انس دخلت حائطاً فسمعت عمر يقول وبني وبنه جد از عمر بن الخطاب أمير المؤمنين بخ بخ والله لتفني الله يا ابن الخطاب اولي عبدك الله وقال عبدالله بن عامر بن ربيعة رأت عمر أخذ ثبنة من الارض فقال بليتني لم أك شيناً لبيت امي لم تلد بي وقال عبيد الله بن عمر بن حفص حمالي

عمر بن الخطاب فربة على عنقه فليل له في ذلك فقال ان نفسي اعجبتني فاردت ان ادليها
وقال محمد بن سيرين قدم صهر لعمر من مكة عليه فطلب ان يعطيه من بيت المال فانتصروه
عمر وقال اردت ان القى الله ملكاً

ترجمہ

محمد اللہ بن سیرین کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے چہرہ پر دو سیاہ دھبہ (۱) تھے جن کے تھکے (۲) انہیں کہتے ہیں، میں
فیک (۳) انہیں میں دیوار کے چھپنے سے حضرت عمرؓ کو یہ کہتے تھے کہ میں نے انہیں امویہ بن ابی سہل اور ابی ہند ان کے ہمراہ
اور انہیں تھکے پر دھبہ کر کے رکھا۔ (۴) محمد اللہ بن سیرین یہ بھی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کو ایک کپڑا میں اتار
ایک تھاپے کو لے کر لایا ہے جس کا شیش میں یہ تھاپا دھکا کاش میں کوئی چیز نہ دھکا کاش مجھے پوری سی نہ ملتی (۵) محمد اللہ بن
سیرین کہتے ہیں کہ عمر بن الخطابؓ کدھے پر مشک اٹھائے پھرتے تھے لوگوں نے اسباب میں آپؓ سے استفسار کیا
فرمایا میرے کس نے مجھے عجب اور تکبر میں ڈال دیا تھا، (۶) موسیٰ نے اس کو وٹیل و پست کرنا چاہا محمد بن سیرین کہتے ہیں
حضرت عمرؓ کے دھبہ آپؓ کے پاس ملے تھے کہ وہ سال کیا کریت امیر میں سے آپؓ سے اسے ہجرت دے دیں حضرت عمرؓ نے
اسے نہ حرکت دیا اور فرمایا تو یہ چاہتے تھے کہ میں اللہ سے اس حال میں ملوں کہ میں

تحقیقات احمدیات

(۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خوف سے یہ دھبے کھو گئے روئے ان کے چہرہ مبارک پر دو سیاہ دھبہ آنسو
بہنے کی جگہ پر گئے تھے اور ان کے حالات قرآن میں مشغول رہتے مگر آپؓ کوئی ایسی آیت میں وحید اور خوف والا ہوتا تو
حضورؐ اور پیروں روئے رہتے اور ہر دہائی آیت کو گھر پر لے جاتے اور اگر قریب اور خوشی کی آیت سننے تو چھوٹے لے
جاتے اور نہایت خوشی و مسرت کی حد تک پہنچتے اور یہ کہ یہ دھبہ ان کو زبان پر آتے اور ان کا شوق سے وہ جگہ ملے۔

تخریج احادیث

(۱) تاریخ بغداد، ۱۰۸

(۲) المصنف، ۱۲

(۳) کنز العمال، ۲۲/۱، طبقات ابن سعد، ۲/۳، تاریخ الخلفاء، ۱۴۹

مثنیٰ

خالتهم اعطاهم من صلب ماله عشرة آلاف درهم وقال النخعي: وكان عمر يعجز وهو

خليفة وقال انس تفرق بطن عمر من اكل الربت عام الترماد وكان قد حزم نفسه السنين فتمر بطنه باصبعه وقال انه ليس بعدنا غيره حتى يحيا الناس قال عمر بن الخطاب احب الناس الي من رفع الي عيوبي وقال اسنم رايت عمر بن الخطاب يا احد ماذن الفرس وباعذبه الاخرى اذنه لم ينزو على من الفرس وقال ابن عمر ما رايت عمر غضب قط فذكر الله عنده او خوف او قرا عنده انسان ابدا من القرآن الا وقف عما كان يريد وقال بلال لاسلم كيف تجدون عمر فقال حير الناس الا انه اذا غضب فهو امر عظيم فقال بلال لو كنت عنده اذا غضب لم ائت عليه القرآن حتى يذهب غضبه وقال الا حوص بن حكيم عن ابيه اتى عمر يلجم فيه سمن فابى ان ياكلهما وقال كل واحد منهما ادم رواه هذه الآثار كلها ابن سعد عن الحسن البصري قال قال عمر هان شيء اصلح به قومنا ان بد لهما امير امكان امير رواه ابن سعد

ترجمہ

مناجات کرنے والوں میں۔ پھر اسے اپنے اسی مال میں سے بی بیزار رہا۔ (۱) خلقی کہتے ہیں کہ حضرت عمر خلافت کے زمانہ میں تجارت کرتے تھے (۲) اس کہتے ہیں عام امراء (جس میں قحط کے سبب سے چالو اور اعلیٰ تجارت ہوگئی ہوئے) میں۔ لیکن یہ کہانے کی حد سے حضرت عمرؓ کے پیٹ میں ڈھڑا ہوا تھا اور آپؓ نے قحط کا استہسا اپنے نفس پر کر لیا تھا۔ سوائی سے اپنے پیٹ کو بھر کر بیٹھے تھے اور نہ پانی بکرا نکالا اور کچھ نہیں جب تک کہ لوگ زندہ نہ ہوں یعنی زندہ رہے ہوں۔ (۳) سفیان بن عیینہ نے کہا عمر بن الخطابؓ فرمایا کرتے تھے مجھے تمام لوگوں سے وہ شخص زیادہ محبوب ہے جو میرے سب سے غائب ہو کر۔ (۴) اسلم کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن الخطابؓ کو کچھ گھوڑے کا کان بکڑ کے دو دوسرے دھکے سے دوڑا کہ ان کی پیٹھ پر ایک کر پڑا ہوا ہے، (۵) ابن عمرؓ کہتے ہیں میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ وہ نیسے بنی شمر میں ہوتے شمر چپ کوئی اٹھ کاڑ کر کرتا تھا۔ اور اتنا بگولی آؤں کہ اس کے پاس قرآن کی آیت پڑھتا تو اسی وقت آپؓ رک جاتے اور اللہ نے اس سے کہا تم حضرت عمرؓ کو کیسے پاتے ہو کہ وہ سب لوگوں سے بہتر ہیں۔ میں نے کہا میں نے تو خدا کی پادشاہی اور ایک شواہد کو دیکھا ہے بلکہ میں نے کہا میں نے اس کے وقت ان کے پاس ہوتے تو ان کے سامنے قرآن پڑھنا شروع کر دیتا تھا یہاں تک کہ ان کا غصہ لڑو جاتا۔ (۶) حوص بن حکیم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے پاس گوشت جس میں تھی تھا، ایا کیا آپؓ نے وہ اس کے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا۔ ان دونوں میں سے ہر ایک سنی ہے ان میں اور ابی اسلم نے روایت کیا ہے۔ (۷) ابن سعد حسن بھری سے روایت کرتے ہیں کہ

حضرت عمرؓ نے فرمایا: جس چیز سے میں تو عمر میں علاحیت پیدا کرتا ہوں آسان ہے وہ یہ کہ ان کے حاکم کو ایک جگہ سے دوسری جگہ ہٹا دوں۔ (۸)

تحقیقات و تعلیقات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیشہ بھوک اور بیداری کی حالت رکھتے تھے روزنامی اور اضطراری ضرورتوں کی حالت میں ان کی نذر آت تھی جسے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی جوار رحمت اور فضول کی طرف بلا یا اور آسائش اور کھانے کے وقت جب کسی نے پوچھا: ترخیب دانی تو اسی وقت آپ نے جواب دیا کہ مرنا تو مہمان خانہ کے گاہکوں کے لئے ہے، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ ہے کہ وہ ترکاریوں میں زیتون کے علاوہ کسی چیز کو جمع نہ کرے گا یعنی دو ترکاریاں ایک وقت میں نہ کھائے گا اس وقت وہ لوگ جو کہنے چاہتے تو جواب صاف من کر پڑتے اور اوروں کو نہ دیتے۔ جب ان کی بیٹی حضرت حفصہؓ اور ان کا بیٹا عبداللہؓ جب اس قسم کی بات کرتے تو حضرت عمرؓ بول اٹھتے کہ سختی میں اور مہر کرنے میں اپنے دونوں معاصیوں کی صراحت اس لیے کر رہا ہوں کہ شاید حق سبحانہ و تعالیٰ کی آسائش اور نرمی میں مجھے ان کے ساتھ شریک نہ کرے۔ (مؤلف عبدالرزاق ۱۱/۲۲۳)

تخریج احادیث

- ۱۔ حنفیات ابن سعد: ۱/۲۳۰ تاریخ الخلفاء، ۱۳۰
- ۲۔ مصنف عبدالرزاق: ۱/۱۰۵
- ۳۔ المنجم: ۲۲۸/۱۰۰
- ۴۔ تاریخ الخلفاء، ۱۳۹
- ۵۔ طغاف ابن سعد: ۳/۱۵
- ۶۔ کمر العیاش: ۱۳۰/۶۰۵، تاریخ الخلفاء، ۱۵۲
- ۷۔ تاریخ الخلفاء، ۱۳۷/۳

فصل فی صفہ

عن ابی ذر الغفاریؓ قال: خرجت مع اهل المدينة فی یوم عید فرایت عمر بن عبدالمطلبؓ حافیا شیخاً اصلیع ادم اعسر طویلاً مشر فاعنی الناس کانه علی ذابہ رواه المحاکم وابن سعد قال الراشدی لا یعرف عندنا ان عمر کان ادم الا ان یکون رآه عام الزمادة فانه کان تغیر لونہ من اکل البریت عن عثمان بن سعد عن ابن عمر انه وصف عمر فقال رجل ایض تعفود حمرة طوال اصلیع

الشعبہ رواہ ابن سعد والحاکم عن عیسیٰ بن عمیر قال کان عمر بنوفی الناس طویلا عنین مسلمین
الا کو ع قال کان عمر رجلا اعمى یعنی پھٹل بیدیہ جمیعاً رواہما ابن سعد والحاکم عن ابی رحاء
المطهر حی قال کان عمر رجلا طویلا جیسا اصلع شدید الضلع ابیض شدید الحمرة فی عارضہ
خفۃ مبلنہ کبیرۃ ولہی اطرافہا صبیۃ رواہ بن عساکر وفی تاریخ ابن عساکر من طریق ان ام عمر بن
الخطاب حننہ بنت ہشام بن المغیرۃ اخت ابی جہل بن ہشام فلکان ابو جہل خالہ

فصل

حضرت عمر کے حلیہ میں

ابن سعد ابو ذر سے روایت کرتے ہیں کہ میں اہل مدینہ کے ساتھ حبشہ کے دن نکلا حضرت عمر کو میں نے دیکھا کہ مجھے
بہر چلے جاتے تھے اور میسر کے بال گھن دار گہواں رنگہ انگوٹوں میں جھڑی اور کچی رکھتے تھے دونوں ہاتھوں سے بدھرا کام
کرتے دراز قد لوگوں پر بلند تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ آپ گھوڑے پر سوار ہیں (اور لوگ پیادہ) واقعی کہتے ہیں حضرت عمر کا
جیہاں رنگ ہوتا تھا وہ نزدیک معروف نہیں ہوا ہاں شاید ابو ذر نے آپ کو عام اگر ماویس دیکھ ہوگا کہ تیل کھاتے کھاتے
مقدم کوں پڑ گئے تھے اور اسی سے ان کا اصلی رنگ بگڑ گیا تھا، ابن سعد اور حاکم عثمان بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر
نے حضرت عمر کی صفت اور حلیہ بیان کیا کہ وہ سفید رنگ مرد تھے سرفی ان پر چڑھی آتی تھی دراز قد سر کے کھنکے بال اور میسر عید
بن عمر کہتے ہیں کہ حضرت عمر قد کی درازی میں سب لوگوں سے فوقیت رکھتے تھے سلمہ بن اکوع کہتے ہیں کہ حضرت عمر ابیر مرد
تھے دونوں ہاتھوں سے کھال اور بدھرا کام کرتے تھے۔ ان دونوں اثرات کو ابن سعد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ (۴) ابن
عساکر اور جابر عطار دی سے روایت کرتے ہیں کہ عمر دراز قد جسم ہر کے بال بہت گھن والے۔ سفید رنگ خفہ سرفی مائل تھے
ان کے دونوں رخساروں میں گوشت کم تھا ان کی سونگھیں بڑی بڑی جن کی غلیس سرخ تھیں، ابن عساکر کی تاریخ میں متعدد
طریق سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب کی دس ہفتہ بنت ہشام بن مغیرہ کی بیٹی ابی جہل بن ہشام کی بہن تھیں سو ابو جہل آپ کا
اسول ہوا۔

تحقیق و تفسیر

چنانچہ ایک روایت جو اس سے پہلے گزر چکی ہے صاف ظاہر ہو گئی کہ ایام قبلہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سوائے

زیت سے لیں گے اور پھر زنج اور ایک اینٹ ایک دو جو آپ کے پاس کھانا کھارے تھا اس کا قصہ نامہ لکھ کر رحمت اللہ علیہ ہوں
 جھکتے ہیں۔ ایک مرتبہ جو حضرت عمرؓ نے آپؐ سے اس کی مہمانی کے واسطے روٹی اور کھن (مٹی) تیار کیا اس نے سادگی
 روٹی چھری چھری حلیٰ اور روغن جو رتن میں لگا ہوا تھا اس نے خوب اشیوں سے چائنا حضرت عمرؓ نے فرمایا تو بڑا اندیدہ ہے اس
 نے آپؐ کو کہ اے امیر المؤمنین! وہاں سے میں نے کچی نہیں کچھلائی ہے سے زیادہ مرغوب معلوم ہوا آپؐ نے فرمایا کہ میں بھی
 اسے کھاؤں اور تیرا بوجھ لاؤں۔ نہایت تمہارے لٹس میں لڑاؤں گے مگر روغن کی قسم سے کوئی پڑا کھاؤں گا۔

تخریج احمد ریت

۱۔ طبقات ابن سعد ۳۲۶، طبرانی المعجم کبیر ۱۰: ۴۰۰

فصل

فی خلافتہ وشہادتہ

روئی الخلافة بعهد من ابی بکر الصديق في جمادى الآخرة سنة ثلاث عشرة عن الحسن
 البصري قال استخلف عمر يوم توفي أبو بكر وهو يوم الثلاثاء للثمن بقين من جمادى الآخرة
 رواه الحاكم فقال بالامر انه قباوم وكثرت الفتوح في أيامه عن يسار الاسلامي ان عمر لما خرج
 بسنفي خرج وعليه برد رسول الله ﷺ عن ابن عون قال اخذ عمر بيد العباس ثم رفعها وقال
 اللهم ان توسل اليك بعمر ببيك ان تذهب عنا المحل وان تعطينا الغيث فلم يبرحوا

فصل

حضرت عمرؓ کی خلافت و شہادت میں

”آپ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے زمانہ میں جمادی الآخرہ ۱۱ھ میں خلافت کے دوائے بنائے گئے، حسن بصریؒ کہتے ہیں
 کہ حضرت عمرؓ مقرر ہوئے تو انہوں نے جمادی الآخرہ حضرت ابو بکرؓ کی وفات کے دن ظہر ہوئے، آپؓ نے امر خلافت پر پورا پورا
 توجہ فرمائی، اور آپؓ کے زمانہ میں حضرت عثمانؓ کی وفات ہوئی۔“

یہ دماغی کتبے ہیں، جب حضرت عمر اشقواء کے لیے لکھواؤ ان کے اندر میں پڑھوں لکھائی چاہیے ان میں
 تھی (۲) ان اہل کفر کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے حضرت عباسؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے عباس! میرا بیٹا ہے۔ نبیؐ ہے۔ چاہیے
 تیرے پاس سفارش لائے میں اس واسطے کہ یہ مشقت (آجے سالی) تو مجھ سے دور کرے اور میرے سوا (دوسری بات نہ)۔
 اہل دہاں سے لو نے بھی نہ سمجھے کہ جو

تحریر صحاح وریث

(۱) تاریخ الخلفاء، ۱۲۸۰

توقیقات و تطبیقات

(۱) یعنی اس اثر سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سچا بہرہ رسالت ہونا ثابت ہے اسی طرح بخاری شریف کی بھی کتبہ سے
 سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کثرتِ وقت یہ دعا فرما کر کرتے تھے اسی جیسے شہادت کا مرتبہ ہے کہ ہر سچے رسول
 کے شہر (مدینہ) میں موت دے جب لوگ اس دعا کو سنے تو حیرت میں آجئے کہ بھائیوں میں کس طرح ہو سکتا ہے کہ حضرت عمرؓ
 میں بھی انتقال کریں اور شہادت سے بھی محروم نہ ہیں اسی قابلِ شان نے حضرت عمرؓ کی دعا کو قبول فرمایا اور انہوں نے انجمن سے میں
 نماز کی حالت میں آپ کو تحریر سے وار کر کے شہید کر دیا۔

مترن

حتى سقواها طمعت السماء عليهم ايماؤ فيها فتحت الابرار صلحاً ورواهما ابن سعد
 عن سعيد بن المسيب قال لما نضر عمر من منى اراح مالا نضج له استنقى ورفع يديه الى
 السماء وقال اللهم قد كبرت سني وضعفت قوتي وانت شرت رغبتي فاقتضني الملك غير مصبغ
 ولا مغسوط فيما انسليخ ذو الحجة حتى قيل رواه الحاكم عن ابي صالح النسيان قال سمع
 الاحبار لعمر اجدك في التوراة فقتل شهيداً قال واني لفي بالشهادة وان معروءة تعرف يا وقال
 اسلم قال عمر اللهم ارزقني شهادة في سبيلك واجعل موتي في سبيلك ورواه البخاري عن
 معدان بن ابي طلحة قال خطب عمر فقال واني كان ديكاً ففرني بفرقة اقرنين واني لا ازال
 حضور اجنبي وان فرماً بما مودوني ان استخلف وان الله لم يكن ليشع دمه ولا حلافه فان عني
 بي امر بالخلافة شوري بين هؤلاء

42

جینے والے تھے اور چند روز تک آسمان نمودار نہ ہوا۔ (۱) ان کو انیس سو سال بعد نے روایت کیا ہے، حاکم سعید بن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ جب عمر بن الخطاب مکی سے واپس آئے تو اسی طرح میں اونٹنی بیٹھا کی پھر لیٹ کر اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر کہا اے اللہ میری عمر بڑی ہو گئی میرے قویٰ میں ضعف آ گیا میری رعیت انھوں ملکوں میں اپنی مٹی مواب بھجھ واپنی حرفتس حال میں اٹھا کہ تو میں ضائع کرنے والا ہوں نہ عبادت میں تعمیر کرنے والا (راوی کہتے ہیں) ذی الحجۃ تمام ہوا تھا کہ شبیہ ہوئے، (۲) ابو صلیح سمرانی کہتے ہیں کہ کعب نے حضرت عمرؓ سے کہا میں تو رات میں پاتا ہوں کہ آپ شبیہ کیسے جانتے ہیں کہ فرما دی میرے لیے تین شہادت ہوئی حالانکہ میں عرب کے جزیرہ میں ہوں۔ (۳) بخاری میں اسلم سے روایت ہے کہ عمرؓ کہہ کرتے تھے اے اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب کر اور اپنے رسولؐ کے شہید بھی مجھے موت دے۔ (۴) حاکم سعد بن ابی طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ خطبہ پڑھتے پڑھتے فرماتے تھے میں نے خواب میں ایک سرخ دیکھا ہے کہ اس نے میرے ایک دھوئیں رسی میں اور میں اس کی جلی تعمیر دیکھتے ہوں کہ میری موت میرے سامنے آگئی ہے۔ (۵) ایک قوم ضیعتہ نے کہا مجھے حکم کرتی ہے اور اللہ نہ تو اپنے دین کو ضائع کرے گا نہ خلافت کو۔ (۶) سو اگر مجھے جلدی سے موت آجائے تو خلافت ان چھ آدمیوں کے مشورہ سے ہو۔

مختار معاجز

١٣٠٠ تاريخ الخلفاء ١٣٠١

تحقیقات و تعلیمات

۱۶) حضرت محمد رضی اللہ عنہ نے قصداً کسی کو خلیفہ نہ بنایا اور جب لوگوں نے دریافت کیا تو صاف فرما دیا کہ مجھے خلیفہ بنانے اور نہ بنانے میں کوئی ملامت نہیں اور میں کسی کو خلیفہ نہ بناؤں تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ کو خلیفہ نہ مانتے کار وہ مجھ سے بہتر اور افضل تھے اور اگر میں کسی کو خلیفہ نہ بنا جاؤں تو بھی یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر خلیفہ ہانے تشریف لے گئے۔

تخریج احادیث

(تاريخ السلفاء ٣٢)

۱۵۶ / ۱ / مصنف: ابو ایوب علیہ السلام

(٣) طفلات ابن سعد . ١ / ٢٠٢ ، سورة الممتحنين ١٦٠ / ٢ ، العقوبات الإسلامية ٤ / ٤٧٤

عبد الرزاق، ٢٢٢/٥

السنة الذين توفي رسول الله ﷺ وهو راض عنهم رواه الحاكم عن عمر بن
 ميمون الانصاري ان ابانولوة عبدالمغيرة طعن عمر بنخجر له واصل وطعن معه اثني عشر
 رجلا مات منهم ستة فالتقى عليه رجل من اهل العراق ثوبا فلما اعنته قتل نفسه وقال ابو رافع
 كان ابانولوة عبدالمغيرة يصنع الارحاء وكان المغيرة يستغله كل يوم اربعة دراهم فلقي عمر
 فقال يا امير المؤمنين ان المعيرة قد اتفل على فكلتمه فقال احسن الى مرلاك ومن نية عمر ان
 يكلم المغيرة فيه فغضب وقال يسع الناس كلهم عدله عبيد واضمر قتله واتحد حنجر أو شغذه
 وسنه وكان عمر يقول اقيموا صغوفكم قبل ان يكبر فجاء فقام حذاء وفي المصنف وضربة في
 كتفه وفي حاضره فسقط عمر وطعن ثلاثة عشر رجلا معه فمات ميه سنة وحمل عمر الى
 اهله وكانت الشمس تطلع لصلاتي وعندها رحمت من عوفي

ترجمہ

جن سے رسول خدا ﷺ کے وقت راضی تھے وہ بن ميمون انصارى کہتے ہیں کہ ميگرہ وکناہ ابانولوة نے حضرت عمرؓ کو
 نحر روزہ ہاٹنے سے روکا کہتے ہیں کہ اور آپ کے ساتھ اور بارہ آدمی کو بھی کیا جن میں سے چو آدمی شہید ہو گئے ہواش و حال
 میں سے ایک شخص نے ابانولوة پر اپنا کپڑا لاندہ ڈبہ اس نے اپنے آپ کو گرفتار پایا خود بخود کٹی کی اورانی کہتے ہیں ابانولوة ميگرہ کا
 ملازم تھا جو کہ چکیاں بنا تھا اور ميگرہ اس سے ہر دن چورہ لے لیتا تھا ابانولوة نے حضرت عمرؓ سے مل کر کہا امیر المؤمنین ميگرہ نے
 مجھ پر بوجھ رکھا ہے آپ اس سے اسباب میں کام لیتے حضرت عمرؓ کی نیت میں تو یہی بات تھی کہ ميگرہ اس کی سزا دیں مگر
 خباہت افزایا کر اپنے قاتل کے ساتھ تو ملتی نہ اسے عسراج اور کہتے تھے ان کا اخصاف ہو کر میرے اور سب لوگوں کو شل ہے اور دل
 میں ان کے قتل کا فریاد کیا، پس ایک مخبر دو دو ہار دینا تر خوب تیز کر اور زہ میں بھرا حضرت عمرؓ کی حالت تھی کہ تخمیر سے پھیر فرمایا
 کرتے تھے کہ عفو کو سیدھا کرو اور خود پھر مل کر دیکھتے بھی تھے ابانولوة وہی مخبر لے کر آیا اور صف اول میں حضرت عمرؓ کے مقابلے
 کھڑا ہوا اور آپ کے کندھے پر پکی ضربیں اور ٹوک میں ایٹھ ضرب باڑی حضرت عمرؓ میں پڑ پڑا اور آپ کے ساتھ وہ تیرہ
 آدمیوں کو بھی کیا جن میں سے چھ شہید ہو گئے حضرت عمرؓ کو اٹھا کر گھر میں لے گئے اور سورج نکلنے کے قریب تھا۔

تاریخ تہذیب و تمدن

[illegible]

نفس نہیں لے گا اب تم سے جدا ہوتا ہوں اور اپنے خدا کو تم پر ظیفہ بن جاتا ہوں اور خدا سے امید کرتا ہوں کہ تم میری دیکھائی
تحتیہ اور متہین کی طبیعت میں کامیاب فرمائے میں تم سے ایسے وقت میں جدا ہو رہا ہوں کہ شریعت کے جملہ مہمات اور
نہجہت منعم اور منعم ہو گئے سب کو میں نے واضح کر دیا ہے کہ اب مجھے صرف دو باتوں کا خوف ہے ایک تو یہ کہ کوئی اپنے کو
غایت ہونے کا حق سمجھ کر اسے اور یہ گناہ کی حق میں بہتر نہیں دوسرے یہ کہ کوئی نفس کتاب اللہ میں تاویل کرے پھر اپنے
سے عبد اللہ بن عمر کو جدا کر دیتے کی کہ میرا سارا قرعہ معلوم کر دیتے کہ میں نے انہوں نے حساب کر کے چھ ہزار درہم بتائے فرمایا کہ
اگر میں تم کا لائق ہوتا تو اسے اور نہ بی عدلی منہ و عتاب کرو بلکہ ان سے بھی پورا نہ ہو سکتے تو قریش سے استغاثہ دلو اور ان
سے تہذیب و تمدن پر فخر کرنا قبول کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

مختصر

بالناس باقصہ سورئیں وانی عمر بنیذ فشریہ فخرج من جرحہ فلم یبیین فسقوہ
لبنافخرج من جرحہ فقالوا الالباس علیک فقال ان یکن بالقتل یاس فقد قتل ففعل الناس
بسنون علیہ ویقولون کنت وکنت فقال اما واللہ لو دمت انی خرجت منها کفالا لا علی ولا لی
وار صحبہ رسول اللہ ﷺ سلمت لی والنسی علیہ ابن عباس فقال لو ان طلاع الارض خبیا لا
قلبت بہ من حول المظنم وقد جمعتمہا سورئ فی یمنیمان و علی وطلحہ والزبیر وعبدالرحمن
بن عوف وسعد وامر صہبان یصلی بالناس رواہ الحاکم وقال ابن عباس کان ابو لؤلؤہ معجو
سیاحین الزہری کذا عمر لا یاذن لیس فی دخول المدینہ حتی کتب الیہ المغفرۃ
بن شعبہ وهو علی الکوفۃ یدکرہ غلاما عنده جملا یستافع ویساذنہ ان یدخل المدینہ ویقول
ان عنده اعمالا کثیرہ فیما منافع للناس انہ حداد فقامو محار فاذا ان برسہ

ترجمہ

یہاں عبدالرحمن بن عوف نے چھوٹی چھوٹی دوسریوں سے نماز پڑھائی اور حضرت عمر کے پاس کھجور کا شیر لایا گیا
آپ نے اسے یہ کھجور کھانوں کی رات سے کھلی یہ کھجور کھانوں نے دور دور پیا وہ بھی کھل گیا نہ ضررین نے کہا آپ خوف نہ کیجئے لڑنا
اگر تم میں خوف ہے تو میں متحمل ہو چکا جس لوگ آپ کی تعریفیں کر کے کہتے تھے آپ ایسے ہیں آپ ویسے ہیں فرمایا خدا کی
قسم میں جانتا ہوں کہ یہاں برابر برابر لوگوں نے تمہارا کچھ کچھ پر ہے نہ میرا اس پر اور رسول خدا کی محبت میرے لیے ساغر

ہے اس کے بعد وہیں عباس آپ کی تعریف کرنے لگے فرمایا اگر میرے پاس پوری زمین کے برابر سونا ہو تو اچھی بات کے موافق کے بول سے سب کا سب لے میں دج اور میں نے امر خلافت کو عثمان علی ظہیر (۱) عبدالرحمن - حد کے مشورے میں سوچا اور صیرب کو نواز پڑ جانے کا قہم فرمایا۔ (۲) حضرت عباسؓ کہتے ہیں ابو لؤلؤہ نجی تھا، اس کا مدد زہری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی مشرک بالغ کو مدینہ میں نہ آنے دیتے تھے حتیٰ کہ مغیرہ بن شعبہؓ کو نہ آنے آپ کو کھد کر یہاں ایک کارٹر لڑکا ہے (اور وہ اسی کہتے ہیں) حضرت عمرؓ سے اجازت چاہتے تھے کہ وہ لڑکا مدینہ میں داخل ہو، حضرت عمرؓ نے کہا کہ اس لڑکے کو بہت سے ایسے کام آتے ہیں جن میں لوگوں کو بہت نفع ہے، جیسے نقاری، نقاشی، نوہری وغیرہ حضرت عمرؓ نے اجازت دے دی کہ اسے مدینہ میں بھیج دیں۔

تخریج: حادثہ

۱۔ مکر عثمان: ۳/ ۱۳۶

۲۔ المغلی: ۲۰۸، صحیح الشعمری: ۵۶۳/۱

متن

المدینة وحضر عليه المغيرة مائة درهم في الشهر فجاء الي عمر يشتكي شدة الخراج فقال ما حراجك بكثير فاصرف ما خطا يتدبر فلبث عمر ليلتي ثم اتاه فقال الم اخبرك تقول لو اشاء لصحت رحي لطعن بالريح؟ فاستفت الى عمر عاصوا قال لا صحت لك رحي يتحدث الناس بها فلما ولى قال عمر لا صحابه اوعذني العبد انعام استعمل ابو لؤلؤة على عسجر ذي رامين ونصابه في وسطه فكمن بمزاوية من زوايا المسجد في العلى فلم يزل هناك حتى خرج عمر يوقظ الناس للصلوة فلما دنا منه طعنه ثلاث طعنات وذلك في الصلوة رواه ابن سعد عن عمر انه قال ان ادر كنى اجلى وابو عبيدة بن الجراح حي استخلفته فان سألني ربي فقلت سمعت رسول الله ﷺ يقول ان لكل نبي اميناً واميناً ابو عبيدة بن الجراح فان ادر كنى اجلى وقد تولى ابو عبيدة استخلف معاذ بن جبل فان سألني ربي لم استخلفته

ترجمہ

اور مغیرہ نے ہر مہینے سو درہم اس ظالم پر لگائے تھے اس نے حضرت عمرؓ کے پاس کہا میں شکایت کی آپ نے فرمایا یہ لکھ کر بہت لکھیں (یعنی کہ وہ ظالم ظہر میں مجرا ہوا چلا گیا اور چند دن ظہر کر کے پاس آیا آپ نے فرمایا بھیجی خبر دی

فی ہے کہ تو یہیں بیٹھا ہے اور میں چاہوں تو ایک ایسی جگہ جاؤں کہ خود بخود ہوا سے آگاہی اس مقام سے حضرت کی طرف
فرش راہ کو روکھا اور کہا میں آپ سے واسطے اپنی اس جگہ جاؤں کہ اس سے لوگوں میں بہت شہرت ہوگی جبکہ وہ عالم
پیچیدہ کلام پر گہرا نگاہ رکھتا ہے اپنے باروں سے کہنا چاہے یہ کلام وہمگی اور زبانی سے کہنا ہے کہ بھراؤ کوئی (مستطیر و کمالا) اور کمال
آخر میں اس کا دست بچا میں تھا تا اور اندھیرے میں مسجد سے لوگوں میں سے کسی کو نہ میں چھپ گیا اور میں بیٹھا رہا حتیٰ کہ حضرت
فرمانہ دیا ہے : ہاں ! کیا ہے ؟ میں جب آپ اس کے قریب ہوں تو اس نے تین ضربیں اس خنجر کی آپ کو مارا اور یہ
حالت نہ رہی وہ واقع ہوئی ہمسہ جہ میں عربی الخطاب سے روایت ہے کہ فرشتے ہیں اگر مجھے موت ملنی اور الٰہیہ و دنیا ترابع
نہ ہو میں انہیں غیظ کر دوں اگر مجھ سے میرا یہ پوچھو تو عرض کروں کہ میں نے رسول خدا سے کھانا کھانا کھانا کھانا
کہ ہر گز میں نے اپنے آپ کو نہیں ہوتا ہے اور میرا الٰہی الٰہیہ و دنیا ترابع ہے اور اگر مجھے موت ملے اس حال میں آئے کہ ابوسعید و
میں ہوں تو میں انہیں غیظ کر دوں اگر مجھ سے میرا یہ پوچھو تو

2

قلت سمعت رسول الله ﷺ يقول انه يحضر يوم القيامة بين يدي العلماء يذوقون ما ماتوا في خلافته رواه احمد في المسند عن اسمعيل بن زياد قال مر علي بن ابي طالب على المساجد في رمضان وفيها القناديل فقال نور الله عمر في قبره كما نور عليا مساجد ما رواه ابن عسكرو قال ابن سعد ولقد قيل بعدة لدرة عمر اذهب من سيفكم عن ابن شهاب ان عمر بن عبد العزيز سأل ابا بكر بن سليمان بن ابي حنيفة لاني شيء كان يكتب من حليمة رسول الله ﷺ في عهد ابي بكر ثم كان يكتب عمر اولا "من حليمة ابي بكر" فمن اولا من كتب "من امير المؤمنين" فقال حدثني النشأة وكاتب من المهاجرة ان ابا بكر كان يكتب "من خليفة رسول الله ﷺ" او كان يكتب عمر "من خليفة خليفة رسول الله ﷺ" حتى كتب عمر الي عامل العراق ان يعث اليه رجلين جليلين يسألهما عن العراق واعلنه فبعث اليه

تو نے انھیں غلیظہ کہیں بنایا عرض کر رہی ہیں میں نے رسول خدا سے سنا، فرماتے تھے کہ عاف کا قیامت کے دن تمام ملک کے آگے منظر ہوگا (راوی کی سند صحیح ہے)۔ وہاں سب شہر کی خدمت کی میں وفات پونچھنے تھے ان میں مساکرہ آعلیٰ میں

زید سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت جی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ میں مسجدوں میں سے اور ان میں سے تھے۔ کئی فرما کرتے تھے اللہ تعالیٰ عرقِ قبر میں روشنی کرنے جیسے انھوں نے، ہر مسجدوں کو روشنی کیا ان سے تعالیٰ ہے کہ لوگ کہتے ہیں حضرت عمرؓ کا ایک تمہارے قلمروں سے زمانہ ہیبت ناک ہے، ساتھ اور بطور قیاس میں ان شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالمطلبؓ نے ان کو بنی ہاشم میں اپنی خدمت سے پوچھا کہ حضرت ابو بکرؓ نے زہد میں فیض رسولؐ خدا کیسے سے کھجوا تھا تو پھر حضرت عمرؓ نے اس کو طایفہ ابو بکرؓ سے کھجوا، غرض میں ان کو سب سے پہلے کس نے امیر المومنین کیا، ابو بکرؓ میں ایمان کے جواب یہ تھا نے اجماع سے حضرت بنی کی، اور وہ صحابہ جرات میں سے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے رسولؐ خدا کو لے لیا تھا۔ اور حضرت عمرؓ نے فیض رسولؐ اللہ سے پاتے تھے وہیں تک کہ حضرت عمرؓ نے عراق کے عامل کو کھجوا کہ میرے پاس اور شہر و مردان کو بھیجے کہ میں ان سے عراق اور اہل عراق کا کھجوا پوچھوں وہ اس سے میدان رسید اور مدعی بن نہ تم وہ آپ کے پاس بھیجے۔

متن

لیبد بن ربيعة وعدي بن حاتم فقد ما المدينة ودحلا المسجد فرحدا عمر بن العاص فقالا استاذنا علي امير المؤمنين فقال عمر والتمنا والله اصعبنا سمعنا قد خال عليه عمر فقال السلام عليك يا امير المؤمنين فقال ما بنا الك في هذا الامر؟ فسخر جن مما قست لآخره وقال انت الامير ونحن المومنون فجری الكتاب بذلك من يومئذ رواه الحاكم والضرابي في الكبير عن معاوية بن قرة قال كان يكتب من ابی بكر خليفة رسول الله ﷺ فلما كان عمر من الحطاب ارادوا ان يقولوا حليمة رسول الله قال عمر هذا يقول قالوا لا ولكن انما كان علينا فانت اميرنا فقال نعم اسم المومنون وانا اميركم فكتب "امير المؤمنين" رواه ابن عساکر عن ابن عمر بن الخطاب

ترجمہ

یہ دونوں مدینہ میں آنے مسجد میں داخل ہوئے اور عمر بن العاص کو مسجد میں پہنچا جنہوں نے کہا کہ دے لیے امیر المومنین پر، اہل بنی کی اجازت مانگ کر اسے کہہ دیا کہ حضرت عمرؓ کا ٹھکانہ یہ ہے، یہ بہتر عمر بن العاص نے حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور کہا، السلام علیک یا امیر المومنین، حضرت عمرؓ نے فرمایا، میں نے پوچھے کہ تم نے کہا دینا جو کچھ تو نے کہا ہے، انکو کھول کر دیا، وہ اس نے فرشتہ تعالیٰ کی یا اور کہا آپ وہ امیر ہیں اور ہم مومنین (یعنی ہم نے عمر بن عبدالمطلبؓ

میں تھا حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر تم مجھے اجازت دو تو اس میں سے تم کوڑا لے لوں، ورنہ وہ مجھ پر حرام ہے لوگوں نے آپ کو اجازت دی۔ (۲) ابن سعد سالم بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کو ایک بیلے کے انگوٹھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ میں آ رہا ہوں مہاجرین کی تکلیف سے بچو چھوہ وں۔ (۳) ابن سعد ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ جب کسی بات سے لوگوں کو منع کرنا چاہتے تو

تخریج احادیث

(۱) کتاب الاحراح۔ ۶۔

(۲) کبر المعال۔ ۱۴، ۳۵۔

(۳) تاریخ الحنفیاء۔ ۱۳۹۔

مترجم

نقدّم الى اهلہ فقال لا اعلمن احد اوقع فی شیء مما نهیت عنه الا اضعت علیہ العقوبة رواہ ابن سعد عن ابن مسعود قال ركب عمر فرساً فانكشف لوبه عن فخذه فطرای اهل نجران بفخذہ شامة سوداء فقالوا هذا الذي نجد فی كتابنا انه یخر جنا من ارضنا رواہ ابن سعد عن سعد الجباري ان كعب الاحبار قال لعمر انا نجدك فی كتاب الله علی باب من ابواب جهنم تمنع الناس ان یقعوا فیها فاذنمت لهم یزالوا یقتحمون فیها الی يوم القیامة و اخرج ابن ابی شیبة فی المصنف عن حکیم بن عمیر قال کتب عمر بن الخطاب الایلیجلدن امیر جیش ولا سرية احداً احد حتی یطلع الدرب لنلا نحملة حمیة الشیطان ان یلعق بالکفار و کان عمر بن الخطاب یقول من ولدی رجل یوجهه شامة یملأ الارض عدلاً رواہ الترمذی فی ظنه و صدق طن ابیه عن ابن عمر قال کنّا نتحدث

ترجمہ

پہلے اپنے گھر میں فرماتے (دیکھو) جس بات سے میں نے لوگوں کو منع کیا ہے اگر اس کا تم میں سے کسی کو پاؤں لگا تو اور اس سے روٹی مزا دوں گا۔ (۱) ابن سعد ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک ہاتھ کوڑے پر سوار تھے آپ نے ان سے پکڑا ہوا ایک بیلے کے انگوٹھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ میں آ رہا ہوں مہاجرین کی تکلیف سے بچو چھوہ وں۔ (۲) ابن سعد ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ جب کسی بات سے لوگوں کو منع کرنا چاہتے تو

اس کی طرف ہوں جواب کس اللہ کے بندے کو بنی اہلِ انبیا کی طرف سے قیصر، مگر معصوم ہو چکا ہے۔ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اس قسم کا درخت جہاد ہے۔ اس سے یہ دور درخت ہے کہ اللہ نے حضرت محمدؐ کو بھیج دیا۔ اب ان سے بیٹے کی پیدائش ہو گئی۔ ان کو پھر اللہ سے ڈرا۔ اس کے سوا کسی کو معبود نہ ہو سکتا۔ کیونکہ جس کی مثال اللہ کے پاس آتی ہے، اللہ نے انہیں بھی سے پیدا کیا۔ (۱) ابنِ سعد اپنا نام انہیں بنی مہنیف سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمدؐ (خلافہ کے زمانہ میں) ایک مرتد تک ظہر سے بیتِ امال کے مال سے کچھ نہ کھاتے تھے حتیٰ کہ آپؐ کو اس میں احتیاج نہ ہوئی۔ سوا اللہ کے رسول خدا کے پاس کسی کو ایسا اداران سے مشورہ کر کے فرما، بلکہ اس خلاف میں ہرگز نہ مصروف ہوں اب مجھے اس میں سے کس قدر لینا لگتا ہے، حضرت علیؑ نے فرما دیا: "میں اس کا کھانا نہ کھاتا"۔ (۳) ابنِ سعد ان مرتدوں سے روایت کرتے ہیں کہ

تحتقیقات و تعلیقات

حضرت محمدؐ رضی اللہ عنہ خلافت سے پہلے تہارت کرتے تھے، خلافت کے بعد بھی ایک مرتد تک اپنے ہاتھ میں ہاتھ مارا۔ بیتِ امال سے لگاتے رہے۔ جب تک اپنے کبر کا فرق اپنے مال سے نہ نکال دیتا۔ بیتِ امال سے بچھن لیا۔ اللہ کی پوری عزت اور شہرت اس کی اس بات پر روشن کرتے رہے۔ جب آپؐ کو غلطی اور دروغی واقع ہوئی تو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرما دیا: تم میرے ہمیشہ کے خلاف رہو۔ اللہ نے آپؐ کو عہد کر دیا ہے اور ہم ان کے کاموں میں مشغول رہیں۔ اب اپنے ہاتھ پر اس کا نشانہ دیتا۔ اس سے کس قدر لینا چاہئے؟ حضرت علیؑ فرماتے ہیں: اللہ و جبرائیلؑ کا حکم مقرر کر دیا۔ آپؐ ایسی کو

تحریر: حاجی محمد

۱۔ کتاب الخلاء ۲۰۰ از ابو حاتم محمد بن حنفیہ، تاریخ الخلفاء ۴۵

۲۔ تاریخ الخلفاء ۱۴۱

مترجم

فی حجتہ ستہ عشر دینار الفقال یا عبد اللہ اسرفنا فی هذا المال رواہ ابن سعد عن قتادہ
والشعبي قال جاء ن عمر امراء ففعلت زواجی يقوم الليل ويصوم النهار فقال عمر لقد
احسنت التناء علي ووحك. فقال كعب بن سؤار لقد شكت فقال عمر. "كيف" قال يزعم انها
ليس لها من زوجها نصيب قال فاذا قد فهمت ذلك فافض بينهما فقال يا امير المؤمنين احمل
لبنه من النساء اربعة ايام يوم من كل اربع ليلا رواه عبد الرزاق في

مصنفہ عمن جابر بن عبد اللہ انہ جاء الی عمر بشکو الیہ ما یلقى من النساء فقال عمر انما یجد ذلك حتی انی لا یرید الحجة لفتولی لی ما تذهب الی الی فبات بنی فلان تنظر الیہن فقال لہ عبد اللہ بن مسعود اما یلعک ان ابراهیم علیہ السلام شکى الی اللہ حنین سارۃ فقیل لہ ایہا خلقت من ضلیع فالیسہا علی ما کان فیہا

ترجمہ

حضرت عمر نے اپنے جج مشر کل سوارہ وینار غرق کیے پھر فرمایا اے عبد اللہ ہم نے اس ماں میں فتولہ خرچہ کی (۱) عبد الرزاق اپنی مصنف میں قادی اور قصص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس ایک عورت نے "کرک" میراث وراثت کو قیام سواروں کو روزہ رکھتا ہے حضرت عمر نے فرمایا تو نے اپنے میاں کی بڑی خوبی بیان کی، کعب بن سوارہ نے کہا یا حضرت یہ تو اس کی شکایت کر رہی ہے آپ نے فرمایا کیوں کہ وہ کہتی ہے میرے لیے عاودہ میں کچھ بھائی نہیں (یعنی رات دن کی عبادت سے اسے فرصت نہیں کہ میرے حقوق ادا کرے) آپ نے فرمایا جب تو اس بات کو سمجھتے تو توخی ان میں فیصلہ مرد سے دیوید اسے اصرار المؤمنین اللہ نے مرد کے لیے چار عورتیں حلال کی ہیں، سو عورت کے لیے ہر چہ مردن میں ایک دن اور چار راتوں میں ایک رات ہوتی چاہے (۲) ان جرجا کہتے ہیں کہ حضرت چار حضرت عمر کے پاس "کرک" عورتوں کی نیتوں اور زیادتیوں کی شکایت کرنے لگے آپ نے فرمایا بھائی ہم بھی اسی میں مبتلا ہیں یہاں تک کہ جب میں اپنی بی بی سے تقاضے حاصل کرتا چاہتا ہوں تو وہ مجھ سے کہتی ہے توئی فلاں کی جوان لڑکیوں کو چاکر رکھتا ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود نے ان سے کہا کیا آپ کو یہ بات نہیں پہنچی کہ حضرت ابراہیم نے سارہ کی عادت کی جناب ہارن سے شکایت کی وہ اس سے ٹھکریا عورت کی پیدائش پہلی سے ہے جب تک اس کے دین میں کوئی خرابی نہیں معلوم نہ ہو تو اس حالت پر وہ اس سے موافقت کر (۳)

تحقیقات و حقائق

(۳) اس سے آپ کے نقل و برداشت کا عایت مفہوم ہوتا ہے اس کے علاوہ ایک اور قصہ جو حضرت عمر کے نقل کی ہد میں دیکھنا ہے نقل کرتے ہیں چنانچہ استیعاب میں آیا ہے ایک دن آپ مسجد سے باہر نکلے، آپ کا مقام جادو آپ کے ہوا تو اسے سے خود بہت شہیم تھی جسے آپ نے ہلک کر سواہ کیا اس نے جواب دے کر کہا کہ اے عمر میں تجھے پہچانیوں اور کہ حق ام عکا کا کے بازار میں مجھ سے ہوا جاتا تھا اور تھوڑے دنوں بعد لوٹ تجھے عمر کہنے لگے اب بہت عرصہ گزرا کہ تو ایمہ المؤمنین کے لقب سے مشہور ہو گیا اس کے بعد اس نے فی ایک ایسے نکلے کہے جو مجلس کو جوئے میں ڈالنے والے اور فساد میں ڈالنے والے تھے فرد سے نقل آپ کا موشن سحر سے نکلے اور کسی کا جواب تک نہ دیا آپ کا نام چار اور مردانہ سے لگا ہوا ہے چاہتے تھے

خواب کو بوجھ کر آپ نے اسے نواز دیا کہ وہ اور فرما دے کہ تو نہیں جانتا کہ میں کون ہے یہ رسول خدا ﷺ کی صحبت یافتہ ہے اور دار
اسے قسم کہ نصرت کرتے بھی نہ کریں۔

تخریج احادیث

۱۲) الاستیعاب ۱/۳۸، احبار القضاۃ ۲/۷۱، المعنی: ۵۸/۲۹، تاریخ الخلفاء ۱/۳۰

۱۳) تاریخ الخلفاء ۱/۱۰۱، اس اسی شیبہ ۲۵۸/۱

مترجم

عالم تر علیہا خبرۃ فی دنیا رواہ ابن جریر عن عکرمہ بن خالد قال دخل ابن عمر بن الخطاب علیہ وقد ترحل رئیس ثیابا حسانا فضریدہ عمر بالمرۃ حتی ابکاک فقلت لہ حصصۃ یم صورتہ؟ قال رایتہ قد اعجبته نعمہ فاجبت ان اصغرہا الیہ، عن معمر عن لیث بن ابی سلیم ان عمر بن الخطاب قال لا تسموا المحکم ولا ابنا المحکم فان اللہ هو المحکم ولا تسمو الطريق السکة رواہما ابن جریر عن الضحاك قال قال أبو بکر واللہ لو ددت انی کنت شجرۃ الی جانب الطريق فمر عنی بعیر فاحذنی فادخلنی فاه فلا کنتی ثم ایزد رذنی ثم اخرجنی بعراً ولم اکن بشیء اقل عمر بالبیتسی کنت کسش مہمی مسمو بی ما بدالہم حتی اذا کنت کاسمن ما یکون زارہم من یحیون فادبعونی لہم فجعلونی بعضی شواء وبعضی قد بدأ ثم اکتونی ولم اکن بشر او اذ البیہقی

ترجمہ

ابن جریر رحمہ اللہ عن عکرمہ بن خالد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کے بیٹے عکرمہ کے اچھے کپڑے پہنے ہوئے باپ کے پاس آئے آپ نے انہیں درو سے رو کیا کہ وہ روئے گئے، حصصہ بولیں کہ آپ نے اسے کیوں مارا فرمایا میں نے دیکھا کہ اس کے نفس نے اسے غرور اور غلب میں ڈالا، سو میں نے چاہا کہ اس کے نفس کو اس کے دوبرو فقیر کروں، (۱) ابن جریر رحمہ اللہ سے اور وہ لیث بن ابی سلیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا تو کسی کا نام حکم رکھو نہ ابنا حکم، کیونکہ حکم تو اللہ ہی ہے اور امت کا نہ مسمو نہ رکھو (۲) عیسیٰ شعب الایمان میں ضحاک سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر نے فرمایا کاش میں کسی رستہ کے کنارے پر درخت ہوتا کہ مجھ پر امانت نہ رہتا اور بکرا اپنے من میں داخل نہ کرنا پھر مجھے چاہا کہ حکم کر دیتا اور عیسیٰ نے کہ نکال دینا اور میں آوی نہ ہوتا، ابی حضرت عمر نے فرمایا اسے کاش میں اپنے دو گوں کا سینہ نہ ہوتا کہ وہ مجھے فریب کرتے جیسے تم چاہتے یہاں تک کہ جب میں بہت غریب ہوتا اور دیکھنے والے مجھے بہت پسند کرتے تو میرے لوگ ان

مہمانوں کے لیے ذرا کھانا لائے پھر اس میں سے ایک حصہ تو بھون لیتے اور ایک حصہ کوٹ کر کھا دیتے، پھر ایک کوب پکا جاتا
کر کھاتے اور میں آدمی نہ ہوتا (۳)

تحقیقات و تعلیقات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر بخاری اور کئی امور میں طہ القدی سے از حد تولد کر کے چن چن مین جوں کہتے ہیں کہ
حضرت عمرؓ نہ حفاظت میں اس جانور کے ہاتھ تھے بوجہ طرف حیران و پریشان پھر آتا ہے اور کہاں کوئی ہاں و حق ہے اپنی
مرفقہ دی بوجہ جب کچھ خوف کے بارے کا چٹا لٹا ہے چنانچہ آپ ایک ان چھوڑ رہے تھے اور کوئی نہیں سہا، بلکہ پڑا رہا تھا
جب وہ اس آیت: "ان عداب ربک لواقع حالہ من دافع" پر پہنچے تو آپ پر تو انہی آپ کی صورت طہ القدی اور
وقت اپنی کیوں سے آپ دائیں کی صورت مشابہہ اور محسوس ہوئی اور ایک قسم کا نصف اور ٹٹھی آپ پر رہی ہوئی آپ کا یہ
حال دیکھ کر لوگوں نے ٹھوڑے سے آگاہ کیا اور پاور سے ٹیک لگا کر بخانا اور بہت دیر تک یہی حال رہا یہاں تک کہ آخر میں
کے کئے اور اسی خوف کی وجہ سے پورے دو مہینے یہ رہے، "تھیجا ان جوڑی کی کتاب" ص ۸۸

تخریج احادیث

۱) تاریخ الخلفاء، ۲۱۰

۲) تاریخ الخلفاء، ۲۲

۳) مصنف ابن ابی شیبہ: ۸/۱۰۰

متن

فی شعب الایمان عن ابی الخثری قال کان عمر بن الخطاب یخطب علی المسیر فقام
الیہ الحسن بن علی فقال انزل عن منبر ابی فقال عمر منبر ابیک لامبر ابی من امرک
وبعد انقام علی فقال امرہ بیلاد احد اما لا وجعلک باغیر فقال لا توجع ابن احی فقد صدق
منبر ابیہ ورواہ ابن عساکر عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن وسعید بن المسیب ان عمر بن
الخطاب و عساکر بن عساکر کانما یسا زغان فی المسبلۃ بینہما حتی بقول المناظر انہما لا
یحتملان ابدافہما یعترفان لا علی احسنہ واحملہ ورواہ الخطیب عن مالک عن ابن شہاب عن
الحسن قال اول خطبۃ خطبہا عمر حمید بنہ واتی علیہ ثم قال اما بعد فقد ابتلیت بکم وانتم
بی وخطب بکم بعد صاحبی فمن کان یحضر تنابشرونا ہاہنا

ترجمہ

ابن عباسؓ کا جواب بخیر بنی سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطابؓ منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے، حسین بن علیؑ نے کھڑے ہو کر کہا: "اے عمر میرے باپ کے جبر سے اترنے حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ جبر آپ ہی کے والد کا ہے میرے باپ کا نہیں مگر یہ بات صحیح نہیں نے سکھائی، حضرت علیؑ نے کھڑے ہو کر فرمایا: "اے ابن عباسؓ اس بات کا کسی نے تفریق نہیں کیا (حسین کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) اے بے وفائی تجھے ضرور سزا دیں گی، آپ نے فرمایا میرے بھتیجے کو نہ مارنا۔ اس نے جی تو کہا، منبر اس کے والد ہی ہے۔ (۱) خطیب نے اپنے رہاؤ میں مالک سے اور وہ ابن شہاب سے بطریق واسطہ سعید بن المسیب سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطابؓ اور عثمان بن عفانؓ میں کسی مسئلہ میں ایسا جھگڑا ہوتا تھا کہ دیکھنے والے کہتے تھے اب ابن دونوں کا بھی مل پ نہ ہو کہ سو دروہوں میں جس سے جدا نہ ہوتے تھے مگر نہ دارا، ابھی نصرت کے ساتھ۔ (۲) ابن سعد حسن سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت عمرؓ نے جو خطبہ پڑھا اس میں حمد و ثناء کے بعد فرمایا اے لوگو! امیر المومنین اور آزمائش تمہارے ساتھ اور تمہاری آزمائش میرے ساتھ کی گئی ہے میں تم میں اپنے یہ (ابوبکرؓ) کے بعد فیض بنا دیتا ہوں سو جو کوئی ہمارے سامنے ہے ہم اس سے اپنی ذات کے ساتھ ملاقات کریں گے (۳)۔

تخریج احادیث

(۲۱) تاریخ الخلفاء، ۱۳۶۰

تحقیقات و تعلیقات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کی ابتداء میں جو خطبہ پڑھا اس میں انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اے خدا میں ضعیف ہوں مجھے قوت دے میں خفی کرنے والا ہو مجھے نرمی دے اور میں غفلتوں مجھے حق کرانگی ابتداء سے خلافت میں جو لوگ ان کی خفی کیجہ سے غافل اور ہراساں تھے اسے سن کر انہوں نے اپنے ایک خطبہ میں حضرت رسول خداؐ کے انور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جو خفی اور خوشی تھی اس کا باعث بیان کیا اور اب اس وقت نرمی اور خوشی ہوئی کرنے کا حکیمانہ دلائل اپنا پیغمبر سعید بن المسیبؓ اور عبدالرحمنؓ نے اسی خطبہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے اس امر کا ایفاء کیا۔

متن

ومن غاب عنا ولينا ه اهل القوة والا مانة فعن بعين مرد ه حمتا ومن يسي ناعابه
ويظهر الله لنا ولكم رواه ابن سعد عن سعيد بن المسيب قال دون عمر الدواوين في المحرم
سنة عشرين عن جبير بن الحويرث ان عمر بن الخطاب استشار المسلمين في تدوين الدواوين

على فقل انفسهم كل سنة مجتمع اليك من مال ولا تمنعك مه شيئا وقال عثمان اري امالا
كثيرا جمع الناس وان لم يحضر حتى تعرف من اخذ من له ياخذ خشيت ان يليس الا امر فقل
نه الوليد بن هشام بن المغيرة يا امير المؤمنين قد جنت بشاؤ غرايت ملر كهنا قد و نو ادوا و بنا
دجسد و احسد و اقدر و ديوان و احد حرد و فاخذ بقوله قد عى عقيل بن ابى طالب و محرومة بن
نوفل و جيبوس مطعمه و كانوا امن نساء قريش فقال اكتبوا الناس على عنازلهم فكتبوا فبدا
وليني هاشم لم ابعوه ان يكره و قومه نه عسر و قومه عسى

42

اور جو ہم سے مذہب ہے کہ پرانی قوت و مہارت کو دین مقرر کر چکے ہو کوئی بھی کام کر سکتا ہے اس کے ساتھ بھلائی و بدی ہو کر چکے۔ اور جو برائی سے پیش آئے کہ اسے ادا چکے۔ اور اللہ عزوجل کو شکر۔ سعید بن اسباب کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اس وقت میں مصاب نے کائنات جمع کئے وہ تین: حدیث، عین، انوار سے۔ واپس کرتے ہیں یہ عمر بن الخطابؓ نے مصاب نے کائنات کے جمع کرنے میں مسلمانوں سے مشہور کیا۔ علیؓ حضرت علیؓ نے فرمایا میں قدر میں آپؓ کے پاس ملے ہو کہ میری مال بابت کیا کریں، اور اس میں سے کچھ باقی نہ رکھیں حضرت عثمانؓ نے فرمایا میں مال میں وہ کثرت و جمع ہوں کہ اس کو سہ لے گا۔ اب جب تک یہ بات نہ معلوم ہو کہ کس نے لیا، اور اس سے نہیں لیا، آگئی غار میں نہ کس نے کس سے تو سب سے متفق ہو جاتوں۔ علیؓ ابیہ بن اسیرؓ سے روئے اسے اسے۔ مومن میں شمار ہے کہ یہ ہوں وہاں کے ہلاک ہو کر نہ دیکھا کہ ظلم نے اور کائنات جمع کئے ہیں آپؓ بھی ظلم مرتب کریں اور کائنات جمع فرمادیں۔ حضرت عمرؓ نے زید کے قول پر عمل کر کے عثمانؓ بن ابی طالبؓ اور عمرؓ بن حفصؓ اور اسے بنی طلحہ کو جو قبیلہ کا نائب ٹوبہ جانتے تھے بلایا اور فرمایا کوئی نوان کے مراتب کے ساتھ، فتح غزوہ میں ان کے کھانا شروع کیا۔ ورنہ ہاشم کے ساتھ ابداء کی پھر ان کے چچا ابو نضر اور ان کی قوم و کھانا ان کے بعد خاندان نے کاغذ سے طراز اور ان کی قوم کو

تحقیقات با افتخارات

نیکے سب سے چھٹا کام بیت المال اور نذرانگی کی تحریب تھی تو آپ نے نہایت قعدہ اندھ ہوا ہجوم کے ساتھ انہما کو چیلوایا۔ بیت المال کی آمدنی کو عیب نہایتی اور فحش نامی ہوئی تو آپ کو مال کی تقسیم کرنے میں ایک معین اور مستقبل دستور کے ایجاد و وضع کرنے کا خیال پیا اور تو انہوں نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا اور رقم با کس مال کی تقسیم کرنے کے بارے میں بیوی و ماں کے حضرت ابو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دل و لب اور مختلف تہ میں بیت المال میں خزانہ کو جمع کر کے اور ہر ایک شخص کا

۱۰۔ تہ فینہ اور تہ قرآن، چاہتوں اور جن اصول پر وہ تقسیم کی اس لیے دستور کو بھی کرنا چاہتے تھے وہ بیان کرتے۔

تحریریں و عادیات

- ۱۔ تاریخ الخلفاء ۱۲۱
- ۲۔ تاریخ الجمعہ ۳۲۰
- ۳۔ فتوح المدینہ اور علامہ سلاوی ۶۴۰

متمن

الخلافۃ للما نظر فیہ عمر قال ابدؤا بقراۃ النبی ﷺ لا قرب فالأ قرب حتی تضہوا
بحدث وضعہ اللہ رواہ ابن سعد عن عائشۃ قالت لما کان آخر حجة حججہا عمر ہامہا ت
المومنین اذ صدق ناعن عرفۃ وجلا علی واجلہ یقول ابن کان عمر امیر المومنین لم یسمع
وجلا آخر یقول ہہنا کان امیر المومنین فاناح واجلہ ثم رفع عقبرہ فکان۔

علیک السلام من امام وبارکک
بعد قبل بالمدينة اظلمت
بد اللہ فی ذلک الا دیہ الممیز
لہ الارض تہتز العشاء باسوق
قصبت امور اہم غادرت بعدہا
بوانق فی اکما مہا لم تفتق

فلم یسحرک ذاک الراکب ولم یلمر من ہو وکنا نحدث انہ من الجن لقدم عمر من
تسکب الجنة فطعن فمات عن عبدالرحمن بن ابزی عن عمر قال هذا الامر فی اہل بدر ما یقی
منہم احد تم فی احد ما یقی منہم احد فی کذا وکذا

ترجمہ

درج کتابت کیا جب حضرت عمرؓ نے اسے دیکھ کر فرمایا نبی ﷺ کے اہل قرابت کو (مجھ پر) مقدم کرو۔ اسی
طرح پھر اگر میں کو مقدم نہ کرو جو زیادہ قریب ہیں مگر کہ تم کو اس جگہ رکھو جہاں اسے اللہ نے رکھا ہے۔ یہ حضرت عائشہؓ فرماتی
ہیں کہ حضرت عمرؓ نے جب انبیاء و صحابہ کے حضرات ازواج مطہرات کے ساتھ کیا تو ہمارا عرفہ سے بیٹھے وقت گھسب پر گئے وہاں میں نے
ایسے مردوں کو کہ وہ اپنی سواری پر بیٹھا ہوا کرتا ہے امیر المومنین حضرت عمرؓ کی ہیں دوسرے کو سنا کہتا ہے ابھی تو میں نے
اس نے اپنی اونٹنی ٹھکانی اور اونٹن پر اوٹھ کر کئے ہوئے۔ آپ پر اسے امیر المومنین خدا کی طرف سے سلام ہو اور اس پھر سے
کئے گئے عزت کے ہوئے ہیں (جسے ابو بکرؓ نے پھر دیکھا) اللہ کی قدرت کا ہاتھ برکت دے۔۔۔ کیا ایسے مقتول

کے پیچھے جودین میں قتل ہوا اور جس کے لئے زمین تاریک ہو گئی ہوئی شائیں اپنے خوں پر لہجہ نہیں لی تو کھیت سے
کاموں کا صافی فیصد یا پھر اس کے بعد بہت سی مہنتیں لگائے ملاخوں میں پھوڑی ہیں کروغاف ابھی تک کھیتے ہیں۔
”حضرت نانائے فرہادی ہیں میں مظلوم نہ ہوا کرو، ہمارے قہار نے ہم سے پھر اس کی آیت پائی۔ ہم نہیں میں
جے پڑتے تھے کہ یہ کوئی جہنم ہے۔ سو جب حضرت عروج کر سکے نہ سکے تو زنی کے لئے اور وفات پائی۔ ۳۔ عبد الرحمن بن
انہی کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ یہ وقت ہر یوں میں رہے کی جب تک ایک شخص ان میں جاتی رہے گا۔ پھر اہل مدینہ
رہے کی جب تک ایک بھی ان میں جاتی رہے۔

تحقیقات و تعلیقات

۲۔ اخیر را انجوں میں آویسے کہ شہر میں شام کے عرش کے چوٹیاں الی در آئے نہ حرکت کھانا یہ ہے (مترجمہ)

حمز اللہ خیر امن امیر و بارکٹ بد اللہ فی ذاک الادب المعرق

(ترجمہ) خدا امیر و بارکٹ اور برکت کرنے لگا کا تھا ان کا شہر زمین میں

فمن عیش او یو رک جتانی عامۃ لہد رک مافدیت مالامس بسفی

(ترجمہ) جو شخص اس لیے چلا یا شہر میں ان کے باروں پر سو بار تو کرنے جو کچھ کل سے بات پائے تو وہ پیچھے رہ جائے اور
تو وہی چیز ان کے آگے ہی رہے گی۔

۳۔ قضیت اموالہم غدرات بعدھا یو لن فی انکما مہالہم نعلن

(ترجمہ) تم نے تمام امور پورے کر دیئے اس کے بعد انہیں کرنے اس بات میں پھوڑی کہ وہ یہ وہاں ہیں جو اپنے پردوں
میں ہیں جو جب تک باقی نہیں ہیں۔ یہاں میں یہ بات میں کہ ان کے حضرت عمرؓ نے خود میں کہا۔

علیک سلام من امیر و بارکٹ بد اللہ فی ذاک الادب المعرق

(ترجمہ) اے امیر و بارکٹ اور برکت کرنے لگا کا تھا ان کا شہر زمین میں ہے۔

فمن یسع او یو رک جتانی عامۃ لہد رک مافدیت مالامس بسفی

(ترجمہ) جو شخص اس لیے دوڑے یا شہر میں ان کے باروں پر سو بار تو کرنے کہ یہاں ہے اسے وہ تو وہ پیچھے رہ

جانیۃ۔ ۲۔ ابعد قتیل بالمدينة اظننت لہ الارض نیترا لعدۃ ماسوقی

(ترجمہ) کیا مظلوم مدینہ کے بعد بھی جس کے لیے روئے زمین تاریک ہے دراصل ہے تو یہ پوچھتے ہیں۔

ی عالم الاسدی نے کہا:

کرتے اسے یاد کرتے بادشاہ کے پہلو میں ایک نبی تھا جس پر وہی آتی تھی (ایک دفعہ) اللہ نے اپنے نبی کو وحی بھیجی کہ بادشاہ سے کہا اگر اپنا کوئی دلی مہر کرنا ہے تو اسے اور اپنی وصیت لکھ لے کیونکہ تو تین دن بعد مرے گا مگر نبی نے اس امر کو بادشاہ کو اطلاع نہ کیا وہی سو جب تیسرا دن ہوا تو بادشاہ اپنے تخت اور دیوار کے درمیان گر پڑا اور اپنے رب کے پاس آکر عرض کرنے کا بارغہ دیا اثر تو جرتے ہے کہ میں ہر حکم میں داور رہا ہوں اور جب کاموں میں اختلاف ہوتا تھا تو میں تیری مرضی اور ہدایت کا پیروی کرتا تھا اور میں اپنے لیے کام بجالاتا تھا تو اس وقت میری عمر مجھے پچھروے کے برابر ہے بڑے اور میری امت بڑھ جائے سو اللہ نے اپنے نبی کو وحی بھیجی کہ بادشاہ نے ایسا لیا کہا اور حج کیا میں نے اس کی عمر میں پندرہ دس سال اور زیادہ کئے اس میں اس کی وارادہ کی اور امت پھیل چوہنقی جب حضرت عمرؓ فرمائی ہوئے تو کعب نے کہا بخدا عمر بھی اپنی عمر کی زیادتی میں اپنے رب سے التماس کریں تو ضرور خدا نے تعالیٰ آپ کو ایک مدت تک باقی رکھے آپ کو جب اس امر کی اطلاع ہوئی فرمانے لگے اللہ مجھے اس حال میں اٹھائے کہ میں عاجز اور ملامت کیا گیا اسے تا کہ سلیمان بن اسیر سے روایت کرتے ہیں کہ جنہوں نے حضرت عمرؓ کی وفات پر خود کیا ان میں جنت کہتے ہیں مجھے ایسے آدمی نے خبر دی جسے میں جانتا ہوں کہ حضرت محمدؐ مدینہ کی کلیوں میں چمرا رہے تھے ایک عورت کو یہ کہتے تھے

آج کی رات کسی دروازہ ہوگی اور اس کے خرافہ بالکل کاٹے ہیں۔ اور مجھے اس بات نے دکھایا کہ میری پہلو میں یار نہیں جس سے میں بازی کرتی۔

تحقیقات و تعلیقات

حضرت امام مالکؒ اپنی کتاب میں نقل کرتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت عمرؓ کو بکھر پھٹنے لگے۔ اور آپ کے ہمراہ اذان معبرات بھی تھیں! جب وہاں سے واپس آئے تو مقامہ بطحاج میں اپنی سواری کو بٹھائی اور ننگریوں پر کپڑا ڈال کر چٹ ریٹ مئے اور دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا بارخدا یا میرے قویٰ میں بالکل ضعف آگیا اور میری وصیت منوں ملکوں بکھس گئی تو مجھے اس حال میں موت دینا کہ نہ تیری عبادت میں تقصیر کرنے والا ہوں نہ میں کے اسوہ مطاع کرنے والا ہوں پس جب حج کے سفر سے واپس آئے تو زندقہ اور ملاحی نے آپ کو شہید کر دیا۔ (سنن امام محمد میں ۳۰۴)

تحریک احادیث

۱۔ طبقات ابن سعد: ۱/۳۵۱۔ (تاریخ الخلفاء: ۲۰)

۲۔ تاریخ الخلفاء: ۱/۵، عطاء اہم محمد: ۳۰

مکمل

فلو لا اللہ تخشى عواقبه لز عزع من هذا السورير جوانه

فقال عمر مالک؟ فقلت قد اغربت زوجي منذ الشهر وقد اشتقت اليه لاني اردت سوءا؟
قالت معاذ اللہ قال فما ملکی علیک نفسك فانما هو البريد اليه فبعث اليه ثم دخل عني
حفصته فقال اني سائلک من امر قد المعنى فاخرج عني فیکم فشتاق العراة الى زوجها
فخففت راسها واستجبت قتی فان اللہ لا یستحي من الحق فانارت بيدها ثلاثة اشهر والا
فاربعة اشهر فکتب عمر لا تحبس الجيوش فوق أربعة اشهر عمن ابن عباس ان العباس كان
سألت اللہ حو لا بعد ما مات عمر ان یربیه فی الصام فربیه بعد حوین وهو یسأل العرق عن
حبیبه فقلت بانی انت وامی یا امیر المومنین ما شانک؟ فقلت هذا ان فرغت وان کما دعوک
عمر لیجئ لولا انی لکبت ربارو فارحیما مکمل زید بن اسلم

ترجمہ

اگر خدا کا ذکر نہ ہو تو اس کی برابر کوئی چیز نہیں تو اس چار پائی کی جو میں ہلائی وہ تمہیں آپ کے فرمایا تجھے یہ ہوا اس
نے کہا میں تجھے میں سے اپنے دل سے یہ ایوں اور آپ اس کا اشتیاق بہت ہے کہ کیا ہے۔

آپ نے فرمایا یہ تو برائی (زنا) کرنا چاہتی ہے اس نے کہا خدا کی پادشاهی تو سپہ نشین و قہر سے وہ دیکھ رہی تھی
میں نے نہ صرف تو خدا ہیچ ہوں پتا لپچاس کی طرف آدمی بھیج دیا بحر قصہ (اپنی صاحبہ کی) کے پاس سے و فرما نے ٹکے میں
تھمت زینت بہت پر چھتا ہوں جس نے مجھ کو سخت دیکھ میں تو اس کہا ہے میں نے کچھ کچھ سے اور نہ بہت کو خاتمہ کی تھی
مات بعد خواہش وقتی ہے حضرت طہ نے شرم کے واسطے سر لپچا کر لیا آپ نے فرمایا اللہ جنت سے شرم نہیں کرتا جس
دلاسے کہ میں انگلیوں کا اشارہ کر کے بتایا کہ تمہیں میرے دوت چاروں کے بعد حضرت عمر نے کچھ بھیجا کہ چہ میرے سے زنا نہ کرے
نہیں بلکہ میں کہتے ہیں کہ میں نے کہا میں نے حضرت عمر کی وفات کے بعد آپ کے ساتھ سے وہ ان کے کھو گئے
خواب میں وہاں سے میں نے ایک سال کے بعد آپ کو اس حال میں دیکھا کہ اپنے ماتھے سے پیند پچھرا ہے جس میں نے کہا
یہ سے وہ باپ آپ پر سے خدا ہوں سے امیر المومنین آپ کا کیا حال ہے فرمایا میں اس وقت حساب سے نور ہے ہوا ہوں
قریب تھا کہ عمر کی امداد کی محبت سے جانی اُڑا اپنے رب کو نہیں دیکھا ہوں نہ پاتا علی زید بن اسلم

تحقیقات و تعلیقات

ان الجوزی کی سیرت عمر کا چوتھا حصہ ہے حضرت عمرؓ کے شہادت کے بعد شیعہ کے واقعات پر مشتمل ہے اس قسم کے واقعات رات کو نفل کرنے اور لوگوں کے حالات کو غصہ کرنے اور غیر گیری کرنے کے بہت سارے ہیں اور اس شبہ شہادت سے بعض اوقات نہایت عجیب و غریب باتیں پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً جب ایک مرتبہ ای طرح ایک قاتل کی جوانمردی کے واسطے گئے تو ایک بچہ دو دو چھڑا کر کے اس سے روٹا دیکھا جس کی وجہ سے اس کا چھڑا اس پر دھاک مقرر ہوئی قید الحالی ہی طرح اور متعدد واقعات ہیں۔

تخریج و اضافہ

۱۔ کبر السن ۲۰ / ۵۵۶۲، رقم ۴۵۹۲۴، وسیرت عمر لابن جوزی ۱۰۱۔

۲۔ تاریخ الخلفاء ص ۱۳۵، باب قدامہ ۳۰ / ۷۔

مثنیٰ

ان عبد اللہ بن عمرؓ وبن العاصؓ رای عمر فی المنام فقل کیف صنعت قال منی ہارقتکم قال منذ انی عتیر سنة فقال انما اقلت الان من الحساب ورواہما ابن عساکر عن سالم بن عبد اللہ بن عمر قال سمعت رجالا من الانصار يقول دعوت اللہ ان یربی عمر فی النوم فرائتہ بعد عشرین سنة وهو یمسح العرق عن جبینہ فقلت یا امیر المومنین ما فعلت قال الان فرعت ولسو لا رحمة رمی لہنک رواہ ابن سعد عن علیؓ قال کنت عند النبیؐ اذا قل ابو بکر وعمر فقال یا علی ہذا ن سید اکھول اهل الحة وطلبہا بعد النبیؐ والموسلیں رواہ احمد فی مسندہ ما مناد صحیح جید طبع الشمسی قال روت عائكة بنت زید بن عمر و بن نفیل علی عمر فقلت =

یا نبی جو دی عبرت و نجیب لا تملی علی الامام الصلیب

عصمة الدین والمعین علی الدہر ————— روغت العلوف المکر و ب

ترجمہ

اسم سہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر و بن العاص نے حضرت عمرؓ کو خواب میں دیکھ کر کہا آپ سے مانگو کیا کریں فرمایا میں

تو سے کب سے جدا ہوا ہوں کہ وہ دوسری سے فرمایا حساب سے اب مجھے فرمت ہوئی ہے ان دونوں اثر و ان کا اس حدیث کے نقل کرتے ہیں۔ یہ عالم میں عہدِ امتداد میں مروت سے دو جتنا شامیں نے اللہ سے دعا کی کہ مجھے شر کو خواب میں دکھائے سو میں نے میں برس کے بعد انہیں مانگے سے پہنچا پوچھے دیکھ میں نے کہا ہے امیر المؤمنین آپ کے ساتھ کیا ہوا فرمایا اب میں حساب سے لاریع ہوا ہوں اور اگر میرے رب کی رحمت نہ ہوتی تو میں بلائی ہو گیا تھا۔ اہلِ اہلِ مسند میں صحیح سند کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان سے پاس تھا یہاں تک ابوتراب و عمر آئے حضرت نے فرمایا اسے علی نہیں اور پیغمبروں کے بعد یہ دونوں اور جو ان امتوں کے سردار ہیں۔ یہ حال تھا کہ علیؓ کے ساتھ بعض سے روایت کرتے ہی کہ یہ مروی غلط کی بنی، عاقلہ کے مر پر یہ مر پر ہوا

اسے آنکھ آسوں سے رو اور بلنداً و از سے اور زبردست سخت امام پر دے سے مت تھک و دین کا بچاؤ و زوال کی مصیبتوں کا محض تھا۔ اور مصیبت زدوں اور غمگینوں کی فکر، بوجہ ہو چکے والے تھا۔

تحقیقات و تعلیقات

۳۔ ترمذی شریف اور سنن ابن ماجہ کی روایت میں یہ ہے کہ ابو بکر و عمر و پیغمبروں اور انہوں کے ملا و اہلِ قریہ و حبیروں پہلوں اور بچھوں کے سردار میں صاحبِ فتح المبارکی فرماتے ہیں کہ شخص کو حکومت کے ساتھ اہلِ قریہ و حبیروں کے دنیا کے حال کے اعتبار سے تہ و نہ پڑا روایت تو عجیب ہے کہ بہشت میں کوئی بھی اور جہنم ہوگا جس میں کوئی نہ ہوگا۔ وہ اس میں اپنے سے ہیں اور پہلوں سے مراد ان کی امت کے لوگ مراد ہیں اس سے ان دونوں کو کہ انہیں اصحابِ کرام اور مسکنِ اہلِ قریہ و حبیروں اور انہوں کے بوجہ جس میں حضرت خضر کوئی کہا گیا ہے ثابت ہے اور بچھوں سے الیہ و علیہ و اس امت کے شہداء ہیں اسی میں انہوں اور رسول کے اس میں سے حضرت علیؓ اور حضرت خضر اس قول کے بہت سے ہمیں انہیں نے کہا گیا ہے خارجی ہیں۔

تخریج احادیث

۱۔ تاریخ الخلفاء ۱۳۵

متمن

فل لاهل الضراء والبؤس موتوا اذ سفنا السنون كذا شعوب

رواہ النحاكم باسناد صحیح اصعب عمر يوم الاربعاء لاربع بقى من ذى الحجة ودفن
 يوم الاحد مستهمل المعمر وله ثلاث وستون سنة وقليل احدى وستون سنة وقليل ست وستون
 سنة ورحله الواقدي وصلى عليه صوب في المسجد وفي حديث الترمذي: كان نقل عن

عمر: "كفني بالسوت واعطاء" عن طارق بن شهاب قال قال ام ايمن يوم قتل عمرو البؤس وهي الاسلام رواه الطبراني عن عبد الرحمن بن يسار قال شهدت موت عمر بن الخطاب فانكسفت الشمس رواه الطبراني ورجاله ثقات عن مالك بن انس بن مالك قال بنى عمر روضة في المسجد تسمى فيطححاء وقال من كان يريد ان يلفظ او يستد شعر او يرفع صوته فليخرج الى هذه الروضة رواه مالك في الموطا

17

[illegible]

وَأَقْرَبُ

تاکہ مسجد کی تشیم و تہریر ہو سکے کی غماز اور ذکر الہی کے لیے بنائی گئی ہے اور ادا اور شریف کی حدیث ہے کہ: **مَنْ لَمْ يَخُذْ مِنْ مَسْجِدِهِ شَعْرًا مِنْهُ** اور خرید و فروخت سے بھی منع کیا ہے مگر جب شعر کے مضمون سے بد حال کی حالت اور بدعت کا ذاتی شوق زیادہ ہو تو بعضوں نے ان اشعار کا پڑھنا بھگت کر لیا ہے اور ابو جریج کی حدیث ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا: **اِنَّ مَسْجِدِي شِعْرٌ** یعنی مسجد میں شعر پڑھنے سے منع کیا تو عثمانؓ نے ان کے جواب میں کہا: **اِنَّ مَسْجِدِي شِعْرٌ** میں بھی شعر پڑھتا ہوں اور حضرت (عصو اور مہدیؑ) بہتر تھے، عوام میں یہی ہے کہ شعر ادا کرے بعضوں کے بھی دوسرے تو بھی نہ پڑھنا دینی اور بہتر ہے۔

تحریر: احسان امین

۱۳۶۰ تاریخ الخلفاء

۱۵۳۰ سن النبوی

مقن

عن عمر بن الخطاب قال استاذت نبي ﷺ في العصرة فاذا ن لي وقال اشركا
بما احس في دعائك ولا تسبنا فقال كنمة ما يسوي ان لي بها الدنيا رواه ابو داود والترمذي
والنهي روابته عبد قوله "ولا تسبنا" عن عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال قال
رسول الله ﷺ ان الله جعل الحق على لسان عيسى وقله رواه الترمذي عن حنبل بن حنادة
اسي حنادة ابي ذر العناري قال ان الله وضع الحق على لسان عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال
امير المؤمنين ابي انيس بن مالك رضي الله عنه قال ما كنا بعد ان المسكينة نطعن
على لسان عمر رواه البيهقي في دلائل النبوة عن ابي العباس عبد الله بن عباس بن عبد المطلب
رضي الله عنه عليهما علي نبي ﷺ قال اللهم اعز الاسلام بابي جليل ابن هشام ابو عمر بن
الخطاب قال

ترجمہ

ترجمہ: ارادہ اور اثر ایف میں حضرت عمر بن الخطاب فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے مروئے لیے اب ذرت
لی آپ نے اب ذرت دیکر فرمایا اب میرے بھائی بھکوا اپنی دعا میں شریک کر اور میں نہ بھون پھر آئیے اب کہہ فرمایا کہ مجھے
وہ نہ دے پھر سے زیادہ خوش آئی۔ ترمذی کی روایت قولہ لا تسبنا کہ ہے۔ (۱) ترمذی میں ابن حرث سے روایت ہے کہ آنحضرت
ﷺ نے فرمایا بھئی سعد بن ابی وقاص نے حضرت عمر کی زبان اور اہل پاقل جاری فرمایا ہے۔ (۲) ترمذی میں جناب من بن جاز سے
اور ابو ذر غفاری سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا وكتب الله تعالى في عمر بن الخطاب ما لم يأت به من بعد
اس کے ساتھ کہتے ہیں۔ (۳) ابن کثیر نے اہل اسود میں حضرت علیؓ کو بعد سے روایت کی ہے کہ وہ اس بات کو وہ
کہتے تھے (۴) کہ نبی ﷺ نے ان پر کیا ہے۔ (۵) احمد اور ترمذی میں عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ
نے فرمایا نہ وہ ان میں سے کسی کو خطاب کی وجہ سے اعزاز کو نہ بہ کرے (اس میں اہل کے بعد)

تقریبات و تعلیقات

(۱) یعنی حضرت عمر کی زبان مبارک سے اس قسم نے حرث جتنے جتنے میں سے کسی کو اختیار ان مراقبہ و تسبیح ہوتی تھی

اور یہ ایک امر بھی تھا جو حضرت عمرؓ کا تھا۔ انھوں نے فرمایا ہے کہ میں نے سرورِ فرشتہ سے مطالبہ کیا ہے کہ ایک فرشتہ خدا کی طرف سے اس لیے مقرر ہوا ہے کہ وہ حضرت عمرؓ کو نیک راہ سکھاتا رہے اور ہر وقت نیک بات اور نیک کام کا اہتمام کرتا رہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ کے اس قول کے معنی کہ میں نے بھی حضرت عمرؓ کو سکھایا ہے، حال میں کہ ہر وقت ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان فرشتہ رہتا ہے جو انہیں سیدھے راستے کا ٹھکانہ ہے۔ تاکہ وہ اس قول بھی ان کا وسیلہ رہیں۔

تحریک احادیث

۲ جامع الترمذی ۲۰۵/۲

۳ مشکوٰۃ المصابیح ۵۵۷/۲۰

۵ کنز العمال ۲۲۰/۱۲

متن

فصاح عمرؓ بعد اعلیٰ النبی ﷺ لما سلم ثم صلی فی المسجد ظاہر ارواہ احمد و الترمذی کلاهما باسناد صحیح عن جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ قال عمر لا ینبئ بکرم یا خیر الناس بعد رسول اللہ ﷺ فقال ابو بکر اما انک ان قلت ذلک فلقد سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ما طلعت الشمس علی رجل خیر من عمر رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب عن عقبہ بن عامر قال قال النبی ﷺ لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب عن بريد بن الحصب الاسدی رضی اللہ عنہ قال خرج رسول اللہ ﷺ علی بعض مغازیہ فنعما انصرف جاء ت جارية سوداء فقالت یا رسول اللہ انی کنت نذرت ان ذک اللہ

ترجمہ

حضرت عمرؓ نے صبح کی اور اول روز حضرت ﷺ کے پاس آکر سلام لے آئے پھر آنحضرت ﷺ نے مسجد میں حکم دیا نماز پڑھیں۔ یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ (۲) ترمذی میں جو بڑے راوی ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ کو کہا اسے بہترین قوموں کے رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے کہا خیر وار ہو اسے عمرؓ نے مجھے یہ کلمہ کہتا ہے تو میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ حضرت عمرؓ نے جو کس شخص پر سوچ نہیں چکا یہ حدیث غریب ہے۔ (۳) ترمذی میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر بالفرض میرے جیسے کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ بن الخطابؓ ہوتا۔ یہ

نہی میں بڑی رانسی نے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی جہاز میں تخریف لے گئے۔ موزب ابان ہے پائے کر
آئے واپس آیا جو کہ (اسی طرح) اس کا رُک تھا (۱۱) لے آپ کے پاس آکر کہا کہ رسول اللہ میں سے نہ رہا۔ فی حق (۱۲)
خدا کے تعالٰیٰ آپ کو نایاب کر کے بھیجے گا تو میں

توثیقات و تعقیقات

۱۔ حضرت عمرؓ اسلام آنے سے پہلے کوئی شخص تھکر کھانا رکھیں یا جو کھانا اور ضرور از روئے حق کھائے بھی اس زمانہ
میں قریش کی سخت نیند نہ رہی تھی۔ آپ کے لیے رات میں جو سفاکی جو میں واقع تھی وہ شدید تھی۔ (۳) حضرت ابو بکر
و دیگر بزرگواروں نے رسول اللہ ﷺ سے پرسنا تو یہ حضرت عمرؓ کی یا اس خلافت پر محمول ہے کہ ان ایام میں حضرت عمرؓ سے
کوئی قرابت و رفاقت نہ تھی، اکیس آپ ہی تھے یہ حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ مشہور ہے۔ یعنی ابو بکر صدیقؓ کے بعد علیؓ تھے
اور جو میں بڑی آپ ہی کو حاصل ہے۔ ابابعد ملت یا طریق سیاست پر محمول ہے۔ یعنی جیسے انصاف سے حضرت عمرؓ نے
دین کو جو آپ اور مجھے ملت کے نظام آپ نے لے کے دیئے تھے۔

تخریج احادیث

۱۔ مشکوٰۃ المصابیح ۱/۲۵۵

۲۔ جامع الترمذی ۶۰۹/۲

مثنیٰ

صالحا ان تضرب بین ینیک بالداف وانعی فقال لہ رسول اللہ ﷺ ان کنت
سدرت فاضری والا فلا فجعلت تضرب لدخل ابو بکر وہی تضرب ثم دخل علی وہی
تضرب ثم دخل عثمان وہی تضرب ثم دخل عمر فالتق الدف تحت استہا ثم بعدت علیہ
فضل رسول اللہ ﷺ ان الشیطان لیحاف منک یا عمر! انی کنت جالسا وہی تضرب لدخل
ابو بکر وہی تضرب ثم دخل علی وہی تضرب ثم دخل عثمان وہی تضرب فلما دخلت انت
یا عمر التقت الدف رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح عربی عن عائشة زوج
النبی ﷺ قالت کان رسول اللہ ﷺ جالسا فسمعنا لفظا وصوت صبیان فقام رسول اللہ
ﷺ فاذا حشیة نرفن والنصبان حولہا فقال یا عائشة تعالی فانظری فحنت فوصعت لعی
علی منک رسول اللہ ﷺ

ترجمہ

آپ کے سامنے دف بجائ گئی اور گاؤ کی آنحضرت ﷺ نے لہجہ اُمرؤ نے ڈرائی ہے تو دف بجو رہا تھا کہ اس لڑائی نے دف بجان شروع کیا حضرت ابو بکرؓ آئے اور وہ دف ہی بجاری تھی پھر حضرت علیؓ کو مرادہ جہاں سے آئے اور وہ دف بجائے گئی۔ پھر عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے وہ اسی طرح بجائی رہی مگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو اس کی دواڑ کی اپنے اپنے دف ڈال کر بیٹھ گئے پھر آنحضرت ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم سے شیطان اُتر رہا ہے کیونکہ میں نے یہاں اور وہ دف بجائے گئی ابو بکر آئے اور وہ بجائے گئی عثمان آئے اور وہ بجائے گئی جب اے عمر تم آئے تو اس نے دف ڈال دیا۔ یہ حدیث مسند صحیح غریب ہے۔ (۲) ترمذی میں عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف آ رہے تھے جو سر نے ایک شور مچا رہا تھا اور اس نے آنحضرت ﷺ پر سن کر کمرے ہو گئے۔ انہیں ایک حبشیہ عورت اچھل اور کورہی تھی اور بچے اس کے زور کر رہے تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! تم اس شادی کو میں آئی اور اپنے کلمے آنحضرت ﷺ کے موندھے پر رکھ کر

تحقیقات و تعلیقات

لغات میں ہے کہ حدیث مذکور دف بجانے کی اہمیت پر واضح ہے اور عورتوں کا رنگ سننا اس سے صحیح معلوم ہوتا ہے جبکہ قذح کا خوف نہ ہو اور وہ گناہ بیعت اور زنا کی طرف مائل نہ ہو۔ عمر حدیث میں سب سے بڑا اشکال یہ ہے کہ یہ حدیث حضرت عائشہ سے اسے گانے دیا پھر ابو بکر علیؓ و عثمان نے بھی گانے سے استماع نہ کیا پھر حضرت عمرؓ کے آنے کے بعد آپ ﷺ نے اسے شیطان کا کام فرمایا بعض محدثین نے اس کا جواب یہ بھی دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا جب وہ مسجد و مساجد میں لڑائی ایک بڑی اہمیت اور اور فرحت کا موجب تھا اس لیے آپ نے اسے دفاتے ٹھہر کا حکم دیا اس لحاظ سے وہ نفس بھلا خدا رعب نہ ہوا اور کراہت سے لکھ آیا مگر وہ دفاتے ٹھہر تو اُمرؤ اسے بجانے سے حاصل ہو جاتی ہے اور اس نے اس سے زیادہ دیا تو گویا کراہت کی مرتکب ہوئی اور حضرت عمرؓ کے آنے کے بعد آپ نے اسے منع تو نہ کیا کہ وہ جب بیعت و بیعتی ٹھہرائی سے یا فرما کہ بیعت کراہت ہو جائے۔

تخریج احادیث

(۱) جامع الترمذی: ۲۱۰/۲ مشکوٰۃ المصابیح: ۵۵۹/۲

محقق

فجعلت انظر اليها ما بين المنكب فقال لي اما سبعت اما سبعت؟ قالت فجعلت اقول

لا، لا نظر منزلي عنده اذ طلع عمر قالت فارفض الناس عنها قالت فقال رسول الله ﷺ اني لا

نظر الى صاحب الاس والجن قد فر وامن عمر قالت فر جمعت رواه الزمذني وقال هذا حديث
حسن صحيح عريب عن انس بن مالك وعبد الله بن عمر رضي الله عنهما ان عمر قال
وافقت ربي في ثلث قلت يا رسول الله لو اتخذنا من مقام ابراهيم مصلی فنزلت : "واتخذوا من
مقام ابراهيم مصلی" وقلت يا رسول الله يدخل على نساءك البر والفاجر فلو امرت ان
بعجنجن فنزلت اية الحجاب واجتمع نساء النبی ﷺ في العبرة فقلت. عسى ربه ان يطلعكم
ان يبدله ازواجاً خيراً ممن كنتم كذلك رواه البخاري ومسلم

ترجمہ

آپ کے گھر سے دوسرے کے درمیان میں سے ان چھ عورت کے تھے کہ انہیں شی (قمرانی درجہ) آپ سے
مجھے لڑایا کرتے تھے۔ میں نے کہا شروع کیا نہیں (اور اس سے میری خوشی یہ تھی) کہ میں اپنا مرتبہ محبت آپ
کے پاس دیکھوں کہ کس قدر ہے یا ایک حضرت عمرؓ اور ہوتے سو ایک ان کے رائے رفیقہ ہو گئے ہیں آنحضرت ﷺ
نے فرمایا کہ میں جی اور انہی شیطانوں کا مرتبہ یہ بتا دیتا ہوں۔ عائشہ فرماتی ہیں میں وہاں سے پھر آئی۔ یہ حدیث میں بھی
غریب ہے (۲) بخاری مطہر میں انس بن مالک اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا میں نے اپنے رب کی
مواظقت تین چیز میں کی ہے (۱) میں نے کہا کہ رسول خدا ﷺ کا مقام براہیم کو ہم نے ان کی جگہ ٹھہراتے تو پھر ہوتے سوائے دلت یہ
آیت اتری کہ مقام براہیم کو ان کی جگہ ٹھہراؤ۔ میں نے کہا کہ رسول خدا ﷺ کی بیویوں کے پاس ایسے اور بڑے لوگ آتے
ہیں (۲) وہ یہ آپ کی شان کے خلاف معصوم ہوتا ہے (۳) اور آپ کی بیویوں کو پردہ کا حکم کر دیا اور انہوں نے ہاتھ نہیں تو ہاتھ
سے پردہ کی آیت اتری (۳) آنحضرت کی بی بیائیں کہہ لیا کرت تھیں (۴) میں نے آنحضرت کا حضرت زینبؓ کے پاس شہد پینے
میں (۵) شہد پینے میں جو میں نے کہا (۱) آپ کی بیویوں (۲) تمہیں آنحضرت ﷺ کے پاس میں تو امید ہے کہ ان وہاں انہی بیویوں
ہوں ایک ایک جگہ سے کہہ میں سو یہ آیت عیدہ نازل ہوئی اور ایک

تحقیقات و تحقیقات

ان حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ مرد و عورتوں کے صلوٰۃ میں ہونا اگرچہ وہ ہر ایک میں زیادہ رسول خدا ﷺ کے لئے
سے دیکھا ہے مگر انہما پر شہد پینے کا حکم ہوتا ہے اور زینبؓ اور عاتراتؓ جو شہد پینے کے بعد ان کے ساتھ تھیں جو کہ ان کو
ان کی حرمت طہرہ ہے تو ان کے لئے کہ شہد پینے کے حضور انہما کو بھیج دیا اور ان کی نیت ہی کے اور حضرت عمرؓ کو کہہ کر کہ ان کے لئے یہ کیسی
دلت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ آپ ﷺ کے لئے ہر ایک اور حالت اور ہر ایک حالت میں

اور قہر کی بات ہے کہ جس قدر چور لوگ بتا کر تو ال سے ڈرتے ہیں اتنا بادشاہ سے خوف نہیں کرتے اور یہ کیفیت حضرت عمرؓ کو حضور اکرم ﷺ کے فضل سے حاصل ہوئی۔ مقام ابراہیم بیت اللہ سے شمس تھا رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ تک اپنے پہلے مقام پر رہا حضرت مڑنے دیکھا کہ اس سے طواف کرنے والوں اور نماز پڑھنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے تو آپ نے اسے پیچھے ہٹا دیا۔

تخریج احادیث

(۲) جامع الترمذی: ۲۱۰/۲

(۳) صحیح البخاری: ۵۴۱/۲، فتح الباری: ۱۶۹/۸ (اعلیٰ)

مثنیٰ

وفی رواية لابن عمر قال قال عمر وافقت ربي في ثلث: في مقام ابراهيم وفي الحجاب وفي اسارى بلور رواه الشبخان عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه قال فضل الناس عمر بن الخطاب باربع يذكر الا سارى يومئذ و امر بقتلهم فانزل الله تعالى: "و لو لا كتاب من الله سبق لمسكم فيما اخذتم عذاب عظيم" و يذكر الحجاب امر نساء النبي ﷺ ان يحتجبن لفيالته له زينب وانك علينا يا ابن الخطاب والوحي ينزل في بيوتنا فانزل الله تعالى: "واذا منسلتموهن متاعا فاستلوهن من وراء حجاب" و بدعوة النبي ﷺ اللهم ابدل اسلام بعمر و برأيه في ابى بكر كان اول الناس بايعه رواه احمد عن ابى سعيد بن الخدري رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ذاك الرجل ارفع اعني درجة في

ترجمہ

روایت میں ابن عمر کے یوں آیا ہے کہ عمر کہتے ہیں میں نے اپنے رب سے تین چیز میں موافقت کی (۱) مقام ابراہیم میں (۲) پردوں میں (۳) بدر کے قیدیوں میں (۱) امام احمد ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب چار چیزوں کی وجہ سے لوگوں پر فضیلت دیکھے گئے (۱) بدر کے دن (۲) قیدیوں کے ذکر کرنے کے سبب کہ حضرت عمرؓ نے انہیں قتل کر دیا حکم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ امت نازل کی اگر وہ حکم جو لوح محفوظ میں سمجھتے تھے یہاں سے یہ نہ ہوتا (یعنی مجتہد کا معذب نہ ہونا) اہل بدر کا منظور ہونا) تو قد یہ نے کر چھوڑ دینے میں تمہیں برا خطاب لگتا۔ (۲) پردوں کے ذکر کرنے کے سبب سے آپ نے ازواج نبی ﷺ کو پردہ کر دیا تو حضرت زینبؓ نے آپ سے کہا کہ اسے خطاب کے لیے کیا تم پر حکم کرتے ہو حالانکہ

ہو سکے۔ ان میں وہی اترتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اجاڑی کہ جب تم آؤ حضرت کی بیویوں سے تجھ کو اور تجھ کو اس کے پیچھے سے لے کر (۳) آنحضرت ﷺ نے ان کے حق میں دعا کی کہ اب وہ اسام کو عمر کے مسلمان ہونے کی وجہ سے قوی کر دیا۔ حضرت ابو عمرؓ نے رحمت کے وقت اپنی واسے کے جب سے کہ سب سے پہلے آپ ہی نے ان سے رحمت کی (۴) ان کے بعد ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ شخص میری امت میں مرتب کی رو سے جنت میں

تحقیق سے و تعلیقات

۱۔ ہر کس دن جو کھڑے ہو کر پڑھ لے کر تو اس میں ضرور اجتہاد کی شرطی ہوئی ہے۔ کچھ فرقہ پرست یا ثی تھا کہ اگر ان سے مل میں سے تو اس کو بہت بڑی قوت مل جائیگی اور شیعہ میں کے بعد وہ خود بخود ایمان سے آگے چلا نچرے جب رسول اکرم ﷺ نے بھی یہ سے منظور کیا تو ان کو بعد میں سے جس واسے کا بڑی اور حضرت عمرؓ نے اپنی واسے میں نماز فرمائی کہ یہ لوگ کفر سے بردار ہیں ان کے قریبی قرابہ پر پڑے عمر رسول خدا ﷺ نے حضرت امین کی طرف زیدہ بن علیؓ کے بعد اس حدیث کو کہہ کر قول الیقین کیا اور ان کی جگہ پر تفصیل ریاض الصالحین میں موجود ہے۔

تحریر احادیث

۱۔ صحیح مسلم ۶/۱۲۶

۳۔ مشکوٰۃ المصابیح ۵۵۹/۴

محقق

الجنة قال ابو سعيد والله ما كنا نرى ذلك الا رجل الا عمر بن الخطاب حتى مضى

لسبيله رواه ابو عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجة القزويني عن اسلم قال سألني ابن عمر بعض

شانه بعني عمر فاجبرته فقال ما رايته احدا قط بعد رسول الله ﷺ من حين فصر كان

أجذر احو د حتى انتهى من عمر رواه البخاري عن السنود بن محرومة قال لما طعن عمر جعل

يألم فقال له ابن عباس وكان يجزعه يا امير المؤمنين ولئن كان ذلك لقد صحبت رسول الله

ﷺ فاحسنت صحبتي ثم فارقت وهو عنك راض ثم صحبت ابا بكر فاحسنت صحبتي ثم

فارقت وهو عنك راض ثم صحبت المسلمين فاحسنت صحبتهم ولئن فارقتهم لنفارتهم

وهم عنك راضون قال اما ما ذكرت من صحبت رسول الله ﷺ وروضاء

ترجمہ

جنت میں بلند مرتبہ ہے یوسع کہتے ہیں، خدا اہم تو نئے تھے کہ وہ کون نکلیں ہے مگر مر بن الخطاب رضی اللہ عنہما
 تو مئی کہ آپ نے وفات پائی (۱) بخاری میں اسلم سے روایت ہے کہ مجھ سے ابن عمر نے حضرت عمرؓ کے بعض حال سے پوچھا
 سو میں نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد جس وقت سے آپ قبض ہوئے میں نے ہر ذی کعبہ
 ایک کہ وہ بہت خوش کرنے والا اور نیک تر حضرت مر سے ہو یہاں تک کہ فرما کر پہنچے۔ (۲) بخاری مسود بن مخرمہ سے
 روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عذابی ہوئے تو آپ وہاں مقیم رہے (۳) ابن عباس نے آپ سے کہا وہ آپ
 کی جڑ و فروع اور کرتے تھے اس امر المومنین یہ جڑ و فروع نہ کر لی پوچھنے پر ثبیا آپ نے حضرت زید سے حضرت ابراہیم کی اور وہ
 آپ سے رضائے جان میں جدا ہونے پر آپ نے حضرت ابو بکرؓ کی محبت برتی اور بہت اچھی طرح سے رتی پھر وہ آپ
 سے رخصت ہو کر حدادہ سے (پھر اپنی خدمت کے لئے) آپ سے سسناؤں سے صحت رکھی اور کبھی کبھی
 کے ساتھ آپ آئے جدا ہوئے تو اس حال میں جدا ہو گئے کہ وہ آپ سے راضی ہو گئے۔ حج حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم
 سے اور رسول اللہ کی محبت اور رضا کا ذکر کریں

تحقیقات و تحقیقات

حجۃ الہم کا ارشاد اس کی تکلیف کا اظہار کرتے تھے یعنی ان کے لئے سے آداب و کلمہ رضی اللہ عنہما (۴) یعنی یہ کلمہ اس بات پر
 دلالت کرتا ہے کہ اہل حق سے راضی ہے اور اہل حق سے راضی ہو جس ان قبول کے ساتھ تم کو بشارت دی گئی ہے یا اٹھا انفس
 بالمطہ ارضی الی ربک والہیہ مضرعہ لعلی فی مبدی و اعلیٰ خلقی اور موت، لیکن کے یہ تھو ہے کیونکہ ان وجہ سے مقام اعلیٰ
 میں داخل ہوتا ہے اور اللہ رب عالمین حاصل کرتا ہے۔

تخریج احادیث

۱۲ مشکوٰۃ المصابیح ۵۵۱/۲

۱۱ صحیح البخاری ۵۲/۱

مسن

فانما ذلک من من اللہ من بہ علی واداما ذکر من صحبہ ابی بکر ورضاء فانما
 ذلک من من اللہ جل ذکوة من بہ عنی واداما نوری سی من حز عی فہو من اجلک ومن اجل
 صحابک واللہ لو ان لی ظلال الارض ذہبا لا فتبت بہ من عذاب اللہ قل ان اراد رواہ

البحری فی صحیحہ باسناد عن سلیمان الاعمش قال حدثنی شقیق قال سمعت حدیثہ قال
کما جلسوا عند عمر رضی اللہ عنہما یحفظ قول رسول اللہ ﷺ فی القنۃ قلت انا
احفظ کما قالہ قال ہاں انک علیہ لبحری قلت سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ففۃ المرجل فی
اہلہ وما لہ وولادہ وجارہ تکفروہ الصلوۃ والصوۃ والصدقۃ والامور والنہی عن المنکر قال عمر
لیس ہذا لربید ونکس القنۃ النی تسوۃ کما یسوۃ البحر قال لیس عنیک منها

ترجمہ

تو یہ انکی طرف سے نکت ہے کہ اس نے اس کے ساتھ جو پرمانہ فرمایا اور انکی صحبت اور ان کی رضا مندی
پر فرماتے ہو وہ انکی نڈائی بہت ہے ایک اس نے ان سے جو کچھ چاہا اور جو بے مہری میری دیکھتی تو اس نے انکی اور مجھ سے
بے اعتدال قرار دے اور تمہارے دونوں کے سبب سے بد خدا کی قسم اگر میرے پاس بحری زمین کی مقدار سونا ہوتا تو میں
خداپ الہی کے مٹیل ہلا دیتا اس سے پہلے کہ وہ اب انکی کارنامہ (۲) بخاری میں سنہ ان الحش کہتے ہیں کہ مجھے شقیق نے
مدینہ میں انکی دیکھتے ہیں کہ میں نے مدینہ سے نکال کر حضرت عمر کے پاس بیٹھے تھے آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کا
فرمان قنۃ کے باب میں تم میں سے کونسا اور مجھ سے (مدینہ آتے تھے ہیں) میں سے کہ جیسا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو دینا مجھے
دیا ہے میرے فرمایا ہیں کہ یہاں شہر و ایت مدینہ میں ہے کہ جو کچھ حضرت نے فرمایا ہے میں نے کہا رسول اللہ ﷺ
سے سنا ہے تھے انکی آواز میں اور کس کے دل و خیال اس کے مال و امان کے پاس میں ہے اسے اور دو صدقہ و
مرہ صراف و انکی محنت اور کرتے ہیں (حضرت فرمایا جواب میں کہ ہاں) قنۃ سے چار ماہیں میری رائی میری رائی میری رائی
دو قنۃ ہے جو رہے صوۃ کے ساتھ نیز (۲) (مدینہ نے کہا)۔ اسے ایسے المؤمنین آپ کو اس سے کچھ غم نہ رہا ہے۔

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ اتیاناب میں ہے کہ جب حضرت عمرؓ کو انکی ہوائے تو ان کا سر ان کے پیٹ کی گود میں تھا اس وقت میں فرماتے تھے

صلوۃ النفسی عیرمی مسہ اصفی الصلوۃ کلہا و اصوم

ترجمہ

میں نے اپنی جان پر فخر کرتے ہیں ۱۔ اتیاناب کہ مسلمان ہوں اور نماز میں پڑھتا ہوں اور روزہ رکھتا ہوں۔
۲۔ یہ کچھ حضرت عمرؓ نے صحابہؓ کی ہوائے تو ان کے سامنے نہایت مدینہ کا بھولی کیا اور کیا کہ جس طرح رسول خداؐ نے فرمایا
ہوئے اسی طرح مجھے یہ بدہ حضرت عمرؓ کی یہ بات نہ تو اسے معلوم ہوئی وہ تو یاقوت اللہ ہے تو اسے اس چیز پر حرات کی جیسے

میں اور میرے سارے یار نہیں پہنچتے اور تو کہہ رہے کہ مجھے دوسرے شہید یاد ہے۔ تو کہہ آئے حضرت مولانا رحمہ اللہ نے کیا فرمایا تھا اور ہوا کرتا ہے کہ یہ کہنا جذبہ کے حفظ و تحفظ کی تائید و تحسین دہی میں جانا توں کہ تو حضرت جنتی رحمہ اللہ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کون تھا اس حدیث سے مجھے زائغ علم ہو گا اس کی پوری کیفیت بیان کرو۔

تحریک احادیث

۱۴ صحیح البخاری ۵۲۰/۱ مشکوٰۃ سورۃ ۵۵۹/۲

مترجم

نام با امیر المؤمنین "ابن بیک و بیہا بابا مغلقا قال ایکسروا بفتح" قال یکسر قال اذا لا یعلق اذ قالوا اکون عمر یعنی الباب قال نعم کما ان ذوال الغد اللہ انی حدثتہ بحديث لبس ما لا یحیط فیہا ان نسل حذیفۃ فامرنا مسروقاً فقال الباب عمر رواہ البخاری عن ابی العالیۃ عن ابن عباس قال شہد عندی رجال مرضیون و ارضاءہ عندی عمر بن الخطاب ان النبی ﷺ یھی عن الصلوۃ بعد الصبح حتی یشرق الشمس و بعد العصر حتی تغرب رواہ البخاری عن انس بن مالک ان رسول اللہ ﷺ خرج حین زادت الشمس فصلی انظر فلما سلم فاد علی اسیر فذكر المساحة و ذکر ان بین یدیهما امور اعطاهما ثم قال من احب ان یسأل عن شی فی السال عنه فواللہ لا تسالونی عن شیء الا انخبرکم بہ ما دمت تریہ

کیونکہ اس کی برائی آپ کو نہ پہونچے گی آپ کے اور اس خاتم کے درمیان ایک بندہ دروازہ ہے (جو در حقیقت دروازہ حضرت عمرؓ ہے) حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ وہ دروازہ تو زاجا گیا تھا (جائیکہ حذیفہؓ نے) کہا تو زاجا گیا (جو کبھی نہ ملتا) نہ ملتا (حضرت عمرؓ نے) کہا جب وہ تو زاجا جا گیا تو پھر اس کا کبھی بندہ نہ لائی نہیں (شخص کہتے ہیں) ہم نے حذیفہؓ سے کہا کیا ہم اس دروازہ کو جانتے تھے کہہ انہیں تو اس کا ایسا علم تھا کہ پیہر اکل سے پہلے رات کا میں نے ان سے اس کی حدیث بیان کی جس میں غلطی بالکل نہیں (حقیق) کہتے ہیں ہر حدیث سے خوف نہ ہو کہ اس دروازہ کو نہ پوچھ سکے امر نے مسروقؓ و حکمرانیؓ اس نے حذیفہؓ سے پوچھا تو انہوں نے کہا دروازہ سے مراد حضرت عمرؓ ہیں (۱) بخاری میں ابو حالیہ سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا میرے پاس کئی پند یہ آدھیوں نے جن کے دین و صدق میں کسی طرح کا شک نہیں اور جن میں سب سے زائد

تحریر: امیر

صباح بخیر ۱۰/۳/۱۴۳۸

میں

رسول اللہ ﷺ فرمایا: من اعلم ما كان لشيء ان يكون له امرى حتى يتصل في الارض شيء فلو لم يكمروا معا نعمته جلا لا طيبا فلفني المي ﷺ عمر قال كاد ان يصناني خلافتك بلاء رواه الحاكم في المستدرک رک رفع هذا حديث صحيح الا سناد وفيه بحر حواه عن عبد الله بن عباس رضي الله عنه قال لما نزلت هذه الآية والذين يكفرون الذهب والفضة قال كبر ذلك على المسلمين فقال عمر ان الفرج عنكم فانطلق فقال يا بني الله انه كبر على اصحابك هذه الآية فقال رسول الله ﷺ ان الله لم يفرح ان يكون له امرى حتى يتصل في الارض الا امر الكوم والنما فرض الموارث وذكر كلمة لتكون لمن بعدكم فقال فكبر عمر له قال له الا اخبرك بحر ما يكبر المرأة المصاحفة اذا نظرت اليها سرتة واد امرها طاعته واد اعان

علي

ترجمہ

ما تعلق الله قولك يا ليت امرتي ما كان لشيء ان يكون له امرى حتى يتصل في الارض شيء فلو لم يكمروا معا نعمته جلا لا طيبا انك بعدني بكذا وكذا عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال كاد ان يصناني خلافتك بلاء رواه الحاكم في المستدرک رک رفع هذا حديث صحيح الا سناد وفيه بحر حواه عن عبد الله بن عباس رضي الله عنه قال لما نزلت هذه الآية والذين يكفرون الذهب والفضة قال كبر ذلك على المسلمين فقال عمر ان الفرج عنكم فانطلق فقال يا بني الله انه كبر على اصحابك هذه الآية فقال رسول الله ﷺ ان الله لم يفرح ان يكون له امرى حتى يتصل في الارض الا امر الكوم والنما فرض الموارث وذكر كلمة لتكون لمن بعدكم فقال فكبر عمر له قال له الا اخبرك بحر ما يكبر المرأة المصاحفة اذا نظرت اليها سرتة واد امرها طاعته واد اعان

پہا (۳) شعب الایمان میں عربین الخطاب سے روایت ہے

تثقیلات و تعلیقات

۳۔ یعنی میں اگر یہ پائی پیوں اور لذت حاصل کروں اور آرام و چین سے زندگی گزار دوں تو مجھے خوف ہے کہ شاید یہی ثواب ہمارے علموں کا ہو جائے جو دنیا میں دیا گیا اور تمام بدل ہو گیا ہو جیسا کہ کفار کو ان کی نیکیوں کا بدلہ دنیا ہی میں دیا جاتا ہے اور آخرت میں ہر قسم کے حصہ سے محروم ہو کر محروم کیا جاتا ہے قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے: ”من کان یبغضکم فبغضکم اللہ جملة عجلت لہ فیہا ما نشاء“ یہ آیت کفار کے حق میں اتنی ہے لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہے یہ مخصوص (۲) سب کا ای واسطہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے تو کبھی مجبوران سے بھی اچھی طرح اپنا بیعت نہ لیا یعنی میرا کوئی بھی نہ تھا یہ حضرتؓ کے بعض احوال میں بیان کیا گیا ہے کہ آپؐ سات سات آٹھ آٹھ روزہ روزہ فاقہ سے رہتے تھے۔ (۴)

متن

قال وهو على المنبر يا ايها الناس اتواضعوا فاني سمعت رسول الله ﷺ يقول من تواضع لله رفعه الله فهو في نفسه صغير وفي عين الناس عظيم ومن تكبر و ضعه الله فهو في عين الناس صغير وفي نفسه كبير حتى نهوا هون عليهم من كلب و خنزير واه البهقي في شعب الایمان عن ابي بكر قال قال رسول الله ﷺ اللهم اشد الاسلام بعمر بن الخطاب رواه الطبرانی في الاوسط وعنه قال قال رسول الله ﷺ لا تعجلوا لي ابعث فيكم بعث عمر الحديث رواه الديلمي عن سالم بن عبد الله قال ابنا عمر علي ابي موسى فاتي امرأة في بطنها شيطان فسالها عنه فقالت حتى ياتي شيطان فجاء فسالته عنه فقالا تركته موزر اهلكسا يسهم ابل الصدقة وذلك رجل لا يراه شيطان الاخر بمنخر به الملك بين عينه وروح القدس بلسانه رواه ابن عساکر عن ابي هريرة

ترجمہ

کیا آپؐ منبر پر چڑھے ہوئے فرماتے تھے اے لوگو! فروتنی کرو کیونکہ میں نے پیغمبر خدا ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کی رضا مندی کے لیے لوگوں کے ساتھ فروتنی کرتا ہے اس کا اجر اللہ بلند کرتا ہے جو وہ اپنی نظر میں حقیر ہے مگر لوگوں کی نظروں میں بزرگ و کبیر ہے اور جو کوئی تکبر کرتا ہے اسے خدا تعالیٰ پیست کر دیتا ہے جو وہ دیکھ کر چاہے تو بزرگ قدر

البیہ فضل ابو سعید فقیہ معہ فدھت الی عمر غنہد ت رواہ البخاری ومسلمو علی اسی الفاظہ
انما علی قال لبی عمر بن الخطاب ثوبا جزیدا فقال انحمد لله لندی کسائی ما نواری
ترجمہ

کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کا تہی کے پاس آئے اور اس نے ہاتھ کی تصدیق کرتے یا اپنی بیوی سے پاس
نہیں کی حالت میں آئے (تعارف) اور اس کے پیچھے سے آئے تو وہ اس سے دو کمرہ ہاتھ دے کر کہتے ہیں یا اللہ
اللہ میں ایمان بردے مروی ہے کہ کسی شخص نے اپنی قوت قبہ کی رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی آپ نے اے پیغمبر کا ہر
پیشہ (۱) (۲) (۳) (۴) اور سفین کو کھلا (۵) بخاری مسلم میں ابوعبیدہ خدری سے روایت ہے کہ تبارہ۔ پس ابوعبیدہ اشعری
نے ترک کر کے کہہ رہی تہا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اپنے ایک کمرے کو چھو سوس نے ان کے اور نزدیک کر
(بقصد ذن) میں وہ سلام کیا نہیں اور سے جواب نہ آیا تب میں پھر کر چلا آیا ان کے بعد غریب فرمایا جس میں سے ہاں
آئے سے کسی چیز سے کیا میں سے کہہ میں تو ضرر ادا تھا اور آپ کے دروازہ پر تین دفعہ سلام بھی کیا مگر اس نے مجھے جواب نہ
دیا نہ چارہ پھر کر چلا آیا کیونکہ مجھے دوسرے سے فرمایا تھا کہ جب کوئی تم میں سے تین یا دو ان سے ملے اور پھر تبارہ اور ایک خدمت سے تو
و یکس نہ ہاں سے حضرت عمر نے فرمایا میں حدیث کی صحت پر کواہم کا تکرار ابوعبیدہ کہتے ہیں میں کھڑا ہو گیا اور حضرت عمر نے
پس ہاں کی کوئی حق (۳) اللہ و ان ہوا اور قدی نے یہ مدعا بھی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے یہ کچھ نہیں
رفقہ یا یہ تعریف اس خدا کو ہے جس نے مجھ کو ایسا کچھ ایسا کر دیا کہ میں نے اس سے اپنی ستر چھائی کی۔

تہنیت و تعلیقات

ابوعبیدہ اشعری نے یہ سہ راقصہ ابوعبیدہ خدری سے بیان کیا اور کہا کہ قرآن بھی رسول خدا ﷺ سے یہ حدیث بھی
ہے جس سے ساتھ ہوا اور حضرت عمر نے پاس چل کر اس کی صحت کی چاہی اور اس ابوعبیدہ خدری تعریف سے گئے اور اس میں
حدیثوں کی و شب یہ حدیث اس خدا ﷺ کی ہے اور حضرت عمر کی یہ گواہی طلب کرنا اس سے ہے جس کی حقیقت
و حدیث ہو کہ وہ حدیث نہ دیکھ لیجئے یہ حدیث نہ کریں وہ نہ خبر و حدیث اتفاق مقلوب ہے خصوصاً ابوعبیدہ اشعری جیسے جگہ شہر
نہاں رہا ہے۔ یہ ہے آپ کے نصیر اللہ رضی اللہ عنہ ہے اور شارب نے تین سال اس واسطے مقرر کئے کہ ایک قرطبہ و پرتو
ن کے لیے اور ان کے واسطے تیسرا ان باہم ذہن کے لیے۔

تحریر امیر اہل بیت

۲ منکوة شرح ۳۲۵

۳ منکوة لمصباح ۳۰۰

معین

بہ عورتی و اتجمل بہ فی حیاتی ثم قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول من نسی ثوباً جدیداً فقال الحمد لله الذی کسّانی ما اودی بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی ثم عمد الی الثوب الذی اخلق اوالقی فتصدق بہ کان فی کف اللہ وفی حفظ اللہ وفی منہ اللہ حیاً ومیتاً رواہ احمد و ابن ماجہ و الترمذی و قال هذا حدیث عربی عن مجاہد قال کان عمر یری المرؤۃ فیرل بہ بالنقران، عن علی قال ان فی القرآن لیرایا من رأى عمر رواہ ابن عساکر عن ابن عمر مرفوعاً قال ما قال الناس فی شیء و قال فیہ عمر الاول فیہ القرآن علی نحو ما قال عمر رواہ ابن عساکر عن سالم بن عبد اللہ ان کعب الاحبار قال ویل لعلک الارض من ملک السماء، فقال عمر الا ما حاسب نفسه فقال کعب والذی نفسی یدہ نہا فی التوراة لتایعنها فخر عمر ساحداً رواہ عثمان بن سعید الدارمی

ترجمہ

» راچی ہندی میں مذکور ہے کہ میں نے رسول اللہ سے فرماتے تھے جو شخص یا کپڑا پہن کر کہے سب قریب ان اللہ کے ہے ہے اس نے مجھے ایسا کپڑا پہنا جس سے میں ایسا اٹھا کرتا اور جس سے اپنی نعتیں شریعت اور بنانا کرتا ہوں پھر جو کپڑا پہنا ہے اللہ کے واسطے شجرات کہے تو یہ شخص جیتے اور مرے (یہ وہ قرآن میں) اللہ کی پناہ اور انکی عظمت اور انکی مغفرت کے پردہ میں رہتا ہے۔ اب یہ کہتے ہیں کہ حضرت شریک سے اللہ سے تھے سوائے اللہ کی سبکی۔ اس نے معہ حق قرآن اور اللہ (۲) ان میں سے روایت کرتے ہیں دو کہتے تھے کہ قرآن میں سے اللہ میں سے ایک رائے ہے (۳) ان میں سے کائناتیں عمر سے دفعہ روایت کرتے ہیں کہ میں چیز میں لوگوں کی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کچھ لکھو ہوئی تو عمر کے قول کی معہ حق قرآن اور (۴)

عثمان بن سعید الدارمی ماہم بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ کعب اللہ سے تھا آسمان کے ہوشیاری طرف سے زمین کے والی پہنچا لی ہے۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو اس کے کعب سے روایت سے مستثنیٰ ہے۔ کعب نے کہا میں نے کسی قسم اس کے قطع میں میری ہمت ہے تو اقامت میں یہی جملہ ہے۔ اور آپ نے اس کی موافقت کی جب حضرت عمر

(۱۳) $\frac{1}{2} \sqrt{2} = 0.707$

تَفَقُّهًا فِي الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ

۴۔ ان سے پہلے ناز کا ہے نہ جب کسی مسند میں لوگوں کو گفتگو دینی اور وہ حضرت ثریٰ علی غایت کرتے تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے: "اگر وہ بھی اچھے لوگ ہوں گے مگر ان کے موافق قرآن بھی تو پڑھنا چاہیے کہ ان کا کہنا ہے اور جہت ہم نے اپنی نبیاء اولیاء اور تفصیل کے ساتھ بیان کر رہی ہے۔" وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے والد اور بھائی و خالہ کی روشنی میں ہے۔ یہی جو قحطی کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی کہ ان میں وحی کا نزول نہ ہوا۔ حضرت عمرؓ کے مشورے سے فیصلہ نہ کرنا غریب ہو کہ آپ کسی خواہش میں لڑنے کے لئے روانہ اور اس وقت مسلح اور لڑائی متوجہ ہوئے تو حضرت عمرؓ نے حضور دایا چہ جیہ انیس نے قریب دیکھا ہی غصے میں آیا شاید اس سے پہلے ایک وہ اشراش قسم کے بھی پہلے نذر ہے۔ یہ ان سے اتفاق یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حضرت محمد ﷺ کو حضور اقصیٰ سے تعقلیٰ کی طرف سے حضرت عمرؓ نے مشورہ لینے کا غم کیا کیا اور آج سے "مشارہمہ" میری کہی "مراد" ہو سکتے ہیں۔

تحریر: احادیث

- | | | |
|---|---------------------------------------|-----|
| ١ | سید حسن حاحہ | ۲۵۸ |
| ۲ | جامعہ الشریعی ۲۰۹۲، تاریخ الخلفاء ۱۲۲ | |
| ۳ | کبر المعانی ۲۰۹، ۱۲ | |
| ۴ | نہجہ الخلفاء ۲۴ | |

۷۰

عن ابن عمر ان لالا كان يقول اذا اذن اشهد ان لا اله الا الله حتى على الصلوة فقال له عمر قل في الزمان اشهد ان محمدا رسول الله فقال رسول الله ﷺ قل لما قال عمر رواه ابن عدي عن جابر قال لبس رسول الله ﷺ يوما قميصا من دساج اهدى له نوبتكم ان يسرعه فارسل به ابي عمر بن الخطاب فقبل له اوشك ما خرعته يا رسول الله فقال بهاني عنه جبرئيل فجاء عمر يبكي فقال يا رسول الله كرهته امرأوا اعطيتنيده فماني فقال لي لم اعطكه ثلثه انما اعطيتك تبعه فباعه بالف درهم رواه مسدد عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه انه كان اذا بعث عماله شرط عليهم ان لا تركبوا ابوا ولا تاكلوا ثيابا ولا تنسوا اربابا ولا تغفلوا ابو ابيكم دون حوائج الناس

متن

فان فعلنم شينا من ذلك فقد حلت بك العقوبة ثم بتبعهم رواه البيهقي في شعب
الایمان عن ثور بن زيد الدبلي قال ان عمر استشار في الحمر ينسب بها فخرج فقال له علي بن ابي
طالب سري ان نجلده ثمانين فانه لا اشرب سكر و اذا سكر هذى و اذا هذى افتري لو كذا قال
فجلده عمر في الخمر ثمانين رواه مالك . عن ابي سهيل بن مالك عن ابيه ان عمر بن الخطاب
كتب الي ابي موسى الاشعري ان صل الظهر اذا راغت الشمس والعصر والنسب بيضاء بغية قبل
ان تدخها صفرة والغروب اذا غربت الشمس واخر الغشاء مائه ثم وصل الصبح والنجوة داية
منسكة وقرأ فيها يسورتين طويلتين من المفصل رواه مالك عن نافع مولى عبد الله بن عمر ان
عمر بن الخطاب كتب الي عمار له ان اهم امر كه عدتي الصلوة فمن حفظها

ترجمہ

پھر اگر اس سے تم کچھ کرو گے تو اس کے سزا کے تحت ہو گے ان شرطوں کے بعد آپ انہیں روک دیتے۔ ۱۔ موطا میں ثور بن
زید دلی سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے شراب کی حد میں سی۔ ۲۔ مشورہ کہ حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ میری
راے میں آت ۸۰ (۱۰۰) دن) اور سے روئے ہو نہیں سکتا کہ شراب پی کر مرمت ہو یا تپ اور اس کا مرمت نہ ہو یا ان اور زیور
پکے کا مرمت ہے اور جب یہود کا ہے تو بہت ہی لیرا ہے (۴) حضرت عمرؓ نے شراب کی حد میں ۸۰ (۱۰۰) دن) اور سے روئے ہو
نہو دیا (۳) موطا میں ابو سہیل بن مالک سے روایت ہے وہ اپنا باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطابؓ نے ابو دانیؓ کو
کچھ بھیج کر خبر کی نماز سورن ڈھا پڑھو اور عصر کی نماز ایت ایت پڑھو کہ سورج اٹھو اور صبح روزہ دن کا وہ تمام اس میں
آئے پاسے اور صبح کی نماز سورن ڈھا پڑھو اور عصر کی نماز ایت ایت پڑھو کہ سورج اٹھو اور صبح روزہ دن کا وہ تمام اس میں
ایسا اندھیرت میں پڑھو کہ تارے صاف اور کھن اور ہوں۔ فجر کی نماز میں تفصیل سے روزہ کی سورتیں پڑھو۔ ۵۔ موطا میں نافع
عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ عمر بن الخطابؓ نے اپنے قاصدوں کو کہہ کر کہا کہ تم سب حد متوں میں سے
زاد کیا نہ بہت ضروری امر ہے جس سے لوگ نہ گئے اور گئے اور اس کے ایت پڑھا۔

تحقیقات و تعلیقات

بہت ہی عجیب حد ہے اور پکے سورن پڑھنا کی حد ہے ان کا تپ و ان کا تپ کا حد ہے اور حد کے ان

ترجمہ

تو اسے اپنے زمین کی مخالفت کی اور جس نے نمازی ضائع کی وہ قتل کے سوا ہر شے ملک کر چکا بجز لکھنؤ نماز ایسے وقت پڑھو کہ سورج داخل کرادی گئے ایک ہاتھ برابر سیدھا یہاں تک کہ برجی کا ایک ٹکڑا ٹل کر سیدھا ہو اور عصر کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ سورج بلند اور صاف ہو اور اس کے بعد اس قدر وقت باقی رہے کہ اونٹنی سوار و فریج یا قہن فریج سورج ڈوبنے سے پہلے پہنچ جائے اور مغرب کی نماز سورج ڈوبنے پڑھو اور عشاء کی نماز شمس کے غائب ہونے سے پہلے رات تک پڑھو اور جو کچھ صلیبی کی نماز سے پہلے سنا جائے تو خدا کرے اس کی آنکھوں کے نیچے قتل ہو جائے۔ اور صبح کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ تارے صاف اور چمک دار ہوں (۲) ابو صالح سے روایت ہے کہ کعب الاحبار نے حضرت عمرؓ سے کہا میں آپ کو تو ریت میں پاؤں کہ آپ اللہ کی راہ میں شہید ہو سکتے۔ حضرت نے فرمایا مجھے شہادت کہاں نصیب ہوگی میں تو عرب کے بزرگ ہوں۔ (یعنی یہاں تو سب مسلمان ہیں مگر جہاد کی صورت) (۳) بخاری میں ہیں اسلم کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اے یار خدا! مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب کر اور مجھے موت اپنے رسول کے شہر میں اے رسول! موصلا میں ہشام بن عروا اپنے آپ سے روایت کرتے ہیں کہ مسور بن خنزلہ نے خبر دی کہ ایک شخص عمر بن الخطابؓ کے پاس جس رات میں کوآپؓ آئی ہوئے تھا اور حضرت عمرؓ

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ اردو میں ایک فریج تین میل کا ہوتا ہے حضرت عمرؓ کا فرمانا کہ صبح کی نماز اس وقت پڑھو کہ تارے صاف اور چمکے ہوں یعنی اندھیرے میں نماز فجر پڑھو کہ تارے غائب نہ ہونے پائیں اور شمس اس سرخی کو کہتے ہیں کہ نہ آفتاب فروب ہونے کے بعد محسوس ہوتی ہے اور مغرب کی نماز سورج ڈوبنے ہی پر مبنی چاہیے۔ امام احمد نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امت بیٹھ، یہودی اور بھڑکی کی حالت میں رہیں گی۔ جب تک نماز مغرب میں نہ کر گئے اور اپنے وقت پرا داکر نہ رہیں گی کیونکہ تاخیر مغرب میں یہودی کی مشیت بہت بدی ہے اور فجر کی نماز کی بھی تاخیر نہ کر لینی بدی ہے اور خدا کی مشیت بہت بدی ہے۔ جب حضرت عمرؓ نے یہ دعا کہی تو لوگوں کو خوب ہوا کہ دونوں باتیں نیسے ہو سکتی ہیں اس لیے کہ یہ میں سب مسلمان ہیں اہم جہاد میں ہو سکتا مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کی دعا قبول فرمائی۔

تخریج احادیث

۲۔ مؤطا امام مالک، ۵۔

۳۔ طبقات ابن سعد، ۲/۲۲۳، تاریخ الخلفاء، ۱۳۳۔

۴۔ صحیح البیہاوی، ۲/۵۳۱، مؤطا امام مالک، ۴۷۸۔

لصلاة الصبح فقال عمر سعد ولا حظ في الاسلام لمن ترك الصلاة فصلی عمر
وجرحه بسعبد دماً روءه مائک وفوله بنعب ای بسیل وفی رواية وفد کان عمروای رواية قبل
الطعن ان المذیكة الا حمر صعد طعنین فحطب قبل ان یكون شهیداً بشنة ایام ای اری رواية وان
الظن ان یقتلنی الاعجمی فوصی الناس مواعظة کثیرة نفعه بجمیع الناس عن یحیی بن
عبد الرحمن بن حاطل انه اعتمر مع عمر بن الخطاب فی ركب فبهیم عمر وبن النعاص وان عمر
بن الخطاب عرس بعض الطریق قریباً من بعض النبیاء فاحمله عمر و فلما کان یصبح فلیه یجد
مع الרכب ماء فو ركب حتى حاء الماء فجعل یفعل ما رأی من ذلك الا حنلاً حتى سافر فقال
له عمر و بن النعاص اصبحنا ومعنا نیاب قد غ نوبک یعیل فقال عمر من الخطاب

ترجمہ

فجر کی نماز کے لیے چکا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں نے نہ پوچھا کہ تو نے جو شخص نماز چھوڑا اسے اسام میں اس
کے لیے کوئی قصور اور میری سزا حضرت عمرؓ نے نماز چھوڑنے میں کسی کو سزا نہیں دیتی تھی۔ یہاں شب کے سنی
نہیں تھے ہیں اور ایک روایت میں ہیں "وہ نے کہا کہ تم نے پتہ حضرت عمرؓ کے یہ خواب دیکھا کہ سر نہ مرنے
کو آپ کے اونچے کمرے سے ہیں سو آپ نے شہید ہونے سے پہلے تمہیں ان خواب پناہ دیا۔ تم نے یہ خواب دیکھا کہ آپ کے
میں گن گناہوں کے مجھے بخش لکھی شریعہ کے سو آپ نے تمام گناہوں کو بہت سی ایسی نیکیوں کی وجہ سے گن گناہوں سے
بخشیں۔"

موضع میں گئی من مہر الرحمن بن حاطل سے روایت ہے کہ انہوں نے شہر مدینہ میں حضرت عمر بن الخطابؓ کے
ساتھ نماز کیا جن میں عمرو بن العاص بھی تھے اور عمر بن الخطابؓ چالیس کے قریب رات کو راستہ کی میں اتر پڑے۔ صبح کا وقت
آ رہا ہے کہ آپ کو نہانے کی عادت تھی۔ وہ نماز میں چلی گئے۔ شب حضرت عمرؓ کو سزا دے یہاں تک کہ چالیس کے پاس
آ رہا ہے۔ جہاں پہلے سے پہنچا مسلمانوں کا ان کی دعا کے لئے۔ اس میں خواب دیکھی ہوئی میں عمرو بن العاص نے حضرت عمرؓ
بن الخطابؓ سے کہا کہ صبح ہوئی ہمارے پاس پہنچے ہیں آپ اس کپڑے کو اپنے پیچھے چھوڑا کہ وہ دیکھ کر ہنسا
سے نماز پڑھ لے جب حضرت عمرؓ نے کہا کہ عمرو بن العاص مجھ سے

نیز ان دنوں (۱۱۱ھ) میں امیر بن المریہ نے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب کے پاس ایک مسلمان اور ایک یہودی آتے بھڑتے آتے ماحضرت عمر نے یہودی کی جانب حق دیکھا اور اس کے موافق فیصلہ کیا یہودی نے آپ سے کہا وہ قرآن پڑھا لیکن اس نے اسے ایسا ہزار بار (کیونکہ انہیں کسی کی خوشامدیری معلوم ہوتی تھی) اور فرمایا تجھے یہ غرض معلوم نہ ہو کہ یہودی نے ابواب اور ہم اپنی کتابوں میں پاتے ہیں کہ جو قاضی یا فیصلہ کرتا ہے اس کے دائرہ اور بائیں دو فرشتے اس کے پاس آتے اور یہ بھی راویات ہیں اور حق فیصلہ کی توفیق دیتے ہیں جب تک وہ قاضی حق پر ہوتا ہے مگر جب وہ حق کو چھوڑ دے تو وہ بڑے سختی سے پھونکا کر آسمان پر پھینک دیتے ہیں۔ (۲)

دوسرے میں گوتم بن مرز نے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب کو ان میں بیٹھے تھے اور وہ لوگ قرآن پڑھ رہے تھے ماحضرت عمر سنبھل کر یہ خبر پائی کہ ان پڑھنے والے ایک شخص نے آپ سے کہا کہ امیر المؤمنین آپ ہے انصاف آج مجھ پر ہوتے ہیں وہی حضرت عمر نے انہیں کاٹوا دی تھے کہ ان کے پاس سیر کرنے (۳)

تحقیق سے واضح ہوتا ہے

۱۔ یہودی یا مہوم بنی کہ حق کسی طرف ہے یہ کہ وہ صاحب مقدر تھا مگر حضرت عمر کا یہ کہنا کہ تجھے یہ پکار مہوم ہو ان کی نہیں انہیں پکارا گیا کہ روایت میں ہے کہ یہودی نے یہ کہا کہ خدا کی قسم اور فرشتے جبرائیل اور میکائیل آپ کی زبان پر بات کرتے ہیں اور تم ہمارے امیر اور مسیح ہیں حضرت عمر نے اسے دوسرے سے مارا اور فرمایا کہ تجھے یہ پکار مہوم ہوا ان صورت میں یہ وہاں تک ہوا کہ یہودی نے کہا کہ ہماری کتابوں میں لکھا ہے جو حاکم یا فیصلہ کرتا ہے اس کے دائرے ایک فرشتہ ہوتا ہے اور یہ ایک فرشتہ دونوں طرف منسوب اور سپرد بھی راویات ہیں جب تک کہ وہ حاکم حق پر ہوتا ہے اور جب حاکم حق چھوڑ دیتا ہے تو اسے سختی سے پھونکا کر آسمان پر پھینک دیتے ہیں۔

تخریج احادیث

۱۔ مؤلف حاضریہ ۳۱

۲۔ مؤلف حاضریہ ۱۸۶

۳۔ مسکاة المصابیح ۳۵

مترجم

عن عبد الرحمن بن عبد بن القاری انه قال خرجت مع عمر بن الخطاب ليلة في رمضان الى المسجد فنادى الناس اوردع متفرقون يصلي الرجل لنفسه ويصلي الرجل فيصلي بهلونه

سے بعد ان میں کیا یہ بڑا سوال ہے کہ ان کی شریعت سے ہرگز معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ کی مراد بدعت لغوی ہے یا بدعت شرعی؟
 اور چونکہ بدعت شرعی کے لئے میں نے وہی کلام کا یہ اجماع نہ تھا جس کی ایک مقدمہ متبرقہ اس لئے یہ ایک نیا امر ہو گا۔
 لغوی بدعت نہ شرع کی کہ جسے بدعت شرعی کی تعریف اس تراویح پر جو حضرت کے لئے بدعت تھی جس طرح صادق آسکتی ہے
 اور بدعت تھی وہ حضرت عمرؓ کو اپنے کلمے کے بعد جو بدعت شرعی ہے، وہ ضرور گمراہی ہے، اور گمراہی کا انجام روزیائے۔

ترجمہ: احادیث

صحیح البخاری، ۲/۱۱۱، مطبوعہ دارالکتب

۳۔ مطبوعہ دارالکتب، ۱۰۱، کراچی، ۱۰۳/۱۰

مترجم

انہ قال شراب عمر بن الخطاب لما قال عبيدة بن الجراح الذي سقاه من لبن هذا الطيب فاعبره
 انه ورد ماء فذا سقاء فاذا سقم من نعم الصدقة وهم يستقون فيحذروا لي من الدنيا فيجعلته في
 سقائي فيهو هذا فاحل عمر بن الخطاب يد فاستقاءه رواه مالك عن زيد بن اسلم عن بيه انه
 قال لعمر بن الخطاب ان في الطير ناقة عيب فقال عمر ادفعها لي اهل بيت يستعمون بها قال
 فقلت وهي عبياء قال ينظرو بها دالام قال فقلت كيف ناكل من الارض قال فقال عمر امن
 نعم الجزية هي ام من نعم الصدقة فقلت بل من نعم الجزية فقال عمر اردتم والماله اكلها فقلت
 ان عليها وسم نعم الجزية فامر بها عمر فحوت وكانت عنده صنف سبع فلا تكثرن لأكبه
 ولا عريفة الا جعل

ترجمہ

اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں ابن عمر بن الخطاب نے اور وہ بڑا اور وہ ان کو بہت بھلا معلوم ہوا اور وہ نے
 آپؐ کو وہ دوسرا چاہا تھا ان سے اور وہ کیا کیا یہ وہ کہاں سے آیا جس نے حضرت عمرؓ کو وہ دنی کے میں نہیں پائی پر گیا اور
 ان نے اس پانی کا نہ پیا نہ پانی کے انہوں میں سے کئی اگے پانی پی۔ بے شک وہ لوگوں نے ان انہوں کا اور وہ مجھے
 وہ نہ رہا جس نے اسے اپنے نظیر میں رکھا ہوا وہی وہ تھا جو آپؐ نے یہ کہہ کر انہوں نے اپنے انہوں ان کہنے کی
 پیٹ سے سب وہ انہوں انہوں (۱۰) (۱۰) میں یہ کہہ کر انہوں نے آپؐ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمرؓ
 انہوں نے کہہ دیا کہ میں ایک ندرجی اونٹنی ہے جسے حضرت عمرؓ نے فرمایا ہے کہ وہ اس سے لے لے لے لے

سنا کہ جنابِ اودھ کی ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا ہے: انھوں نے تمھاروں میں ہاتھ دیکھتے ہیں۔ سنے کہا: وہ انھیں سے چھو رہی ہیں۔ اسی کی (روایتی تفسیر ہے) جب حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اعلان میں سے ہے یہ دعوت ہے انھوں میں سے ہے۔ سنے کہا کہ جزیہ کے انھوں میں سے ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا: خدا تعالیٰ کا کہنا ہے کہ ہے۔ میں نے کہا: تمہیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں۔ اور جو اب جب حضرت عمرؓ نے اس کی قربانی کا قصور کیا اور روزِ بقیع کی اور حضرت عمرؓ کے پاس فتنہ۔ (عمرؓ نے چوبلی) تھے۔ جب آپ نے پھر کوئی سودا نہ کھلا۔ تو آپ ان کو راہ میں رکھ کر

تَحْقِيقَاتٌ حَقِيقِيَّةٌ

تفہیم و درویش کو قاتل اور کوفہ کا مہار کو درست نہیں ہے اہم، مکرمت ہند یہ فرما تے ہیں کہ ہمارے بے غم
 ہے کہ ہر کوئی اس چیز کو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے اسے دراصل نہیں دیکھتا، نہ وہ اپنے نفس سے مسکناؤں پر بہا
 کرنا وہاں ہے یہاں تک کہ اس حق کو مانع نہ ہو اور اصل حق کو چھوٹے دے۔

[illegible]

سُورَةُ الْحَاقَّةِ

موجودہ زمانہ تک ۳۰۵ کپڑے بنائے گئے ہیں۔

1234

منها في تلك الصحف فبعت بها الى ازواج النسي بقرطاس يكون الذي سعت به الي
حقيقة استنه من احمر ذلك فان كان فيه نقصان كان في حظ حقيقه قال فجعل في تلك
الصحف من لحم تلك الجوزور فبعت بها الى ازواج النسي بقرطاس وامر بما شئى من لحم تلك
الجوزور فشع فدعا عليه المهاجرين والابصار رواه مالك في الموطا وفي رواية عن ابي
السريين عنه وعلى بن ابي طالب اسماء القدر في فرق بين الحسن والحسين عليهما السلام
قال كتب ابو عبيد بن الجراح التي عمر بن الخطاب يذكره جميعا عن الزود وما تحرف من

تکلیفات و خطبات

اس سے حضرت عمر کا مقصود یہ تھا کہ قاتل کا فرسوخو بیض اور شمشیر سے چھینا جائے آپ کی بیویا کنوں زہلی اور ابولہ ۱۰
 ثوں۔ باتو سے آپ شیعہ کو اسے حضور اکرم ﷺ جب طائف میں چاکری تھیں وقتہ کے نام کی حالت میں رہا تھا
 نے میں کامیاب نہ ہونے اور اہل بیت کے حالات کے اندر امید نہ رکھیں تو پھر حضور اکرم ﷺ نے اپنے منہ کو
 مہینہ کی جانب حرکت کرنے کی اجازت دی اور غرق و پھینے کو جس کی طرف بڑھتے ہوئے پھر مہینے کی جانب جس میں حضرت
 عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت ابوبکرؓ یہ سب رسول مکرم سے مہینے کو چلے گئے ان وقت حضور اکرم ﷺ نہایت پانی کے میں بجز
 اس بات پر کہ صدیق الاخرت علی رضی اللہ عنہما کے خصوصیت و امتیاز میں سے اوہی نہیں رہا اور انہوں نے اسے آخر نبوت میں
 ائمہ کی محبت اور مہمانیت میں بجزت کی حضرت نے ایسے ایسے عجیب و غریب احکام سے ساتھ لے کر تھوڑی دیر تک ایسا کیا وفاق
 اقتدار کے ساتھ میں بیٹھ کر دیر بیٹھا دیر بیٹھی کا حصہ ہو پئے ساتھ لے کر۔

تخریج احادیث

- ۱۔ جامعہ مالک ۶۶۳
- ۲۔ جامعہ مالک ۴۷۴
- ۳۔ مسند امام مالک ۴۷۶
- ۴۔ تاریخ الخلفاء ۱۰۹۱۱۲ کرم العاد ۱۰۹۱۱۲ اروادس عساکر

مترجم

عن یحییٰ بن سعید بن عمر بن الخطاب کان یا کل غیبا یسمی فدا و خلا من اهل
 الددة فجعل یا کل وسیع واللقمة وضر لصحفة فان فقال له عمر کانک مقفر فقال واللہ ما
 اکتب سبنا ولا رات کلامہ مد کذا وکذا فقال عمر لا اکل السن حتی یحیی الناس من اول
 ما یحییون رو و مالک عن یحیی بن سعید بن عمر بن الخطاب انک جابر بن عبد اللہ و مع
 حماد بن حماد فقال یا امیر المؤمنین قم ما الی الیوم فانترب بدو حہ لحدما قد عمر
 ما یربد احدکم ان بطوری یطہ عن حارہ او اس غمہ این تذهب عنک هذه الایة اذهبہ طیباً تک
 فی حیوتکم الدنیا و استمتعہ بہا واد مالک عن یحیی بن سعید بن عمر بن الخطاب کان
 یقول کرم اللہ من یقو و دد حسب وصر و قد حلقہ و الحوافر و یحیی بن عمر بن سعید اللہ

زاد عمر بن الخطاب فی کتاب اللہ لکنہا الشیخ والشیخہ الذ زنیہ فارجموہما اللہ فالقیدہ ایضا
قال سعید بن المسیب فما اسلخ ذو الحجة حتی قال عمر بن خطاب رحمہ اللہ و زاد مالک
عن عبد اللہ بن عمرو بن الخطاب ان عمر بن الخطاب رای علی طلحة بن عبید اللہ توبا
مشبوہا وهو محرم فقاتل عمر ما هذا الثوب المصوغ باطلحة فقال طلحة بن عبید اللہ یا امیر
المومنین انما هو مسرف فان عمر انکم ایہا الرہق افسہ یفندی بکمہ اناس فلو ان رجلا حادلا
رای هذا الثوب لقال ان طلحة بن عبید اللہ قد کان یبیس الثیاب المصبغة فی الاحرام فلا یلبسوا
ایہا الرہق شیئا من هذه الثیاب المصبغة رواہ مالک عن عبد اللہ بن مسعود قال و لو ان علمہ
عمر وضع فی کفة میوان و وضع علم احباء الارض فی کفة نوح علیہ عمر
ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور مجھے بھی توؤں کو بھیجنا۔ اس ذات کی قسم ان سے جنت تھ مدت میں میری چون
ب اگر بھٹان بات کا خوف نہ ہوتا کہ وہ کہیں سے نہ مرنے کا تاب اللہ میں نہ پاتی تھی میں اس آیت و ضرور تمھ
رہ جی تھیں مردہ اور ت جب نہ کہیں ان دونوں کو غسل نہ دیا جائے۔ ہم نے ابد میں اس آیت وقت ان میں پر حرام
(خیر مفسر ابو ثنی) سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ ذی الحجہ پر ہامین نہ دیا تھا حضرت عمرؓ فرمادے (۱)۔ سوچا میں غیور نہ
ہی عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضور اکرامؐ میں تمہیں پڑا اپنے دے دیگی حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ یہ
تمہیں پڑا کہنا ہے غلو نہ کہ اسے ایسا مومن یہ دہائی سے دیکھا ہوا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ وہ تو کون سے امام ہو و
وہ قبیلہ ہی ہوئی کرتے ہیں اگر کوئی نادان آدمی اس برقمین پڑے وہ دیکھے گا تو یوں ہی کہے گا کہ اللہ عزوجل نے میرے لئے اہرام میں
برقمین پڑے پہنتے ہیں (۲) قرآن میں اپنی باتیں دیکھیں پڑوں میں سے یہ نہ پڑے ہوں۔ (۳)

طبرانی اور حاکم ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اگر حضرت عمرؓ کا کمر کا ترازو کے ایسے چلے میں اور
نہ دوزخ میں ان کا کمر دوسرے جزے میں رکھا جائے تو حضرت عمرؓ نے تمہیں پڑا نہ تمام کے پڑے

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ سعید بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت ام المومنینؓ نے ایک حدیث بھی اہرام کی حد میں کہ
کے لئے پڑے کہ جسکی تھیں اور اس کے منہ بھی ہیں جو وہ کہ بھی لکھی نہ ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کہہ

یہ واقعہ ایسا ہے جس کی حالت میں درست نہیں اور کہتے ہیں کہ صحیحی ایک خوشبو نہ تھی کہتے ہیں کہ یہ اس وقت تک نہیں گئی تھی جب تک کہ اس نے اپنے آپ کو اس کی رائی سے خوشبو کی اور پھر اس کی چوہائی رہے تو حرم میں پہنچا ان کا کہنا ہے کہ یہ وہاں پہنچا تھا۔
اسلام کا ایک باقی نہ ہوا پرچہ جو جاتی رہی ہو نہیں سکتا جو وہ ہو تو بھی درست نہیں ہے اور اس میں بھی کئی کئی اور بات ہے۔

فہم الاماہیت

مدظلہ العالی ملک ۱۹۸۶ء

مرکز امام مالک ۳۳۲

مفت

بعدمہم ولقد کانہ یرون انہ ذهب بسعة اعشار العلم مکن زید بن اسلم عن ابیہ امہ قال
خرج عبد اللہ و عبد اللہ ابنا عمر بن الخطاب فی حین الی العراق فلما قفلا مرآ علی ابی
سوسی لا شعری وهو امیر البصر فخر بھما رسین ثم قال لو الحمد لکمنا علی امر انفعکمما بہ
لشعبتم ثم قال ملی ہما مال من مال اللہ اريد ان ابعت بہ الی امیر المومنین فاسلکمما فبنتاعان
سہ منہ من متاع العراق ثم بیعناہ بالمدينة فتوزدین رأس المال الی امیر المومنین فیکون لکمنا
الربح فقلا ودنا ففعل وکتب الی عمر بن الخطاب ان یاخذ منھما المال فعمما قدما باخاخر بعدا
فلما دفعنا ذلک الی عمر بن الخطاب قال اکل الجبن اسفد مثل ما اسألتکما قال لا فکان عمر
من الخطاب ابنا امیر المومنین فاسفکما اثبا المان ورجعہ فاما عبد اللہ فمکت واما عبد اللہ
فقال ما یسمی لک با امیر المومنین هذا

ترجمہ

بھاری ہوکا ہوا اور پھر پھر رسول اللہ جانتے تھے کہ حضرت عمرؓ کو تو غیر صحرا کا حصہ ہے (۱)۔ صحابہ میں زید بن اسلم اپنے
بچہ سے دیکھتے رہتے ہیں کہ بھارت اور حبشہ اللہ حضرت عمرؓ کے ساتھ اس وقت کی طرف ایک قتل کے ساتھ جہاد کے لیے
تھے وہاں سے اپنے وقت کو بھی اشعری کے پاس جو میرے کے ساتھ تھے کے ایام میں نے مرحہ اور شام میں نے بعد کیا کہ
جوش میں ہی لکھی بات پر جو ہمیں بہت فتنہ پہنچائی تو وہاں تو خبر اور کتاب میرے پاس تھیں کہ وہاں سے پہنچا ہے
نہیں اس طرح میرے پاس بھیجنا پڑتا ہے وہیں ہمیں کہیں اس واقعہ کو عرض ہے کہ وہاں اس کا حال کے اسباب میں سے
ہیں۔ یہ خبر کو پھر یہ ہے میں جو اس کے لیے ان کے واسطے وہاں پہنچتے ہو گئے اور وہاں جو تو رہے لیکن وہاں

نے کہا ہم بھی یہی چاہتے ہیں حضرت ابو موسیٰ نے ایسا ہی کیا اور امیر المؤمنین عمر بن الخطابؓ کو بھیج دیا۔ انہوں نے اس کو روک دیا۔ جب یہ دونوں مدینہ میں آئے تو اہل بیچ کو بہت ساری نعمتیں انعام پانچ اس میں وہ عمر بن خطابؓ سے ملے۔ انہوں نے حضرت عمرؓ کو فرمایا کہ ابو موسیٰؓ کو مدینہ شریف کے آدمیوں کو قرض دیتے ہیں جیسے تلواریں دوہرا دے۔ تیسرا بچہ عمر بن خطابؓ نے فرمایا تمہیں امیر المؤمنین کا بیٹا سمجھ کر اس نے قرض دیا۔ وہ کہتا کہ تم کو چاہئے کہ اصل اور غلام دونوں کو آواز دے۔ مہر اللہ تعالیٰ ہی کرے کہ ان کے بڑے بیٹے امیر المؤمنین نے کہا۔۔۔

تَعْلَمُ مَا تَعْلَمُ

امام مالک فرماتے ہیں کہ مضارب اس طور پر درست ہے کہ آدمی اس شرط پر مردہ کے گوشہ میں پختہ لڑکا یا عورت کو حمل کر دے اور مضارب نہ لے سکے گا اور مضاربیت کا فروعی حکم کی حیثیت میں نکالنے پر ایسا درست ہے اور اس پر اختلاف کے مواقع ایسی حالت میں سے ہیں جہاں کا قسمت کی حالت میں ایسا نہیں کرنا اور مال مضارب سے مال امول کی ہمارے مال کے مال مضارب کی حد کر کے خود دستور کے مواقع بغیر کسی شرط کے درست ہے اگر مردہ امین مضارب سے کوئی چیز خریدے یا بیچے کسی شرط کے تو بھی صحیح ہے نہیں اگر مردہ مال ایک غیر فقیہ اور ایک نماز کو جو اپنا بی مضاربیت کے طور پر مال سے اس شرط سے کہ دونوں محنت کریں تو بھی درست ہے نماز کے حصہ کا قطعاً تو خدا کے پاس بیجا مگر کوئی اس سے لے کر لے کر تو مومن کا ہو جائے گا اور اس شخص کے حصہ کا قطعاً اس کے پاس بیجا۔

تحریر: احادیث

١٤ تاريخ الحلفاء ١٩١٤

٢٤

لوقص المائ و هلك لضمها فقال عمر دياه فسكت عنه الله و راحه عبيد الله فقال رجل من جلساء عمر يا امير المؤمنين لو جمعته فراضاً فقال عمر لقد جعلته فرايضاً فخذ عمر رأس الثمال و نصف ربحه واحد عبد الله و عبد الله نصف ربح الثمال عمن ابن شهاب الزهري عن عمرو بن الربيع ان خولة بنت حكيم دحمت عني عمر بن الخطاب فقلت ان ربيعه بن ابية استمتع بامرأه مولدة فحبلت منه فخرج عمر بن الخطاب فرأى عجزاً و قد قال هددت به و لم كنت نده مت فيها لوجست، عمن ابى الزبير السكي ان عمر بن الخطاب اتى سكاك ثم

لو انا من مريدك ان يردني في طاعتك اور دوست سے لوگوں کو اس مسک میں بہت سرشار ہوئی رہا "میں نے کہا کہ تم نے تمہیں نہیں کرسکتے تھے یہیں کہہ کر حضور اقدس ﷺ کی امانت ہوئی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کی بات کو قبول کر لیا اور حضرت عمرؓ نے بھی اس کی بات کو قبول کر لیا۔ یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے اس کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ میں نے تمہارے پیچھے دو یا تھر طاق میں پہن کے جوڑے لٹکے رہے ہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ امیہ بن الجراحؓ، ابو سعید خدریؓ، معاویہؓ، اسامہ بن زیدؓ، جابر بن عبد اللہؓ، عمر بن خطابؓ، اسامہ بن زیدؓ اور ابی بن کعبؓ نے بھی جواز کی دعوت دی تھی۔ (۳) مسلمہ اس صورت اختیار کیا کہ جو غریب کے مکان میں پیدا ہوئی اور اسکے اس باپ غریب تھیں۔ پھر ان کے مالے پر باوجود ان کی عدالت میں آتی صرف حضرت عمرؓ نے اسے اس کے لیے فرمایا تھا۔ اب تک اس سے باز رہیں۔

تحریر احمد بیٹ

- ۱۔ مؤرخہ امام مالک "کتاب الفرائض" ج ۱ ص ۲۶۶، مسند ابی یوسف ص ۲۳۲
- ۲۔ مؤرخہ امام مالک ص ۵۰
- ۳۔ صحیح مسلم شرح النووي ص ۹۱۹، فتح الباری ص ۱۱۱، مؤرخہ امام مالک ص ۵۰۳، سنن البیہقی ص ۲۰۹، مصنف عبد الرزاق ص ۵۰، سنن البیہقی ص ۱۰۶

مفتی

اسنا الغریب یوم "احمد" رواہ البخاری وقال تفرع تحیط عن ابی حریرۃ رضی اللہ عنہ قال کنا قعوداً حول رسول اللہ ﷺ یوم یوم بکر و عمر فی نفر فقام رسول اللہ ﷺ من سر اظهرنا فاطمۃ علیا وحسن ان یقطع دونا و فرعا ولمنا فکنت اول من فرغ فحرجت عن رسول اللہ ﷺ حتی اتیت حانظاً لابی البجار فدرت بدخل اجد له ما فله اجد فادار بربع بدخل فی حوف حانظ من بصر حارجه و الربیع الجدید فاحتضرت قد حلت علی رسول اللہ ﷺ فقال ابو هریرۃ "فقلت نعم ما رسول اللہ ﷺ قال من شاک فکنت من السرا" فقصت فاطمۃ علیا فحسبنا ان فنضع دونا فخر عما فکنت اول من فرغ فانس هذا فاحتضرت کما یحضر النعلب و هو لا، الناس وراوی لندن ما اباهر برقة

بشر بہ بالجنة قال فضررب عمر بیدہ بین تدیی فخر رت لاسی لقال ارجع یا ابا ہریرہ فخر رت
الی رسول اللہ ﷺ فاجہنت بکاء و رکسی عمر فاذا هو عنی اثری لقال رسول اللہ ﷺ
مالک یا ابا ہریرہ فلست لقیتم عمر فاجبرہ ما لیدی معنی بہ فضررب بین تدیی ضریبہ خروت
لاسی لقال ارجع قال رسول اللہ ﷺ یا عمر ما حملک علی ما فعلت قال
ترجمہ

دووں نے یہ سن کر مجھے دیکھ کر فرمایا اب اس کو یہ میری دونوں جوتیاں لے جا اور اس بات سے بچھے جو کوئی آدمی تجھ سے
ٹک اور اس بات کی کوئی دے کہ خدا کے رسول اور ان کی حضور نہیں مگر اس پر اس کا دل یقین کرنے والا ہوا اسے بہشت کی نعمت کی
سب سے پہلے میں حضرت عمر سے راہبوں نے پوچھا ہے کہ ہریرہ کو کس کی جوتیاں ہیں میں نے کہا کہ یہ دونوں
جوتیاں حضرت محمد ﷺ کی ہیں لیکن ان دونوں کے ساتھ بھیجے کہ جو کوئی مجھ سے ٹک اور اس بات کی کوئی دے کہ خدا
قوی نے سوائے میری نہیں مگر اس پر اس کا دل یقین کر لیا اور ہوا اسے میں بہشت کی شہادت اس حضرت عمر سے یہ سن کر میرے
چند پانچ یا تھوڑا سا کس میں ہزاروں کے میں نہ پنا بھر فرمایا اسے ابو ہریرہ اور اس پر تو میں نے حضرت محمد ﷺ سے پانچ واپس کیا
اور وہ رحمت پانچ اتنے میں غریبی میرے پیچھے پیچھے اور قدم بلند آئے حضرت محمد ﷺ نے مجھ سے فرمایا اب اس کو براہ
بقیہ ہو اس نے عرض کیا کہ میں عرض اندم حضرت ملا اور جس چیز کے ساتھ آپ نے مجھے بھیجا تو میں نے حضرت محمد ﷺ کو اس کی
خبر دی سو مجھ سے میرے پیچھے میں آیا وہ اور دو گھوڑے کہ میں ہزاروں کے میں نہ پنا بھر فرمایا اس پر پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
اب مگر اس خبر دے کہ نے پنا بھر فرمایا اسے ہوئی کہا۔

ترجمہ سے پیوستہ

ہجرت و اور کی وجہ سے کہ حضرت ابو ہریرہ جب اس بار اس میں داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں
نہ اسنے دیکھا۔ اور رسول اللہ کا انکار ابو ہریرہ پر فرمایا عقول نہیں ہوا تو اس سے معصوم ہوا لیکن ان کی کس کی ملک میں داخل ہونے پر
ہے۔ یہ حق ہے حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ امام اور متوہ اپنے اہل اور یہ ان کی طرف کسی ایسی حرمت کے
ساتھ بھیجے کہ اس حرمت سے پہچان لیں کہ جسک اسے اس نے بھیجا ہے کہ ان کا خطیاب اور کسی زیادہ ہو پنا بھر فرمایا کہ اس
میں اہل حق کے مذہب کی دلیل کی طرف اشارہ کیا ہے اور کہ انہیں اس بات دے گا اور ان کے غضب سے بچائے گا
جس میں امتنا قہیں اور اہل حق ان کی ہو کہ فقط امتنا قہیں کافی ہو سکتا ہے اہل حق۔

پہلے اس حدیث میں اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ ان علوم کا غی رکھنا جن کی حاجت نہ ہو جائز ہے

جب ان کے ہاں وہ اپنے اور مسیحیوں کے درمیان کوئی فرق نہ تھا تو اس وقت اس طرح کو پہچان دینی ہوگا۔ ساتویں اس میں لایا کہ اس نے کہا کہ وہ اب کوہ شام کے وزیر و امیر تھے تاہم جب کسی امیر میں عصمت و کھلم تو اسے اپنے امیر پر پیش کرنا ہوتا ہے۔ اس میں مسیحیوں کو شرافت، قلعہ نہ پانیں تو اس پر عمل کرے۔ انھوں نے اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وہی آدمی اگر اپنے اپنے ملک میں رہے گا تو اس کے پاس باپ آپ پر لدا اور مہربان ہوں تو اس کا یہ کچھ کمال عدم ہوا ان کے لئے بلکہ اس سے بڑھ کر حضرت محمدؐ کے آخری بیت میں فروغ

میں

سار رسول اللہ! جابی انت و امی ابعت اب هريرة بنعليك من لقي يشهد ان لا اله الا الله
مسند بن قتيبة مسند ماجة قال نعم قال فلا تفعل فاني احشى ان يتكلم الناس عليها فخلهم
عملون قال رسول الله ﷺ فخلهم ورواه مسلم عن عمار بن الخطاب قال لعائش نحرهم
انفسهم قال عمر اللهم بين لنا في النحر بياناً صاحباً فنزلت الآية التي في البقرة يستنبطونك عن
النحر و النحر قل ليعلم انتم كبير الآية لادعى عمر فقرأت عليه قال اللهم بين لنا في النحر
بياناً شافياً فنزلت الآية التي في النساء: "يا ايها الذين امنوا الا تقربوا الصلوة و انتم مسكاري
شكا رسول الله ﷺ اذا اقيمت الصلوة ينادي: الا لا يقربن الصلوة مسكران لادعى عمر
فقرأت عليه فقال اللهم بين لنا في النحر بياناً

ترجمہ

سار رسول اللہ! آپ پر سے میرے ماں باپ قربان ہوں کیا اور میری جو تیرے اے کر آپ نے اس واسطے بھیجا
تھا کہ انہوں نے اس سے اے ماں باپ کی گواہی دیتے ہو کہ خدا کے سوا کوئی اور نہیں اور وہ بات یقین قلب کے ساتھ کہے تو
نے اس میں کوئی خدشہ نہ تھا۔ حضرت نے فرمایا ہاں مگر اسے کہ آپ ایمان کیسے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ لوگ اس پر مجھوسہ کر لیں
تو آپ ان میں سے جو پہلے کہہ سکیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا اب انہیں چھوڑ دے۔ (ابو داؤد میں عمر بن الخطاب
نے اس سے کہا کہ اب شام کی خدمت میں کہیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اب شام کے بارہ میں ہمارے لیے شافی اور کافی
بین رہا۔ آیت اور قرآن و حدیث ہے۔ "یستنبطونک عن النحر و النحر قل ليعلم انتم كبير الآية لادعى عمر فقرأت عليه فقال اللهم بين لنا في النحر
بياناً شافياً" اس سے اس بات میں کوئی شک نہ رہا۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ بلاتے گئے اور یہ

آیت کے پانچوں ہی آپسوں سے پڑھائی تھی۔ ہونے والے خداوند شرب میں شرفی بیان لے کر سورۃ الفراء کی آیت
 "یا ایہا المدینس" اور "الصلاف" آیتوں میں سورۃ الفراء کی آیتوں کو پڑھ کر شرب میں شرفی بیان لے کر سورۃ الفراء کی آیتوں
 پڑھ کر شرب میں شرفی بیان لے کر سورۃ الفراء کی آیتوں کو پڑھ کر شرب میں شرفی بیان لے کر سورۃ الفراء کی آیتوں
 پڑھ کر شرب میں شرفی بیان لے کر سورۃ الفراء کی آیتوں کو پڑھ کر شرب میں شرفی بیان لے کر سورۃ الفراء کی آیتوں

پڑھ کر شرب میں

آپ کے لئے اس آیت کے پانچوں ہی آپسوں سے پڑھائی تھی۔ ہونے والے خداوند شرب میں شرفی بیان لے کر سورۃ الفراء کی آیتوں
 پڑھ کر شرب میں شرفی بیان لے کر سورۃ الفراء کی آیتوں کو پڑھ کر شرب میں شرفی بیان لے کر سورۃ الفراء کی آیتوں

پڑھ کر شرب میں

صحیح مسلم

میں

شایعہ فتنہ است هذه الآية قبل انتم منتهون فقال عمر ابن الخطاب رواد ابو داود عن امير
 المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال سمعت هشام بن حكيم بن حزام يقرأ سورة
 الفرقان على عمار ما قرأها وكان رسول الله ﷺ يقرأ فيها فكانت ان اعجل عليه ثم امهلته
 حتى انصرف ثم لبثه بولده فحنت به رسول الله ﷺ فقلت يا رسول الله اني سمعت هذا
 يقرأ سورة الفرقان على غير ما أفرئنيها فقال رسول الله ﷺ افرأفقر القرآن التي سمعته
 يقرأ فقال رسول الله ﷺ هكذا انزلت ثم قال لي اقرأ فقرأت فقال هكذا انزلت ان هذا الفرقان
 انزل عني سبعة احرف فاقرأ او اما تبسر منه رواد البخاري ومسلم واللفظ لمسلم

میں

پہلی بار شائع ہوا۔ اس آیت کے پانچوں ہی آپسوں سے پڑھائی تھی۔ ہونے والے خداوند شرب میں شرفی بیان لے کر سورۃ الفراء کی آیتوں
 پڑھ کر شرب میں شرفی بیان لے کر سورۃ الفراء کی آیتوں کو پڑھ کر شرب میں شرفی بیان لے کر سورۃ الفراء کی آیتوں
 پڑھ کر شرب میں شرفی بیان لے کر سورۃ الفراء کی آیتوں کو پڑھ کر شرب میں شرفی بیان لے کر سورۃ الفراء کی آیتوں

کی بات میں اپنے ہونے والے دل و جان اور سالانہ جھگڑنے کے پاس یا عرض یا اب رسول خدا میں نے اسے سونپ دیا اور تمہارا
 ہر سنے سے تمہارا اس میں سب سے مجھے چھ چھایا اس کے کھانے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اب عربیہ کو مجھ سے ابھر چھایا
 ہے۔ فرمایا کہ سورتہ تو ان پر ان میں سے ہی طرح پر بھی جیوہ میں نے اسے چڑھتے ساتھ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا
 اس طرح تو مجھ پر اس کی ہے کہ مجھ کو۔ ایشا فرمایا کہ اب تمہارا چھ میں نے بھی چڑھ فرمایا اس طرح ہے بھی درست ہے۔
 اب اس کے ساتھ اس طرح ہے کہ اس میں جس طرح اس میں ہے چھایا (۳)

مناقب

امیر المومنین امام المظہر عبد اللہ عثمان ابی بکر الصدیق العتیق و امیر

المومنین امام المسلمین ابو حفص الفاروق عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما

عن عبد الرحمن بن صخر الدوسی ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال بینما رجل یسوق بفرس اذا عقی لرجلها فقال انما لم یخلق لهذا انما خلقنا لحوالة الارض فقال الناس سبحان اللہ بفرس تکلم فقال رسول اللہ ﷺ فانی اومن به انما ابو بکر و عمر وما هما ثم قال بینما رجل فی غسم لہ الذنب علی شاة منها فاحذھا فادركھا صاحبھا فستفھھا فقال لہ الذنب لمن لھا یوم السبع یوم لا داعی لھا غیر ی فقال الناس سبحان اللہ ذنب یتکلم فقال اومن به انما و ابو بکر و عمر وما هما ثم رواہ البخاری و مسلم عن ابن ابی ملیکۃ انه سمع

حضرت امیر المومنین امام المظہر عبد اللہ بن عثمان ابی بکر صدیق عتیق اور حضرت امیر المومنین

امام المسلمین ابو حفص فاروق عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما کے مناقب اور فضائل میں

صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایک اہل بیت شخص نکل کر آیا کہنے لگے ہا تھا جب تھک گیا تو اس پر سوار ہو گیا۔ نکل بولا ہم سواری کے لیے پیدا نہیں ہونے ہیں بل زمین کی کاشت کاری کے واسطے پیدا ہوئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جو لوگ تھے انہوں نے جواب دیا کہ یہاں اللہ نکل بولتا ہے سو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس کی بات کرنے پر ایمان رکھتا ہوں اور ابو بکر و عمر بھی (راوی کہتا ہے) حالانکہ اس مقام پر یہ دونوں صاحب نہ تھے پھر ابو ہریرہؓ نے کہا ایک اور وقت ایک شخص اپنی بکریوں کے ریوڑ میں تھا کہ بیکار بھڑے نے اس ریوڑ کی ایک بکری پر حمل کیا اور بکری کھڑے چلا۔ اسے دیکھا اس کا مالک بیچھا اور بھڑے نے اس بکری کو چیرا یا جس اس شخص سے بھڑیا بولا اچھا سچے دن میں بکرے کا کون گھبرانے ہوگا۔ جس دن کہ میرے سوا کوئی چر دایا نہ ہوگا پس لوگوں نے جواب دیا کہ یہاں اللہ بھڑیا ہوتا ہے۔ حضرت نے فرمایا میں اس کے کلام کرنے پر ایمان لایا اور ابو بکر و عمر بھی حالانکہ وہ دونوں اس جگہ تھے (۱) بخاری میں اسناد اپنی علیحدہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ اس حدیث میں اسباب پر دلیل ہے کہ بیٹوں پر وار ہو اور جو ان کو اچھا نہیں ہے چنانچہ مانتے ہیں تجربے سے استدلال کیا ہے جو پاس کے اس چیز میں احتمال کئے جاسکتے ہیں کہ جن میں ان کے احتمال کرنے کی عادت ہوئی اور ان کے عرف اس کام میں اس کا احتمال ہوا کرتے ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے اشارہ دیا گیا ہو، انھیں کی طرف توجہ دینی ہے کہ جن چیزوں کے سلسلے و پیوند کئے گئے ہیں ان سب میں جو کام ہوتا ہے اس میں احتمال کریں اور نہ نقیضہ مصرعہ انہیں ہے کہ نقیضہ کھینچنے میں اشتہار کے ہائیں کیونکہ جن چیزوں کے لیے وہ پیدا ہوئے ہیں ان میں سے ایک ان کو نہ ملتی ہے۔ اور یہ حدیث صحیحہ درست ہے۔ (۲) یعنی اس بات پر کہ بیٹوں کا کلام کرنا حق ہے اور وہ ہم غیبی و الظاہ فیضان سے نہیں ہے یہ بھی یہ کہ میں ان پر ایمان رکھتا ہوں کہ ان کا کہنا ہے کہ ہم تحقیق کے واسطے پیدا ہوئے ہیں حق ہے۔

تخریج و ترمیم

۱۔ مشکوٰۃ المصابیح ۵۵۹/۲، صحیح البخاری ۱۰، صحیح مسلم ۲۴۴۰

ترجمہ

ابن عباس بقول وضع عمر علی سریر فتکفنه الناس مدعون و یصلون قبل ان یرفع و نہا فیلہم فلبو برعی الارجل احذ منکی فیاذہ علی ترحم علی عمر و قال ما خلفت احدا احب الی ان البقی اللہ بعتی عملہ منک و ابی اللہ انی کنت لا ظن ان یجعلک اللہ مع صاحبیک و حسب اسی کنت کثیرا اسمع النبی ﷺ یقول ذہبت انا و ابو بکر و عمر و دخلت انا و ابو بکر و عمر و خرجت انا و ابو بکر و عمر و فی روایۃ آخری عند قال انی لو اقف فی قوم قد دعوا اللہ لعمر و قد وضع علی سریرہ و اذا رجل من خلفی قد وضع مرفقہ علی منکی بقول یرحمک اللہ انی کنت لا رجوا ان یجعلک اللہ مع صاحبیک لانی کثیرا ما کنت اسمع رسول اللہ ﷺ یقول کنت و ابو بکر و عمر ذہبت و ابو بکر و عمر

ترجمہ

ان میں سے وہ کہتے تھے کہ حضرت عمر وفات کے بعد جب لوگوں پر جس نے ہے رکھے تھے اور لوگوں نے کفن پر ہاتھ دیا، انہوں نے پید لوگ امانے کئے اور انہیں بھیجے گئے، اس وقت میں بھی ان میں تھا مجھے کسی چیز نے ہذا اس

کے خوف میں نہ الماک یک مرد نے میرے دونوں موٹے سکر چلا لیے میں مرکز نیا دیکھ ہوں کہ حضرت علیؑ میں کمال تواضع ہے
 نے حضرت عمرؓ سے دست نکشی پھر فرمایا اے عربین الخطاب! اے رسول اللہؐ کے صبیح! آپ نے اپنے چیلے کی ٹھیں گواہ کیا
 چھوڑا کہ وہ آپ سے زیادہ مجھے محبوب ہو اس میں کہ عاقبت کروں میں اللہ سے اس کی طرف لڑنے کہ خدا میں اس بات کا
 یقین رکھتا ہوں کہ تمہیں تو تمہارے دونوں بازوؤں کے ساتھ خدا تعالیٰ نہ دے اور میں اس بات کو بھی نہ بتا ہوں کہ ہمارے رسول
 اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے کہ فرماتے تھے فلا نے کام کو میں اور ابو بکرؓ کو ملنے خلافتی مسجد میں اور امیر مبراہین بنوئے
 فلا نے عمرؓ سے میں اور ابو بکرؓ کو ملنے (۱) اور دوسری روایت میں ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں قوم کے لوگوں میں گھڑا تھا پس
 اسوں نے حضرت عمرؓ سے میرے دے خیر مانگی اس حال میں کہ حضرت مہلانے کے لیے تین پر رکھے تھے اتنے میں اپنے
 شخص چیلے سے کہ میرے موٹے رسول پر اپنی کھلیاں رکھ رہا تھا (اے عربین الخطاب! خدا تجھ پر رحم کرے ہاں مجھے امید ہے
 کہ میں رجاء تعالیٰ تمہیں شہداء کے دونوں بازوؤں (حضرت اور ابو بکرؓ) کے ساتھ مل دے (تو میں یہ نہ بتاؤں کہ ان دونوں میں رسول
 اللہ ﷺ سے کون سا تھا فرماتے تھے فلا نے مکان میں میں اور ابو بکرؓ اور میرے فلا نے کام میں نے اور ابو بکرؓ نے اپنے

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ شہیں تمہارے دونوں بازوؤں کے ساتھ ملے یعنی اب عربین الخطاب مجھے میرے کہ خدا تعالیٰ تمہارے رسول
 رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کرے اس میں واضح ہیں ایسا کہ ان میں کئی حدیث آپ کو
 حاصل ہو دوسرے یہ کہ ان قول کے بعد جنت میں آپ اور وہ ساتھ ہیں اس سے حضرت علیؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلبہ مثبت اور
 منجبت عنقت ثابت ہوئی اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت علیؑ رحمہ اللہ ویر نے اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمایا کہ
 حضرت عمرؓ کے ساتھ دوسرا محبوب نہیں اور حضرت نے ان کے حق میں فرمایا تھا کہ عمر اہل جنت میں ہیں اس سے علامہ ویر بہت
 سے اثر ہو جو وہ ہیں جس سے ان دونوں میں ہوں کی ذات و درجہ کی محبت و صورت ثابت ہوتی ہے۔

تخریج احادیث

صحیح البخاری ۵۲۰۱۱

مترجم

و انطلقت و ابو بکر و عمر و دخلت و ابو بکر و عمر و ان كنت لأرجو ان يجعلك
 الله معهما فانفتحت فادأ علي من ابي طهلب رواه البخاري و مسلم عن ابي سعيد و انحدري
 رضي الله عنه ان النسي عليه السلام قال ان اهل الجنة نيران و ان اهل عليين كسا نرون الكوكب

محدث ترمذی نے اس حدیث میں اس روایت سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ان کے انفرادی طور پر حضرت محمد ﷺ نے

تقریرات و تعلیقات

یہ محدث کی خاصیت اور مجاہدوں کی ہمت ہے کہ انہوں میں حبیب الہیہ اور اس پر نظر چرتی ہے تو بے اختیار منہ پر
نکلتے ہیں اور انہی میں خوش ہوتے ہیں

تقریرات و تعلیقات

جامع الترمذی ۲۰۸، ۶

مشکوٰۃ المفاتیح ۵۶۰، ۲، صحیح البخاری ۵۲۱، ۱

محدث

بعد الیہ تعالیٰ ماخذ بہ فی الامارۃ و لکنہ فی رائیۃ من قبل انفسنا ثم استخلف ابو بکر و رحمہ
اللہ علیہ ابی بکر فاقام و استقام ثم استخلف عمر و رحمۃ اللہ علیہ عمر بن الخطاب فاقام
و استقام حتی ضرب الدین بجرانہ و رواہ احمد یکن نافع عن عبد اللہ بن عمر انی فیما عمل
عمر بن الخطاب و کفنی و صلی علیہ و کان شہیداً قال مالک رحمہ اللہ و نفک السنۃ فیمین
قتل فی المعمرک فلم یدرک حتی مات و اما من حمل منهم فعدائنا ما شاء اللہ بعد ذلک فابہ
یغسل و یصنی علیہ کما فعل بعمر بن الخطاب و صنی الیہ عنہ و رواہ مالک فی الموطا باسناد
صحیح عن ابن عباس ان النبی ﷺ قد قال ان اللہ یتدبر فی باربعۃ النین من ھن السماء جبریل
و میکائیل و ثانی من اهل الارض ابی بکر و عمر و واہ الطبرانی

ترمذی

نے ہمارے طرف کوئی ایسا جہد متہ نہیں کیا جس سے ہم خلافت کے باپ میں کوئی دلیس نے اپنے گمراہ ایفائی
تجزیہ نہ کرنے کی طرف سے مقرر کیا جس کو کبریا اللہ تعالیٰ نے پہلے وہ فقیہ ہم پر بنانے کے ارادہ سے نہ کیا
سید محمد سے بچے اللہ کی رحمت محمد پر وہ فقیہ بنانے کے ارادہ بھی اپنے اپنی طرف سے نہ تھے۔ سب یہاں قبل کہ ان کے راست
پان (۱) اور (۲) میں محدثان کے سے روایت ہے کہ میں ان لوگوں میں ہوں جنہوں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو قتل کیا
اور انکی پرہیز اور زندہ کوئی نماز ان پر پڑھی تھی اور وہ شہید تھے (شہداء اللہ میں اختہ) اب سے بھٹکتے ہیں کہ ان پر ہفتے سے

نہ زبانی ہی سے کہتے ہیں صرف وہ (کی) الزام مالک کہتے ہیں (۲) طریقہ ان شہیدوں میں یہ ہے جو معمر کے قتال میں شہید ہو گئے۔
 جانیں اور وہ ہیں جنہوں نے عمر کو معمر کے سے زندہ اٹھا ہے جو انہیں پھر یہودی کہہ کر جانیں تو ان کو غسل دیا جائے نماز پڑھی جائے۔
 بعد کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے کیا گیا۔ (۳) خبر بنی اسط میں اور ابو نعیم علیہ السلام میں اس میں بھی رضی اللہ عنہ سے روایت
 آتی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے چار شخصوں سے بڑی راہی رو آؤ آمان دونوں میں سے ہیں جریر بن
 علقمہ بن ابی اسد اور ابی اسد بن ابی اسد میں سے ہیں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما (۴)

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ ایک فرماتے ہیں کہ کچھ اہل علم سے تو اتر آیا بات چکی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ شہید کو غسل نہیں دینا چاہیے نہ ان
 پر نہ زچہ نہ ضروری ہے بلکہ جن پکڑوں میں شہید ہوئے ہیں انہیں پکڑوں میں دفن کرنا چاہئے میں کہتوں کہ صحیح حدیث سے
 ثابت ہو چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شہداء کو غسل دیا اور نہ نکلن اور نماز بھی نہیں پڑھی مگر سلف کا اس امر میں اختلاف
 ہے کہ حضور یا عمر رضی اللہ عنہ نے جنگ اعداء کے شہیدوں پر نماز پڑھی یا نہیں۔

ابن فرما تے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان پر نماز نہیں پڑھی بلکہ صرف وہ وغیرہ کرتے دفن کر دی اور انہیں
 پکڑوں میں دفن کیا جو پہنے ہوئے تھے اور بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ان پر نماز پڑھی اس وجہ
 سے کہ بعض حضرات شہیدوں پر نماز پڑھنے سے قبل ہو گئے جیسا کہ بخاری و مسلم کی روایت سے ثابت ہوتا ہے۔

ترجمہ احادیث

۱۔ موطا امام مالک ۳۷۸، مصنف ابن ابی شیبہ ۲۰۸/۲

۲۔ مشکوٰۃ المصابیح ۵۶۰/۲، جامع الترمذی ۲۰۹/۲

متن

وابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی ذر عن رسول اللہ ﷺ قال ان لكل نبی وزیرین وزیرانی
 و صاحبای ابو بکر و عمر عن علی و الزبیر معاً ان المسیح ﷺ قال خیر امتی بعد ابو بکر و عمر
 و راہبائین عاشر عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال ابو بکر و عمر خیر الایام
 و الاخیر و خیر اہل السموات و خیر اہل الارضین الا النبیین و المؤمنین رواہ العاکم فی
 المستدرک و ابن عدی فی الکامل عن معاذ بن جبل ان رسول اللہ ﷺ قال رايت انی
 وضعت فی کفۃ و امتی فی کفۃ فعد لہا ثم وضع ابو بکر فی کفۃ و امتی فی کفۃ فعد لہا ثم وضع

عمر لی کفہ وامنی ہی کفہ بعد لہا ثم وضع عثمان فی کفہ وامنی فی کفہ بعد لہا ثم رفع علیہا ان
رواہ الصدوق عن الحسن الثالث عن رسول اللہ قال ابو بکر منی و امانہ و ابو بکر احی فی الدنیا
ترجمہ

ان میں فرما دے، روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری گالے لپے دو اور ہوتے ہیں میرے دو
میرا دوسرا صاحب ابوبکر و عمر ہیں۔ (۱) ان میں کہ حضرت علیؑ کو کفہ میں رکھ دے، روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا میری است
کے لئے ان میں سے کسی میرے پیچھے ہو کر اور عمر ہیں۔ (۲)

و کہتے ہیں کہ میں اور ابن سہل کمال میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا نبیوں اور پیغمبروں کے علاوہ حضرت ابو بکر اور عمر تمام آسمان والوں اور زمین والوں سے بہتر ہیں اور سب پیغمبروں اور
پیامبروں سے بہتر (۳)

طبرانی میں سعد ابن جبیل سے روایت ہے کہ (۴) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھ کر
فرار دیکھا ایک چدر میں اور دوسرے چدر میں میری تمام امت رکھی گئی سو میں نے دونوں سے برابر پائے پھر ابو بکر ایک چدر
میں اور میری ساری امت ایک چدر میں رکھی گئی اور دونوں برابر سے پھر میرا ایک چدر میں اور میری ساری امت دوسرے چدر
میں رکھی گئی تو وہ بھی برابر تھے پھر عثمان اور میری امت تو نے گئے اور وہ بھی برابر تھے پھر قنزلہ و عثمانی گئی۔ (۵) ابھی میں
حضرت ، شکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر مجھ سے ہیں اور میں ابو بکر سے اور وہ ابو
خیرت میں میرے بھائی

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔

۱۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے رات میں نہ سو
خواب ہوئی بدشاہت کی تصویر کشی ہوئی ، و حضرت کا انتہا زمان حضرت ابو بکر و عمر کی زندگی تک کا ہے اور ان کے بعد بدشاہت
کی تصویر کشی ہو جائے گی اور تجو افتاف اور بے انتظامی نے جگہ لے لی اور چاروں صحابہ کے بعد انھیں بدشاہت ہوئی۔ جس
سے انہیں کورخ و صدمے پہنچے ہوئے جیسا کہ حدیث میں آچکا ہے کہ فرمایا نے سے یہ تعبیر سمجھنا اس وجہ سے کہ انہیں
میں تو انہیں نہایت کیا جاتا ہے ان چیزوں میں جو ان میں ایک دوسرے سے فریب ہیں کہ جب انہیں میں باری بوب نے تو
ان کے پاس میں تھے انے کچھ معنی نہیں ہیں اٹھ جائیں اور دور نہ کیا آہیں میں تو نہ کسی چہ فریب است و نہ بے خط و بارہ

الطہارت و دیگر غیبت ہونے پر انہوں نے بھی فتوہ دیا کہ رسول اللہ ﷺ کے موافق نہیں آیا۔

تحتی سے تعلیمی سے

جانتا چاہیے کہ تفسیر کے اسوال اور فتوے اور خبر کے تفسیر میں جو حضور اکرم ﷺ کی نہ لیں اس میں سے تھا اور آپ کے بعد جو جو واقعے پیش ہوئے ان میں اصل قصہ اور اس کی بحث ہے مختصر یہ ہے کہ جو انم بیان کرتے ہیں صحیح بخاری میں نہ آتا ہے نہ ایک سے مراد ہے کہ ایک دن حضرت عمرؓ نے مجھے دیا اس کے کہ پاس بیٹھ تھا کہ ان کا کاغذ پر نہ نہ آیا اور کہنے لگا کہ میں بن مفلح، عبد الرحمن بن عوف، زبیر بن عوام اور سعد بن وقاص اور واہد بن یوسف ہیں اور اندرون کی اجازت ملے گی میں آپ نے فرمایا انکس آنے دو میں وہ صاحبان اندرون تشریف لے گئے تو میں نے دیر بعد پھر پرفہ آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ تشریف لائے ہیں فرمایا کہ ابلیس بھی نے دے جب وہ اندرون تشریف لائے تو حضرت عباسؓ فرماتے تھے کہ یا امیر المؤمنین مجھ میں اور ان میں فیصلہ کیجیے یہ مجھ سے اس مال میں جھگڑتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ نے اسوال فی تفسیر میں سے ہے رسول پر فرمایا تھا اس پر حضرت علیؓ کو معاملہ ہونے لگی کچھ فرمایا یہ ہیں تمہ کو دلوں میں آئیں میں خوب تپتا ہوں۔

5

حتى مضى ليله فلما ان رلى عمر بن الخطاب عمل فيها بمثل ما عملا حتى مضى ليله ثم الطعها مروان ثم صارت لعمر بن عبدالعزيز قال عمر يعنى ابن عبد العزيز هرايت امرا معه رسول الله ﷺ فاطمة ليس لي بحق و انى اشهدكم انى قد رددتها على ما كانت يعنى على عهد رسول الله ﷺ و ابى بكر و عمر و رواد ابو داود عن ابن عباس قال كنت آخر الناس عهدا بعمر فسمعت يقول: القول ما قلت، قلت و ما قلت؟ قال قلت: انى لا ولد له ولا ولد لهنا الاسناد صحيح على شرط الشيخين و لم يخبر به رواد الحاكم عن جابر بن عبد الله قال تو فى ابى و عليه دين فخرجت على غرمانه ان ياخذ و التمر بما عليه فابوا و لم يروا ان فيه و فاء اثبت النبى ﷺ فذكرت ذلك له فقال اذا جددته فوضعه فى المربة فاذت رسول الله ﷺ فجاء معه

47

یہاں تک کہ وفات کر گئے پھر جبہ عم بن الخطاب تغلیف جے تو انہوں نے بھی اپنے اداوں پر وہاں جیسا مل گیا۔

شاورہ سے اس بات پر کہ احدؑ نے علیؑ ابی ذرؑ اور الفضلؑ کو دس سو و ستمائے عجمہ و ستمائے
لبن اوستمائے عجمہ و ستمائے لبن فوافیت مع رسول اللہ ﷺ المغرب فذكرت ذلك له
فضحك فقال امت ابنا بکر و عمر فاحبر هذا فقالا لقد علمنا اذ صنع رسول اللہ ﷺ ما صنع
ان سبكون ذلك رداء البخاری عن ابی حنیفہ قال کنت اری ان علیا الفضل الناس بعد
رسول اللہ ﷺ فذكر الحديث قلت لا والله يا امیر المؤمنین انی لم اکن اری ان احد ا من
السلسلین الفضل منکم بعد رسول اللہ ﷺ قال الا احبرک با فضل الناس کان بعد رسول
اللہ ﷺ ابی بکر قلت بلی قال عمر رواد احمد

ترجمہ

ابو بکر و عمرؓ بھی تھے بجز آپؐ کے مجاہدان کے جو میر پر بیٹھ گئے اور اہل بیت کے واسطے دعائی پڑھائی: آپؐ قرظوں اور پانی
اور اگر اسے نہیں چمکی جس کا میر سے وہ پڑھتا تھا میں نے سب کو ادا کر دیا کسی کو ان میں سے نہ پھونکا اور جمعہ و سبت (دوسرے
ساتھ جمعہ صبح کو کہتے ہیں صبح چھ گھنٹہ کو دعائی پڑھاتا ہے) ابھی میریں پائی میں موت و سبت تو گواہ (دعائی مجاہدان کے) چھ میں
(دعائی مجاہدان) کے پاس شکرے میں میر میں مغرب کے وقت حضرت سے ملا اور اس پر کثرت کا ذکر کیا آپؐ بیٹھے گئے۔ اور فرمایا پانی اور بکر
اور میر کو اس بات کی خبر دے میں ان کے پاس آیا انہوں نے فرمایا ہم تو یہی حق سے ہونے لگے کہ رسول خدا ﷺ نے جو یہ
دعائی ہے تو اس میں برکت ضرور ہوگی۔

امام احمدؒ جو حنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت علیؑ کے فضل اور اس نے اپنے کو معتقد
تھا اس نے بعد پوری حدیث بیان کی حنفیہ کہتے ہیں میں نے حضرت علیؑ سے کہا اب امیر المؤمنین خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ
کے بعد آپؐ سے فضل سلسلوں میں کسی کو نہیں دیتے حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے بھی رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر
رضی اللہ عنہ کے بعد میری شخص کے خبروں میں نے کہا نبیؐ نے فرمایا وہ میر رضی اللہ عنہ ہیں۔

بقیہ تحریرات

پھر اس شخص کے ملائی حضرت ابو بکرؓ اپنی طاقت میں کرتے رہے اور اسے میرا حق تھا اس وقت ابو بکرؓ پر جہ سے
ہوئے کہ انہوں نے اس میں خلل کی گواہی نہ تھی کہ خدا نے آپؐ کو امت پر چھوڑا کہ حضرت ابو بکرؓ اس کا جس میں باقی نہیں کاربہ اور
راست پہنچنے کے تابع تھے پھر ان کی اہلالت نے بعد میں حضرت ابو بکرؓ اور رسول خدا کا فیض مقرر ہوا اور ان کی کو دو سال تک اپنی

نارست میں رکھ چکے جس طرح رسول خدا ﷺ اور حضرت ابو بکر کرتے تھے یہ میاں اور خدا خوب ہاں تھا ہے کہ میں ان میں صادق اور نیکو کا دار اور راست اور حق کا بیج ہوں پھر دوسرے کے بعد تم دونوں میرے پاس آئے اور تم دونوں کا ایک یہ دعویٰ تھا کہ میں نے تم سے کہہ تھا کہ بغیر خدا ﷺ کے فرمایا ہم میراث نہیں چھوڑتے جو جو تم چھوڑتے ہیں صحت ہے اس وقت میرے ذہن میں یہ آیا کہ ان مال کو تمہارے پیروں کو میں نے کہا کہ تم ان مال کو بچے پاس رکھنا چاہتے ہو تو اس شرط پر میں تم کو دیتا ہوں کہ جس طرح رسول خدا ﷺ اور ابو بکر و میں نے ان میں میں سے تم بھی ویسا ہی کرو ورنہ مجھ سے اس باب میں بات نہ کرنا کہ جسے کہنا ہے اس میں سونپ دیا اور پھر وہاں سے منظور ہے چنانچہ میں نے تمہارے پیروں کو دیا۔ یہ تمہارے بچے ہو۔ (باقی آئندہ)

مثنیٰ

عن عطاء بن یسار ان رسول الله ﷺ ارسل الي عمر بن الخطاب يعطاه فريده عمر فقال رسول الله ﷺ ددته فقال يا رسول الله اليس قد اخبرنا ان حيرالا حدما ان لا ياخذ من احد شيئا فقال له رسول الله ﷺ ذلك عن المسئلة فام ما كان من غير مسئلة فاما هو رزق يرزقه الله تعالى فقال عمر بن الخطاب اما الذي نفسي بيده لا اسال احد شيئا ولا يا بني نسيء من غير مسئلة الا اخذته رواه مالك في الموطا عن عبد الله بن عمر رضى الله عنه ن السبي ﷺ خرج ذات يوم فدخل المسجد و ابو بكر و عمر اوجدهما عن يمينه والاخر عن شماله وهو اخذ يابدهما وقال هكذا نبعث يوم القيمة رواه الترمذی وقال هذا حديث غريب

ترجمہ

موطاء میں عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے عمر بن الخطاب کو کوئی عہد بھیجا عمر رضی اللہ عنہ سے اسے واپس کر دیا حضرت ﷺ نے فرمایا تم نے اسے کیوں واپس کیا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا اے رسول خدا کیا آپ نے نہیں فرمایا کہ ہمیں ست ہفتہ ہے جو کسی سے دھوکہ نہ لے حضرت ﷺ نے ان سے کہا کہ ان کا مطلب یہ ہے کہ کسی سے نہ کہہ کر تمہارے لئے اور جو شخص بن جائے وہ تو روزق ہے اللہ تعالیٰ تمہارا جاتا ہے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھ میں میری جان ہے میں اب کسی سے نہ کہوں گا اور جو بن جائے میرے پاس وہیگا اس لئے اذکار (۱)

ترمذی میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دن نکل کر مسجد میں شریف اسے اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ ایک صاحب آپ کے درمیان اور دوسرے صاحب ہائیں تھے وہ حضرت ﷺ ان دونوں کے ساتھ بکرتے

ہو۔ تھے۔ چھوڑنا یا ہم قیامت سے ان قوموں سے یوں ہی اٹھائے جائیں گے۔ (۲) یہ حدیث غریب
بتقریب: تراشیت

کہ ان کے برخلاف عزم کروں پس اس خدا کی قسم جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں میں قیامت تک اس کے
خلاف قسم نہ کروں گا۔ اے انہی کا ہم سے عاجز ہو اور قرآن سے نہیں ہو سکتا تو اسے پھیر دو اور میرے سپرد کر دو وہی طرح جب
حکومت غمخیزانہ حضرت ابوبکر صدیق سے میراث کچھ کرنا لڑک باٹا تو بھی آپ نے یہ جواب فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا کہ تم حاشا انہی کسی مال کے وارث نہیں اور نہ کوئی عمارت ہے جو ہم چھوڑ جائیں، وہ صدق اور واقف ہے۔ پھر
یہ حدیث بخاری و مسلم و سنن اربعہ میں کئی طرح مروی ہے۔ معنی سب کے ایک ہیں الفاظ میں تقویت ہے۔

(صحیح البخاری، الفرغی، باب قوله لا نورث "صحیح مسلم" الجہاد" حکم الفی: ۹۰/۲)

تخریج ابویوسف

۱. مؤخر امام مالک ۳۴۷ مشکوٰۃ المصابیح ۹۰/۲

۲. جامع الرمذی ۲۰۸/۲

متن

عن ابی قتادہ قال خرجنا مع النبی ﷺ عام حنین فلما التقينا كانت للمسلمین حولة
فرايت رجلا من المشركين قد علا رجلا من المسلمين فضربه من ورائه على حبل عاتقه
بالسيف فقطعت الفرع واقبل على فضمني ضمة وجدت منها ریح الموت ثم ادرکه الحوت
فاز سلسني فمخضت عمرو من الخطاب فقلت ما بال الناس قال امر الله عز وجل ثم رجعوا و اجلس
النبي ﷺ فقال من قتل قبلا له عليه بيعة فله سلبه فقلت من يشهد لي ثم جلست قال قال
النبي ﷺ مثله فقممت من يشهد لي ثم جلست ثم قال النبي ﷺ مثله ثم قممت فقال مالک
يا ابتاداة فاخبرته فقال رجل صدق و سلبه عندی فارضه منی فقال ابو بکر لا هال الله اذالا بعدد
الي اسد من اسد الله يقاتل عن الله ورسوله

ترجمہ

بخاری و مسلم میں ابوقرہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ خندق میں نکلے تو جب ہم

کافروں سے ملے تو مسلمانوں میں لڑ بڑا جی مشرکوں میں سے ایسے تھیں جو میں نے دیکھا کہ وہ مسلمانوں میں سے ایک عرصہ میں
مجبور ہوا سو میں نے ایسے چپکے سے آکر ان کے ہونڈے اور نازوں کے تلخ میں عوار مار دی اور ان کی زور و کثرت ذالی ہو کر وہ
جہاں کی طرف یہ میں نے ان سے موت کی لڑائی جتن کرنے کے قریب پہنچا دیا اور میرا اور مجھے مجبوزوں۔ پھر میں نے حضرت عمر
بن الخطابؓ کو کہہ کر ان کے ساتھ لوگوں کو بلایا اور انہوں نے جواب دیا خدا کا پیوستی عزم ہے ہر مسلمان واپس آنے اور نبی ﷺ سے
فرمایا ابوہریرہؓ کسی کو مارا نہ گیا۔ اس کا اسباب سے کا ٹر جب قتل کرنے پر اس کا کافی ہوا تو نبیؐ نے چہلے میں کہا اس
مشرک کے قتل پر میرے لیے کون کواہی دیکھا۔ پھر میں پہنچا پھر انھوں نے وہی فرمایا کہ جو کسی قتل کرنے کا اس کا سامان
دار ہے اسے کو صلیج۔ میں نے پھر اپنی بی بی کو کہہ کر کہ وہ ان کو دیکھا پھر میں پہنچا پھر انھوں نے وہی فرمایا کہ جو کسی قتل کرنے کا سامان
دار ہے اسے کو صلیج۔ حضرت نے فرمایا اب اٹھا دو تھکے کہ وہ انہوں میں سے آپ کو مارے تھے۔ نبیؐ فرمایا اس میں ایک ٹھنکی ہوا تھا یہ
جی کہتا ہے کہ کافر کا اسباب میرے پاس ہے آپ وہ مسلمان مجھے صوف کرادیں۔ ابوہریرہؓ اٹھے کہ نہیں ایسا نہ ہو کہ رسول
اللہ ﷺ بھی اس جہاد کا دعوہ نہ کرنے کے لئے شہداء میں سے ایک شہداء اور رسول کی طرف سے ہے۔ (۱)

تَرْجَمَاتُ وَطَنِيَّاتٍ

اسی خواہ میں مسلمانوں کو تھوڑی سی خدمت، واقعہ بنی تھی اور رسول اللہ ﷺ شخص نہیں خود موجود تھے۔ آپ ان کی سفید ٹیچر پر سوار تھے اور حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب اور عقیل بن ابی ریحہؓ ان کی ٹیچر کی جگہ پر سوار تھے۔ اور آپ کو سکہ پہننے سے روکتے تھے مگر حضور اکرم ﷺ کی ٹیچر حضرت آپ کو وعدہ کرنے میں ابھرتی اور ہر چیز کو کرتی تھی اور آپ ملک اور دوسرے تھے اور اٹھا دینا میں یہ افعال بطور ذرا زبان مبارک پر آتے تھے۔ انہی کا نائب ابن عباسؓ بن عبدالمطلب تھے۔

تخریبِ احد و یث

١ : معجم الحارثي ٦١٩:٢

10

فبعثنيك سنيه فقال النبي ﷺ صدق فدعطاء فاعطاه فانعت به مخرفا في بني
سلسة فانه لا اول مال تافئنه في الاسلام رواه البخاري و مسنده عن عبد الله بن حنطب ان رسول
الله ﷺ راي ابا بكر و عمر فقال هذان السبع و البصر رواه الترمذي و مسنده عن ابي سعيد
الخدري رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ هاعن بني الاوله و زيار من اهل السماء و

ورسوں میں اہل الارض فاما وزہر ہی من اہل السماء فجبرئیل و میکائیل و انا و ربی امی من اہل الارض فابو بکر و عمرو رواہ الترمذی عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال بطلع علیکم رجل من اہل الجنة فاطلع ابو بکر ثم قال بطلع علیکم رجل من اہل الجنة فاطلع

ترجمہ

اور اس کا اباب حقیر راویوں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ابو بکر نے جی کہا سو دو سالن اس سے راہ چنانچہ اس نے مجھے سدہ پہن میں سے سے نکال کر نبی صوفیہ کے قید میں ایک باغ فریہ سو دو پہنا مال تھا جو میں نے اسلام میں جمع کیا ترمذی میں عبد اللہ بن خطاب سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ابو بکر و عمر کو کچھ کر لیا یہ دونوں سحر شہنائی اور چنائی کے ہیں مال ترمذی میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کے لیے آسمان و اوس لائی خوشیوں میں سے دو وزیر ہوتے ہیں اور زمین والوں میں سے بھی دو وزیر ہوتے ہیں جو آسمان والوں میں سے ہر سے دو وزیر جبرئیل اور میکائیل ہیں اور زمین والوں میں سے ہر سے دو وزیر ابو بکر و عمر ہیں۔

ترمذی میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم ہر ایک شخص جنسیوں میں سے آتا ہے و ستا سنا اور کرتا ہے چھ فرقہ جنتیوں میں ایک اور شخص تبار سے پاس آتا ہے اسے اس سے۔

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ آسمان کے فرشتوں میں سے دو وزیر ہیں کہ اس کی حالت کو اس میں اہمیت دہارتے ہیں اور وہ زمین میں وزیر ہیں جن کی کس پاس یا دوس میں سے کہ اس کی خدمت اور شہرت کا لہجہ سوت میں کرتے ہیں اور جب اسے کوئی امر پیش آتا ہے تو ان سے مشورہ کرتا ہے جیسا کہ بادشاہ کو جب کوئی اہم اور مشکل امر پیش آتا ہے کہ تو وزیروں کے مشورہ اور تدبیروں سے عمل ہوتا ہے ہر سے آسمانی دو وزیر جبرئیل اور میکائیل ہیں ان میں اس بات پر دلیل ظاہر ہے کہ حضور اکرم ﷺ جبرائیل اور میکائیل سے بہتر اور افضل ہیں اور رسول خدا کا یہ فرمان کہ زمین والوں میں میرے دو وزیر ابو بکر و عمر ہیں۔ اس پر دلیل ہے کہ یہ دونوں صاحب قلم و صاحب قلم ہیں اور نبی صوفیہ سے افضل ہیں اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر و عمر سے افضل ہیں کیونکہ کلام عرب میں و انما مطلق جمع کے لیے آتا ہے لیکن غلطی نہ تیب کلام حکیم میں ضرور ہوا کرتی ہے۔ کیونکہ اس کے لیے ایک اور تفسیر ہے۔

تحریر احادیث

عمر رواہ الترمذی وقال هذا حديث غريب عن عائشة زوج النبي ﷺ قالت يا
 ابي رسول الله ﷺ لي حجرة هي ليلة صاحبة اذ قلت يا رسول الله هل يكون لاحد من
 الحسان عدد نجوم السماء قال نعم عمر قلت فاني حسنت ابي بكر قال انما جميع حسنات
 عمر كحسنة واحدة من حسنات ابي بكر رواه ابو الحسن روى عن معوية العنبري عن ابي
 هريرة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول بينما انا قائم وابنتي علي فليب عليا
 دلوا فترعت منها عشاء الله ثم اخذها من ابي فحافه فترع بها ذنوبا او ذنوبين وفي نزعه ضعف
 والله يغفر له ثم استحالت غربا فاخذها من الخطاب فتم اوعقها من الناس يترع نزع عمر من
 الخطاب حتى صرب الناس

ترجمہ

مر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ابو احمین رزی بن معاویہ رضی اللہ عنہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے
 ہیں وہ فرماتی ہیں ایک چاندنی رات میں رسول اللہ ﷺ کا سر میری گود میں تھا، میں نے رسول خدا ﷺ سے
 کہا اے رسول خدا کیا کسی نیکیاں تاروں کے شمار سے زیادہ ہوگی، آپ نے فرمایا ہاں مگر کیا اس قدر ہیں پھر میں نے کہا
 ابو بکر کی نیکیاں کتنی گھنسیں فرمادیں مگر کیا ان کی نیکیاں ابو بکر کی ایک نیکی کے مقابلہ میں ہیں۔ (۲)

بخاری مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو قربانے سے انکار میں نے خو
 اب میں اپنے آپ کو ایک بے مذہب کے کوئی پراکھا کہا اس پر وہ دل پرانے سو میں نے اسی کو کہیں میں سے جتنا اللہ نے چاہا
 بیٹھا پھر اس اول کو ابو بکر بن ابی قحافہ نے لے کر اس کوئیں میں سے ایک دوڑال کیجئے مگر ابو بکر کے کہنے میں ایک سستی او
 ر مختلف معنوں سے تھا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی سستی بخشدی پھر وہ دوڑال ایک بلا جہت بن گیا اور مر بن الخطاب نے اسے لے کر
 کھینچا میں نے لوگوں میں سے کسی کو نہیں جواں نہیں دیکھا کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ کا سوا دل بھیجے حتیٰ کہ لوگوں نے

تحقیقات و تصدیقات

(۲) مثنیٰ ابو بکر کی نیکیاں ان کی نیکیاں سے کہیں زیادہ ہیں اور اگر فرض کیا جائے کہ حضرت عمر کی نیکیاں حضرت ابو بکر سے

சென்னை, 15.05.2019

زیر دو میں شب ابھی ابھی فجر کی غنیمت ثابت ہے۔ لیکن قوتِ مسلمات کی وجہ سے زار و سارے حضرت، ہونے سے۔ اب یہ کہہ دینے چاہئے
 خلاص اور شہر و مہجرت کے جیسا کہ دور مری حدیث میں آیا ہے کہ ابھی فجر کی غنیمت، تم پر سرکشتہ زار و سارے ہونے سے۔ ابھی یہ کہہ دینے چاہئے
 اس پیڑی میں جو ہے ہے جو ان کے اس میں اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے۔ یہ چنانچہ جس حدیث کو مہجرت کے ساتھ امام غزالی نے لکھی ہے۔

سنگریجھاویٹ

١٠ حزامه القرمذي ٢١٠

٥٦٠ : منبکوة المصنف

12

بعض وفي رواية عن ابن عمر قال سمعنا ابن الخطاب من يدعي بكر فاستقى
فاستحالت عرباً فلم يؤمنوا غيرهم من الناس بغري فريته حتى روى الناس وصر به اعظم رواة
البخاري ومسلم عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه في مشاورة النبي ﷺ مع أبي بكر و
عمر في ما روي عن رسول الله ﷺ ما تقولون في هؤلاء ان مثل هؤلاء كمثل اخوة
لهم كانوا من قبلهم قال نوح رب لا تذر على الارض من الكافرين ذبلاً قال موسى رب انص
علي اسألهم واشدد علي قلوبهم وقال ابراهيم فمن تعني فانه عبي ومن عصاني فانك غفور
رحيم وقال عيسى ان تعذبهم فانه عبدك وان تعف عنهم فانه عبدك انت العزيز الحكيم رواه
الحاكم وصححه وفي رواية عن العجاج السلمي

—

[illegible]

جو شخص میری نافرمانی کرے گا تو تجھے اور میری بیٹی سے۔ اور میری بیٹی کے حق میں میں نہا کر اترتا ہوں۔ انہیں خطاب کر رہا ہوں۔
 بدلتے ہیں اور اترتے انہیں صوف کرے تو تو کہہ چلتا والا ہے (۶) اور انہیں روایت میں کہاں تک کہ جس

تحریر و احادیث

- ۱) صحیح البخاری ۵۲۹/۱، صحیح مسلم ۵۶۲۰، صحیح البخاری ۱۰۲۵۹/۲، تاریخ الخلفاء، ۱۰۱
- ۲) مسند ک حاکم ۲۱۲

تحقیقات و تعلیقات

عصمتِ نبیہ میں انہوں نے اپنے لیے کیا جو پائی کے کردہ ہوئی ہے قاضی کہتے ہیں شاید کہوں میں سے خبر ہے
 کیونکہ وہاں ہے ان چیزوں کا جتنے سبب سے انہوں نے زکوٰۃ اور امور معاش تمام کو ہونے لگے ہیں اور پائی کہیں ان حرف اشارہ ہے کہ
 یہ ایمان رسول اللہ ﷺ سے حضرت ابو بکر کو پہنچا لیکن ان سے حضرت عمرؓ کو اور حضرت ابو بکرؓ کا یہ قول یہ وہاں کہیں ان کی
 نقل سے نہ وقت کی طرف اشارہ ہے کہ یہ امرات کے ہاتھ میں برس یا درہم سے لے لیا۔ پھر ان کی طرف منتقل ہو گا اور حضرت عمرؓ
 کی خدمت سے نہ وہاں ہوئی چنانچہ یہی برس اور تین مہینے رہی کہ حضرت ابو بکر کا ضعف ان کی طرف اشارہ ہے کہ ان کے ایام
 نبوت میں اختلاف اور اضطراب اور وہاں اشارہ کا یا اس کی طرف اشارہ ہے کہ وہ متواتر ہوں گے اور ان کی مہارات
 کرینگے۔ اور ان کی سیاست پابست حضرت عمرؓ سے نہ ہوئی چنانچہ اس پر رسول اللہ ﷺ کا یہ قول "واللہ بفقرہ صفتہ"
 سے اشارہ کرتا ہے اور یہ جملہ "یہ حضرت عمرؓ سے ہے" کو حضرت عمرؓ نے اس وقت فرمایا کہ ان کی معیت اور مقربوں
 معلوم ہوئے اور حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں اس قول کا جملہ بن جانا اس طرف اشارہ ہے کہ ان کے یہ جملہ وقت میں رہنے کی
 تعلیم اور سلام کا بول بانا ہوگا (باقی: آئندہ)

مقدم

ان رسول اللہ ﷺ فقال من رأيت ذكرا ابكر وعمره سوء يريد هدم الاسلام عمن
 ساله من ابي حفصه قال دخلت على ابي جعفر يعني محمد بن الباقر فقال اللهم اني اتو لا ابنا بكر
 وعمر اللهم انك انك في نفسي غير ذلك فلا تاتني شفاعه محمد ﷺ يوم القيمة قال سالم
 راد قال ذلك من اجله عمن ابي عبد الله جعفر بن الصادق عن ابيه ان رجلا جاء الى ابيه روى
 العبد بن علي بن الحسين فقال اخبرني عن ابي بكر وعمر فقال عن الصادق قال ونسبته
 الصادق قال لله نكلك امك قد ساء الصديق رسول الله ﷺ والمجاهرون والا اصاب

ومن لم يستمه صديقاً فلا صدق الله قوله في الدنيا والاخرة اذهب فاحب ابا بكر وعلموا
تدبره

روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمانے میں دیکھیں کہ ابو بکر و عمر و ابراہیم سے ملنے یا دیکر تابتے ہو۔ ۱۰۰ م م
۱۱۰۰ء کے لاکھ ۱۱۰۰۰۰ کے نام میں ابی بکر سے کہیں کہ میں ابو بکر سے ملنے یا دیکر تابتے ہو۔ ۱۰۰ م م
۱۱۰۰ء کے لاکھ ۱۱۰۰۰۰ کے نام میں ابی بکر سے کہیں کہ میں ابو بکر سے ملنے یا دیکر تابتے ہو۔ ۱۰۰ م م

دارقطنی میں جو عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابی بکر سے ملنے یا دیکر تابتے ہو۔ ۱۰۰ م م
۱۱۰۰ء کے لاکھ ۱۱۰۰۰۰ کے نام میں ابی بکر سے کہیں کہ میں ابو بکر سے ملنے یا دیکر تابتے ہو۔ ۱۰۰ م م
۱۱۰۰ء کے لاکھ ۱۱۰۰۰۰ کے نام میں ابی بکر سے کہیں کہ میں ابو بکر سے ملنے یا دیکر تابتے ہو۔ ۱۰۰ م م

توفیقات و تعلیقات

بقیہ آنحضرت

اور میں نے کہنے میں قوت کا ہونا اس طرف اشارہ ہے کہ وہ قرآنی دین میں ابی بکر سے ملنے یا دیکر تابتے ہو۔ ۱۰۰ م م
۱۱۰۰ء کے لاکھ ۱۱۰۰۰۰ کے نام میں ابی بکر سے کہیں کہ میں ابو بکر سے ملنے یا دیکر تابتے ہو۔ ۱۰۰ م م
۱۱۰۰ء کے لاکھ ۱۱۰۰۰۰ کے نام میں ابی بکر سے کہیں کہ میں ابو بکر سے ملنے یا دیکر تابتے ہو۔ ۱۰۰ م م

میں

الدارقطنی باسناد صحیح عن ابن عمر بن مالک عن النبی ﷺ قال قال حب ابی بکر و

عمر ایمان و بعضہما اتفاق رواہ ابن عدی عن جابر ان انسی رضی اللہ عنہ قال خُب ابی بکر و عمر من الایمان و بعضہما کفر رواہ ابن عساکر عن بسطام بن اسلم قال قال رسول اللہ ﷺ لا بی بکر و عمر لا ینام علیکما احد بعدی رواہ ابن سعد عن عمر و بن العاص قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ان الی امی لیسوا بالیاء النما ولی اللہ و صالح المؤمنین و لکن لہم رحم الیہا ببلائہا رواہ البخاری و مسلم وروی جمہور العلماء ان صالح المؤمنین ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما عن ابی ہریرۃ

ترجمہ

ابن عدی انس سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ابو بکر و عمر کی دینی ایمان کی حاکمیت ہے اور ان دونوں کی دشمنی عناق کی دلیل ہے۔ ابن عساکر جو بر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ابو بکر و عمر کی محبت ایمان ہے اور ان کی دشمنی کفر کے قریب ہے۔ ابن سعد بسطام بن اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو بکر و عمر سے فرمایا میرے بعد تم پر کوئی حکومت نہ کرے گا۔

بخاری مسلم میں عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آلہ ابوقلاں میرے بار آور دوست نہیں ہیں البتہ میرا دوست اللہ اور نیک بخت مسلمان ہیں لیکن میرا ان سے کچھ تو میں اس سے کہتا ہوں چاہت ہوں اس کی ترقی کے ساتھ یعنی افس قرابت کے ساتھ صلہ رکھ کر رہوں۔ اور میرا خدا کے آل ہیں۔ یہ نیک بخت مسلمانوں سے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما مراد ہیں۔

تحقیقات و تعلیقات

(۱) علامہ نے لکھا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ان لہاں کا مصرعہ یا مریا تھا مگر راوی نے ظاہر اور روایت کے وقت اس کا صریح نہ ذکر کرنے سے خوف کیا اور اصول کے نسخوں میں الفاظ الی کے بعد سفیدی چھوئی ہوئی دیکھی اور تاہم لکھا نہیں دیکھا اور ان لہاں سے مراد ابوبکر ہے اور بعضوں نے کہا ابو سفیان یا تھمہ ابن العاص اور ظاہر یہ کہ یہ فیصلی العوس ہے یعنی وہی سے مراد ابوالکاف قریش یا بنی ہاشم ہیں چنانچہ حضرت ﷺ کا اور آپ کا یہ قول اس آیت کے موافق ہے ان اولیاء اللہ استحقون۔ اس آیت میں بہت سے فرائد بیان ہوئے ہیں اولیاء دین سے نفرت اور زحہ۔ حضور اکرم ﷺ اور ان کے پاس دین کی تسبیح اور کسی کسی وقت آپ کا شوق و پیش اور بھوک سے امتحان کرنا بعض اس کی توجہ میں آتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ حال فیصلی از قوت بلا تھا اور نفوس بڑو کے بعد یہ حال نہ رہا مگر یہ خیال باطل ہے کیونکہ اس حدیث کے راوی ابو ہریرہ ہیں اور یہ بات

پہلے گئے اور آپ پر سے پہنے ماں باپ کو قرآن کرنے گئے (یعنی کتب تھے میرے۔۔۔ باپ آپ پر پڑا ہوا اور آپ پر پڑا ہوا۔۔۔) پھر آپ نے گئے اور ایک ٹھکانہ پر پہنچ کر بیٹھ دیے۔

(بقیہ از شدت)

کہ رسول اللہ ﷺ بھی راحت اور بھی تعریف میں گزار رہے تھے، مگر یہ بھی فرج کی رحمت پر تھے اور بھی کس فرج کے علم فرماتے تھے یہ کہ کجا ہر وقت سے برہان صحیح ثابت ہوا ہے کہ وہاں خدا تعالیٰ نے اپنے سے تشریف لے گئے اور وہاں کی روٹی سے بھی یہ نہ ہوئے۔

متن

ثم انطلق الى بخلة فجاء بقوله فوضع فقال النبي ﷺ افلا تنفيت لنا من رطبه فقال يا رسول الله اني اردت ان تختار واذا قال تخبر وامن رطبه وبسره فاكمل او ضربوا من ذلك الماء فقال النبي ﷺ هذا الذي نفس بيده من العيم الذي تكون عنه يوم القيمة ظل بارد وحب حبيب وماء بارد فانطلق ابو الهيثم الحديث رواه الترمذي والمعنى لمسلم عن ابي عصب قال خرج رسول الله ﷺ ليلاً فمر بى فدعاني فخرجت اليه ثم مر بى بكر فدعاه فخرج اليه ثم مر بعمر فدعاه فخرج اليه فانطلق حتى دخل حائطاً لبعض الانصار فقال لصاحب الحائط اضعمد سراً فجاء بعذقه فوضعه فاكمل رسول الله ﷺ واصحابه ثم دعاهم باردا فشرب فقال لصائل عن هذا النعيم يوم

ترجمہ

اور آپ مجبوروں کے دشمنوں کے پاس چڑھ کر گھومنے کے لئے آئے اور نبی ﷺ کے پاس رکاوٹ پڑی تو نبی ﷺ نے اسے فرمایا: تمہارے لیے رطب (خرما) (جس کی بیجیں نہیں مانتے انہوں نے عرض کیا: اے رسول خدا ﷺ میں نے چاہا کہ آپ ان کے رطب اور سر میں سے پوند کر لیں۔ سو سب نے مجبور ہو کر کھائیں اور یہ وہاں پہنچا دیا گئے تھے یہاں پہنچا رسول خدا ﷺ نے اس ذات کی قسم جس سے تم میری جان بچاؤ۔ یہاں نعمتوں میں سے ہے جس کا کامت متعدد دن تم سے سوال ہوگا۔ ایک ٹھکانہ اس لیے دوسرے کی اور یہ گھبراہٹ میں تھکے ہوئے تھے۔ اہم۔۔۔ میرے اپنی مسند میں اور بیٹی نے شعب بن جابر سے یہ عصب۔۔۔ روایت کی ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ میرے نکلے اور مجھ پر ہمارے بچے مجھے دبا دیا آپ

کے ساتھ ہو کر چھ ماہ تک صومالیہ پر حملہ کر رہے تھے اور انہیں بھی پانی اور روکھی آپ کے علاوہ دوسرے پھر آپ کا مذہب عربی انتہائی ہی ہوا۔
 انہیں بھی دایہ دیکھی آپ نے سر ہونے پھر رسول خدا ﷺ سے یہاں تک کہ کسی اندھاری نے ہٹائیں تب تک رہے پھر
 برقع والے سے فرمایا میں کچھ میں کھڑا وہ ایک خوش کجھروں کا لے آیا اور آپ نے سے رکھ دیا تو آپ نے اور آپ نے یہاں
 سے مل کر رکھ دیا جس کے بعد غنڈہ پانی کا لگا پھر پانی پل کر فرمایا تو اسے قیامت کے دن اس نعمت کا سوال ہوگا۔

تحقیقات و تصدیقات

اس کے بعد تہذیب کی روایت میں اعلیٰ بیان اور ہے کہ پھر ابوالمہشم نے آپ نے اور آپ کے یاروں نے اسے کھڑا
 کیا اور نے کاروان دیا تو یہی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ ۱۰۰ سالہ نوروز کا دن تھا پھر انہوں نے کرنی کا پتہ دیا اور انہوں نے اس پر
 کر اسے پھر آپ نے اور آپ کے صحابہ نے کھانہ فرمایا اس کے بعد ابوالمہشم سے فرمایا تمہارے پاس کوئی خادم ہے نہیں
 نے عرض کیا کہ آپ نے فرمایا کہ جب ہمارے پاس قیدی تھے تو تمہارے پاس آ کر حضور اکرم ﷺ کے پاس دو
 قیدی تھے ان کے ساتھ کوئی تیسرا نہ تھا۔ ابوالمہشم نے آپ کے حسب الامر ثواب خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ ان
 دونوں میں سے ایک پسند کر لو اور ابوالمہشم نے آپ کی پسند کر لیجئے یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا جس سے مشورہ لیا ہوا
 ہے وہ امن ہے اور ایک غلام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تم اس کو لے لو اور وہ ترجیح ہے کہ میں نے اسے تہذیب پرست دیکھا
 ہے اور تم اس کے ساتھ حسن معاشرت کرنا یعنی آرام اور راحت سے رکھنا ابوالمہشم اپنی اہلیہ کے پاس آئے اور رسول اللہ ﷺ
 نے اس قول مبارک کی خبر دی اس کی ایسے نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی وصیت پوری نہ کر سکتے ہو غرات آزاد کرو اور ابوالمہشم
 نے اس وقت آزاد کر دیا۔

نوٹ: یہ خط ملائی نے چھ ۱۶۷۵ء فرمایا ہے کہ ظاہر یہ تھا کہ یہ مرتبہ حضرت ابوالمہشم اور ایک مرتبہ حضرت
 ابو یوسف انصاری کے ساتھ پیش آیا۔

تحریر صحیح احمد دین

۱۱ مس امرعدی ۶۲/۲

متن

القيمة قال فاخذ عمر العذق فطرب به الارض حتى تاشرب البسر قبل رسول الله ﷺ
 ثم قال يا رسول الله انا لمسؤلون عن هذا يوم القيمة قال نعم الامن ثلث خرقه لف بها الرجل
 عورته او كسرة سد بها جوعته او جحر يتدخل فيه من الحور والقور واه احمد والبيهقي في شعب

أبو عبدالله ذي النورين عثمان بن عفان

الأموي القرشي رضي الله عنه

عن ابن النعمان عن عائشة صدقة زوج النبي ﷺ قالت كان رسول الله ﷺ مصطحفا
في بيته كاشفا عن فخذه أو ما فيه فاستاذن أبو بكر فذن له وهو على ذلك الحال فحدثته استاذن
عمر فاذن له وهو كذلك فحدثته استاذن عثمان فجلس رسول الله ﷺ وسوى ثيابه فلما
سرح قالت عائشة دخل أبو بكر فلم يهتئش له ولم تاله ثم دخل عمر فلم يهتئش له ولم تاله ثم دخل
عثمان فجلس وسوى ثيابه فقال إلا استحي من رجل نمتحي به الملائكة رواه البخاري و
مسلم وفي رواية أن عثمان رحل حين رآه حشيت أن اذنت له على ذلك الحال أن لا يبلغ النبي
في حاجته رواه مسلم (٢) عن أبي عيسى طلعه من عبد الله فلن

20

ابو عبد اللہ وداؤد النور بن حضرت عثمان بن عفان الاموی القریشی رضی اللہ عنہ کے منقوب

[illegible]

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ روای کہتے ہیں کہ ان میں عثمان رضی اللہ عنہ کی طاہر افضلیات ہے کیونکہ حیا، ممانعت کی عمدہ صورتوں میں سے اچھے صفت ہے اور حضرت عثمان کے لیے ثابت ہوئی اس حدیث میں حضرت عثمان کی توقیر، تکریم، تکریم کے ذریعہ سے بیان ہوئی ہے لیکن اس سے تنفیذ کی افضلیات میں تاخیر کی نہیں آتا اور ان کی طرف آپ کی بے قیاسی مہربانیوں کی یہ کہ جب محبت سرچشمہ کمال کو پہنچتی ہو تو ہمارے ہمارے تکلف الگو جاتا ہے اور بات اصل میں یہ ہے کہ جس میں بوعرفات غائب ہوئی ہے حضور اکرم ﷺ کی رسالت فرماتے تھے یہی حضرت عثمان میں صفت ہے۔ وہ لب قمی اس وجہ سے ان کا عاقل رکھتے تھے اور ان صاحبوں سے ہے تکلفی تھی اس لیے وہ ہمیشہ بے تکلفی رکھتے تھے اور ان کے دامن میں ہوا میں حضرت عثمان سے یہ کی تم انہیں آئندہ کے سطحوں میں بیان کر چکے۔

تحریک احادیث

۱) صحیح البخاری ۵۴۲۱۲، مسند احمد بن حنبل ۱۱۷۱۰، روای ابن حنبل و ابن عساکر و کذا فی کتب

العمانی ۳۵/۱۲

۲) صحیح المسلمہ ۲۷۷۱۰

مترن

قال رسول الله ﷺ لكل سي رقيق ورقيقى يعسى في الجنة عثمان ووا احمد والرمذى هذا حديث عريب وليس اسناد بالثوى وهو منقطع وروى ابن حجة المقرئ عن ابى هريرة باسناد حسن صحيح عن عبد الله بن عمر ان رسول الله ﷺ قال يعسى يوم يدر فقال ابن عثمان انطلق في حاجة الله وحاجة رسوله واني اناج له فضرب رسول الله ﷺ بسهم ولم يضرب لاحد غاب غير ه ورواه ابو داود عن ابي امامة بن سهل بن حبيب ان عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اشرف يوم الدار فقال اسندكم بالله اتعلمون ان رسول الله ﷺ قال لا يجل ذم امرء الا من نلت ذمى بعد حصان او كفر بعد الاسلام

ترجمہ

حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر رقیق ہے اور ہر رقیق یعنی ذلت میں عثمان ہے۔ یہ شریعتی کہتے ہیں یہ حدیث عریب ہے اس کی اسناد بھی ہے اور اس میں بھی ہے اور ان وجہ سے اس حدیث کو ابو ہریرہ صحیح اور حسن

اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

ابو داؤد و ترمذی نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جبرائیلؑ کو کھڑے ہو کر فرمایا کہ: "یا رسول اللہ! اور ان کے رسول کے ساتھ یعنی اللہ و رسول کی مدد میں مجھے جس قوم میں ان کی طرف سے بدعت نہ رہے ہوں پھر وہاں اللہ ﷻ نے رفعتے بعد ان کا بعد لگا دو اور ان کے سوا کسی اور غائب کے لئے حصہ مقرر نہیں کیا۔ ترمذی اور ابن ماجہ اور سنی وغیرہ میں ابو امامہ بن کھیل بن حنیف سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان نے راکہ کے دن (راکہ سے مراد وہ صبح جس میں عثمان صبح سے ہوئے تھے اور جس میں وہ قہر ہوئے) تاجدان میں سے سر نکال کر فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دلاتا ہوں کہ تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سوائے تمہیں باقوس کے کسی آدمی کا خون حلال نہیں ہے۔ بچاؤ کے بعد کوئی شخص زندہ نہ کرے۔ ع اسلام کے بعد کوئی کافر بچاؤ نہ۔

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ "فی ہذین" مبتدا اور خبر کے درمیان جملہ مقررہ ہے صلی اللہ علیہ وسلم ہے یا کسی اور راوی کا ہے کہ قرینہ سے کچھ کچھ کہ بیان کیا پھر رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمایا اس کے سنی نہیں ہے کہ بجز حضرت عثمانؓ کے آپ کا اور کوئی رفیق نہ ہو جیسا کہ ابن مسعود سے وارد ہوا ہے کہ ہر نبی کے لیے اس کے اصحاب میں سے ایک مخصوص ہے اور مخصوص اصحاب میں سے ابو بکر و عمرؓ ہیں ہاں اس سے یہ بات ضرور معلوم ہوئی ہے کہ ہر نبی کے لیے ایک رفیق تھا اور رسول اللہ ﷺ کے لیے رفیق تھے اور اس حدیث کی غرابت اس کی صحت کو سنانی نہیں ہے اس لیے کہ یہاں کہ اس کی اسناد قوی نہیں ہے جس کا مضمول یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے لیکن فضائل کے باب میں قوی ہے اور اس حدیث کی دور روایت مؤید ہے جو ابن مساکر نے ابو ہریرہؓ سے مروی روایت کی نقل نہیں غلیل فی اسد وان غلیل عثمانؓ ابن عفانؓ برنیہا کا امت میں ایکہ رفیق ہوتا ہے میرے رفیق جنت میں عثمانؓ ہیں (خطیب نے متفقین ابن مساکر نے حلو بن حیدرؒ سے نقل کیا ہے)

تخریج احادیث

۱۔ کنز العمال: ۲۸۲/۱۹

۲۔ جامع الترمذی: ۲۱۰/۲

عثمان

او قتل نفسا بغير حق فقتل به هو الله ما زلت في جاهلية ولا اسلام ولا ابدت
منذ ابعت رسول الله ﷺ ولا قتل النفس التي حرم الله لهم لقتلو نبي رواه الترمذی وابن

ہیں صلب مانی، لہذا یہ تم سے کہی کہ ان شربت میں سے پانی نہ پیا، فقالوا اللہم نعم فیما لیس بکلمہ باللہ والا سلام هل تعلمون ان المسجد ضاق فادھ فقال رسول اللہ ﷺ یستترى سقعة ان فلان یسربها فی المسجد حبیہ نہ میںا فی الجنة فاشتریہا من صلب مانی
و انہ الیوم تمسعو لی ان اصلى فیہا رکعتین فقالوا انلہم نعم قال انشدکم باللہ والاسلام هل
تعلمون انی جہرت جہش

ترجمہ

راہیت ہے کہ میں حضرت عثمانؓ کے ساتھ تھیں اور اس وقت وہ ان لوگوں پر چڑھتے جنہوں نے ان کے گھر پر حجرہ
والا تہ۔ سو حضرت عثمانؓ نے ان سے فرمایا میں تم سے علیؓ خدا اور اس پر چڑھتا ہوں کہ یہ تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ
میں میں تشریف لائے اور مدینہ میں بچہ بیٹا دیکھا کہ اس کو ان کے گھر میں پانی کا کنواں نہ تھا۔ سو حضرت علیؓ نے فرمایا وہ لوگوں میں
ہے کہ یہ درود کو خرید کر اپنے اہل مسلمانوں کے اول کے ساتھ لائے۔ (یعنی اپنی ملکیت سے نکال کر مسلمانوں پر وقف کر
ائے) اور یہ خرید کر اپنی اولیٰ اولیٰ کو بخش دے۔ یہ تمام جوئی شایع ہے کہ خریدنے والے کو خوشی میں دینے والے کو خوشی
کونے کو اپنے ذاتی حق سے خرید اور تم آج تک اس خبر میں پانی پینے سے منع کرتے ہو حتیٰ کہ اس کا شور مچاتی بیٹا ہوں
لوگوں نے کہہ دیں یہ اللہ کو شہید کرتے ہیں کہ تم نے اس میں کیا بخریوں نے فرمایا میں تم سے اللہ اور اسلام کو اور اللہ کو پوچھتا
ہوں یا تم کہنے والے کہ اس کو شہید کرنا اور اس کو خریدنا اور اس پر وقف کرنا اور اس کو خریدنا اور اس کو خریدنا اور اس کو خریدنا
خریدنا اور اس سے خریدنا اور اس سے خریدنا اور اس سے خریدنا اور اس سے خریدنا اور اس سے خریدنا اور اس سے خریدنا اور اس سے خریدنا
کو خریدنا اور اس سے خریدنا اور اس سے خریدنا اور اس سے خریدنا اور اس سے خریدنا اور اس سے خریدنا اور اس سے خریدنا اور اس سے خریدنا
ہوئے اور اس سے خریدنا اور اس سے خریدنا اور اس سے خریدنا اور اس سے خریدنا اور اس سے خریدنا اور اس سے خریدنا اور اس سے خریدنا اور اس سے خریدنا
میں کہہ دیں یہ اللہ کو شہید کرتے ہیں کہ تم نے اس میں کیا بخریوں نے فرمایا میں تم سے اللہ اور اسلام کو اور اللہ کو پوچھتا

لغة قیامات و تعلیمات

یعنی اس کو وقف کرنا اور اپنے اہل مسلمانوں کے برابر کرنے اور اپنے ملک سے نکال دینا اور اپنے
دین میں نے اپنے انھیں نہ کرنا اس میں وقف کیا ہے اور اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ وقف کی
ہوئی چیز وقف کرنے والے کے ملک سے نکال جاتی ہے۔ (۲) آئی نمایاں سے اللہ کی ایک جماعت ہوا ہے کہ مسجد کے قریب
رہتی تھی ان کی ملک ہے یہ ایک انجلی تھی اور وہ مسجد میں انجلی کی حالت تو مسجد فرمائی اور وسیع ہو پائے ہیں ایک انجلی

اکرم اللہ وجہہ نے صحابہ کرام کو غیب دہی اور فرما دیا کہ کوئی ایسا ہے کہ اس زمین کو خرید کر مسجد میں ملا دے چنانچہ حضرت عثمان نے بیس اور بیس ہزار درہم میں اس زمین خرید لی واداد الدار قطنی اور بخاری شریف کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسجد حضور اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں بنائی گئی تھی جس کی چھت کھجوروں کی ٹہنیوں سے بنی ہوئی تھی اور ستون کھجور کی ٹکڑی کے تھے حضرت ابو بکرؓ نے قواسمے ویسا ہی رکھے دیا اور حضرت عمرؓ نے اس میں زبیدی کی یعنی چوبی ستون نصب کئے پھر حضرت عثمان نے اس میں بہت کچھ اضافہ کیا اور اس کی دیوار پتھروں کی پیشانی اور سال کی چھت ڈالوائی۔

تحریر: احمد دہیشت

۱) کنز العمال ۶۷/۱۲

۲) کنز العمال ۱۱/۳

متن

العمرہ من مالی قالوا اللهم نعم قال انشدکم باللہ والا سلام هل تعلمون ان رسول اللہ ﷺ کان علمی ثبیر مکة ومعہ ابوبکر وعمر وانا فاحترک الجبل حتی تساقطت حجارته بالحضيض فركضه برجله قال اسکر ثبیر فانما علیک نسی و صدیق و شهید ان قالوا اللهم نعم قال اللہ اکبر شهد الی رب الکعبة انی شهید ثلثا رواہ الترمذی و التسانی و الدار قطنی باسبیل صحیحہ عن مسروق بن کعب قال سمعت من رسول اللہ ﷺ و ذکر الفتن فقر بها فمر رجل مشفق فی ثوب فبقام هذا یومئذ علی الہدی لقمعت الیہ فاذا هو عثمان بن عفان فاقبلت علیہ بوجه لفلقت هذا قال نعم رواہ الترمذی و ابن ماجہ و قال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح

ترجمہ

کہ شامے نظر عمرہ (یعنی لشکر تہجد) کا سامان درست کیا اپنے ذاتی مالی سے حاضرین کو لے خداوند اجر و ثواب کرتے ہیں کہ عثمان نے حج کیا پھر عثمان نے کہا میں تم سے اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ تم کو یہ جاننے ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک پیارے (جس کا نام پھر تھا) شریف رکھتے تھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر و عمر اور میں بھی تھا پس وہ پہاڑ خوشی کے مارے پہنچے کہا یہاں تک کہ اس کے کئی جگر بھی نیچے گر پڑے سو پھر حضرت ﷺ نے اپنے پاؤں سے پہاڑ کو ٹھکراتے فرمایا اسے پھر ٹھیکر یا ٹھیکر پڑی اور صبرین اور اوشیدین (۱) سامعین نے کہا خداوند اجر و ثواب میں کہ عثمان حج کہتے ہیں حضر سے عثمان نے فرمایا اللہ اکبر انہوں نے عثمان کی کہہ کے رب کی قسم میں شہید ہوں یہ کل زمین با فرمایا (۲)

مترجم

بیر رومۃ فہ النجۃ فعفرہا عثمان وقال من جہز حیث العصرۃ فہ الحیۃ فجہزہ عثمان
عن اسی سہلۃ فانی قال لی عثمان یوم المذار ان رسول اللہ ﷺ قد عہد الی عہدہا فانا صابر
علیہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح عن عثمان بن عبد اللہ بن مویہ قال جاء
رجل من اهل مصر وحج البيت فرأى يوماً جلوساً فقال من هؤلاء؟ فقالوا هؤلاء عربش فان
فمن السبع فيهم فانا عبد الله بن عمر قال يا ابن عمر اني ساندك عن ابي فحدثني هاهنا تعلم
ان عثمان فريوم احد قال نعم قال هل تعلم انه نعيب عن بدر ولم يشهد قال نعم فان تعلم انه
نعيب عن بعة الرضوان رثمو يشهد قال نعم قال الله اكبر قال ابن عمر

ترجمہ

کہو نے اس نے بے منت ہے سو اہل بیت میں سے اس کو لے کر اور فرما چڑھو گے ان کے لئے اس وقت
نہیں ان کے بے منت ہے سو عثمان نے اس کو سنا دیا۔ ان ترمذی میں ابو سلمہ سے روایت سے کہ نبی سے
عثمان نے جس وقت وہ اپنے گھر میں گھرے ہوئے تھے فرما کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک عہد کیا ہے اور میں اس پر
صابر ہوں۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے (۲)

مذار میں اہل بنی مہرہ بنی مہرب سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے ایک شخص کو نہ عہد کیا کہ وہ
مذکر نہ مکث نہ آیا۔ ایک تو مکث نہ ہو کہ مکث نہ ہو چھ یہ کہی کہ مکث نہ ہو کہ مکث نہ ہو چھ یہ کہی کہ مکث نہ ہو
میں شیخ اور بڑے لوگوں نے ان کو لے کر جواب دیا کہ مہرہ بنی مہرب میں ان مصری نے کہا۔ ان مہرب میں تم نے ایک بات کہنے
الایوں ان کا جواب مجھ سے دو۔ کیا تم نے یہ کہہ کر عثمان احمد کے ان کفر کے مقابلہ سے بھانے ان مہرب میں کہاں پھر اس
شخص نے کہا کیا تم نے یہ کہہ کر جنگ بدر میں بھی نہ کیا تھے اور وہاں موجود تھے۔ اب وہاں پھر اس نے کہا کیا تم نے یہ
کہہ کر وہ بیت رضوان سے نہ کیا تھے وہاں بھی موجود تھے ان مہرب میں ان شخص نے خوش ہو کر اللہ اکبر کا نعرہ مارا۔
ان مہرب نے فرمایا۔

تحقیقات و تحقیقات

۴۔ حاکم میں ان مہرب سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا اے اہل بیت اور اہل بیت کے لئے عہد کیا ہے کہ تم نے عہد کیا ہے

روز سے تھکا اور روزِ وحش کی حالت میں ٹھہر بیٹے۔

۴۔ چونکہ مشرق لوگ ہی باعث نقل و انعام امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہونے تھے انہی وجہ سے مصری و قبطی ان سے بڑی تھی شریعہ اہل حق و انصاف کا ہی بڑا ماننے والے کہ انہیں نے اچھی طرح میں بنی قری کی کراؤ اللہ تعالیٰ ہر وہ نہ کہ وہ افسوس اچھی جاہلیت کرے کہ وہ اسباب بدیہ کی خدات میں گمراہ کیاں نہ کہ اس میں زب الوہا میں۔

الحمد لله رب العالمين

١٠ صحیح البخاری ۲۳۷/۱

٢. حوامع البرقندي، ٢١٢/٢، مصطبح: زنجاري، ٢٩٥/١.

10

تعالى ابن لك اهاقر اذ يوم احد فا شهد ان الله عفا عنه وغفر له واما نفيه عن بدر فانه كانت نخبة رقية بنت رسول الله ﷺ وكانت مريضة فقال له رسول الله ﷺ ان لك اجر رجل ممن شهد بدرًا وسهمه واما نفيه عن بيعة الرضوان فلو كان احد اعز بطن مكة من عثمان لبعثه مكانه فبعث رسول الله ﷺ عثمان و كانت بيعة الرضوان بعد ما ذهب عثمان ثلثي مكة فقال رسول الله ﷺ بيعة الرضوان هذه بيد عثمان فضرب بها على يده فقال هذه لعثمان فقال له ابن عمر اذهب بها الآن معك رواه البخاري عن ابي سهل مولى عثمان قال جعل النبي ﷺ يسمي اليه عثمان ولون

xv

آئیں آگھ سے یہ حقیقت دل بیان کر دے کہ ان کا اہل خانہ نے ان کو عیسائیت کو اپنا دین بنایا ہے۔

اپنے انہیں جو توحید اللہ اور شہادۃ اللہ کے لیے تھے، انہیں اپنے ساتھ لے کر نکلتے تھے۔ انہیں اپنے ساتھ لے کر نکلتے تھے۔ انہیں اپنے ساتھ لے کر نکلتے تھے۔

مہاجرین و انصار کے ساتھ تھے۔ انہیں اپنے ساتھ لے کر نکلتے تھے۔ انہیں اپنے ساتھ لے کر نکلتے تھے۔ انہیں اپنے ساتھ لے کر نکلتے تھے۔

تقریباً ۱۰۰۰

۱۔ یہ بات معلوم ہے کہ جو بزرگوار صحابہ کرامؓ تھے، انہیں اپنے ساتھ لے کر نکلتے تھے۔ انہیں اپنے ساتھ لے کر نکلتے تھے۔ انہیں اپنے ساتھ لے کر نکلتے تھے۔

تقریباً ۱۰۰۰

صحیح البخاری ۵۲۲۲، جامع الترمذی ۲۰۱۲

میں

عثمان بن عفانؓ کا یہ واقعہ تھا کہ وہ اپنے ساتھ لے کر نکلتے تھے۔ انہیں اپنے ساتھ لے کر نکلتے تھے۔ انہیں اپنے ساتھ لے کر نکلتے تھے۔

قرآن

مختصر ہو گیا تھا۔ وہ سب لوگوں کا واقعہ اور اس نے عثمان سے کہا یہ لوگ آپ کی طرف سے ہو کر نہ لائیں انہوں نے فرمایا نہیں یہاں رسول خدا نے یہ امر کا کچھ سے جھگڑا یہ لوگوں میں اس پر اپنے آپ کو بھیج دینے والے ہیں۔ ان لوگوں سے روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان کے حجر میں سے وقت کے لئے کہ عثمان نے پھر اذکار کیا تھا انہوں نے ایویر کو کہہ دیا حضرت عثمان سے کہ اس کے لئے ہوا ہے۔ چلتے تھے آپ نے ایویر کو کہہ لئے کی اجازت دینی اور یہ لوگ نماز کے لئے نماز میں آئے۔ یہ بعد کی کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو لڑنے کے لئے کہا کہ تم میرے پیچھے بہت سے فتوے اور اختلافوں میں بھٹو۔ یہ رسول خدا ﷺ نے اول اختلاف اور پھر فقہ کا ذکر کیا ساتوں میں سے ایک کہنے والے نے کہا ہے رسول خدا ان دنوں وقت ہو۔ یہ ہے کون شخص جو کچھ اپنی ہم اس وقت کسی کی صحبت کر رہا ہے اس نے اس کے لئے کہا ہے رسول خدا ﷺ آپ ہمیں کیا غصہ فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا تم کو امیر اور اس کے بارے میں مجھ کو بہت اہم ہے۔ اور رسول خدا ﷺ امیر سے حضرت عثمان کی طرف اشارہ کرتے تھے (یہ دونوں حدیثیں بخاری نے روایت کی ہیں مسند امام احمد میں حضرت عثمان سے روایت ہے کہ یہ کئی جگہ لکھتے ہیں یہ وہاں میں سے چھ برس میں نے آپ کی وفات کے وقت

تحقیقات و تعلیقات

بقیہ اثر شدہ

کہ ہر دست کا مذہب ہونا ان کے لیے ختم ہو گیا تھا اور ان کو ہر دست کا مذہب ہونا یا نہی ہے جیسا کہ حضرت علی کا ہونا ہے کہ ان کو حضور اکرم ﷺ نے اپنی وصیت کی تحریر کی کے لیے جیسا کہ تھا لیکن حضرت علی و مال غنیمت میں سے جیسا کہ معلوم نہیں ہوتا ہے جیسا کہ حضور اکرم ﷺ کا ان کے لیے امر مقرر کرنا معلوم نہیں ہوتا کیا ان کا جیسا کہ یا نہیں یا نہیں انہیں امر و نہی و قیام و عین اور ان میں یہ نہ ہو کہ جس میں حضور اکرم ﷺ نے ان کی تحریر کی اور جیسا کہ وہی ہے یہ جیسا کہ وہی ہے نہی و قیام کا یہ نہ ہو کہ جس میں انتقال ہوا آپ فراموشی میں تشریف لے گئے تھے۔ اور یہ کہ ان کے لئے علامت تھی حضور اکرم ﷺ نے حضرت عثمان سے کہا کہ آپ نے ایک نئی ان کے کان میں دی پھر وہی نئی امر و نہی حضرت رقیہ کے وفات کے بعد ان کی امر و نہی کہتے ہیں پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے کوئی اور بیوی ہوتی تو میں ان سے نکاح نہ کر دیتا اور یہی امر و نہی ان میں سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "ان اللہ او عسی الی ان الزوج کسری عسی سانی عسانی من عسانی اخر حرجه الطریق امی" یعنی اللہ کوئی نے کھڑی کے ذریعہ بتایا کہ اپنی دونوں بیویوں میں رقیہ اور عکرمہ عثمان بن عفان سے کان انہوں نے کہا وہ اور بیوی راستیں مہجی دہلے دہلے روایت میں۔ (بقیہ آمد)

مجھ سے دو کلمہ قبول پڑتے جس نے اپنے پیچھا پڑنے اور اس نے تیرا کیا (یعنی نہ ہوا) اور وہی کلمہ اس کے لیے

تَخْلُقُكَ وَالْعَلَمِينَ

التفسير

محقق اچانک ٹھٹھانے لگا۔ ان کے ٹھٹھانے کے برابر دلی عزت والا نہیں بلکہ یہاں تک کہ بعض صاحبان اپنی زبان سے تو کہتے تھے کہ یہ لادختر یہ یہاں کیا کہتا ہے۔ دوسرا مذہب میری قوم میں سے کہ میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو میری مذہب کے نام پر اٹھتے ہوئے اپنے ہواور میں ابھرنے والے ہیں۔ اچانک اپنی زبان میں کہنے لگا (۱) بھائی کہہ کر میری طرف سے کہ حضور اکرم ﷺ کی طرف سے کہ حضور اکرم ﷺ اور میں کو حضور اکرم ﷺ سے تعریف کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ میں جس مذہب کے علمائے عرب کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ اپنے آپ کو ان کا اور میں نے ان کو اپنا استقبال کیا اور وہ اس پر اپنے آپ کو آئے کہ میں نے پہلے۔ اور اپنی ہوا میں نے یہ کہ ان سے کوئی تعریف نہ کرتے۔ آپ کو نہایت جب کے خلاف کر رہی ہے اور اتنی ہی کہ وہ نہ ہو وہی کہ وہ حضرت علیؑ نے جواب دیا کہ میں ان کو میں حضور اکرم ﷺ کے خلاف کرتے ہیں۔

١٠

حجاة رواه احمد بن حنبل عن حماد بن مولى عثمان بن عفان رضى الله عنه اخبره انه رأى عثمان بن عفان دعا اباءه فافترغ على كفيه ثلث مرار فغسلهما ثم ادخل بيته في الاناء فغصص واستنثر ثم غسل وجهه ثلاثا ويديه ثلث المرات فغسل ثلث مرات مسح برأسه ثم غسل رجليه ثلث مرار الى ذلكم حين ثم قال قال رسول الله ﷺ من نوى قضاء حرجي وعشوائي هدايته صلى ركعتين لا يحدث فيهما نفسه غفر له ما تقدمه من ذنبه قال ابن تيمية ولكن عروة يحدث عن حماد بن عثمان نوى قضاء عثمان قال لأحد نكح حديثه لولا أية ما حذو تكبيرة سمعت النبي ﷺ يقول لا يقضوا رجلا فيحسن وضوءه ويصلي الصلوة الا غفر له ما بينه وبين الصلوة حتى يصلها

— 4 —

[illegible]

نیز حضرت فہما حوث الہجرین وصحب رسول اللہ ﷺ ورايت عذبه وقد اكر الساس في شان الوليد قال ادركت رسول الله ﷺ

ترجمہ

مرد کہتے ہیں وایت جسے عثمان فرماتے تھے یعنی: "ان الذین یکنعون" (۱) ہمارے میں، مرد و عورت۔ یہ روایت ہے کہ عید اللہ بن عدی بن خیار نے عراق کو اس بات کی خبر دی کہ مسور بن مخر اور عبد الرحمن بن اسود بن عبد یغوث نے عید اللہ سے کہا کہ حضرت عثمان سے ان کے بھائی وید کی شان میں (۲) خیر اقامت حد کی بابت کی (۳) تجھے کام کرنے۔ کون چیز مانگے لوگوں نے تو اس کے حق میں بہت ہمو کہہ رہے عید اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان سے دعا کی کہ وہ اس کی پاس وقت و عمر نہ کی طرف نکلے میں نے کہا اے میرا مونس! مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے، اور بڑی حاجت عرض کرنی ہے اور درحقیقت آپ کی ہی خبر خیرانی ہے حضرت عثمان نے لہجہ مانگے تھے سے پناہ ہے، ہر کہتے ہیں میں نے کہا میں نے عرض کیا کہ حضرت عثمان نے اس فرمایا کہ میں اللہ کی تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عید اللہ کہتے ہیں میں نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ حضرت عثمان نے اسے حضرت عثمان کا قاصد مجھے بلائے آیا سو میں ان کے پاس گیا، پناہ مانگنے کی خبر خواہی کیا ہے بیان کر میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا اور ان پر کتاب اناری اور آپ ان میں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور رسول کو قبول کر لیا اور (مدینہ اور حبشہ) کی طرف دو جہز میں کیں اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہ کر ان کی خصات و رعایت دیکھیں حالاکہ لوگوں نے نبی و ولید کے حق میں بہت تجوہ ہے سو تمہیں اس پر مدعا کر کرنی چاہیے۔ (حضرت عثمان نے فرمایا تو نے رسول اللہ ﷺ کو پایا ہے۔

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ صحیح مسلم میں اپنی ساسان کہتے ہیں کہ جس وقت ولید حضرت عثمان کے پاس آیا میں بھی حاضر تھا اور اس نے خبر لی دو رکعت پڑھ کر کہا کہ میں اور زہدہ چاروں کا تو اس پر دو تیس سے توافقی دنی کاس نے شراب پی ہے حضرت عثمان نے فرمایا اے علی! انہوں میں پر مدعا قائم کر حضرت علی نے حضرت اسمن سے لہجہ مانگے اسمن فرما سے حد مارو تمہارے عید قائم کرنے سے انہار کیا جڑا آپ نے عبد اللہ بن جعفر سے فرمایا کہ تمہارے عید کا مدعا مانگنا اور اس کی حد حضرت علی جھنجھتے ہاتھ تھے حتیٰ کہ جب چالیس تک پہنچے تو حضرت علی نے فرمایا نہ جاؤ کیونکہ نبی کریم ﷺ اور ان کے بعد حضرت ابو بکر نے چالیس ہی کوڑے دے دیے ہیں اور حضرت علی نے اتنی قائم کئے اور یہ سب کے سب سنت ہیں۔

تخریج احادیث

میں اُس بن مائت سے روایت ہے کہ حذیفہ بن الیمان حضرت عثمان کے پاس آئے اور آپ شامیوں اور عراقیوں کے بے ارمینہ انہم کے شہروں میں سے مشہور شہر کے نام ہے اور آذربائیجان (معروف شہر کا نام ہے) کی زبانوں کے واسطے جو دکانستان درست کرتے تھے کہ حذیفہ کو لوگوں کے اختلاف قرأت قرآن نے خوف میں ڈالا اس وقت حذیفہ نے حضرت عثمان سے کہا اے امیر المؤمنین اس سے پہلے کہ یہ امت یہود و نصاریٰ جیسا قرآن میں اختلاف علی کرے کچھ تدارک کریں اور اختلاف سے بچا نہیں تب حضرت عثمان نے ام المؤمنین حضرت خولہ بنت اہلہ کو بیٹھایا کہ ہمیں اپنے صحیحے بھیج دو کہ ہم ان کی اور مصحفوں میں غلطی کر کے تمہارے پاس بھیج دیں گے۔ حضرت خولہ نے ان مصحفوں کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا پھر آپ نے ان پر نقشوں - زید بن ثابت - عمار بن عبد اللہ بن زید - سعید بن عامر - عبد الرحمن بن عمار بن عمار بن ہشام کو حکم فرمایا وہ ان سب کو ان کے صحیفوں کو اور مصحفوں میں نقل کر دیا (پھر جب زید بن ثابت اور قریشیوں میں اختلاف پڑا تو حضرت عثمان نے قرآن کی جماعت کو جوڑ دے غزوہ تبوک میں انھیں حصے صاف فرما دیا کہ جب تم میں اور زید بن ثابت میں قرآن کے

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ یہود و نصاریٰ کی طرح کہ جس طرح انہوں نے توریت و انجیل میں تغیر و تبدل اور کمی زیادتی کی ہے سہا اقرآن کریم میں بھی قسم کے عوارض لاحق ہوں۔ چنانچہ ان فقہ کے برپا ہونے سے پہلے کچھ تغیر کچھ حضرت حذیفہ کے اس کہنے پر حضرت عثمان نے لوگوں کو جمع کیا تو پچاس جزو اور اربع سو حصے پھر حضرت عثمان نے فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے لوگ آپس میں کہتے ہیں ہمارے قرآن کو اللہ نے کیا قرآن ہے بجز اور پرانہ وقت کثرت تک پہنچانے کا باعث ہے لوگوں نے کہا کہ آپ اس میں کیا حساب جانتے ہیں فرمایا میں یہ حساب جانتا ہوں کہ سب لوگوں کو ایک مصحف پر جمع کر دوں تاکہ آپس کا اختلاف مٹ جائے تو لوگوں نے کہا کہ یہ بات خوب ہے چنانچہ لوگوں نے آیت مصحف نج کرنے کا ارادہ کیا اور سترے ٹکڑوں میں اس بات کو شہرت دے دی کہ سب کو ایک مصحف پر جمع ہو جائیگا۔

متمن

فی شيء من القرآن فاكثروا بلسان قريش فانما نزل بلسانهم ففعلوا حتى اذا نسخوا النصخ في المصاحف رد عثمان النسخ الى حفصة وارسل الى كل افق بمصحف مما نسخوا وامرهم بما سواه من القرآن في كل صحيفة او مصحف ان يحرق قال ابن شهاب فاعبرني خارجة بن زيد بن ثابت قال ففقدت ايقن الاحزاب حين نسخوا المصحف قد كنت اسمع رسول الله ﷺ يقرأ بها فالتفتنا لها فوجدناها مع خزيمة بن ثابت

لا یبصرین مثلہ عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ انہ کان اذا وقف علی قبر نکی حسی
 یس لم یجئہ ففعل نہ تذکرہ انجندہ والنار فلا تمسکی و تمسکی من هذا فقال ان رسول اللہ ﷺ قال ان
 القبر اول منزل من منازل الاحرہ فمن نجا منہ فسا بعدہ یسر منہ وان لم یسج منہ فسا بعدہ اشد منہ
 قال وقال رسول اللہ ﷺ ما رأیت منظر اقسط الا القبر الفسطح رواہ الترمذی و اس مرحد وقال
 الترمذی هذا حدیث عرب عن سعد بن شمیر قال خطب احبہ لکرمین یعنی علی و اسی
 طالب یوم بعد ما قتل عثمان فقال بعد حمد اللہ و التسبیح علی رسولہ محمد ﷺ ابہا الناس
 تدرون ما مطنی و منکم و مثل عثمان کسئل ثلاثۃ النور کی فی اجمہ لور البص و لور " اسود و نور
 احمر و معینہ اسد " ان کان الاسد لا یقدر عنہم لا جنتہا عیمہ

ترجمہ

ان جہاد میں کسی کو تھکا دینے کے لئے ترمذی اور ابن ماجہ میں عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ وہ اس کی قبر پر گئے
 ہوتے تو کہتے تھے کہ آپ کی اڑھی تر ہو پانی کی گئی عثمان یا کہ جب آپ بہشت دوزخ کا دروازے پر تو نہیں داتے
 اور قبر کو کھد کر دیتے ہیں لہذا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے " آخرت کی منزلوں میں سے یہی منزل قبر ہے سو جس نے قبر
 سے نجات پائی تو ابھی اس کے بعد ہے وہ اس سے آسان ہے لہذا قبر پر سے بھاگنا اور انوار اس کے بعد ہے وہ اس سے
 بہت سخت ہے عثمان کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں کوئی ایسی دیکھنے کی جگہ بھی نہیں دیکھی جو قبر سے زائد ہوتی جگہ
 دیکھنے قبر پر سے زائد ہوتی جگہ ہے۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ع

ابو حمزہ علیہ السلام میں سعد بن شمیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان کے قتل کے بعد میرا فوٹو میں علی بن ابی طالب
 نے ایک ان خطبہ چڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں خدا ﷻ اور رسول اللہ ﷺ کے بعد فرمایا اے لوگوں! تم جانتے ہو کہ میری اور
 تمہارے اور حضرت عثمان کی مثل ان تین بیویوں کی مانند ہے جو اپنے بنگلے میں بیویوں ایک سفید خاتون اور ایک کالا بنگلے اور ایک
 سرخ اور ان میں ایک شہر سندھ، ایک شہر ان تینوں شہروں کے اجتمعا اور اتفاق سے ان پر قابو نہ پا سکتا۔

تحقیقات و تعلیقات

۳۔ حضرت علی کو بعد اللہ جب نے اپنی عظمت میں ان کے بعد جو یہ بھی پہنچاؤ اور اتفاق کی قسم یہ تین بیویوں میں نہایت

مذکورہ کے ساتھ یہ کہ لڑائی اور اپنے آپ کو ان میں سے کسی سے کریم و متعین کو ثابت نہ کرنا چاہیے۔ اس کے ساتھ کہ اگر کسی نے یہ کہ جب تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ زندہ رہے مجھ پر مہرج کی تقویت اور طبیعتی رہی نہ کرنا۔ اس کے قریب ہونے ہی سے اس نے آنکھ اور میں نہایت عاجز اور کمزور ہو گیا۔ حضرت عثمان پر جس قدر مجھ کو تھا وہ اب پانچ بار باقی ہے۔ اس میں کی طرح تمہارا دل بن گیا جس میں طرح و لون میں پکار پکار کر کہہ رہے کہ میں نے اپنے آپ کو اس روز شیعہ کا مذہب تسلیم کر لیا۔ وہ میں دونوں بیوں کا نواسہ تھا۔ اسی طرح میں نے اپنے آپ کو قرآن و احادیث اور اجماع کا جس روز سے امت سے شہانہ دینی اللہ عز و جل سے روئے اور میں بھی تمہیں چھوڑ کر دوسرے جہاں میں سفر کرنا شروع کیا۔

تحریک ان ویرٹ

۱: حبابہ بن الصنادید ۸۶/۲، و ابو نعیم فی الحلیۃ ۲/۱، کتاب الحجاج ۵

مستن

عليه و تحافهم فقال الاسد للنور الاسود و الاسود و الاسود لا يذل الناس علينا الا لنور و لا بيض فانه مشهور بالبياض فلو تركتموني اكله لتصفوا الا جمعة لنا و نبعث فيها فتدنا و فعل فاكله ثم لبث مدة و قال للنور الاحمر لا يذل الناس علينا الا لنور الاسود يسو الادب فان نوني ولو لك لا يمتنعان و لا يشبهان فان تركني اكله فتصفو الا جمعة لي و لك فاكله ثم لبث مدة و قال للنور الاحمر لي اكنك فقال قد عني اداد ثلثة اصوات قال ناد فصاح "الا اني اكلت يوم اكل لنور الابيض قالها لثلاثهم قال عني رضي الله عنه الا اني و هنت يوم قتل عثمان فيها ثلاثا و راد ابو نعيم في حلية عن عبد الله بن عباس قال رايت النبي ﷺ في المنام عني يردون و عليه عمامة من نور و يعمم بها و بيده قضيب

ترجمہ

ایک دن اس شیر نے کالے اور مائل میں سے کہا دیکھو بتا رہے ہیں ہونے کی بجز سفید غل کے رو کوئی انہیں کوئی نہیں دیکھتا ہے کیونکہ وہ سفیدی کے ساتھ مشہور ہے۔ اگر تم مجھے چھوڑ دو تو میں اسے کھا جاؤں پھر یہ بٹلے ہو رہے۔ پس اس نے بولنے کا اور خوب مزے سے اس میں کھینچ کر میں ان دونوں نے کہا حالے سو وہ اسے کھا گیا پھر ہندو راہم کر کے اس میں نے کہا یہ بتا رہے ہیں ہونے کی بجز کوئی کھانے کے اور کوئی نہیں دیکھتا کیونکہ وہ سفیدی کے ساتھ مشہور ہے۔ پس اس نے بولنے کا اور

کافان بدعت تو دل ران من به مملکت است

مکمل نقش تو بر آتش من ضرر است

چو کجای ز سر رفعت تصور من

بنور یاقوت قدرت ترا از این رفیع تر است

مثنوی

و انكرت غمسی و حياء و نری ثلبيعة فقلت الا استحي من الله ان يابع عروفا هو ارجو من
 رسول الله صلى الله عليه و آله الا استحي من رحل تسحي منه انما لا يكره ان لا استحي من الله ابايع و
 عسان فلي في الارض ثم بد من بعد فانصر في العلماء دفن رجع الناس بمسجون البعة فقلت اللهم
 اني مناصي من اخذ عني فم جاءت عزبة فابعت قال فقالوا امير السوم من فكنا سا صدى غلى
 زود اني النسيان عن محمد بن الحسين بن عيسى من ابي طالب و ربحا به رضى الله عني ان
 عيب فان يوه الحبل لعن الله قننه عنس لعينهم الله في السعيد و لجل عد من غلب بلعد ان غنسه
 نلن فلتة عثمان فرجع بيده حتى ييسا وجهه فقال انا العن قننه عنس لعينهم الله في السعيد

ترجمہ

امیر میں نے اپنے قتل کو برا بھلا کہا اور جب دُکھ بھرت بھرت کرتے تھے کسی نے حالتِ بے ہوشی میں کہا کہ
 کئی قومیں موت پسندتے ہیں (اس نے یہ گھٹائی کہا تو وہ بڑا برا شخص تھا) میں نے کہا کہ میں نے اس
 کو دیکھا ہے یہی کہتی ہے کہ ان لوگوں میں اس نے اپنے گھٹے کو کرتے ہیں اور کہتی ہیں کہ میں نے اس کو
 سے بھرتے ہیں اور ان لوگوں میں اس نے اپنے گھٹے کو کرتے ہیں اور کہتی ہیں کہ میں نے اس کو
 ہرگز ہرگز دیکھا ہے اور مجھ سے بھرتے ہیں کہ ان لوگوں نے تو میں نے دیکھا ہے ان سے کہ ان لوگوں نے تو میں نے دیکھا ہے
 پانی کی پیڑ ایک بڑی جہت کے بڑے مجھ سے بھرتے ہیں اور میرے ہاتھ میں نے لپیٹ کے پھر ان کے گھٹے میں سے
 ان کو پھر اور ان کو پھر دیکھا ہے

محمد بن عقیل بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ان کے والدین سے دیکھا ہے کہ ان لوگوں نے تو میں نے دیکھا ہے
 وہ ان کے گھٹے میں تو کئی کئی طرح کے گھٹے دیکھے ہیں اور پھر ان میں سے کہ ان لوگوں نے تو میں نے دیکھا ہے
 اور ان کے گھٹے میں دیکھا ہے۔ دیکھا ہے۔ ان کے گھٹے میں تو کئی کئی طرح کے گھٹے دیکھے ہیں اور پھر ان میں سے کہ ان لوگوں نے تو میں نے دیکھا ہے
 آپ نے بھی ان کو دیکھا ہے کہ ان کے گھٹے میں تو کئی کئی طرح کے گھٹے دیکھے ہیں اور پھر ان میں سے کہ ان لوگوں نے تو میں نے دیکھا ہے

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ اوتھر پانچ گنتے ہیں کہ میں اپنے رفیقوں کے ساتھ شرم میں تھیں نے ایک آدمی کو ملا، بولتا تھا کہ اویا وہ من انزل علیہ
 میں نے پاس پایا یا کر پایا، لیکن ہوں کہ ایک شخص دست و پر یہ دیکھا اوندھے من پناہیہ رہا ہے۔ میں نے کہا اس شخص میں کیا
 ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اس شخص میں بھی ان لوگوں میں سے نہ ہو جو مداح میں حضرت عثمانؓ کے قتل کے بعد داخل
 نہ تھے جب میں حضرت عثمانؓ کے قریب پہنچا تو انہی بڑی جگہ دیکھ کر یہ شخص میں سے ان کے ایک کو لہجہ، حضرت
 عثمانؓ نے فرمایا: مالک قطع اللہ بدلیک ورجلیک واعمی عینک وادخلک النار یعنی اندھ قتل ہے۔
 پھر اس شخص نے کہا اور تیری دونوں آنکھوں کو اندھ کرے اور ملحق آگ میں داخل کرے۔ لیکن اس وقت سرور خدا وہاں
 سے گزر رہے تھے اور ہاتھ پاؤں نہ ملے آنکھوں کی روشنی ہوتی تھی صرف آگ جاتی رہی۔ یہ وہ عہد فی الواقع
 کا تھا کہ حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ طرح طرح کے طعنے میں مبتلا ہو رہے تھے۔

تخریج اور وراثت

: نذاریۃ و النہایۃ ۳۸۱/۲

مثنیٰ

والصالح مرسین اولئک عمن عبداللہ بن الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب کرم
 اللہ وجہہ والد ذکر عدد قتل عمن فیکم حتی بل لعلہ عمن حنبل فن دخلت علی حذیفۃ
 عصفان فی ما فعل الرجل یعنی عمن عمن ثقات اراہم فانزلہ فہم قال ان قتلہ کان فی الحنہ وکانوا فی
 النار الا حادیت الاربعۃ رواہ ابن السمان سند حسن صحیح

ترجمہ

تین دفعہ میں فرمایا اللہ ان کو ملت کرے خواہ وہ ہم ہند میں ہیں یا پرہیزگاروں میں یا غیبا اللہ بن حسن بن حسن بن
 علی رضی اللہ عنہ کے پاس جب حضرت عثمانؓ کے قتل کا تذکرہ ہوا تو وہ یہاں تک کہ روئے نہ اڑھی تاہم ان سے بڑھ کر کسی
 وجہ سے تھکے ہیں کہ میں نے اپنے پاس آیا انہوں نے مجھ سے کہا کہ عثمانؓ کے ساتھ کیا کیا گئی ہیں ان کے ہوش ٹوٹ رہے ہیں
 کہ کوئی انہیں قتل کریں گے فرمایا اگر اسے قتل کریں گے تو اس کا تباہی کر دیں گے۔ دو گھنٹے میں ہو گیا اور اس کے قتل
 اور ان میں۔ ان چاروں اثرات و اثرات ان سے روایت کیا ہے۔

فصل

في قصة البعثة والاتفاق على عثمان بن عفان رضي الله عنه وفيه مقتل عمر بن

المخاطب رضي الله عنه

عن عسر بن ميمون قال رأيت عمر بن الخطاب^١ قبال ابن عباس بالمدية وفي
عسى حذيفة بن اليمان وعثمان بن حنيف قال كيف فعلتما اتخذا ان لا تكونا قد حملتما الارض
ما لا يطبق قالوا حملناها امر ابي له مطقة

حضرت عثمان کی بیعت اور ان پر تمام لوگوں کے متفق ہونے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے

خزائنِ مہمیں سے روایت ہے کہ انہی نے عمر بن الخطاب کو شہید ہونے سے چند روز پہلے مدینہ میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور عثمان بن عفیف کے پاس گئے ہوئے مڑتے تھے۔ (حضرت عمرؓ نے ان دونوں کو کوئی زمین نہ پہنچو تھے کہ دونوں کے لوگوں سے خزانہ اور ان زمین پر جو یہ عقار تھیں) خریدوں نے اپنا کیا (ایسا تو جس بات سے ڈرتے ہو کہ قرآن میں زمینیں چاہیے ہو یہ نہ ہو جس کے اقدار عقلی و حقیقت نہیں دیکھتے انہوں نے کہا انہی پر جو روکھائے جس کی دولت و طاقت دیکھتے ہیں یعنی کھزائنہ

تَحْتَرِي تَحْتَرِي

[illegible]

کے شہید ہونے کی خبر کو سنیں جو اپنے موقع پر بیان ہوگی۔

متن

ما فیہا کبیر فضل قال انظر ان نکونا جملتنا الارض ما لا تطبق قال فالا لا لفضل عمر
لان سلمی اللہ لا دعن اراعل اهل العراق لا یحتجن الی رجل یعدی ابدال قال فما انت علیہ الا
رابعه حتی اصعب قال انی لقائم ماہینی وبنہ الاعبد اللہ بن عباس غداۃ اصعب وکان اذا مر برس
المصفی فان استوا حتی الالہ یر فیہن حلالاً نقدم فکمو وریما فراء بسور ذیوسف او السحل
اوسحر ذلک فی الرکعة الا ولی حتی یجتمع الناس فما هو الا ان کبر فسمعه یقول قلنی او
اکلمی الکلب حین طعه فطار العلیج بسکین ذات طرفین لا یسر علی احد یعبا ولا تسال الا
طعه حتی طعن ثلثة عشر رجلاً مات مہم سبعة فلما رانی ذلک رجلاً من الممسنین طرح علیہ
برئسا فمات فی العلیج

ترجمہ

بایہ ہم نے اس پر مقرر نہیں کیا اس زمین میں کچھ بڑا نہیں ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر اسے دیکھو ہر
سے اس زمین پر آیا جو رحمتہ ورحمت کی اوقات نہ رکھتے ہو، اسی لیے ہیں ان دونوں نے وہی جواب دیا جو پہلے برائے تھے
پھر حدیث عمرؓ نے فرمایا اللہ مجھے ملامت نہ کرے کہ میں عراقی کی بد و عورتوں اور عورتوں کو اپنے حال میں پھونکے گا۔ کہ
برکات بعد کی غفلت کے تحت نہ ہوں، وہی کہتے ہیں اس کے بعد حضرت عمرؓ پر جو تھی رات پوری نہ ہوئی تھی کہ آپ شہید کئے
گئے اور میں صبح کی قدر کے لیے صف میں منتظر کھڑا تھا اور جس صبح کو آپ شہید ہوئے ہیں کچھ میں اور حضرت عمرؓ میں صرف
عبداللہ بن عباسؓ تھے۔ (یعنی میں حضرت عمرؓ کے بہت ہی قریب تھا) حضرت عمرؓ کا وہ روتا کرتا کہ دقت جب وہ معلوم
میں نہ رہتے تھے تو فرماتے تھے مجھے سپرد بھی اور بڑا کہ یہاں تک کہ جب کسی طرح کا غلط نہ کیجئے تھے تو ان کے بڑے رکھیں
نکٹے اور انگریز کالی رکعت میں سورہ یوسف یا سورہ یونس پڑھ کر پڑھتے تھے یہاں تک کہ سب لوگ ہر صبح میں
پڑھتے وہیں ابھی آپ نے نگہبری کی تھی جو میں نے یہ کہتے نہ کہ مجھے کہتے نہ۔ رزا یا یہ کہہ کہ مجھے نہ تھا ٹیڑا اور یہ اس
دقت آپ نے فرمایا کہ جب آپ کے (ابو لولہ) نے زمرہ کا پائیں اور کچھ لاماہ تو اس کو مار کولے ہوئے جس کے دونوں طرف
خدا کی قسمیں بھٹکا اور دائیں ہاتھ جس پر گنہگار تھا۔ سے برابر کئی مرتبہ چلا جا تھا یہاں تک کہ تیرہ دیکھا اور کئی یا جن میں

ان شئت قبلنا فقال كذبت بعد ما تكلموا انسانكم و صلو افيلنكم و حجو احجكم

ترجمہ

میں پکڑا گیا تو خورشیدی کی یہاں حضرت عمرؓ نے عبدالرحمن بن عوفؓ کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جگہ مقدم کیا۔ دونوں حضرت عمرؓ کے پاس تھے انہیں تو یہ حال معلوم تھا۔ اور جیسے میں دیکھتا تھا وہ بھی دیکھ رہے تھے لیکن جو لوگ مسجد کے دوسرے اہل مجلس تھے انہیں بجز اس کے اور کچھ خبر نہ تھی کہ حضرت عمرؓ کی آواز نہ سننے تھے اور (اس خیال سے کہ حضرت عمرؓ کو سوجھ بوجھ ہے بلکہ سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ رہے تھے عبد الرحمن بن عوفؓ نے انہیں بہت بھلی سی غارت پر ممانی۔ تو اسے فوراً بولنے کے بعد حضرت عمرؓ نے فرمایا: اے ابن عباس! دیکھو تو مجھے کسی نے نقل کیا کہ ابن عباسؓ نے یہاں حضورؐ کی درمیان گفت کر کے آئے اور کہنے لگے (ابوداؤد) حضورؐ کے علم میں ہے فرمایا اس کا رد مگر نہ کہا یہاں فرمایا اللہ اسے قتل کرے۔ میں نے تو اسے انہی بات کا حکم لیا تھا۔ لہذا کاش حضرت عمرؓ میری موت ایسے شخص کے ہاتھ سے ہوتی جو اسنا مسکام کی نہ تھا۔ اے ابن عباسؓ تم اور تمہارے والدین ان اٹھائی ناموں کا مدینہ میں آنا جانا بہت چاہتے تھے اور ابن عباسؓ کا اسول پر بہت رحمت تھی۔ یہ سن کر ابن عباسؓ نے کہا اگر آپ چاہیں تو میں انہیں اپنی اُمر تمہاری اجازت ہو تو ہم انہیں قتل کر ڈالیں حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ بات تمہاری ٹھیک نہیں انہوں نے شہر ری نہ انہوں نے ساتھ کلام کیا۔ (یعنی جیسے تم فکر پر تھے وہ انہوں نے ابھی پڑھا) تمہارے قبیلہ کی طرف نماز پڑھی اور تم جیسے چاہے کیا اسکے بعد ان کا خون حلال نہیں۔

تحقیقات و تعلیقات

(بقیہ نمبر ۳۷)

رسول اللہ ﷺ نے اپنی شہب اور ان کی مراد پر جن میں سے تم دم بولتے آج ہے اس کے بعد یحییٰ بن جوحہ کے جانب تھے اور کوئی جزیر کے خواستگار تھے ان کے پاس گئے اور ان سے بھی یہی جواب ملا انہی تک یہ لوگ مدینہ کی میں تھے کہ امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی آپ رات کے وقت حضرت علیؓ کے پاس آئے اور فرماتے تھے اب قرابت کا حق ہے اور ان دونوں کو قتل نہ پانے کے ارادہ سے یہاں آئے ہیں نکال دو حضرت علیؓ نے فرمایا آنجناب میں نے جو تجھ اس سے پیسے حرف سے یہاں پر آپ نے منے نہ کیا اور اپنے حقیق سے بھائی مروان اور عبداللہ بن سعد کے قول پر عمل کیا اور یہ قدر اپنے سر پر آپ لیا اب اس جماعت کو یہاں سے ایک شرط پر رد کر دو کہ ۳۳ ہوں کہ آپ ان لوگوں کے کہنے پر عمل نہ کریں حضرت عثمانؓ نے اس کو قبول فرمایا۔ اس وقت سیدنا علی رضی اللہ عنہ و جہ حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ اور صحابہؓ کی ایک بڑی جماعت کو اپنے ہمراہ لے کر اس نا پاک جماعت کے پاس بکثرت نے گئے اور انہیں مدینہ سے نکال دیا اور یہ شرعاً کر لی کہ

اب سے خود حضرت عثمان اور ان کے عہد میں پہلی اور دوسری جنگوں میں شرکت کی تھی۔ آپ کے پاس تشریف لائے خود فرمایا کہ ان آدمیوں کو جس طرح تمہیں خود ہم نے نکال دیا آپ نے ہر پہلو پر ان کو لوگوں کے سامنے اپنی حق تعالیٰ کی تعظیم کا اعتراف کریں۔ دونوں گروہوں کے ساتھ سلوک دینے کا وعدہ کریں اور ان کی اچھی طرح تسلی کریں۔ جب یہ باتیں ہوئیں میں غمگین ہوئی تو سب کے دل آپ کی طرف رجوع کریں گے اور ان سے آپ کے تائب ہونے کے ذریعہ بھرپور توبہ و توبہ یسیر کریں گے۔ حضرت عثمان نے اس کو قبول کر لیا اور تمام اہل مدینہ کو جمع کر کے خطبہ پڑھا اور اپنی بعض تعظیمات کا تذکرہ پیش کیا اور فرمایا میں اپنے ارادہ پر اصرار کرتا ہوں کہ جو شخص آئے میرے پاس آئے (آئندہ)

مترجم

فاحتمل الی بیتہ فانطلقا معہ وکان الناس لم یتبہم مصیبة فل یرمہ فقتل بقرن لا یاس راقائل یقولواخاف علیہ فاتی بنیذ فشر بہ فخرج من حوفہ ثم اتی بلس فشر بہ فخرج من جوفہ فمصرفو! انہ میت قد خلا علیہ و جاء الناس فحملو یشون علیہ و جاء رجل شاب فقل استبرہا امیر المومنین ببشری اللہ لک من صحبہ رسول اللہ ﷺ و قد وفی الاسلام ماقد عنصت ثم و لیت فعدلت ثم شہادۃ قال و ددت ان ذلک کذبا لا علی ولا لی فلما اذ برادہ الارزہ بمس الارض قال ردو اعلی العلام قال یا من احی اوقع لوبک فامہ انقی لوبک وانقی لوبک یا عبد اللہ من عمر! انظر ما علی

ترجمہ

اس کے بعد حضرت عثمان کے گھر کے لئے ہزار آدمی ان کے ساتھ چلے آئے، ان سے پہلے لوگوں کو کوئی کسی مصیبت نہ پہنچی تھی، وہ انہیں سے کہتے تھے کوئی خوف کی بات نہیں اچھے ہو جائیں گے اور بعض کہتے تھے ہمیں اپنا خوف ظہور ہوتا ہے۔ تمہیں آپ کے پاس بیٹھ لائی گئی اسے آپ نے خوش کیا مردوں اور عورتوں کی راہ سے نکل گئی پھر وہاں یہ آدمی پہنچے ہی ہوں کہ انہوں سے نکل گیا اس سے لوگ پہچان گئے کہ عثمان کا وقت قریب ہے۔ ان ہزار آدمیوں کے ساتھ آپ کے پاس آئے، وہ آپ کی تعریفیں اور بھائیوں پر کرنے لگے اس وقت میں ایک جوان مرد آ کر بیٹھ گیا اسے دیکھ کر میں نے کہا اللہ کی طرف سے خوشخبری، وہ ایک رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی، دوسرے اسلام میں پیش قدمی کی اور بعض نے اپنے آپ ہی چاہتے ہیں پھر آپ نے عیدین کے اوصاف بیان کیے سب کے بعد شہادت نصیب ہوئی حضرت عمر نے فرمایا میں اس

وہیت نہ تھی کہ وہ عرب کے اصل اور مسما سکندرو میں تفریق کر کے وہاں جہاد سے زیادہ ہیں اگلے زمانہ کے فقیر ان کو دے دیاں خلیفہ کو میں یہی وصیت نہ تھی کہ ان کے ارادے کے روبرو نہ دینی ہے ان کا عہد ان کے عہد پر قائم ہے اور ان کے علاوہ اور لوگوں سے جہاد کے اور نہ تو ان کی جانتے کے موافق تکلیف اسے (راوی کہتے ہیں) جب حضرت عمرؓ فوت ہوئے (۱) تو مجھوں سے نکلی کہ مجھے عہد اند میں عمرؓ نے حضرت عائشہؓ کو مقرر کر کے کہ عمر میں خطاب آئے کہ ان کا چاہئے میں انہوں نے فرمایا انہیں اندر لے آؤ سو لوگ اندر لے گئے اور ان کے دونوں بڑوں کے پاس میں رکھ دیے جب دینی سے فراموش ہو گئے تو وہ جو عمرؓ میں نہ وقت دار تھے جمع ہوئے عبدالرحمنؓ نے کہا ہم چھ آدمی اپنی رائے کو اپنے ہی میں سے تین تھیں وہ سب دین زہد بولے میں نے اپنا اختیار چلی دوسرا چھ بولے میرا کام عمرؓ کی طرف منسوب ہے بعد انہوں نے اپنا اختیار

تقریباً یہ ہے و تحلیقات

(۱) آپ کے انہیں کے قریب حضرت ام کلثوم بنت علیؓ عمرؓ کی زہد مرد نے تھیں اور اصرار کیا کہ انہیں سرحد پہنچی ہو میں نے کہا جو تھی تھیں وہ بھی ان کی موافقت کی وجہ سے زائد اظہار دینی تھیں اور آپ کے صفات امیر و امیر فعال پسند یہ ہیں سے پسند اسلئے کہ ان کی عمریں نہ تھیں اور اندر دہان میں تھیں جاتی تھیں۔

مترجم

الی عبدالرحمن من عرف فقال له عبدالرحمن ابکماتبرء من هذا الا عرف جعله الیہ واللہ علیہ والا سلام لیظن ان الفصمہم فی نفسہ فسکت الشیخان فقال عبدالرحمن افتجعلوہ الی واللہ علی ان لا الو عن المصنک قالوا نعم فاجد یرد احدہما فقال لک قوامۃ من رسول اللہ ﷺ والقدم فی الاسلام قد علمت قاللہ علیک انن امر تک لعدہ لن ولین امرت عثمان لسمعن و لتطعن ثم حلا بالا حر فقال له مثل ذلک فلما احذ السباق قال ارفع یدک یا عنس فباعہ فباع لہ علی و ونج اهل الدار فباعہ رواہ البخاری قال العلما ولا يعرف احد نزوح ابنتی سی غیرہ ولذلک سمی ذو النورین فهو من السابقین الاولین واول المهاجرین و احد العشرة المنسوبة لہم بالجنة و احد الستة الذین یوفی

ترجمہ

عثمان و بعدہ ابن عمر رواہ ابن سعد عن عبد اللہ بن عمر ان ابان الجعفی قال سئل لی
بسمی ذوالنورین قلت لا قال لی یجمع بین ابنتی نبی من خلق اللہ ادم الی ان تقوم الساعة علی
عثمان فلذلک سمی ذوالنورین رواہ الیہقی عن الحسن قال اما سمی عثمان ذوالنورین لانہ
لا نعم احداً اخلق

ترجمہ

میں خدا تعالیٰ نے ایک راضی تھے اسی طرح جنہوں نے قرآن جمع کیا ان میں سے ایک ہیں۔ (۱) ابن سعد
کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے حضرت علیؑ وغیرہ ذات نرقار اور قطران میں یہ پاپا ضبط مقرر کیا تھا (۲) ابن سعد
عبدالرحمن سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمن نے کہ میں نے اس حب رسول اللہ میں سے کسی دایا نہیں دیکھا کہ اب وہ
حدیث بیان کرتے تو خود راہن الحدیث ہو کر حضرت عثمان ایک ایسے ہی شخص تھے لیکن اس حدیث بیان کرنے سے بہت
دیر گئے تھے محمد بن یحییٰ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان تمام صحابہ سے بڑے کے ساتھ زیادہ بات کرتے تھے اور ان کے بعد ان میں (۳)
(الف) تعلق عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ابان الجعفی نے کہا تم جانتے ہو کہ عثمان کا نام ذوالنورین
کیوں رکھا گیا میں نے کہا نہیں کیا تو میری پیدائش سے لے کر قریب تک حضرت عثمان کے سوا کوئی یہ شخص نہیں ہوا جس نے
پنجمی اور انبیوں کو (کیے بعد میرے) جمع کیا ہوا کی و سلطان کا نام ذوالنورین رکھا کیا (ب) ابان الجعفی حسن سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت عثمان کا نام ذوالنورین اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ ان کے سوا کسی کو تم یہ نہیں جانتے کہ علیؑ کی دو بیویوں پر اپنا
اروازاوند کیا ہو (یعنی لیکن دو بیویوں سے نکاح کیا ہو) (۴)

تحقیقات و تعلیقات

بعض روایتوں میں آیا ہے کہ ذوالنورین لقب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کلمات ہانیت اور اسلام میں رکھتے تھے انھیں
کہتے ہیں کہ صیام و قیام کی وجہ سے آپ کو ذوالنورین کہا گیا یا اس وجہ سے قیامت کے دن آپ کے دونوں جانب نور ہو گیا
جس سے نور اللہ شمس اسرار کرین اسیر جمال مدین طلب اللہ تراء و جعل النعمۃ منوہ اس لقب کی ایک طرف وجہ
بیان فرماتے ہیں کہ نسب کے اعتبار سے آپ انجبتیں رکھتے تھے ایک والدہ کی طرف سے کیونکہ حضرت عثمان کی والدہ آپ
پر بیوی تھی لیکن پھر بھی آپ کا نام اردنی تھا اور دوسرے نسب آپ کے والد کی طرف سے کہ ان کا نام امامہ صبیہ بنت عبد شمس
بن عبد مناف تھا اور یہاں تک کہ ان کا نسب رسول اللہ کے نسب سے ملتا ہے اس کے علاوہ اور بھی مختلف اقوال بعض محدثین سے
بیان منقول ہیں۔

مترجم احادیث

۱۔ تاریخ الخلفاء ۱۳۶ (عربی)

۲۔ تاریخ الخلفاء ۳۸۰

۳۔ طبقات ابن سعد ۱۸۳/۳

۴۔ تاریخ الخلفاء ۳۸۰

مترجم

بأنه علي ابني بي غيره رواه ابو يعين عن عبي بن ابي طالب انه سئل عن عثمان فقال
 ذلك يدعي في الملاء الا علي ذو النورين كان صهر رسول الله ﷺ في بنته رواه ابن عسا
 كر قال ابن سعد كان عثمان يكنى في الجاهلية ابا عمر و فلما كان الاسلام ولدت له رقية
 عبد الله فاكنتى به و امه اروي بنت كبريز ابن حبيب بن عبد شمس بن عبد المناف و امها حكيمة
 البهاء بنت عبد المطلب بن هاشم ترواثة ابي رسول الله ﷺ فام عثمان بنت عمه النبي
 ﷺ قال ابن اسحق و كان اول الناس اسلاما بعد ابي بكر و علي و زيد و جارية

فصل فی صفته

اخرج ابن عساكر من طرق ان عثمان كان رجلا ربعة ليس بالقصير ولا بالطويل حسن
 الوجه ابيض مشربا حمرة بوجهه فكانت جلودى كثير الفحبة
 ترجمہ

ابن عساکر کہتے ہیں کہ عثمان بن ابی طالب سے کسی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حال دریافت کیا تو فرمایا وہ ایک شخص
 تھا کہ فرشتوں کی رحمت میں ذوالنورین کے قلب سے پکارا۔ ۵۔ اور وہ رسول خدا کا داماد تھا ان کی دامادیوں میں (۱) ابن سعد
 کہتے ہیں کہ حضرت عثمان امام دہلیت میں ابو عمر کی کنیت سے مشہور تھے پھر جب اسلام آئے اور حضرت رقیہ کے ہاں مہر اللہ
 پیدا ہوئے تو ان کی کنیت ابو مہر اللہ ہوئی ان کی داماد کا نام اروی بنت کبریز بن حبيب بن عبد شمس بن عبد مناف سے اور ان کی
 دامادی حکیما بنت عبد المطلب بن ہاشم ہیں۔ اور یہ حکیم طہیہا حضرت کے داماد مہر اللہ کی جڑواں کنیتیں ہیں ان سلسلے سے
 عثمان کی داماد حضرت کی پھر بھی کی جینی ہوئی۔ میں اچھی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان ابو بکر و علی زید و جاریہ رضی اللہ عنہم کے بعد

سب لوگوں سے پہلے سر مٹائے۔ (۲)

فصل

حضرت عثمان کی صفت میں

اسی مہاجر نے ہندو طریق سے داہت کیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بہت ہست تھے زورِ اقدیماء نہ تھے آدمی تھے
من کا پیر، بہت خوبصورت، سفید رخی، لبِ حقانہ پر پیچیدہ کے دانے۔ ذاتی بہت صحت مند تھے۔

تحقیق و تعلیق

اگرچہ عید و چند روایات سے اس ثابت ہوا ہے کہ آپ کا سر نہ قد ارانی کی طرف نہ تھا۔ آپ کی ذاتی
بہت صحت مند تھی اور انوں مثالوں میں بہت بعد اور مسافت تھی اور بعض کہتے ہیں کہ آپ کی ذاتی بہت ہی صحت مند تھی۔
تھے صحت مند کی نہایت میں جتنا تھے چنانچہ انہوں میں و رہا ہے کہ حضرت جریر بن عثمان نے ایک دن رسول اللہ ﷺ سے فرمایا
کہ اگر یہ صحت کی تصویر اور تصویر دیکھنا چاہیں تو عثمان پر نظر کیجئے اور آپ کا لباس بھی اور ب لہر کے مشابہت اور اس کی رہا ہے
تہی کی صحت کی ترقی اور صحت خیر فائز تھے چنانچہ انہوں میں بہت آپ کی انوں حالتیں نہایت بہت و تحصیل کے ساتھ
کتاب الفہم کی مشابہت ہے۔

تحریر: خاویز

۱: تاریخ الخلفاء ۱۴۹

۲: تاریخ الخلفاء (عمر) ۳۹ الاصابۃ ۵۵/۲ مع الاستیعاب، کمر العمال ۳۳/۶

مقدم

عظمتہ الشکر اذ یس بعید ما بین المنکبین خذل الساقین طویل الذراعین شعرة قد
کسا ذرا عہ سعد الرأس اصنع احسن الناس فخر اجمته اسفل من اذنبه یحصب بالصفرة وکان
قد شد اسنانه بالذهب عن عبد اللہ ابن حزم العازلی قال رأیت عثمان بن عفان فاما رأیت قط
ذکر اول ابی احسن وجہا منہ وروا ابی عسا کر عن موسی بن طلحة قال کان عثمان احسن
الناس عن اسامة بن زید قال یعنی رسول اللہ ﷺ الى منزل عثمان بصحبة فيها لحو قد حلت

ہاذا فریہ جلالتہ فجعلت مرۃ انظر الی وجہ رقیۃ و مرۃ انظر الی وجہ عثمان فلما رجعت سألنی انسی رضی اللہ عنہ قال لسی دخیلت علیہما قلت نعم قال حل رأیت روحا احسن منہما قلت لا یا رسول اللہ! رواہما ابن عساکر عن محمد بن ابراہیم بن حازم التیمی قال لما استنم عثمان بن عفان ترابہ

مہذبوں اور زانوں وغیرہ جو زلوں کی پڑیاں بڑی تھیں دونوں مہذبوں میں بڑا فاصلہ تھا دونوں ہڈیاں وشت سے پھیں باتیں بھی ہم اس درجہ بنی تھے کہ وہاں سے اٹھی ہوئی نظر آتی تھیں گھوڑے والے تھے بل اور دانت سب دکھائی دیتے تھے خوبصورت تھے ہاں کے پٹھے کانوں سے نیچے ہا کرتے تھے آپ نہ... کا منہ اب اکڑا کرتے تھے۔ آپ نے آپ سے دانت سونے کے سروں سے ہاتھ رکھے تھے۔ (۱) ابن مسعود رحمہ اللہ بن حزم پازنی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان کو دیکھا میں نے کوئی مرد و عورت ان سے خوبصورت نہ دیکھی تھیں (۲) موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ عثمان سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے۔ (۳) ابن مسعود رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے مجھے ایک روٹی وشت دیکھ لی ان کے سر پر بچا جب میں گیا تو حضرت رقیہ بیٹی تھیں میں کبھی تو حضرت عثمان کے چہرے کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی رقیہ کی طرف نظر کرتا تھا جب میں واپس آیا تو حضرت نے مجھ سے پوچھا تو دونوں پر افسانہ بولنا شروع کیا کہ میں نے کبھی ہاں دیکھا ہے کہ میں نے کبھی نہیں اسے رسول خدا (ﷺ) ابن مسعود رحمہ اللہ بن ابراہیم بن حازم سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان اسلام لائے۔

تحقیقات و حقیقتات

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اسلام کی وجہ چار مکتوب ہیں کہ عثمان غفرلہ عنہ شام میں تجارت کی غرض سے مکہ آیا وہاں سے جب کہ مکہ میں آئے تو حضرت صدیق اکبر کی رحمت میں دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم سنایا اور دوسرے کو وصفت فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو نبی ازلہ اسلام سے شرف فرمایا انی مجلس میں حضرت عثمان نے قرآن کریم میں شام سے ہوتا ہوا آ رہا ہوں واسطے میں نے یہ نواب دیکھا کہ کوئی نسیب سے منادی نہ آئے کہ اسے والد بوشیر رواج دے محمد صلی اللہ علیہ وسلم طوفان کرم کو سلام اور نواب دارالاسلام کی طرف راہ تے جب میں آیا اور آپ کے والد

تخریج احمد دیرت

۲: تاریخ الخلفاء ۱۵۰

۳: المصدر السابق

۴: المصدر السابق

مثنیٰ

اخذہ عنہمہ الحکم ابن ابی العاص بن امیہ فأوقفه وباطأ وقال ترعب عن ملة بانک الی
 دین محدث والله لا ذعک ابد احسنى تدع ما انت علیه فقال عثمان والله لا ادعه ابد ولا افترقه
 فلما رای الحکم صلابته فی دینه ترکہ رواه ابن سعد عن انس قال اول من هاجر من المسلمین
 الی الحبشة باهله عثمان بن عفان فقال النبی ﷺ سبحان اللہ ان عثمان لا یل من هاجر الی اللہ
 باهله بعد نوط رواه ابو یعلی الموصلی عن عائشة قالت لما روج النبی ﷺ ابنته ام کلثوم
 لعثمان قال لها ان یملک انشہ الناس یجدک ابراهیم وایک معمره رواه ابن عساکر
 عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ان نشبه عثمان بابینا ابراهیم رواه ابن عساکر

ترجمہ

تو ان کے چچا عثم بن ابی العاص نے دی۔ سے مضبوط باندھ دیا اور کہا تو اپنی بیوی دین سے مڑ موڑ کر دین کی
 طرف جاتا ہے خدا کی قسم میں تجھے بھی نہ کھوں گا جب تک تو جس دین پر ہے اسے ترک نہ کرے حضرت عثمانؓ نے فرمایا خدا
 میں اس اپنے کو نہ چھوڑوں گا۔ اور اس سے کبھی حد کی اختیار کروں گا چنانچہ جب عثم نے حضرت عثمانؓ کے دین میں بدعتی اور غلطی
 دیکھی تو انہیں چھوڑ دیا۔

ابو یعلیٰ موسلی اس سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں سب سے پہلے اپنی اہل کے ساتھ حبشہ کی طرف جس نے
 ہجرت کی وہ عثمان ہیں اس وقت نبی کریم ﷺ نے فرمایا سبحان اللہ حضرت اوطا کے بعد میں لوگوں نے اپنی اہل کے ساتھ اللہ
 کی طرف ہجرت کی ان سب میں ابو عثمان ہیں مع ابن سعدی اور ابن عساکر حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی
 کریم ﷺ نے اپنی بہن عذراؓ اور کلثومؓ کا حضرت عثمانؓ سے نکاح کیا تو ان سے فرمایا کہ تم راہبوں تمام لوگوں سے تمہارے
 والد حضرت ابراہیمؓ اور معمرؓ کے ساتھ بہت مشابہہ۔ ابن سعدی ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ
 نے فرمایا کہ ہم اپنے والد حضرت ابراہیمؓ کے ساتھ عثمانؓ کو مشابہہ کرتے ہیں۔

تحقیقات و حقیقات

(بقیہ گذشتہ) پر جامعہ سواتی، لاہور اور جنت النبی، لاہور اور اسی وقت فیروز آباد سے صرف ذرا

تقریباً ۱۰ روپے

۱۔ طبعات بن سعد ۱۳۰۳ھ ۱۹۸۵ء تاریخ الحفظہ ۱۵۱

۲۔ الاصلۃ ۱۳۹۱ھ البدایہ والنہایہ ۱۹۹۱

۳۔ تاریخ الحفظہ ۱۳۹۰

۴۔ کبر العنصر ۱۳۹۱

مقرب

عن اسی عبدالرحمن السلمي ان عثمان بن حوهر اشرف عليهم فقال انشدكم بالله ولا انشد الا اصحاب النبي ﷺ تعلمون ان رسول الله قال من جهز جيش العسرة فله الجنة فجهازهم السلمي تعلمون ان رسول الله ﷺ قال من جهز رومة فله الجنة فجهزها فصد فودعها قال رواد البخاري عن ابي هريرة قال اشترى عثمان الجنة من النبي ﷺ فممنين حيث صفو بنو رومة وحيث جهز جيش العسرة رواد ابن عساكر عن ابي هريرة ان النبي قال عثمان من اتبه

ترجمہ

۳۔ بخاری میں ابو عبد الرحمن سلمی سے روایت ہے کہ حضرت عثمان جب مہر آگے تو لوگوں پر بھارت کر فرمایا میں تم سے خدا کا واسطہ ہے کہ سوال کرتا ہوں اور میرا سوال اصحاب رسول خدا سے ہے کہ کیا تمہیں معبود نہیں کہ رسول خدا نے فرمایا تھا کہ جو شخص توکے کے لشکر کو روٹ کر دے ان کے لیے جنت ہے میں نے ان کا سامان بنایا کیا تم نہیں جانتے کہ رسول خدا نے فرمایا تھا کہ جو شخص رومہ (کونین کا مہر) نکھوے اس کے لیے جنت ہے سو میں نے اسے خود رومہ جو کچھ نبیوں نے فرمایا تو میں نے سب کی تصدیق کی۔ ابن عساکر اور ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان نے رومہ خدا سے اور جنت فریہ کی ایک ہی وقت جب رومہ کا کوئی گھدوا یا دوسرے اس وقت جب لشکر توکے کا سامان درست کیا۔

ابن عساکر اور ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان نے فرمایا عثمان میرے سب بھائیوں میں میرے فلق کے ساتھ نہ شاپیں۔

مثنیٰ

دعا سعد اقبال: من یتبیر علی ظالمنا و انت فلا ترد هذا فقال عثمان ثم استأذن
عبد الرحمن الا عبان فرای هؤلاء اکثر هم فی عثمان عن محمد بن شهاب الزہری قال قلت
لسعيد بن المسیب هل انت مخبر كيف كان قتل عثمان وما كان شأن القوم وشأنه ولم حذله
اصحاب محمد ﷺ فقال قتل عثمان مظلوما ومن قتله كان ظالما ومن حذله كان معذورا
اقلت كيف كان ذلك قال ان عثمان لما ولي كره ولاية نعر من الصحابة لان عثمان كان
يحب قومه فولى الناس اثني عشر سنة وكان كثير اهل يولي اثنى امة من لم يكن له مع رسول الله
ﷺ صحبة فكان يصحى من امرته ما يذكره اصحاب محمد عليه الصلوة والسلام وكان
عثمان يستعذب فيهم فلا يعز لهم فلما كان في الست الا و اخر استامر بن عبد قيس فولاهم وما
اشرك معهم وامرهم بتقوى الله و ولي عبد الله بن ابي سرح مصر فمكنت عليها نيس فحاء
اهل مصر يشكونه ويظلمون منه وقد كان قبل ذلك من عثمان هذا الى عبد الله بن مسعود
وابي ذر وعاص بن ياسر

ترجمہ

پھر ذریعہ کوہا کر یہ گفتگو بیان کی انہوں نے فرمایا: اے عثمان! پھر محمد بن مسعود فرمایا: تو مجھے اس کا شہور دینا
بے گناہ میں اور تو تو اس حکومت کے خواستگار کی نہیں ہیں انہوں نے عثمان کو فرمایا: پھر محمد بن مسعود نے انہوں سے
مشورہ کیا تو ان کے اکثر لوگوں و عثمان بنی کی طرف متوجہ دیکھا اب اس سے اور میں نے انہوں سے شہاب بن اریستہ روایت کرتے
ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا ہے تو مجھے عثمان کی تشنگی خبر دینے والے ہے کہ وہ اقامت کو فرمایا اور اس کو حال اور قومی تین
نہایت تھی اور ہم کے باروں نے انہیں کیوں رسوا کیا۔ سعید نے جواب دیا کہ عثمان نے منعمہ سے لے کر ان کے قتل کی طرف
تھا اور جنہوں نے انہیں فضیلت دی وہ معذور تھے میں نے کہا کہ اگر انہیں عیال نہ ہوتے تو ان کی حالت کو صحابہ کی
معاہدت نے بڑھ جاتا ہوتا تھا کہ عثمان اپنی قوم کو محبوب رکھتے تھے اور ان کے ہر روز ان کو اس کے عقیدہ سے اور ان کے اوقات میں
امیہ میں سے ان دونوں کو جنہیں رسول نے نہ سمجھتے تھے ان کی طرف سے وہ دوک امیہ بنی کرتے
تھے جنہیں اسباب ہم کو ملنے لگتا رہا ہے تھے ان عثمان ان کے حق میں الجوبی اور رضا داری طلب کرتے تھے اور انہیں معذرتوں

علی بن ابی طالب فقال انما یسلطونک ورجلا مکان ورجل وقد ادعوا قبلہ دما فاعولہ علیہم
ترجمہ

میں یا سر کی نسبت کوئی کراہیات نہ دے گا جو چاہیے جس غیر اللہ بن مسعود کی جہ سے قیصر اور ہند میں اور غزوہ ہند کے
دلوں میں دشمن کی طرف سے سینہ اور عدالت تھی اور اور کسی جہ سے قیصر بنی تھا اور ان کے ہم جہدوں کے دلوں میں قصہ اور
محمد بن یا سر کے باعث بنی تھی وہ مصر میں تھے مگر ان مسعود اور زرارہ اور رمان کے دشمن بن گئے تھے (غرضیکہ) جب مصری
ان انہی سر کی شکایت کے آپ نے ان کو ایک لہان کہہ دی تھی مگر ان چچہ اس سے کہنے لگے انہیں ملے یہ تھا وہ اس
نے نہ قبول کیا اور جو لوگ ان کی طرف سے تھے ان میں سے بعض کو بہ اور ایک شخص کو جمع تھا ان کے ہمارے میں سے
ساتھ آئی تھے اور مسجد میں آئے ان انہی سر کے دشمنوں نے اور جو اس نے ان کے ساتھ کیا تھا ان کے دشمنوں میں سے
یہی اللہ بن مسعود سے شکایت کی یہ کسی طرح میں جہد اللہ تھا۔ وہ کے اور دشمن سے براستہ گفتگو کی اور اسے نہ شکست
دیں گے پس کسی نے یہ کہہ دیا کہ تم لوگ۔ پس اصحاب محمد ﷺ نے اسے اسے اس شخص کے معزول کرنے کی
راہنمائی کی تھی کہ اسے نکال دیا اس نے ان میں سے ایک آدمی کو اس کے پاس لے کر اسے ان کے ان کے معزول کرنے کی
میں ان انہی سر کے لئے اور انہی کو ایک مرا کے کوئی قصاص میں ایک مرد چاہتے ہیں اور آپ کے پاس ان کی طرف سے
فون کا دعویٰ ہے جس میں آپ ان میں سے ایک لے لیں اور اسے صحت سے معزول کیجیے۔

تحقیقات و تعلیقات

حاکم ابوی نے تاریخ اسلام میں لکھا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں شہید کے لئے مدد نہ رہی فرماتے ہیں کہ
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چوبیس سال میں ان کو آپ سے کوئی شکایت نہیں ہوئی یہ قریش میں
حضرت عمرؓ نے بھی نہ دیکھا کہ ان کے لئے کوئی شکایت نہ تھی۔ ان میں سے ان کی تھی چچہ اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
ہوئے اور اپنے اہل و عیال کو آپ کو لے کر شہر آ کر اور مردان حاضر فرماتے کہ ان کے پاس اور اپنے اہل و عیال کو
انہی کے مال سے یا انہی میں سے یہ تو میں فرمائی کہ وہ کہہ حضرت عمرؓ حضرت ابو بکرؓ جیسا کہ انہی میں سے نہیں ہے
اور خداوند تعالیٰ کے حکم کے موافق صلہ رکھتا ہوں اس سے تم کوں میں شورش پیدا ہوگی۔ (ابن کثیر رحمہ اللہ) ان کے اہل و عیال میں
۱۵۶) عربی مطبعہ محمد سب خان۔ کراچی

متمم

واقتضیٰ بہم فان رجب علیہ حتیٰ فانصہم فیہ فقال لہم اختاروا رجلا تولیہ علیکم مکانہ

فانسان اناس عليه محمد بن ابي بكر فقالوا استعمل عليا محمد بن ابي بكر فكتب عليه دولة
وخرج معهم عددا من السجودين والاشجار يتقرون فيها اهل مصر واني ابي شرح فخرج
محمد ومن معه فلما كان على مسيرة ثلاث من المدينة اذاهم بغلاء اسود على بعير يحيط العبر
حشا كانه رجل يطلب اربعت فقال له اصحاب محمد عليه الصلوة والسلام ماقصيتك وما
شدتك كانك هارب اوعاتب فقال لهم ان اعلام امير المؤمنين وجهتي ابي عامل مصر فقال رجل
هذا عامل مصر قال ليس هذا اريد واخرج امرة محمد بن ابي بكر فعن في طلبه رجلا فاحده
فجاءه ثوبه فقال من انت فاقبل مرة فقولنا اعلام امير المؤمنين وعرفه فقال ان اعلام مروان
حتى عرفه رجل انه نعمان فقال له محمد ابي من اوسيت قال ابي عامل مصر قال لماذا قال
برسالة قال مهك كتاب قال لا فاستجبت فله يجره راكبا واكنت معه

— 4 —

[illegible]

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ جب اہل مصر نے عبداللہ بن ابی سرح کی مدینہ والوں سے شکایت کی تو ان میں سے اکثر کو قید کر دیا گیا اور ایک شخص کو جیل تک لے کر ان اہل بیت سے ہاتھ دھو کر ان کو مصر میں بھیج دیا اور ان کا جہیز بھی ان سے لے لیا گیا۔ عبداللہ بن ابی سرح کو مصر میں لے کر آئے اور ان کو قید کر دیا گیا۔ ان کا قصاص دلوایا جائے۔ یہ سن کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت عثمان کے پاس آئے اور فرمایا کہ اگر آپ عبداللہ کو مصر کی داویت سے معزول نہ کریں گے تو اس کے بچے کسی معلوم اور چوکار کی طرح مارے گا۔ اور ان خون ناحق کی نفی کے ساتھ معلومات نہ لکھائیں گے۔ تو ضروری ہے کہ ایک عظیم فتنہ اور تاجر پیدا ہو جائے گا۔ اسی طرح حضرت عائشہ اور حضرت عثمان نے بھی حضرت عثمان سے بالشان یہ بات کہی تو حضرت عثمان نے فرمایا کہ اگر لوگ جس کو پسند کرتے ہو تو اسے شہرہ کر دو۔ جو چاہیں سب نے محمد بن ابی بکر کو پسند کیا چنانچہ ریاست مصر کا فرما ان کے ہاتھ لگ کر ان کو مصر روانہ کیا ان کے ساتھ ایک مہاجرین، اندر کی جماعت بھی تھی تاکہ مدینہ ابی بکر اتفاق رائے سے مصر میں اور عبداللہ بن ابی سرح میں فیصلہ نہ ہو اور ان کے دھوکے خون کا عداوت سے فیصلہ نہ کریں۔ جب یہ ٹوک دیا تو وہ سے تین مہینے اور پھرتے تو راستہ میں ایک بستی قائم

میں

ادارة قد بیست فیہا منسی بتغفل فحر کوہ لیخرج قلبہ بحر فشق الادوة فاذا فیہا کذاب من عثمان الی ابن ابی سرح فجمع محمد من کذب عدہ من المهاجرین والانصار وغیرہم ثم فک الکتاب محصرہم فاذا فیہ اذا تاک محمد وفلان وفلان فاحتل فی قتلہم وابطل کتابہ وقر علی عہدک حتی باتک رانی واجلس من یحییٰ، الی بتظلم مک لہتیک رانی فی ذلک انشاء اللہ تعالیٰ فیما قرأ والکتاب فرعوا وازمعوا ورجعوا الی المدینة وحنم محمد الکتاب سحر ابیہم شرکوا معہ ودفع الکتاب الی ریحل مہم وقد مر المدینة فجمعوا طلحة والزبیر وعدا وسعد او من کان من اصحاب محمد رضی اللہ عنہ فصور الکتاب بحضرتہم واخر وہم بقصة الغلام واقراہم الکتاب فتم یق احد من اهل المدینة الاحق علی عثمان وزاد ذلک من کان غضب لا من مسعود ابی ذر الغفاری وعمار بن یاسر حفا وغیظا وقام اصحاب محمد رضی اللہ عنہ فلحقوا ابیہم ما منہم احد الا وہو معہم لیساقروا الکتاب وحاصر الناس عثمان واجب

ترجمہ

خشب پھر قال تھی کہ میں کوئی جی جاتی ہوئی معلوم ہوتی تھی ہر چند کہ لوگوں نے اسے بلایا تا کہ اس میں سے کچھ لے کر
 آجوتہ نکالیں لوگوں نے اس میں چٹاٹل کو بچہ ڈالا اس میں ایک لکھ تھا جو عثمان بنی طرف سے عبداللہ بن ابی سرح کو لکھا گیا تھا۔
 برآمد ہوا یہ کچھ کرکھڑے اپنے ساتھیوں میں ہاجرین و انسہ کو جمع کر کے ان کے سامنے اس خط کو کھولا لکھا تھا کہ جب تیرے پاس
 عمر اور اس کے غلام غنم پہنچے تو ان سے تم کو میں عید کرنا اور ان خطہ جو ان کے عمر کو ہے باطل سمجھنا اور جب تک اور کوئی میری
 مدت تیرے پاس نہ پہنچے اپنے غنم پر کھنجر مار دینا اور جو کتب تیری فریاد میرے پاس آئے ہیں انہیں ایک مدت تک قید رکھنا
 اس خط بعد مقبہ میں اس واقعہ کو نقلی میرا اور خط تیرے پاس پہنچے۔ وہی جب کھڑے خط پڑھا تو سب کے سب خیرا گئے۔ اور
 رعبہ میں آنے والے یہاں آئے کھڑے اس خط پر ان لوگوں کی مہرین جو ان کے عمر کو سفر میں تھے گواہی تھیں اور انہیں میں سے
 وہ خط ایک غنم سے نکال کر لیا تھا اور مدینہ میں آتے ہی علی اور زبیر اور علی اور سعد اور جتنے اصحاب کرام تھے سب کو جمع کر
 کے ان کے سامنے خط کی مہرین توڑیں اور غلام کے ساتھ لکھا اور ان کے خط پڑھنے کی خبر دی جس مدینہ والوں میں سے کوئی
 بھی ایسا باقی نہ رہا کہ عثمان پر غصہ نہ ہو اور جو کتب عبداللہ بن مسعود اور ابوذر اور عمار بن یاسر کے سبب سے رنجیدہ تھے ان کے
 واسطے یہ بات اور بھی طمأنینہ دینا آئی کا باعث ٹھہری اور وہ سب کے سب رسول خدا کے یاد تھے اس کے بعد وہ اپنے اپنے
 ٹھکانے پر چلے گئے اس خط کے سننے اور پڑھنے سے ہر ایک شخص منہموم تھا یہاں عثمان پر تو مولوں نے کھیر ڈالا۔

تحقیقات و حقیقات

(بقیہ گند شہد)

سے جو اہل بیت پر سوا تھا حادثہ ہوئی اس کے پاس ایک خط تھا جس میں لکھا تھا کہ محمد بن ابی بکر جب پہنچیں تو ان کو فوراً
 قتل کر دو ان اور جو فرعون اسے لکھ کر دیا تو یہ ہے اس کا کچھ ہاتھ نہ کرنا اور جو آدمی وہاں شکاری لائے انہیں اچھی خبر سزا دینا
 کہ آئندہ تیری شکاریت کرنے کی کسی کو جرأت نہ ہو جس ان لوگوں نے اس خط کو کھڑا کر لیا اور وہاں مدینہ منورہ آئے اور اس
 خط کو کھار سمجھا کہ سامنے گول کر پڑا حضرت علی ایک جڑی برکت کو اپنے ساتھ لے کر حضرت عثمان کے گھر تشریف لے
 گئے اور پوچھا یہ آپ کا غلام ہے فرمایا یہ ہے اہل بیت یہ اہل بیت بھی آپ کا ہے۔ فرمایا ان کہا یہ خط آپ نے لکھا ہے حضرت عثمان نے
 قسم کھ کر فرمایا اس خط کی بھی خبر نہیں ضررین نے قسم کی جب سے آپ کی قسم کی کر لی اور کہا اچھا مردان کو نہیں دیر بھیجے تا کہ ہم
 اس سے اس دھوکے کی تحقیق کر لیں حضرت عثمان نے فرمایا میں اسے تیرا سے حوالہ نہیں کر سکتا ہو سکتا ہے کہ تم اسے قتل کر دو اور
 شہرہ وہ اس کی خبر نہ رکھتے ہو کسی اور نے یہ خبر انہیں کی ہے۔ سے کچھ دیر نہ اور میرے کو اطلاع دے اے ابی بکر لکھ کر غلام کو دینا ہو

مروان کبیر ہاتھ کا اگر اس غلام کو خط دے کر میں بھیجتا تو دریا کے راستے سے بھیجتا تا کہ وہ ان سے بہت جلد اور آگے پہنچتا اور راستے میں ان سے حادثہ نہ کر جا فرمیں ان باتوں سے صحابہ میں خوش پیو ہو گئی اور کبیرہ خاطر اور مجلس سے باہر آئے۔

(بقیہ آئندہ)

متن

محمد بن ابی بکر بنی تميم وغيرهم فلسما راى ذلک علی بعث الی طلحة والزبير وسعد وعمار و نفر من الصحابة کلهم بدری ثم دخل علی عثمان و معه الکتاب و الغلام و البعير فقال له عني هذا الغلام غلامک قال نعم قال و البعير بعيرک قال نعم قال فانت کنت هذا الکتاب قال لا و حلف بالله ما کنت هذا الکتاب و لا امرت به و لا علم لی به قال له علی فالتخاتم خاتمک قال نعم قال کیف نخرج غلامک بعيرک بکتاب علیہ خاتمک لاتعلم به فحلف بالله ما کنت هذا الکتاب و لا امرت به و لا وجهت هذا الغلام الی مصر قط و اما الخط فعرفوا انه خط مروان و شکروا الی امر عثمان و سألوه ان يدفع اليهم مروان فابی و کان مروان عنده فی الدار فخرج اصحاب محمد علیه الصلوة و السلام من عنده غضبانا و شکروا الی امره و علموا ان عثمان لا یحلف بباطل الا ان قوما قالوا یبرأ عثمان من کلوا تا الا ان يدفع اليها مروان حتی نبحثه و نعرف حال الکتاب و کیف یا مر

ترجمہ

اور محمد بن ابی بکر بنی تميم وغيرہ کو عثمان پر چڑھانے لیا جب علیؑ کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے طلبہ اور دیگر اور سہ اور عمار اور ایک صحابہ کی جماعت کی طرف جو سب کے سب بدری تھے کسی کو بھیجا پھر اس خط اور غلام اور اونٹ کو اپنے ساتھ لے کر عثمان کے پاس آئے اور حضرت علیؑ نے عثمان سے کہا کہ یہ غلام تمہارا غلام ہے جو اب میں فرمایا ہوں علیؑ نے فرمایا یہ اونٹ تمہارا اونٹ ہے جو اب دیا میں فرمایا کیا تم ہی نے یہ خط لکھا ہے عثمانؑ نے فرمایا نہیں اور تم کھا کر فرمایا نہ میں نے خط لکھا نہ میں نے اس کا کسی کو حکم کیا نہ مجھے اس کا کوئی علم ہے حضرت علیؑ نے فرمایا یہ میرا تو آپ ہی کی ہے فرمایا ہاں میرا تو میری ہی ہے علیؑ نے فرمایا اچھا تمہارا غلام اونٹ لے کر کیونکر نکلا اور یہ خط جس پر تہذیبی مہر ہے اور جس کا تمہیں علم نہیں کہ اس سے آیا عثمانؑ نے خدا کی قسم کھا کر کہا کہ نہ میں نے یہ خط لکھا ہے اور نہ اس کے لکھنے کا حکم کیا اور نہ ہرگز اس غلام کو میری طرف میں نے بھیجا لیکن

وای ذلک الناس رموا باب عثمان بالسہام حتی عصب

ترجمہ

اے محمد بن عبداللہؐ نے یاروں میں سے ایک مرد کو کیوں قتل کرے گا مگر عثمان نے یہ نہ سمجھا کہ تو ہم انہیں مخالفت سے علیحدہ کر دیتے ہو اور اگر مردان نے عثمان کی معرفت لکھ ہے تو ہم اس میں نظر کریں گے ہر چند کہ تو اس نے ان سے کہا کہ چھپنا نہ چھوڑا مگر عثمان نے مردان کے نکالنے سے انکار ہی کیا اور اس پر قتل کا خوف کر کے انہیں نہ سونپا پھر تو لوگوں نے اسے اسے ہر کار کا حاضرہ کر لیا اور پانی بالظن بند کر دیا۔ سو عثمان گھر کے روشندان سے لوگوں کو جھانک کر کہنے لگے کیا تم میں ملی ہیں مہ نہیں فرما یا کیا سعد میں لوگوں نے کہا نہیں پھر آپ چپکے ہو گئے پھر تم کوڑی در کے بعد فرمایا کیا کوئی ایسا نہیں ہے کہ یہ خرقہ کو پہنچا دے پھر وہیں پانی پنا دیں سو جب علی کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے تمہیں ٹھیکس پانی کی بھری بولی اور ان کے پاس بھیج دی۔ تب تھا کہ پانی ان تک نہ پہنچ سکتا کہ جب سے نبی ہاشم اور نبی امیہ کے چند آدمی زخمی ہوئے حتیٰ کہ انہیں پس پانی پہنچا۔ تب علی کو معلوم ہوا کہ لوگ عثمان کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا ہم تو عثمان سے مردان کو چاہتے ہیں اور قتل عثمان میں منظور نہیں پھر حسین و حسین سے آپ نے فرمایا کہ مردانوں اپنی کموزیں لے کر چہ و کاور عثمان کے دروازے پر کھڑے ہو اور کہیں کہ وہاں تک پہنچنے نہ دو اور سے زید نے اپنے بیٹے کو گلے لے پئے پئے اور بہت اصحاب محمد بن عبداللہؐ نے اپنے اپنے فرزندوں کو بھیج کر عثمان پر توکوں کو حملہ کرنے سے منع کریں اور مردان کو وہاں سے نکالنے کا سوال کریں۔ پس جب محمد بن ابی بکر نے یہ واقعہ دیکھا تو جلدی سے آئے تو لوگوں نے عثمان پر تیر برس نے شروع کیا۔ یہی تک کہ حسن دروازے پر خون میں دھنیں ہو گئے۔

تحقیقات و حلیات

ازلہ الخفاء میں لکھا ہے کہ جب ان ملاحقوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو غریب و تنہا وہاں اس عرصہ میں وہاں کو لے کر چلے گئے تھے اور اپنی بدعت اور باطل کی عداوت اور شر کو فرماتے تھے مگر لوگوں کا حال تھا کہ پیسے بیکل انہیں نصیحت اڑا کرتی تھی پھر جب آپ دوبارہ نصیحت کرتے تھے ان میں اثر نہ کرتی تھی اس کے بعد آپ نے دروازہ کھولا اور قرآن مجید پڑھ کر بیٹھ گئے اس میں محمد بن ابی بکر آئے اور آپ کی ریش مبارک پکڑی اور چھوٹی پر چڑھ بیٹھے حضرت زید بن ابی اسود نے فرمایا تم اسکی جگہ بیٹھے ہو کہ تمہارا باپ ابلا کر کبھی اس جگہ نہ بیٹھے تھے یعنی وہ میرا بہت حرام کرتے تھے اور تم اس طرح بیٹھ آتے ہو اس پر وہ دھوکے میں آئے اور حضرت کو چھوڑ دیا اس کے بعد دوسرا شخص جس کا نام موت الیہ سود تھا گھر میں گھس گیا اس ملعون نے آپ کا گلا گھونٹا اور باہر آ کر لوگوں سے کہنے لگا عثمان کے گلے کے علاوہ کوئی چیز میں نے نرم نہیں پائی اور میں نے اس کا گلہ یہاں تک نہیں کیا کہ اس کی جان سانپ کی طرح بدن میں تر پئے لگی پھر تیسرا شخص گھر میں گھس آیا آپ نے اس سے فرمایا کہ میرے اور

تھے۔ انہوں نے قرآن مجید اٹھایا ہے کہ مردوں کے حوالہ کیا کر پڑھا یا آپ نے اسے پڑھا ہے۔ یہ وہی ہے جو اس وقت تک توجہ نہ کیا ہے۔ (بقیہ مکتوبہ)

مکتوبہ

الحسن والدعاء علی بابہ واصحاب مروان سہو وهو فی الدار و غضب محمد بن طلحة
وشرح فیسر مولی علی فحسب محمد بن ابی بکر ان یغصب بنو ہاشم لحد الحسن والحسین
فبشیر وھا فتہ فاحذ بید الرجلی فقال لہما ان جاءت بنو ہاشم فرائد الدعاء علی وجہ الحسن
کشف الناس عن عثمان و بطل ما نرید و لکن ذهبوا حتی نرسر علیہ الدار فقتلہ من غیر ان
یعلم بہ احد فتمور محمد وصاحباہ من دار رجل من الانصار حتی دخوا علی عثمان ولا یعلم
احد محس کان معہ لان کل من کان معہ کانوا فوق السیرت ولم یکن معہ الا امراتہ فقال لہما
محمد مکنا کما فان معہ امراتہ حتی ابدا کما بالدخول فاذا انما صعد فادخلوا فو حذوا حتی
تقتلوا فدخل محمد فاحذ بدحینہ فقال نہ عثمان والله لو راک ابو ک لسانہ مکنا ک منی
فسرحت بدو و دخل الرجلان علیہ فوحا حتی قتلاہ وخرجوا ہاربین من حیث دخلوا وصرخت
امراتہ فلم یسمع

ترجمہ

اور مروان کو بھی ایک تیر لگا دیں جس کو وہ بھی میں قہ اور مجھ کے بیٹے نے خون پینے کا تعہد علی کے بعد کیا مر
پڑا ہے یہ کہ بن ابی ہریرہ نے کہا کہ مہار اس وجہ سے ہوا کہ محمد بن علی نے اور ایک بنی کنینہ نے ہوا وہ دونوں نے اور
تو میں کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ ان دونوں میں سے کسی کے ان پر خون بہا دیکھیں کہ جو عثمان سے کوئی دم نکل سکے وہ دیکھیں اس وقت
ہمارے مقصود بالکل حاصل ہو چکا ہے اور ان فریب سے ہاتھ پکڑ کر کہہ دو کہ ان کے گھر میں کوئی نہ اور وہ ان کی سے
پہلے سے ہمارے قتل کر دینا اس سوچ اور ان کے دونوں ہمارے ایسے انساری مر گئے کہ میں سے کوئی نہ اور ان کے پاس
کے یہاں عثمان کے ساتھیوں کو ان کے آگے کا ہاتھ پکڑ کر دیکھ دو کہ وہ کس چہرے پر ہوا وہ صرف ان کی بیوی ان
کے ساتھ تھیں مجھ سے اپنے دونوں ہمارے سے کہ تم سب میرے ہوجاؤ گے میں کہہ دے کہ تم سب میرے ہوجاؤ گے ان کی بیوی ان
ان کی بیوی ان کے پاس موجود ہے وہاں میں نہیں پکڑ لوں گا تم چھ آؤ اور ان پر چل پناہ دینا تک کہ قتل نہ ہو یہ سب مجھ

آئے اور کئی کئی روز بھی بیٹھوٹی سے کچڑی حضرت عثمان نے حضرت فریبہ کو خدمت کی خدمت آ کر سے باپ (یوسف) سے حال دیکھتے تو یہی کہانی نہیں بہت دیر تک یہ سننے کی محکمانہ حیثیت پر کیا اور ابھی مجھ کو دہلی آتے ہیں وہ دونوں تخت آئے ہیں عثمان پر ہل پڑے یہاں تک کہ انہیں قتل کرانا اور جس راوت سے آئے تھے اسی راوت سے جہاں سے فرنگل کے ہر چند ان کی بی بی چلا گئیں روئیں عثمان کا چلا کسی سے نہیں سہہ

تحقیقات و تعلیقات

(بقیہ گذشتہ)

مائل قرآن آج ہے اور ایک روایت میں جس آیت کے قطعاً علامہ ابن بشر بن خطاب: مکرہ ہے جس کسب پر چھان اس کے ہاتھ میں تھیں وہ حضرت عثمان کے کان کی جڑ میں کھسکا اور آپ کے قطع کے اندر پہنچ گئیں پھر وہ سوار کے روپ کے اوپر بڑھ گیا اور آپ کو شہید کر دیا خون آپ کا اس آیت مبارک پر گرا "فبکیہکھم اللہ وهو السميع العليم" اور اس کا اثر مختلف معبر میں پڑ گیا اور آپ کی زوہد محترمہ کا کلمہ شہادت اقرار کرنے آپ کو شہید ہونے سے پہلے یا بعد میں وہ میں لے کر قاضی لوگ آئے تھے اتنے کی ہمارا کی پر کیا بی بی سرین سے روای کی کہتا ہے کہ مجھے یقین معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان کو دین کے واسطے مارا

عند الله من ذلك ان الله وانا لله راجعون رضی اللہ عنہ وخلق اللہ اعلاءه انزالہ النجاء : ۳۶/۴

متن

• صرأخدا لهما كذا في الدار من الجلبة وصعدت امرأته الى الناس فقالت ان امير المؤمنين قد قتل لدخل الناس فوجدوه مذبحا وبلغ الخمر عثيا وطلحة والزبير وسعد او من كان بالمدينة فخر حوا وقد ذهب عقولهم للخمر الذي اتاهم حتى دخلوا على عثمان فوجدوه مفتولا فاسترجعوا وقال عني لا ينه كيف قتل امير المؤمنين واستما على الباب ورفع يده فطعم الحسن وضرب صدر الحسين وشتم محمد بن طلحة وعبد الله بن الزبير وخرج وهو غضبان حتى اتى منزله وجاء الناس بهر عور اليه فقال ابا يعك فمد يدك فلا بد من امير فقال على ليس ذلك اليكم انما ذلك الى اهل بدر فمن رضى به اهل بدر فهو خليفة فلم يبق احد من اهل بدر الا اتى عليا فقالوا له ما ترى احدا احق بها منك مد يدك نبا يعك فبايعوه وهرب

مروان وولسده وجاء على النور امرأة عثمان فقال لها من قتل عثمان؟ قالت لا ادرى دخل عديبه رجلا لا اعرف فهما ومعهما محمد بن ابي بكر واخبرت عليا

ترجمہ

اب یہ کہہ کر میں ایک عجیب تلخ اور شور بگڑا تھا آخر کار حضرت عثمان کی بی بی نورجھے پر چڑھ کر کہنے لگیں کہ امیر المؤمنین قتل کر دیئے لوگوں نے ان کو نہ یونچ پناہ یہ خبر حضرت علی اور طلحہ زبیر اور سعد اور اہل مدینہ کو پہنچی تو سب کے سب اہل گھر سے باہر آئے اور قتل کی خبر سنے ان کی عقلیں کھو دیں یہاں تک کہ جب عثمان کے پاس آئے تو انہیں مغلول پایا پھر سب نے علیؑ کو ان کے والد راہمون پر عداوت اور حضرت علیؑ نے اپنے رازوں صاحبزادوں سے خردہ امیر المؤمنین کیوں قتل کیے کے حالات کو تم دور سے پرستے اور اپنا چٹھا اٹھا کر سن کے ایک گھونسا مارا اور حسین کی چھاتی پر زور سے چھینر مارا اور محمد بن طلحہ اور عبد اللہ بن زبیر کو بہت برا بھلا کہہ کر وہاں سے نکل کر غصہ میں غمرے ہوئے اپنے مکان پر آئے اور مجھ کو لے کر آئے ہوئے حضرت علیؑ کے پاس آکر کہنے لگے ہم آپ سے بیعت کرتے ہیں کیونکہ کوئی امیر ضرور ہونا چاہئے سوا اپنا ہاتھ راز لیکھے حضرت علیؑ نے فرمایا: (یہ غلاشت کسی کو سونپنا) تمہارے اہتیار میں نہیں اور تمہارے کہنے سے میں بیعت کر سکتا ہوں یہ تو ہر بیان کے اہتیار میں ہے اہل بدر جس سے راضی ہو گئے وہی غیبت کا سوالی بدر میں سے کوئی شخص ایسا ہی تھا نہ ہا نہ وہی کے پاس نہ آیا نہ وہ سب نے علیؑ کو ان سے کہا کہ علیؑ ہم کسی اور کو اس خلافت کا تم سے ناخستہ نہیں جانتے اس لیے ہاتھ کھینچ کر ہم بیعت کریں جس سب نے ان سے بیعت کر لی۔ مروان اور اس کا بیٹا وہاں سے بھاگ کر کسک حریف پہنچے کہ نہ حضرت علیؑ عثمان کی بی بیؑ کو کہنے لگے تمہیں معلوم ہے عثمان کو کس نے قتل کیا وہ بولیں مجھے معلوم نہیں اتنا ہی ہوں کہ وہ ایسے آدمی نہیں تھے جن کو واقعہ فتحی عثمان کے پاس آئے اور ان کے ساتھ محمد بن ابی بکر بھی تھے پھر ان کو کچھ کہنے اور لوگوں نے ان کے ساتھ یا عثمان کی بی بیؑ نے سب کی غیبت کا طعن دیا۔

معین

والنفس بما صنع محمد لله علي محمد افساله عما ذكرت امرأة عثمان فقال محمد له تكذب قد والله دخلت عليه واذا ربه قتله فذكري ابي فقلت عبد والله نائب الى الله تعالى والله ما قتلته ولا امسكته ففالت امراته صدق ولكنه ادخلهما عن كساة مولى صفبة وغيره فانوا قتل عثمان رجل من اهل مصر يقال له حماد ازرق الشمر رواه ابن عساكر عن السمعري بن شعبة انه

دحل علی عثمان وهو محصور فقال انك امام العامة وقد نزل بك ماتري والى عرض عليك حصاة ثلاثا اختر احدها اما تخرج فقتلتهم فانك معك عند اوقوف وانت على الحق وهم على الباطل واما ان نخرق لك بابا سوى الباب الذى هم عليه فيقعد على راحتك فتلحق بمكة فانهم لن يستحلوك وانت بها واما ان تلحق بالشام فانهم اهل الشام ولهم معاوية فقال عثمان اما ان اخرج واقتل فليكون اول من يخلف رسول الله ﷺ في امته يسفك الدماء



و حضرت علیؑ نے ٹھہر کر کہا کہ: "جو اہل حق کی بیوی نے ذکر کیا تھا ان سے بچ جاؤ گے۔" ہونے والی وجوہات نہیں ہوئیں۔ یہ شک میں عثمان کے پاس گیا اور انہیں قتل کرنا چاہتا تھا۔ سوانہ میں نے سر سے ہاپ کوٹھکے اور اس وقت ان کے پاس سے گذر گیا۔ اور انہ سے وہابی فدائی قہر میں نے انہیں قتل کیا اور ان کا سر کاٹ کر عثمان کی بیوی نے کہا: "مجھ جتنا ہے مگر وہ ان دونوں شخصوں کے ہوا۔" اور آتھا۔ یہاں اس حسرت کو کہ نہ صفیہ کے غلام، فخر سے روایت کرتے ہیں کہ عثمان کو مصریوں میں سے ایک نبیؑ نے قتل کرنا تھا۔ اسے شخص نے ہتھ مار دیا تھا۔ شبہ کیا کہ یہ محمدؐ و عبد بن شہید سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عثمان کے پاس اس وقت کہ جب لوگوں نے ان کا حضور کو لایا تھا گئے اور کہا آپ سب لوگوں کے امام ہیں اور جو مصیبتیں آپ پر آ رہی ہیں انہیں ملاحظہ رہے ہیں میں تمیں باتیں آپ پر عرض کرتا ہوں ان میں سے ایک کو اختیار کر لیجئے یا تو آپ یہاں سے نکلے اور ان سے مقابلہ لیجئے کیونکہ آپ کے ساتھ بہت سے آدمی اور لڑائی کے اسباب تیرے ہیں اور آپ تلے پر اور وہاں میں ہیں اور بے یہ کہ تم آپ کے لیے اسے دروازہ کے علاوہ جس پر وہ موجود ہیں ایک اور دروازہ کھول دیں سو آپ اپنی اونٹنی پر بیٹھ کر نکلے چلے جائیں۔ یہاں کہ جب تک کہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ کے خون کو صبر نہ کر سکتے۔ تیسرے یہ روایت کہ آپ اٹھ شام میں جاویں کیونکہ دشمنانی ہیں۔ ان میں معاویہ بھی ہیں عثمان نے فرمایا: "میں یہاں سے نکل کر مقابلہ کرتا ہوں (وہ مسلمانوں کے خون گھریں گے) سو میں ان لوگوں میں سے جو رسول خدا ﷺ کے پیچھے ان کی سمت میں رہیں ہیں ہوں۔

تَحْقِيقَاتٌ وَتَفَاهِیُّقَاتٌ

بعض رواتق میں ہے کہ حضرت عثمانؓ جب تڑا اٹھاری دلی پتے پتے ٹھک ہو گئے تو ان کی اہلیہ حضرت سہیلہؓ سے بہت خوش سے ذرا سا ٹھکانا پائی، ٹھک کر لائیں اور عسائیہ نے رحم کھا کر ایک ٹھک بانٹا پائی ان سے واسطے پھر کر عرض کیا کہ وقت ہو چکا تھا ان کی بیوی کو اور بھرا پائی حضرت عثمانؓ کے سامنے لائیں تو فرمایا اب توجہ ہوئی صبا کی کسی طرح بیویوں قبیل نے لے لی۔

کہ آپ ﷺ کو زہر لگے۔ کیونکہ رات کو نہ وہی کھائی ہے اور نہ پانی پیاسے حضرت عثمان نے فرمایا میں نے اس ذات رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے کہ آپ نے شیریں پانی کا پیہ ڈال بھرا ہوا مجھے دیا ہے فریسیک دو بعد کی صبح تھی اور آپ روزہ سے تھے کہ لوگوں نے حملہ کر دیا اور مجھے آپ کے غلام تھے سب دشمنوں کی مدافعت سے باز رہے اور حضرت حسین اور ابوصحیہ جن کے باپوں نے آپ کی حفاظت کے لیے پیچھا کیا انہوں نے دیکھا کہ حضرت عثمان کی مرضی ان کو دفع کرنے کی نہیں ہے تو وہ بھی خاموش ہو رہے ہیں اور بغض کہتے ہیں کہ دشمنی بہت ہے یہ لوگ انہیں دفع نہ کر کے فریسیک دشمن اور کوحے پر سے لڑے کہ نہ درآگئے آپ (بقیہ آئندہ)

تحریر احادیث

۱۲۱ تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی (عربی) ۱۵۷۰ تا ۱۲۱۱ (مطبوعہ مہر محمد آرام داغ کرمانی)

متن

واما ان اخرج الی مکة فانی سمعت رسول الله ﷺ يقول يلحد من فريش بمكة
يكون عليه نصف عذاب العالم فلن اكون قنا واما ان الحق بالشام فلن الفارق دار هجرتي
ومجاورة رسول الله ﷺ رواد احمد عن ابی ثور الفهمی قال دخلت علی عثمان وهو محصور
فقال لقد اختبأت عند ربی عشر ايامی لرباع اربعة فی الاسلام واتكحتی رسول الله ﷺ ابته ثم
توفيت فلانكحتی ابنته الاخری وما تغيب ولا تمنيت ولا وضعت يمينی علی فرجی منذ بايعت بها
حسبى ﷺ ولا مررت بى جمعة منذ اسلمت الا وانا اعتق فيها رقبة الا ان لا يكون عندى شى
فاعتفها بعد ذلك ولا زنت فى جاهلية الی عهد رسول الله ﷺ والمعاصر ان عثمان رضى الله
عنه قد اشترى من رسول الله ﷺ الجنة مرتين مرة على بسررومة ومرة على تجهيز جيش
العسرة وكان قتال عثمان فى اوسط ايام التشريق

ترجمہ

اور اگر یہاں سے نقل کر جاتا ہوں (تو بھی میں پڑتی) کیونکہ میں نے رسول خدا کو فرماتے سنا ہے کہ قریش میں
سے ایک شخص جس کے حرم میں ستم کرے گا اس پر تمام جہاں کے آدمیوں کا نصف مذاہب ہوگا سو میں ایسا شخص ہرگز نہیں ہوں گا اور
اگر شیروں میں جا کر رہتا ہوں (تو بھی اچھی بات نہیں) کیونکہ میں اپنے دارِ ہجرت اور رسول خدا کے پاؤں سے کبھی جدا نہ

ثُمَّ لَمَّا سَبَّحَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فِي حَشٍّ مَوْكِبٍ مَالِغٍ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ دَخَلَ بِهِ وَقِيلَ كَانَ فِتْنَةً
بِیَوْمِ الْارْبَعَاءِ وَقِيلَ یَوْمَ الْاِثْنِینِ وَقِيلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَكَانَ لَهُ یَوْمَ قَتْلِ الْاِثْنِ وَثَمَانِیْنَ سَنَةً وَقِيلَ
اِحْدَیْ وَثَمَانِیْنَ سَنَةً وَقِيلَ اَرْبَعٌ وَثَمَانِیْنَ وَقِيلَ سِتٌّ وَثَمَانِیْنَ وَقِيلَ ثَمَانٍ اَوْ تِسْعٌ وَثَمَانِیْنَ وَقِيلَ
تِسْعُونَ قَالَ قَتَادَةُ صَلَّی عَلَیْهِ الْوَسْطُ وَنَفَعَهُ وَكَانَ اَوْحَى بِذَلِكَ اِلَیْهِ عَمْرُو بْنُ یَزِیدَ بْنِ اَبی حَبِیبٍ قَالَ
لَمَّا سَمِعْتُ اَنْ عَامَّةَ الْمَوْكِبِ الْاِثْنِیْنَ سَارُوا اِلَى عُمَانَ عَامَتِهِمْ لِحُجَّتِهِ اَوْ اِهْ اِنْ عَمْرُو بْنُ حَبِیبٍ قَالَ
اَوَّلُ الْفِتْنِ قَتْلُ عُمَانَ وَآخِرُ الْفِتْنِ حُرُوجُ الدَّجَالِ وَفِي فِتْنَةٍ مَقْتَالُ حَبِیْبٍ مِنْ حُبِّ قَتْلِ عُمَانَ اِلَّا
تَبَعَ الدَّجَالُ اِنْ اَدْرَكَهُ وَاِنْ لَمْ یَدْرَكَهُ اَمْرٌ مَعَهُ فَمَرَهُ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالُوا لَوْ لَمْ یَطْلُبِ النَّاسُ بَدَمَ
عُمَانَ لَمْ یَمُوتَا بِالْحِجَارَةِ مِنَ السَّمَاءِ عَمْرُو بْنُ الْحَبِیبِ قَالَ قَتْلُ عُمَانَ وَعَمْرُو

تَرْجَمَہ

اور بعض کہتے ہیں کہ کھرویں دہی ایچ جو کے دن مہ شہید ہوئے اور پندرہ کی رات مغرب و عشاء کے درمیان
خوش کوکب (مدینہ میں ایک موضع ہے) شقیق میں مدفون ہوئے اور سب سے پہلے شقیق میں آپ ہی دفن کئے گئے بعض کہتے
ہیں بدھ کے ان اور بعض جو کے ان اور بعض جو کے ان مدفون شہید ہوئے آپ کا مہ شہید نہایت کے دن پر ایمانی سال
کا تھا اور بعض کے نزدیک ان کی وراثت کے نزدیک چھوٹی وراثت اور نوے مہ شہید ہوئے ہیں کہ حضرت عثمان کی
نماز جنازہ حضرت زبیر نے پڑھائی اور قبر میں آئے کیونکہ انہوں نے نماز ادا کی وراثت زبیر کو تھی اس میں عمار کریمہ میں
صیب سے وراثت کرتے ہیں کہ مجھے اطلاع ہوئی کہ جوہر عثمان کے قبر کے سینے کے نیچے ان میں سے اکثر دیوانے اور
بازنے ہوئے۔! حلیف سے روایت ہے کہ سب سے پہلے قتل عثمان کا شہید ہونا تھا اور سب سے پہلے قتل عثمان کا شہید ہونا تھا
مجھے ان امت کی قبر جس کی دست قدم میں میری ہاں ہے جس شخص سے دل میں عثمان نے قتل کی محبت رانی کے دانے نہ
ہیں انہی کوئی اور پال کا تابع ہو کر میرا پیکار اپنی زندگی میں سے پیکار کر لیں وہیں پر ایمان لائے اور ان میں سے فرماتے
ہیں کہ اگر وہ عثمان کے خون کا مہلا نہ کر کے تو ان پر آسمان سے پتھر برستے ہیں اس لئے کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان شہید
ہوئے تو سبھی رنجی ہوئے۔

حقائق و تعلیقات

نعم ہے۔ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد دشمنوں نے ان کے گھر پر ان کے پانی اور برقعہ وغیرہ کے

مکانوں کو لوٹ آیا حضرت عثمانؓ کے خزانہ میں سے ایک منہ وچہ متعلک نکالا انہوں نے اس مکان سے اس میں انواع و اقسام کے جواہرات ہوں گے ٹھہر کر لیا اور ایک گوشہ میں اسے سید نے لٹ کر رکھ دیا دیکھتے کیا ہیں کہ ایک ٹکڑا بکا بکا رکھا ہے جس میں یہ لکھا ہے: "اشہد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشہد ان محمد عبده ورسوله وان الساعة انیہ لا ریب فیہا وان اللہ یحیی من فی القبور"۔ جس دن آپؐ شہید ہوئے تو تمام دن آپؐ کا جسم مبارک یوں ہی پڑا رہا اور کسی سے نہ اٹھایا یہاں تک کہ رات کو آپؐ کی صاحبزادی حضرت عائشہؓ نے انہیں آرمیوں کو لے کر آئیں اور تجزیہ و تحقیق عمل میں آئی حضرت زبیر بن عوامؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے وصیت کی تھی کہ میری نماز جنازہ حضرت زبیر پڑھائیں اور وہی انہیں قبر میں اتاریں۔

تخریج احادیث

۳۰۳۲۱ تاریخ الخلفاء: ۱۶۱ تا ۱۶۲

متن

غائب فی ارضیہ له فلما بلغہ قال اللهم انی لم ارض ولم املی رواہ ابن عساکر عن ابی خلدۃ الحنفی قال سمعت علیاً یقول ان بنی امیہ یزعمون انی قتل عثمان لا والله الذی لا اله الا هو ما قتل ولا مالأت ولقد نیت لعمری ان الاسلام کان فی حصص حصین وانہم ثلثو الی الاسلام ثلثہ قتلہم عثمان لاسد الی یوم الفیئۃ وان اهل المدینۃ کانت فیہم الخلفاء فاخرجوا ولم تعد فیہم عن محمد بن سیرین قال لم تفقد العجل البلی فی المغازی والجیوش حتی قتل عثمان ولم یختلف فی الاہلۃ حتی قتل عثمان ولم تر ہذہ الحمرۃ النسی لمی آفاق السماء حتی قتل الحسن روى هذا لا حدیث ابن عساکر عن حمید بن ہلال قال کان عبداللہ بن سلام یدخل علی محاصرۃ عثمان فیکول لا تقتلوا فواللہ لا یقتلہ رجل منکم الا لقی اللہ اجتمہ لا یدلہ وان سیف اللہ لم یزل مغموداً وانکم

ترجمہ

اپنی زمین پر گئے ہوئے تھے سو جب انہیں یہ خبر پہنچی تو فرمایا بارخدا یا میں شان کے قتل سے راضی تھا اور نہ اس کے موافق ہوا اب اسے مبرا کر اپنی جگہ پر رکھنے سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علیؓ کو فرماتے سنا کہ نبی امیہ گمان کرتے ہیں کہ میں

مٹان کے نقل کا پتہ ہوا اس لہذا ان قسم جس کے ہوا کوئی مہربان نہیں ہے تو میں نے عثمان کو لیا اور قتل کر کے نقل کیا۔ اس سے پہلے ہوا میں سے تو کوئی کوئی یہ عمر انہوں نے میرا کہنا نہ سہرا کہتے ہیں کہ اسلام ایک مضبوط قلعہ میں قرار دے گا۔ میں نے عثمان کو قتل کر کے اسے اس میں ایک ایسا رخ پید کیا کہ جو کیا صفت تک بھی بند نہ ہوگا اور مدینہ و اوس میں نہ فتنہ ختمی ہا انہوں نے اسے خود کاٹ لیا۔ اور اب وہاں میں بھی وہ بے وقت نہ گئے۔ صلی محمد بن مرثیہ کہتے ہیں کہ عثمان کے قتل ہونے کے بعد اچھے محاورے جبروں میں اور شرم میں مہربان ہوئے اور وہی عمر ان کے نقل کے بعد چاند اس میں اختلاف واقع ہوا اس سے پہلے بھی اختلاف نہ ہوا تھا۔ اور یہ برقی (شعل) اجڑا زمانہ کے کماؤ میں ابھی ہاتی ہے حسین کو قتل کے پہلے زخمی ان کے نقل کے بعد دیکھی گئی ان قبیلوں اثر و توانی صہ کر کے نقل کیا ہے علی عبدالرزاق اپنی مصنف میں عثمان بدل سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام کہہ ہیں ابوبکر اور عثمان کے کچھ اڈالنے والوں کے پاس پھر آفر فرما دئے گئے کہ اسے کوئی مہربان کو قتل نہ کرنا خدا کی قسم جو شخص تم میں سے اسے قتل کر لیا وہ اللہ کے پاس پھر مہربان رہا جائے گا۔ وہ چھوڑ دیا کہ ابوبکر و عبداللہ کی تعارف پیشہ بیان میں رہے اور اللہ کی قسم

تو تمہارا ہے: جارحیت ہے

[illegible]

تخریج احادیث

١٢٠٠ ١١٩٠ ١١٨٠ ١١٧٠ ١١٦٠ ١١٥٠ ١١٤٠ ١١٣٠ ١١٢٠ ١١١٠ ١١٠٠ ١٠٩٠ ١٠٨٠ ١٠٧٠ ١٠٦٠ ١٠٥٠ ١٠٤٠ ١٠٣٠ ١٠٢٠ ١٠١٠ ١٠٠٠ ٩٩٠ ٩٨٠ ٩٧٠ ٩٦٠ ٩٥٠ ٩٤٠ ٩٣٠ ٩٢٠ ٩١٠ ٩٠٠ ٨٩٠ ٨٨٠ ٨٧٠ ٨٦٠ ٨٥٠ ٨٤٠ ٨٣٠ ٨٢٠ ٨١٠ ٨٠٠ ٧٩٠ ٧٨٠ ٧٧٠ ٧٦٠ ٧٥٠ ٧٤٠ ٧٣٠ ٧٢٠ ٧١٠ ٧٠٠ ٦٩٠ ٦٨٠ ٦٧٠ ٦٦٠ ٦٥٠ ٦٤٠ ٦٣٠ ٦٢٠ ٦١٠ ٦٠٠ ٥٩٠ ٥٨٠ ٥٧٠ ٥٦٠ ٥٥٠ ٥٤٠ ٥٣٠ ٥٢٠ ٥١٠ ٥٠٠ ٤٩٠ ٤٨٠ ٤٧٠ ٤٦٠ ٤٥٠ ٤٤٠ ٤٣٠ ٤٢٠ ٤١٠ ٤٠٠ ٣٩٠ ٣٨٠ ٣٧٠ ٣٦٠ ٣٥٠ ٣٤٠ ٣٣٠ ٣٢٠ ٣١٠ ٣٠٠ ٢٩٠ ٢٨٠ ٢٧٠ ٢٦٠ ٢٥٠ ٢٤٠ ٢٣٠ ٢٢٠ ٢١٠ ٢٠٠ ١٩٠ ١٨٠ ١٧٠ ١٦٠ ١٥٠ ١٤٠ ١٣٠ ١٢٠ ١١٠ ١٠٠ ٩٠ ٨٠ ٧٠ ٦٠ ٥٠ ٤٠ ٣٠ ٢٠ ١٠ ٠

حق

والله ان فسلموه ليسانه الله ثم لا يغمده عنكم ابد او ما قتلنى فقط الا قتل به سعد
الصار لا حيلة الا قتل به خمسة وثلاثون الفا قيل ان يجمعوا رواه عبد الرزاق في مصنفه عن

عبدالرحمن بن مہدی قال خصلتان لعثمان لیسا لابی سکر ولا لعمر رضی اللہ عنہما صبرہ
علی نفسه حتی قتل وجمعه الناس علی المصحف رواہ ابن عساکر عن الشعمی قال ما
سمعت مرانی عثمان احسن من قول کعب بن مالک حیث قال

وايقن ان الله ليس بغافل

فكيف يديه ثم اعلق بابا

عما الله عن كل امری لم يغفل

وقل لا هل الدار لا تقتلوهم

العدرة والبعضا بعد التواصل ؟

فكيف رأيت الله صب عليه

عن الناس ادبار التبراج الجوافل ؟

وكيف رأيت الخير ادبر بعده

(رواہ المحاکم)

ترجمہ

اور اگر تم لوگ اسے قتل کر دے تو اللہ تعالیٰ اپنی توبہ کو اپنے بندوں سے کھینچ لے گا کہ بھرا سے غلاف میں جا، نصیب نہ ہو
کو۔ اور (یہ بھی یاد رکھو) کہ پہلے زمانہ میں جو نبی قتل کیا گیا اس کے فدیہ میں ستر ہزار آدمی قتل کیے گئے اور جب کسی ظلیلہ کو لوگوں
نے قتل کیا تو اس کی عوض و جنت میں ہزاروں آدمی قتل کیے گئے، اے اللہ میں سے پہلے کیا آپس میں جمع ہو جائیں اہل بیت محمد و آل محمد و اہل
مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ عثمانؓ میں دو ایسی قسمیں تھیں جو حضرت ابو بکر صم میں نے انہیں ایلہ تو ان کا اپنے نفس پر
صبر کرنا، یہاں تک کہ خمیرہ دھو گئے اور سب لوگوں کو ایک مصحف پر جمع کرا دیا، حضرت عثمانؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے
لوگوں کے مریضوں میں سے کعب بن مالک کے مرید سے اس کا اور بڑا دو کوئی مرید نہیں ملتا چنانچہ وہ کہتا ہے میں نے (عثمان
نے) اپنے دونوں ہاتھ بند کر لیے اور اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا اور اس بات کا یقین کر لیا کہ نہ خبردار ہے اور اس نے گھر
داؤں (اپنے دو چاروں سے) کہا کہ تم آجے لوگوں کے دروازے پر غرض مقصد نہ ہو کہ خدا سے معاف کرے سوائے اس کے کہ تمہارے اہل تو نے
دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اور انہیں میں محبت کے بعد ان میں کوئی گھبراہٹ اور دشمنی ڈال دی اور تو نے دیکھا کہ اس نے
(عثمان) بعد بھلائی کے لوگوں سے کوئی گھبراہٹ نہیں کی ان سے اس کی بدلتی رہی جیسے تیرے چلنے والے ہمارے

فصل

اخرج ابن سعد عن موسى بن طرفة قال رايت عثمان يخرج يوم الجمعة وعليه ثوبان

اصغر ان فيجلس على المنبر فيؤذن المؤذن وهو يتحدث يسأل الناس عن اصغره

تو کچھ تک اپنی حاجت کو نہ پہنچ سکتے حضرت عائشہؓ کی سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا میں اس شخص سے یہاں کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں ان دونوں راجتوں کو احمد اور سلم نے نقل کیا ہے ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ عثمان بن مرثد میں سب سے خرم والا اور زیادہ بزرگ ہے۔ میں ابوہریرہؓ حضرت ابوامامہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا نبیوں کے بعد میں امت میں سب سے زیادہ حیا میں عثمان بن عفان ہیں۔ یہ خبر ابی امامہؓ کی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا میں نے ام کلثومؓ کا عثمان سے نکاح نہیں کیا مگر اللہ تعالیٰ کی حاجی سے اسی ہذا ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے عثمان سے فرمایا اے عثمان یہ ہر نیک شخصے خیر سے ہے جس کی میں شہرت اس کا نام کاغذ جوئی۔ یہ ہے کہ میرے

تحقیقات و تعلیقات

۴۔ دوم کی حدیث میں وہ اب وقیرؓ نے حضرت عثمانؓ کی حیا کے باب میں فرمایا ہے اشد براء حیا عثمان کہ حیا کی نعمت میں سب سے بڑے ہوئے عثمان ہیں اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ عیادہؓ حتی واکرہا عثمان یعنی میری قرباہت سے شرمناک اور سب سے زیادہ حیا عثمان ہیں۔ ابن عمرؓ کہتے تھے کہ قریش میں سے تین شخص ایسے گمراہ ہیں جو پیرہ میں سب سے زیادہ دیر اور غلط میں سب سے زیادہ پیوکار اور حیا میں سب سے زیادہ غفل ہیں اور وہ تین شخص ابوہریرہؓ اور ثمانؓ اور ابو سعیدؓ بن جراح ہیں۔ حضرت حسن بصریؒ رحمۃ اللہ علیہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کی کمال حیا میں مجھ تک پہنچ گئی تھی کہ جب شخصائے میں گہرے مکے پہنچے تو کہنا اور از انہیں ۱۲۰ تے ہزار روپی سے پائی بہانے پتہ نچ ایک شعر کہتے ہیں کہ

یومئذ خلعت عیال وشرہ حضرت واکرہ

حیا کو نہ تے پہ پاؤں کہ دروے فرق شد عثمان

مک را زو حیا واکرہ جس شخص سے بزرگ

بش کاہن صفا واکرہ نفس بکر کا دروے

تخریج احادیث

۱۔ طبقات ابن سعد ۳/ ۸۲

۲۔ تاریخ الخلفاء ۱۶۳

۳۔ صحیح مسلم ۲/ ۲۷۷

متن

وعلی مثل صحبتہا رواہ ابن ماحہ عن جابر ان النبی ﷺ قال عثمان بن عفان ولی

في الدنيا ولي في الآخرة رواده علي بن ابي حمزة عن ابي هريرة عن رسول الله ﷺ قال لكل نبي خليل في امته وان خليلي عثمان بن عفان رواده ابن عساكر عن طحفة قال السبي رحمه الله قال لكن نبي زهني ورفيقي عثمان يعني في الجنة رواده الترمذي وابن ماجه عن ابي هريرة عن ابن عباس قال رسول الله ﷺ لقد خفف بشفاعتي عثمان سبعون الفا كلهم قد استوجروا النار الجنة بغير حساب رواده ابن عساكر عن ابي المومنين عتبة قال قال رسول الله ﷺ ادعى لي بعض اصحابي قلت عمر قال لا قلت ابن عمر اني سمعتك قال لا قلت عثمان قال نعم فلما جئ وقال تنحى فجلس يساره ولون عثمان يتغير فلما كان يوم الدار وحضر فيها قال يا امير المؤمنين الا نقابل قال لا ان رسول الله ﷺ عهد اني امر ابا صابر بنحسي عنه رواده احمد

22

اور اس بھنی محبت و ملاپ پر غصے کو دلوں اور اُپلی جان سے روکتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عین عین
عنان: عین دنیامیں میرے دوست اور ولی ہیں ان میں کوئی بریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا: نبی کے
لیے اس کی امت میں ایک خاص دوست نہ تھا ہے اور میرا دوست عثمان بن عفان ہے۔ قرطبی میں حاکم سے روایت ہے کہ نبی
اکرم ﷺ نے فرمایا: نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق جنت میں عثمان ہے۔ اب ابن عساکر اس میں اس سے روایت کر
تے ہیں کہ رسول خدا نے فرمود: عثمان بن عفان سے اچھے ستر بڑا آدمی نہیں ہے۔ ورنہ واجب ہوگی جنت میں یہ
حساب داخل ہو گئے کہ امام احمد اس سے عثمان بن عفان سے روایت کرتے ہیں کہ جب سے رسول خدا نے فرمایا میرے واسطے کسی
میرے بازو، تو میں نے عرض کیا اب کوئی فرمایا نہیں پھر میں نے کہا کوئی فرمایا نہیں
میں نے عرض کیا عثمان بن عفان فرمایا ہاں پھر جب عثمان آئے تو آپ ان سے ایک کونے میں ہو کر سر کوٹھنی کرنے لگے اور
عثمان کا رنگ دنگ ہو رہا تھا جب دارکان سوار عثمان منصور ہو گئے تو لوگوں نے عرض کیا کیا ہم آپ کی طرف سے نہ
نہیں فرمایا ہر شخص کیونکہ رسول خدا ﷺ نے اچھے سے ایک مہدیٰ اور میں اپنے شخص کو اس پر روکے ہوئے ہوں۔

تَحْتِ حِجَابِ مُنْعَمَاتِ

اس باب میں مورخین نے دو باتیں بتائی ہیں پہلی یہ کہ آپ نے فرما چکا کہ: "میں حضور اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اسے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے امداد جس میں ان کے قریب آئے آپ نے فرما چکا کہ: "میں تم مقتول ہو گئے اس

فی مینہ نہ عرج خلقت ولا لزم رسول اللہ ﷺ

فصل

ان تینوں حضرات کے فضائل میں

ہی، بی اور ابو موسیٰ حضرات اُس سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اور ابو بکرؓ اور عمرؓ رضی اللہ عنہما بعد ان کے
مذہب پر پیمانہ ہے اور چاہے ہے جس پیمانہ (ان حضرات علیہ السلام کی تحریف، آدمی کی خوشی کی بہت) حضرات نے پاویں
سے بخور، بی اور قریش اب احمد انھیں اور انھیں چاہی اور صدیق (ابوبکر) اور دو شہید (عمر و عثمان) انہیں بخاری اور مسطریں
حضرت ابو موسیٰ اشعرانی سے روایت ہے کہ وہ حضورؐ کے اپنے گھر سے نکلے (پھر ابوموسیٰ کہتے ہیں) میں نے اپنے دس بیویوں
کے سب رسول خدا ﷺ کو چھو مارا۔

حقیقات و تعلیقات

واللہ اعلم کہ حضرت زید بن عتبتؓ صحرا میں رہتے تھے اور غلبہ و محابہ میں شمار کرتے تھے وہ نبی
نہ کرتے تھے اور نبی بھی یہ کرتے تھے ہر حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عثمانؓ نے زمانہ خلافت میں قرآن مجید بھی لکھتے تھے اور
حضرت ابی بن کعبؓ بھی کاتب بھی تھے اور ان چھ صحابہ میں سے تھے جنہوں نے قرآن مجید یاد کیا تھا رسول خدا ﷺ نے
زمانہ میں ان میں سے اہل بیت کے لقب سے چار ہی کا تھا اور خود نبی کریم ﷺ نے ان کا نام سید الانصار رکھا تھا اور حضرت قرآن
کوسید المسلمین کہا کرتے تھے۔ اور ان میں سے اترنے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے قرآن مجید نہ لکھا نہ وہاں ہے کہ ان
حضرت کو قرآن پڑھوں انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے میرا رسول بن کر دیا یا رسول اللہ! میں نے یہ سن کر روئے گئے
اور حضور انہی دو سے حضرت معاذ بن جبلؓ انصار میں سے ہیں حضور اکرم ﷺ نے ان کا اور حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کا بھائی
پر، اور ان کا تھا اور حضور نے ان کو مکن کا معلم اور قاضی بنا کر بھیج دیا اور اس وقت انھیں روایں کے تھے۔

تحریقِ امارت

۴: جامع الترمذی ۱۹: ۶

۵: صحیح بخاری: ۵۳۳، سنن ابی داؤد: ۴۶۶، احمد: ۵۹۶۱

مسنن

ولا کوس معہ لومی هذا قال فجاء، لمسجد من ان عن انسی ﷺ فقلوا عرج روجیہ

ترجمہ

ہاں ممکن تھے اور مندرجہ بالا ہر ایک سب اس کے مقدمہ میں دوسری طرف جھوٹے شریک (اوپر کاروائی آجہ) کے عیدین میں سب نے کہا میں اس کی تاویل اور تفسیر اکی تفریم نہ کیجئے ہوں۔ اور ایک روایت میں جن بھی آجہ کے کھانے سے رسول خدا کے اس فرمانے پڑھا کہ شکر کیا اور فرمایا اللہ سے مدد طلب کی جاتی ہے کہ اس دکانی اور مہیبتوں پر صبر عاریت فرما۔ اسے امام بخاری نے زہد بن غریب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ابو بکرؓ نے اسی شخص کو اہل یمامہ (معروف شہر بنہ) کے اہل قتل میں ہر سہ پر کبھی جہاد میں بھیجے تو ان کے پاس عمر بن الخطابؓ بیٹھے تھے ابو بکرؓ نے مجھ سے فرمایا: "میرے پاس آکر کہیں گے کہ یہ منہ کے ان قاریان قرآن کے قتل کا ہزار بہت کرم ہو یعنی اس زبانی میں بہت سے قاری شہید ہو گئے اور مجھے خوف ہے کہ اگر اس موضوع میں قاری دیکھ بھڑت اُٹھتے ہو تو قرآن کا ایک بہت بڑا حصہ چاہے گا میں اس میں مصیبت دیکھوں کہ آپ قرآن کے صحیح کرنا کا نظم فرمادیں اس پر میں نے فرماتے کہا کہ تم دو چیزیں کرتے ہو جو رسول خدا ﷺ نے نہیں کی عمر نے جواب دیا کہ خدا کی قسم یہ بہتری کا کام ہے سو ہمیشہ عمر اس باب میں مجھ سے حاضر کرتے ہیں یہاں تک کہ اللہ نے قرآن کے بیچ پر میرا سید کھول دیا اور مجھے بھی اس میں وہی مصیبت معلوم ہوتی ہے جو حضرت عمرؓ کو ہوئی تھی زہد بن غریب کہتے ہیں کہ (اس تقریر کے بعد) ابو بکرؓ نے فرمایا کہ جو ان اور کچھ دارائی ہے ہم تجھے اس میں جہت کی جہت نہیں دیکھتے اور رسول خدا ﷺ کا کتاب وہی قاسم قرآن و کلامی کر اور اسکا نکر۔ (زہد کہتے ہیں) خدا کی قسم اگر وہ مجھ پر زور میں سے کسی بڑے پر ہو گا۔

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ یہاں ایک مشہور شہر کا نام (حضرت ابو بکر صدیقؓ) نے اپنے دور خلافت میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ و الخضر کا سردار مقرر کرنے وہاں بھیجے تھے پھر وہاں کے لوگوں سے سخت لڑائی ہوئی اور مسیحی مذہب بھی وہاں ماریا اور عورتی حضرات کوکے بھڑت کا سبب بعضوں نے سات سو تک ہے اور بعضوں نے بارہ سو تیس وہاں کی زبانی سے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ نے زہد بن غریبؓ کو ہوا جیسا کہ مذکور ہے کہ وہاں یہ مذکور ہوا اور یہاں یہ قریب کا جب وہی رسول خدا کے اتھے پہلی انشاء قلم کر گئے تھے وہی کتاب وہی رسول اللہ ﷺ کی حضرت ثابتؓ سے کہے ہیں اور ان میں یہ فقہاء اور بھی ہیں۔ اور قرآن مجید آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بعد سو تو انہیں ایک مصلحت میں جمع کر دی کہ ہر شے کے گروہوں وغیرہ پر مختلف تھے ہر وقت ہاں جب حضرت کا شان و آواز اُٹھتا تو حضرت عمرؓ نے منظور کیا کہ قرآن مجید کو جمع کر ڈالا جائے کہ سورتوں کی ترتیب طرے کے زمانہ میں نہ تھی اور میں نے اگر اس کے اجتہاد سے حضرت کے بعد ہوئی ہاں سچوں کی ترتیب آپ کے زمانہ میں موجود تھی پھر پھر پھر امام ابو بکرؓ

نبی اللہ ﷺ نے ہاتھ میں دیوے پھر حضرت عثمان کے ہاتھ آئی یہاں تک کہ ان کے ہاتھ سے ہزاروں میں ہر پانی کی طرح
نکلے گا۔ (صحیح بخاری)

تحقیقات اقصیٰ

(محدثہ سے پیوستہ)

اور تالیف نواس قرآن کی تفسیر تالیف کاوت کی ہے اور تفسیر کاوت کا نام رمضان اور ربیع الثانی میں ہوتا تھا
حضرت نے اسی تالیف سے دور کرتے اور جس زمانہ حضور اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو وہ ۱۰۰ھ (۱) ہجرت ۱۰۰ھ
میں اٹھل چلا گیا جسے ابی بن کعب اور ابن عباس نے ثابت اور یزید رضی اللہ عنہما نے تصحیح کیا ہے پانچ سو اسی
سے مراد ہے کہ بعد ہوا تھا وہ مال نبی کے پاس موجود پایا۔ (محدثہ تفسیر ۲/۲۱۹)

تفسیر احمد

۲: صحیح البخاری ۲/۲۱۹

محدثہ

فضیلۃ ابی بکر الصدیق بعد النبی ﷺ عمر ثم عثمان ثم علی رضی اللہ عنہم
عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال کنا فی زمن النبی ﷺ لا نعدن بنبی بکر احمد ثم
عمر ثم عثمان ثم بکر اصحاب النبی ﷺ لا نفاضل بینہم رواہ البخاری و مسلم و ابو داؤد
عن سالم بن عبد اللہ بن عمر قال کنا نقول و رسول اللہ ﷺ حی فصل ما علی بکر
ثم عمر ثم عثمان رواہ ابو داؤد عن عبد حیر عن علی قال الا احمر کہ نحیر هذه لا ما بعد بنا
بکر ثم عمر ثم عثمان رواہ احمد عن ابی بکر عمر ثم جعل اللہ الخیر حبیب احب رواہ احمد عن
محبس بن الحنفیہ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال قلت لابی النضر حیر بعد النبی ﷺ
قال ابو بکر قال قلت ثم من قال عمر و غشیت ان يقول عثمان قلت ثم انت قال ما نزل لا رجل من
السلسلین رواہ البخاری و مسلم و ابو داؤد

مناقب أمير المؤمنين امام المتقين ابي الحسن علي بن ابي

طالب رضي الله عنه

مترجم

عن سعد بن ابی وقاص قال رسول الله ﷺ لعلي بن ابي طالب ما سمعته هارون بن موسى
انه لا يبي بعدى رواه البخاري ومسلم عن سعد بن ابی وقاص قال حلف رسول الله ﷺ عليا كره
الله وجهه في عزة نبوك فقال يا رسول الله تحلفني في النساء والنساء فقال لا امر عني ان
تكون عني منزلة هارون بن موسى غير انه لا يبي بعدى رواه احمد عن زر بن حبیش قال قال
علي رضي الله عنه والذي فلق الحبة وبرأ النسمة انه لعلي السبي الا سي يفرق الله بيني
الامومين ولا يغضني الا منافق رواه مسلم عن سهل بن سعد الساعدي ان رسول الله ﷺ
قال يوم حير لا عطين هذم الرأفة عند رجل لا يفتح الله عن يديه يحب الله ورسوله ويحبه الله
ورسوله فلما اصبح الناس غدوا على رسول الله ﷺ كأنهم برجون ان بعضها فقال اس علي
بن ابی طالب فقالوا هو يا رسول الله!

ترجمہ

امير المؤمنين امام المتقين ابو الحسن علي بن ابی طالب مرتضى رضي الله عنه کے فضائل

بخاری، مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب سے کہا کہ میں نے
تو کو اس وقت بھی ایسا ہی تم میرے ساتھ نہ لائق کہ تم کو میرے بعد کوئی بھی نہیں ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ابی وقاص
سے روایت کرتے ہیں کہ ایک جگہ میں رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب کو چاہا کہ وہ اپنے پیچھے چلا جائے اور اس نے کہا کہ رسول خدا
آپ مجھے مروت اور ایمان میں چھوڑے جاتے ہیں فرمایا کیا تم اس سے راضی نہیں ہو کہ جو ہارون بن موسیٰ کے قریب تھا اس میں
میں تم میرے ساتھ ہو کر جاتی بات ہے کہ میرے بعد کوئی نہیں ہوگا۔ علی بن ابی طالب نے اس سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب
نے فرمایا اس ذات کی قسم میں نے رسول خدا ﷺ کو چاہا کہ وہ اس سے راضی ہو کہ وہ میرے پیچھے چلا جائے اور اس نے مجھے اس

البحری و مسلم عن عمر بن الخطاب عن أبي عبد الله قال إن علياً مني و ما مني
 و هو و لم يكل مؤمن رواه الترمذی عن زيد بن ارقم عن أبي عبد الله قال من كنت مولاً فعلي
 مولاً و رواه احمد و الترمذی عن حماد بن عمار عن جندب قال قال رسول الله ﷺ علي مني و أنا من
 علي و لا يورثني عبي الا انا و علي رواه الترمذی و رواه احمد عن أبي جندب عن عبد الله بن عمر
 قال اخي رسول الله ﷺ

ترجمہ

”میں نے جسے میں فرمایا کہ میں اس سے علیؑ کے لئے کسی نیکو کو پیش کر رہا ہوں وہ کسی ہے کہ اسے تو رسول خداؐ کا اپنا
 بہن و بیٹیوں کے گھروں میں الہی علیؑ کا نام ہے جسے اس کے گویا ان کی آنکھوں میں بھی مردہیں دیکھ کر آپؐ نے انہیں
 جہنم کے دیے حضرت علیؑ نے فرمایا اے رسول خداؐ میں ان سے یہاں تک نہیں کہ وہ ہم ہیں۔ (مسلمان) فرمایا تم
 ان پر آپؐ کی اور ان کے ساتھ فرمایا یہاں تک کہ جب ان کی زمین میں اتنا ہو چکے جسے اسلام کی حکومت ہو۔ اور جو حقوق علیؑ
 ان پر اللہ میں ان کی فرمایا۔ خدا کی قسم اگر تمہاری جہ سے اللہ کی ایک شخص کو بھی ہدایت نصیب کرے تو وہ تمہارے لئے
 سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔“

ترجمہ میں امامان بنی فاطمہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں تجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے۔ اور علیؑ تمام
 مومنوں کے دوست و مددگار ہیں۔ (مسلم) امام احمد رضاؒ نے فرمایا کہ اس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ میں
 دوست ہوں اس کا علیؑ دوست ہے۔ (مسلم) امام احمد رضاؒ نے فرمایا کہ اس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ میں
 سے ہیں اور میں علیؑ سے کوئی میری طرف سے (ابو عبد اللہ) ان کے گھر میں باہر بیٹھ کر ان کے لئے روایت ہے
 کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ میں اپنے دونوں میں ایک کا ہر سے سے بھائی چاہتا ہوں۔

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ امام احمد رضاؒ نے فرمایا کہ حضرت علیؑ کا وہ اس کی طرف بلائیں اس کی تائید کرتے ہیں یہ بات
 قسمی کر رہا ہے۔ فرمایا کہ اس لئے کہ یہ اکثر سبب ہوتا ہے ان کے ایمان کا بھی خیال کے ہر شخص سے اس پر حاصل کیا گیا ہے کہ
 سر پہ پانچ و پھر سے جس ایک مومن کا ہونا ہر کاروان کو سعد و کرے سے بہتر ہے چہرہ کہ۔ (مسلمان) امام احمد رضاؒ نے
 روایت کیا اس کی تائید ہے۔

۲۔ عرب کی۔ بات تھی کہ جب ان میں اختلاف ہوتا تھا تو اس پر ہم صلح و فہم ہوتا تھا یہی قرآن کے موعود ہیں اور ان کی ہر

اس تو مہاجر و انصاریوں کے رشتہ میں بہت قریب ہوا تھا اس کے خاتمہ کی اور ست و دو گھنٹہ پہلے وہیں پہنچ کر مر گئے۔ چنانچہ اب مسلمانوں نے ان کے رشتہ میں بہت قریبیوں کا میراث کر لیا جو ان کے پیچھے سینا علی کرم اللہ وجہہ لہذا کے لیے تھا۔

تحریر احادیث

۱. صحیح مسلم ۹/۱-۲، صحیح البخاری ۵۴۵۰-۱
۲. کمر لعل ۳/۳۶
۳. جامع الترمذی ۲/۲۴
۴. جامع الترمذی ۲/۱۳۴

متمن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بسم اللہ فہذا علی تلمذ عینہ فقال احب بین اصحابک ولہم تواخ بیتی و بین
 احد فقال رسول اللہ ﷺ است احی فی الدنیا والاخرۃ رواہ الترمذی وقال هذا حدیث حسن
 غریب عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان عند النبی ﷺ طیر فقال اللهم انتنی
 صاحب خلقک الیک یا کن معی هذا الطیر فجاء علی فاکل معه رواہ الترمذی وقال هذا
 حدیث غریب عن علی رضی اللہ عنہ قال کنت اذ منلت رسول اللہ ﷺ اعطانی واذا سکت
 ابتعدا می رواہ الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول
 اللہ ﷺ انا دار الحکمة وعفی بانیہا رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب وقال روى بعضهم
 هذا الحديث عن شريك ولم يذكر فيه عن الصنابحي ولا نعرف هذا الحديث عن احد من
 الثقات غير شريك رواه احمد

ترجمہ

پھر میں نے اس حال میں کہ آپ کی باتوں سے کہتے تھے کہنے لگے (اے رسول خدا) آپ نے اپنے
 یاروں میں اب کو بھائی چاہ کر لیا، مجھے میں کہتی ہوں کہی کی بہت ذکر کی مختصرات و تفصیلات نے لیا (اسی) تم
 دین ادنیٰ میں میرے بھائی، یہ ہوا کہ قرآن میں اس نے مانا ہے کہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ ایک بھنا
 ہوا چوہا چاند چاند آپ نے فرمایا یا رسول اللہ تو تو میں سے ہا مجھے بہت محبوب ہے، میں نے کہا کہ وہ میرا ساتھ

میں پہنچا ہوا ہو گا۔ آپ کے پاس بھی آئے اور کھانا کھایا۔

ترمذی میں حضرت علی فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول خدا سے پہنچا ہوا تو نبی آپ نے مجھے دیا اور جب مجھے
نہ مانتا ہوا، تو نبی نے مجھے عزیمت فرمایا۔ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔

ترمذی میں حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ میں نصرت کا مہر ہوں اور علی ان کا دروازہ
ہے۔ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اور بعض نے یہ حدیث شریک نامی سے روایت کی ہے۔

توثیقات و تعلیقات

۱۔ یحییٰ بن اسماعیل میں یحییٰ بن چارہ کراہی اور اس کا نام اس میں دینی بھائی ہیں اسی طرح اور بہت سے صحابہ میں آپ
نے یحییٰ بن چارہ کراہی اور یہ حدیث میں ہجرت کے چارے مینے جمع ہوں۔ بنی تہذیب کہتے ہیں کہ یہ حدیث مہضوں سے غرض ملتا،
نتیجہ ہیں کہ مہضوں میں ہے۔ محقق میں ملتا ہے کہ اس نے طریق بہت سے ہیں لیکن سب کے سب ضعیف ہیں اس حدیث کا
مطلب یہ ہے کہ حضرت علیؑ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین خلایق تھے اب کہ بعد میں شریعتوں نے یہ خصوصیات میں اور قیدیں
بان کی ہیں بعض کہتے ہیں کہ اس سے قصور یہ ہے کہ تمام شخص سے محبوب ترین تھے خدا نے تعالیٰ کے نزدیک یا احمد و اکرم
جو شخص کے چنے کے ہوں میں سے حضرت علیؑ یہ محبوب ترین تھے یا اقرب کے رشتہ داروں میں آپ اقرب تھے مگر ہمارے
زویہ ان خصوصیات کی کوئی حاجت نہیں کرنا کہ یہ ظاہر ہے کہ قاضیوں سے علیؑ اور مخلوق مراد نہیں اس لیے کہ احباب مطلق سید
الکونین اور افضل المخلوقین ہیں اور صحابہ میں ان کے بعضوں سے محبوب تر کہہ دیا جائے اور بھی بعض حیثیات ہیں جو اسے
کیے بنا پر بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ حدیث سہیحہ کے واسطے اس بات پر دلیل نہیں ہو سکتی کہ حضرت اکرم صمدیؑ کی
خلافت پر علمہ زلی کریں اسی طرح حضرت عمرؓ کی خلافت۔ بعض صحیح حدیث میں آیا ہے۔ ما طلعت الشمس علی خیر
من عمر اور دوسری حدیث میں ہے ارفع درجۃ لی النبیؐ عمرو۔

تخریج احادیث

۱۵۲ جامع الترمذی ۲/۱۳۲

۱۶ جامع الترمذی ۲/۲۳۲

مستثنیٰ

عن الصادق عن حماد بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ قال دعا رسول اللہ ﷺ
علیہ واطنائف فالتجاء فقال الناس لقد طان نحرہ مع ابن عمہ فقال رسول اللہ ﷺ ما انت جئت

یہ ہے کہ اس مروی میں حضرت نے کچھ مصلحت اور اسر و رویہ کی خبر دی جو یہ بات ہر شخص سے غمزدگی میں آئے ہوئے ہوتے ہیں ان سے خفیہ اور چھپا کر کی ہو یہ کھنگھڑی میں ہے کہ حضرت حق سے لوگوں نے پوچھا یہ تمہارے پاس کوئی ایسا چیز ہے جو قرآن میں نہیں ہے انہوں نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس نے دانے کا پھل اور چاند کو پیدا کیا ہو، نے پان کوئی چیز نہیں۔ مگر وہ چیز جو قرآن میں ہے یہ اللہ کا عطیہ ہے کہ وہ کسی واجب عینیت مہربانی سے قرآن میں بھی نہایت قربانے سے مجھے کتاب انبی میں سمجھائی گئی ہے اور جو کچھ اس میں ہے اور اس میں دیت و غیرہ کے احکام تھے۔

تخریج حادیث

۲ جامع الترمذی ۲۱۳/۲

۳ اللہ تعالیٰ اور حضرت علیؓ اور رواد ان کی زکاۃ میں نبوی شریعت کوئی بھی ذاریع الحلفاء ۳۱۷۱۱۱

۴ جامع الترمذی ۲۱۳/۲

متن

رسول اللہ ﷺ حبشاً فیہ علی قالت فسمعت رسول اللہ ﷺ وهو رافع یدہ یقول اللهم لاتمینی حتی توبی علیا رواہ الترمذی عن ام سلمة قالت قال رسول اللہ ﷺ لا یحب علیا منافق ولا یغضہ مؤمن رواہ احمد و الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب اسناد احسن المرء من عازب ورید بن اوفہ ان رسول اللہ ﷺ یقول لغدیر حم واخلید علی فقال المستم تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسہم؟ قالوا بلی قال انستم تعلمون انی اولی بکل مؤمن من نفسه؟ قالوا بلی فقال اللهم من كنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فضیہ عمر بعد ذلک فقال حیاً یا ابن ابي طالب! اصبحت واسیت مولی کل مؤمن ومؤمنة رواہ احمد و فی رواية له اللهم فانصر من نصرہ واخذل من حذله واحب من احبه و ابغض من ابغضہ عن ام سلمة ترجمہ

ایک شخص جس میں حضرت علیؓ تھے کسی طرف کو بھیج میں نے رسول خدا ﷺ کو کہتے تھے کہ آپ انہوں کو تمہارے مخالف کے فرما رہے تھے کہ وہ خدا یا نبی تک مجھے علیؓ کو نہ دے گاے سو تہذیب یہ آپ کا قرب و شکر کے کوئی وقت تھا یا نے نے وقت قرآن میں حضرت اس سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ علیؓ کو ملے وہ فتنہ دوست نہیں رکھتے اور حامل مؤمن ان کی دشمنی نہیں رکھتا۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث اسناد کی رو سے غریب ہے۔ امام احمد مزاحمت عازب سے

انسبانی عن عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ ﷺ امر بسد الابواب الا باب علی واد
لنومذی وقال هذا حدیث غریب عن علی رضی اللہ عنہ قال قال لى النبی ﷺ: فیک من
من عیسی ابغضته الیہود حتی یبتواذہ امہ واجتہ النصارى حتی مولود النملۃ الی الی لیسبت لہ ثم
قال یہذک فی رجلا من مضر ط بقراطی بما لیس فی وخص بحدیثہ سنائی علی ان یبسی
رواد احمد عن انس قال قال رسول اللہ لیسبین یو ولیفہ اولاً بعض الیہم رجلاً کفسی بکسی
فیہم امری یبیل المقاتلہ ویسبى الدریذ فال ابو ذر لما راعی الابر د کشف عمر من خفی

ترجمہ

کہتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جس نے علی کو بتایا اس نے مجھے برا کہا۔ انسانی روایت یہ ہے کہ
کہ ابو ذر نے حضرت عمر سے نصیحت کی کہ یہ رسول خدا کے دو اہل بیت ہیں پھر علی نے ان کی کچھ مصلحت سے
نے ان کا نکال دیا۔ اس کے بعد اس نے فرمایا کہ میں میدان میں ہوں اس سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے علی کے ارادے سے
مذاہب کے دروازے بند کرنے کا حکم فرمایا۔ اس میں حضرت عمر سے روایت ہے کہ میں نے فرماتے ہیں مجھے نبی ﷺ نے
فرمایا تم میں کسی کی صفت چلی جاتی ہے کہ اس سے میرا نے یہاں تک عداوت کی کہ اس کی ہاں و نہی نہ مانا جائے
نے اسے یہاں تک اذیت کہہ کہ جو میرا اس کے لئے نہ تھا وہاں تک پہنچا پھر علی نے فرمایا میں نے اس کی یاد
لے گئے ایک محبت میں زیادتی کرنے والا کہ اس چیز میں زیادتی کرنے جو مجھ میں نہ ہو اور اس کی رائے سے اس
عداوت یہاں تک ابھارے کہ مجھ پر بڑی نفرت لگا دے۔ یہ نام محمد اس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو
دیندار (عرب کی ایک قوم ہے) پانچ روز میں دنیا کی طرف کیسا یا فتنی کیوں گا جو کچھ صیاد و گادوہاں میں ہر عام چلائے
گا۔ اور زانی پر پانچ کران کی اولاد دس وید میں۔ نے گار ابو ذر کہتے ہیں مجھے حضرت عمر کے ہونے کی انگلی کے مذاہب جو
یہ نبی ﷺ کے پیچھے سے آکر انہوں نے رکھی تھی اس کی چیز نے خوف میں ڈال دیا۔

تحقیقات و تعلیقات

اس سے معلوم ہوا کہ محبت اس قدر کمزور ہے کہ حد سے تجاوز نہ ہو اور عقل و نقل کے موافق ہو کیوں کہ جو محبت حد سے
زیادہ ہوتی ہے وہ اکثر گمراہی کی طرف سے جاتی ہے اور عدالت کی راہ مستقیم سے باہر ہے اور گمراہی کی طرف منسوب کرتی ہیں
اور اس صفت کے ساتھ اہل سنت و جماعت کی جماعت ہی منصف ہے کہ وہ دونوں طرف کے مفرط و تفریط سے اس باب میں
محفوظ ہے خصوصاً وہ لوگ جن کے ذہنوں میں تعصب کی گرد نہ چھنی ہو جو عمل یہ کہ عدالت کا سراپہ نہ لے دو چیزیں ہیں۔ محبت

سردار تھے۔ اگر کہیں گئے اسے رسول خدا ہمارے بیٹوں اور بھائیوں اور غلاموں میں سے کسی شخص آپ کے پاس آئے ہیں۔ انہیں دین کی اطلاع بخیر و بد و ہر سے اسباب اور اسباب سے بچاؤ آئے ہیں سو آپ انہیں ہم پر واجب کر دیجئے کہ انہیں دین کی تعلیم کر دیں۔ حضرت نے فرمایا: قریش کے گروہ اپنی دشمنانیت سے باز نہ رہے خدا تعالیٰ تم پر ایسے شخص کو بھیجے گا جو تمہاری گردنوں پر دین کی توار مارے گا اور وہ وہ ہے جس کے دل کا ایمان اللہ نے ڈھالیا ہے تو میں نے عرض کیا اسے رسول خدا وہ کون ہے اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے بھی پوچھا کہ کون سے فرمایا ہوئی ہائے باطنی ظہری۔ میں نے کہا میں بھی اس وقت یہی ہوا رسول اللہ ﷺ کی جوتی درست کر رہا تھا۔ انہی حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا ہے میں کہ رسول خدا ﷺ کے نزدیک میرا دوسرا جوتی جو مخلوق میں سے اور کسی کا نہ تھا۔

تخریج احادیث

(۲۱) ائمة الخفاء: ۲۲۵۱۴، البدایة والنہایة: ۵۱۳/۲، جامع الترمذی: ۲۱۳/۲

متن

لم تکن لا حد من الخلاق اتیہ یا علی مسح فاقول السلام علیک یا نبی اللہ فان تمسح انصرفت الی اہلی والا دخلت رواہ النسائی عن سعید بن المسیب عن عمر رضی اللہ عنہ سمع رجلا یذکر علیا بشرف فقل ویلک تعرف من فی هذا القبر والشار الی قبر رسول اللہ ﷺ فسکت الرجل فقال عمر فیہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب اذا اذینہ علیا فقد اذینہ عن علی رضی اللہ عنہ قال کنت شاکیاً فمر بی رسول اللہ ﷺ وانا اقول اللہم انکان اجلی قد حضر فاحس حسی وان کان متاحراً فاحرقنی وان کان ملا، فصری فقال رسول اللہ ﷺ کیف قلت فاعاد علیہ قال فضر بہ برجلہ وقال اللہم عافہ او اشفہ شک الراوی قال فما اشد شکک رجعی بعد رواہ الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح عن عبد اللہ بن ابی او فی قال دخلت علی رسول اللہ ﷺ فی مسجد فقال لی

ترجمہ

میں بیت میرے آپ کے پاس جا کر بیٹھا "السلام علیکم یا نبی اللہ! یعنی اے رسول خدا آپ پر سلام ہو۔ (پر سلام میرے میں داخل ہونے کے لئے اجازت مانگی تھی) میں نے رسول خدا کا کھڑے تو میں اپنے میرا نہیں چلا جا رہا۔

رسول اللہ احسن رایتک فعلت باصحابک ما فعلت غیرہ فان کان هذا من اللہ فلتک العسی
والکرامة فقال رسول اللہ ﷺ والذي بعثنی بالحق نبأ ما اخرتک الا لنفسی وانت مسی
بممنولة هارون من موسى وانت اخي و وارثي فقال يا رسول اللہ وما ارات منك فان هاروت
الانبياء قبلي قال وما ورتوا قال کتاب اللہ ومن انبياء وانت معي فی قصري فی الجنة مع فاطمة
ابنہ والحسن والحسين ابني وانت رفيقي ثم تلا رسول اللہ ﷺ " اخوانا علي سرور متقابلين "
رواد احمد عن ابن بريدة قال حاضرنا خيمو فاحخذوا لواء ابو بكر رضي اللہ عنه فلم يفتح له تم
اخذ عمر من العدة فوجع وتم يفتح له واصحاب

ترجمہ

کے پاس میں مجھ سے فرمایا فلاں شخص کہاں ہے اور فلاں آدمی کہاں ہے پھر اپنے یاروں میں انہیں دیکھئے اور
ذہن نے مجھ اور جنہیں مجھ پر ایمان کے پاس آدمی دانے لیے جینے لگے ہیں تم کس سب کو آپ کے پاس جمع ہو گئے پھر
آپ نے اللہ کی حمد و ثناء کے بعد انہیں بھائی چارہ کرادیا حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا اے رسول خدا میری جان نکل گئی
جس وقت میں نے آپ کو دیکھا کہا اپنے صحابہ کے ساتھ دو کام کیا جو میرے ساتھ نہیں کیا (یعنی ہجر میرے اور سب میں بھائی
چارہ کر دیا) سو یہ اگر اللہ کی طرف سے ہے تو آپ کے لیے رضا اور کرامت ہو میں خدا تعالیٰ ﷻ نے فرمایا میں ذات کی قسم
جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا ہے میں نے جنہیں مجھ سے اپنے لیے پیچھے رکھ دے اور تمہارا میرے پاس تمہارا وہ میرے ہے جو
یاروں کو سونے کے پاس تھا تم میرے بھائی اور میرے وارث ہو حضرت علی نے عرض کیا اے رسول خدا میں آپ سے کس چیز کی
میراث مانگا فرمایا مجھ سے پہلے انہما نے جس چیز کی میراث لی ہے تم نے کہا انہوں نے کس چیز کی میراث لی ہے فرمایا اللہ کی
خوف اور اس کے پیغمبروں کے طریقوں کی اور تم میرے ساتھ میری بیعت خدا میرے دونوں بیٹے حسن و حسین کے ساتھ جنت
میں میرے کس میں ہو گئے۔ اور تم میرے رفیق ہو پھر آپ نے یہ آیت اخواننا علی سرور متقابلین پڑھی ہے نام احمد بن
بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم خیمہ کی جنگ میں حاضر ہوئے سو پیچھے دن ابھرتے تھے انہما گرا گئے تھے خیمہ میں تھا
پھر دوسری صبح کو حضرت عمر نے لیا اور اپنے نیک مرام وایک آئے اور فتح ہوئی۔

تحقیقات و تعلیقات

یعنی آخرت اور قرب مرتبہ میں اور امر دین میں مددگار اور یار ہونے کی حیثیت سے علامہ نور عثمانی فرماتے ہیں کہ

باب رسول خدا ﷺ غزوہٴ تبوک میں شرکت کے لئے آپ نے اپنے پیچھے اپنے ائمہ و عیال پر حضرت علیؓ کو عہد فرمایا اور اس وقت حضورؐ نے حضرت علیؓ سے یہ فرمایا کہ یہاں میں تقدس کے لئے موزنی شراعت کی ہے کہ انہیں حقیر و سبک جان نہ سمجھو۔ حضرت علیؓ نے یہ سنا تو یہ حقیر و سبک جان نہ ہو کر حضورؐ کو مرعوب و متعجب کیا کہ آپ نے ہمارے ائمہ و عیال پر رسول خدا ﷺ سے اتنے جملہ عزت کیا ہے کہ ہمارے ائمہ و عیال پر فیض و بركات سے علیؓ کی یہ عزت ہوتی ہے جس میں نے تو تم کو صرف اپنے ائمہ و عیال پر اتنی عزت کے واسطے مجاہد کیا ہے کہ ہمارے ائمہ و عیال پر فیض و بركات سے علیؓ کی یہ عزت ہوتی ہے۔ اسی میں کہ جس نے ہمارے ائمہ و عیال پر اتنی عزت کی ہے کہ ہمارے ائمہ و عیال پر فیض و بركات سے علیؓ کی یہ عزت ہوتی ہے۔ اسی میں کہ جس نے ہمارے ائمہ و عیال پر اتنی عزت کی ہے کہ ہمارے ائمہ و عیال پر فیض و بركات سے علیؓ کی یہ عزت ہوتی ہے۔

مختارِ حیات

المدينة الإسلامية في مكة المكرمة

2

الناس شدة وجهه فقال رسول الله ﷺ اني دافع اللواء غدا الى رجل يحبه الله
ورسوله لا يرجع حتى يفتح وفتح الله على يديه قال فتاطية انفسا ان يفتح عدا فلما صلى
يؤمنا الشجر قدم قائما فعا بالواء والناس على مضاهيه ثم دعا عفا فاحذر رسول الله ﷺ
اشربة فلهز هاشم قال من ياخذها بحقها فقال لا ان اقل امط فجاا اخر فقال اما فقال امط
ففعل ذلك مرار جماعة ثم قال رسول الله ﷺ والذي كرم وجهه محمد لا تعطيهما رجلاكم
يسرها ما علي ان انطق بها ففتح الله حبيب على يديه قال هب زايه من خبير مرحب وهو يرتجرو
يقول قد غنمت حبيب اني شاكي السلاح بطن مرحب اذا مرحب الحروب اقبلت نلعب عن
اللعن احنا وحنا اصرب فاجند عبي وقال

کلیت عبارت گریه المضطرب

ان ائمتي سیدنی اہم چیترو

10

لوگوں کو شہادت اور شہادت کی جگہ تب رسول خداؐ فرمایا جس محل میں کوہِ معینہ لایا ہے، اللہ تعالیٰ کو وہاں ہے خدا اور اللہ کا رسول
 اور امت رسولیہ اور وہاں میں فتح کیے اور ان کو یہ دیا۔ یا نبیؐ نے ہر قوم پر لکھا تھا کہ تمہارا رسولؐ (ان پر عید و نیکوئی میں) کہ

[illegible]

تَحْقِيقَاتٌ وَعَلَمِيَّاتٌ

(۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

[illegible]

کمزوری کے آثار، کچھ کر پیچھے اتر آئے اور پیچھے فرماتے تھے۔

لُغَاتِ حَقِيقَاتٍ وَعَقَلِیَّاتٍ

(حاشیہ گزشتہ)

نزدیکی امامت کا غلیظ پایا چنانچہ حضرت علیؑ اہلبیت رسول خدا کی جبرکیری نہ تھے اور عبداللہ بن امیر مومنانوں کی ہمت کرتے تھے اگر مطلق خلاف حضرت علیؑ کو کوئی تو نماز کی امامت کا بھی انہیں حق علم نہ ہو بلکہ یہ نعم یہ یاد دہانی اور اذیت تھی۔

متمن

وفال لی اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبه فنهض سی فانه لیعجل الی انی لوشفت
ان اسال الحق السماء لاسعه حتی صعدت وعلیه تعالی صفر او نحاس فجعلت ازاوله عن یمینه
وشرماله وبن یمیه ومن خلفه حتی اذا استمكنت منه قال لی رسول اللہ ﷺ اقد بد فصدقه
فکسر کما تکسر القواریر ثم فرزت فانطلقنا نستق حتی ناولنا بالقبیوت ختمیه ان یلقانا احد
من الناس رواه احمد عن المطلب بن عبد اللہ بن حبیب عن ابیہ قال قال رسول اللہ ﷺ انی
خطبہ: "اوصیکم بحب ذی الفر بھانحی وابن عسی علی بن ابی طالب فانه لا یحبہ الا مومن ولا
یغضبه الا منافق ولہی رواۃ فمن احبه فقد احبنی ومن ابغضه فقد ابغضنی ومن احبنی ادخلہ اللہ
الجنة ومن ابغضنی ادخلہ النار رواه احمد عن عمر بن مسمون قال امی لحالس الی اس
عباس اذا اتاہ رھط یقعون فی عفی بن ابی طالب فرد علیہم ابن عباس وقال لما ہاجر

ترجمہ

امیر کے گدھوں پر چڑھ تو میں آپؐ نے گدھوں پر چڑھ کر آپؐ نے مجھے اٹھ لیا اور میں ہل کر تھکا گیا اگر میں
آسمان کے کنارے پہنچ جاؤں تو میں نہ آتی کہتوں۔ فرشتہ میں کہہ چڑھا اور اس پر چل اورتانے کے بت دئے
تھے میں کو اپنا دائیں بائیں آئے پیچھے سے آئے کہنے لگا جب میں ان پر قار ہوئی تو مجھ سے رسول خداؐ نے فرما دینا
نیچے والے دے میں نے انہیں اپنے پیچھے دیا سو وہ ڈھٹے ہیں نوٹ گئے پھر میں اتر گیا اور رسول خداؐ اور میں آئے پیچھے دوڑنے
ہوئے چلے آئے اور اس خوف کی وجہ سے کہ میرا شترکوں میں سے کوئی نہیں تھا کہ گھروں میں چھپ گئے۔ اہم احمد مطلب
بن ہدائد بن حطب سے روایت کرتے ہیں کہ اس کے باپ نے کہا رسول خدا ﷺ نے اپنے ایک غصہ میں فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ قد انطلق: تحریر میمون قادر کہ فانطلق ابو بکر رضی اللہ عنہ حتی لحق رسول اللہ ﷺ و سأت الکفار یرمون علیا بالحجارة وهو یتصور قد لف واسه فی الثوب الی الصباح رواہ احمد عن علی قال امرنی رسول اللہ ﷺ ان اضعی عندہ ادا فکان یضعی عنہ الی ان استنہد بکشیس المالحین قال محمد بن شہاب الزہری انما خص علیا بذلک دون اقاربه وعلہ تقریبه مہ فکان ﷺ فعل ذلک بنفسہ رواہ احمد عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال کنا مع النبی ﷺ فقال یطلع علیکم رجل من اهل الجنة اوقال یدخل علیکم قد دخل علی قال ترجمہ

حضرت علیؑ نے آپؐ سے پہلے پہنچا اور آپؐ کے چھوٹے پر مہر ہے اور مشرک رسول خدا کو ایذا دینے کے سوا کوئی اور حال میں آئے کر لی نہ تھے یہ وہی علیؑ کی رسول خداؐ میں کر کے ایک چیخ ماری اور کہا کہ نبی ہو حضرت علیؑ نے ان کو پکڑے فرمایا رسول خداؐ تو یہ یمن کی طرف تشریف لے گئے آپؐ ان سے چاہتے تھے کہ وہ آپؐ کے چلے بیٹا تک کہ رسول خداؐ اس لئے گئے یہاں تمام رات گزارنے حضرت علیؑ پر چڑھ کر کیڑا چھڑائی اور آپؐ نے اس سے پہلے کہ وہ آپؐ سے ملے نہ تھے کہ سوتے رہے۔ منہ و مہم میں حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ مجھے رسول خداؐ نے غمگین پایا ہے کہ آپؐ کی طرف سے ہمیشہ قربانی کرے گا (روایت کیے ہیں) حضرت علیؑ شہید ہونے کے وقت تک وہ اہل بیتؑ سے رسول خداؐ کی طرف سے قربانی کرتے رہے محمد بن شہاب زہری کہتے ہیں کہ رسول خداؐ نے اپنے اور اقارب اور کنبہ کو چھوڑ کر قربانی کے ساتھ حضرت علیؑ کو خاص کر اس واسطے کہ علیؑ آپؐ سے بہت قریب تھے گویا کہ اس قربانی (جسے علیؑ کرتے تھے) کو رسول خداؐ نص کر تے تھے، امام جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول خداؐ کے ساتھ تھے آپؐ نے فرمایا کہ جنس میں سے تم پر ایک آدمی ملے تو تم سے یا فرمادے کہ افسس ہوتا ہے سوئی تشریف لے جا رہے ہیں

تخریج احادیث

۱) إنباء الخفاء، ۳۳/۱۳، المبدیۃ والنجاة، ۶۶۳/۷

متمم

جابر قہنیہ بعد ذلک رواہ احمد عن عمر ان بن الحصین قال بعث رسول اللہ ﷺ جینسا واستعمل علیہم علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فمضی فی السیرۃ فاصاب جبارۃ فانکسر واعلیہ وتعاقد اربعۃ من اصحاب رسول اللہ ﷺ فبقالوا اذا لقینا مہم اذا من

محقق، کبھی داسر، کبھی محبت، کبھی تابع، کبھی بڑی، کبھی دین، کبھی حریف، عقیدہ، صبر، عید اور کبھی شجرہ طیبہ پر آتا ہے جس شخص ایک معنی کی بغیر کسی شخص کے باطل ہے اور لفظ کثیر المعنی سے خاص ایک ہی معنی مراد لینا خلاف عقل ہے دوسرے یہ کہ کتب نظر میں معانی نیزہ حملہ کے ہم نے یہ بھی تسلیم کیا کہ مولیٰ سے غلیظ ہی مراد ہے مگر اس سے ثبوت خلافت بلا لعل محال ہے اور مطلق ثبوت خلافت کُل اُزاع اور خلاف نہیں اور بھی اور تم بھی اس کے قائل ہو تیسرے یہ کہ مولیٰ کا مصدر بھی مختلف ہے کبھی دولاہیت سے مشتق ہوتا ہے جو باطل ہے اور اس کا استعمال نسب و نعمت اور حق میں ہوا کرتا ہے چنانچہ اس صورت میں اس کی دلاہت امامت اور حکومت پر ہوئی نہیں کتنی اور کبھی دلاہت سے جو باکسر ہے جس کے معنی امامت کے ہیں اس سے مشتق ہے اس صورت میں بھی پھر وہی اشکال باقی رہے گا کہ امامت، خلافت، امامت عقیدہ و اثبات محالات سے ہے۔

تخریج احادیث

- ۱۲ الزلة الخفاء، ۳۳/۶۳، البدایة والنهاية ۱۷۷/۷
 ۱۳ جامع الرمضی: ۲۱۲/۲
 ۱۴ البدایة والنهاية ۷۰۲/۷

مستن

بعد هذا العام مشرك ولا بطرف مالبيت عريان ومن كان بينه وبين رسول الله ﷺ عهد فاحله مدته فقال بعض الكفار نحن نبرأ من عهدك وعهد ابن عمك فقال علي: لو لا ان رسول الله ﷺ امرني ان لا احدث امرا حتى اتيه لقتلتك قال الزهري اما امر النبي ﷺ عليا ان يقرأ براءة دون غيره لان عادة العرب ان لا يتولى العهد الا سيد القبيلة وزعيمها اور جل من اهل بيته يقوم مقامه كاخ او ابن عم فاجرى علي عادتهم عن انس قال فلنا لسلمان الفارسي: سل رسول الله من وجهه؟ فسأل سلمان رسول الله فقال من كان وصي موسى بن عمران؟ فقال يوشع بن نون فقال ان وصي ورافئ ومنجز وعدي علي بن ابي طالب يعني وارث علمي ورواد احمد عن عمر و بن شارس قال خرجت مع علي الى البقيع فجباني جفوة فلما قدمت المدينة اظهرت شكايته في المسجد

ترجمہ

اور نانا نے کہا کہ وہی شخص نہا طواف نہ کرے اور جس کو فراور رسول اللہ ﷺ کے ذہن عید ہے اس کا وقت اس کی

وہ ہے (یعنی جتنی مدت کہ عہد ہے اس مدت تک ہم اس سے جبر فرمائے گئے۔) سو بعض کا فرمنا ہے کہ ہم تیرہ سال تک عہد کے لیے۔ اے عہد سے زیادہ اس نصرت میں نے فرمایا اور رسول اللہ ﷺ مجھے اس بات کا حکمت کرتے کہ میں حسبِ عہد آپ کے پاس آؤں اعلیٰ طرف سے کوئی بھی نہ ہو کہ اس کو جتنے ضرورت کی چیز کو پہنچاتا۔ زہری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو سورہ برات پڑھنے کا حکم فرمایا اور ان کے لیے کون فرمایا ہے یہ کہ عرب کی عادت ہے کہ عہدوں اور بیٹوں کا وہی شخص مالک ہوتا ہے اور قبیلہ کا سردار اور اس کا بڑا کہہ دو اس کے اہل بیت میں سے کوئی ایسا شخص ہو جو اس کے ماتحت رہے جیسے پچا پچا کا بیٹا سورس نہ اسے اس عرب کی عادت پر اس کام کو نہ رہے زیادہ امام حماد بن مالک سے روایت کرتے ہیں۔ عمر بن سعد بن قاس سے کہہ کہ رسول اللہ ﷺ نے چاہے۔ ان کا وہی کون شخص ہے جس میں سلطان کے رسول اللہ سے پچا حضرت نے فرمایا کہ وہی اس فرمان کا وہی ہے جس طرح میں نے فرمایا میرا وہی میرا وارث میرے امروہ و وفات کرنے والا میں اپنی جانب ہے۔ جتنی میرے صحن کی یہ بات سے پہنچے گی۔ علیؓ امیر المؤمنین شامی سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت علیؓ کے ماتحت ان کی طرف گیا یہاں نے مجھ پر کوئی زیادتی کی۔ اسے کی جب میں مدینہ میں آیا تو علیؓ کی بیوی نے مسجد میں لوگوں سے کی۔

تحریقِ احادیث

۱۔ والہ الخفاء ۳: ۲۳۰۔ سورۃ احزاب ۲۰۲۰
۲۔ مسند احمد ۱۵۵/

مفسر

فلما بلغ ذلك رسول الله ﷺ فدخلت يوما إلى المسجد وهو جالس في جماعة من اصحابه فجعل يحد في النظر ثم قال يا عمر واما والله لقد اذنتي فقلت اعدوا بالله ان اوفيك يا رسول الله فقال ما علمت ان من اذني عليا وقد اذاني رواه احمد عن ابي البخري حدثنا علي قال بعني رسول الله ﷺ الى النخيل وانا شاب فقلت يا رسول الله بعني الى قوم لا قضي بينهم وانا شاب لا علم لي بالقضاء فقال اذن مني قد نوت منه فضرب في صدري وقال اللهم اهد قلبه وثبت لسانه قال فما شككت بعد ما في قضاء اثنين وهي رواية اذا جلس بين يديك حصان فلا تغض بهما حتى تسج من الا حرم مثل ما سمعت مه فانك اذا فعلت ذلك تبين لك القصة رواه احمد ورواه ابو داود والترمذي وابن ماجه نحوه عن علي قال بعني

رسول اللہ ﷺ الى اليمن فالتفتنا الى قوم حضروا

ترجمہ

اور اس حکایت کی خبر رسول خدا کو پہنچی اس کے بعد میں ایک دن مسجد میں آیا اور رسول خدا ﷺ سے کہنے لگا کہ میں نے اپنے
 صحابی بن خنت کے ساتھ تشریف رکھتے تھے مجھے آپ گھورنے لگے اور فرمایا اے عمر وہ خدا کی قسم تو نے مجھے ایمان ہی میں نے کہا
 کہ رسول خدا ﷺ میں آپ کو ایذا دینے سے خدا سے پناہ مانگتا ہوں فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ جس نے علی کو ایذا دیا
 نے مجھے ایذا دیا۔ یہ ترمذی اور ابو داؤد ابن ماجہ میں ابو الجہری سے روایت ہے کہ ہم سے علی نے بیان کیا کہ مجھے رسول خدا نے
 تین کی طرف بھیجا اور میں جو ان میں سے نے عرض کیا کہ رسول خدا آپ مجھے ایک قوم پر اس واسطے بھیجتے ہیں کہ میں ان میں
 قتل کروں۔ میں تو جوان تہی ہوں قتل کو ہمت نہیں۔ حضرت نے فرمایا تو میرے پاس آؤ میں آپ کے قریب ہوا آپ نے
 میرے سینہ پر ہاتھ پھیر کر فرمایا۔ یہ روایت علی کے سینہ کو روایت کر اور اس کی زبان کو ثابت رکھتی فرماتے ہیں اس سے بعد بحر
 میں نے دو شخصوں کے فیصلوں میں کبھی شک نہ کیا اور ایک روایت میں ہے کہ اسے علی جب قہر سے مائل اور مدعا علیہ
 بیٹھے تو جب تک مدعا علیہ سے بدلی کی بات نہ سن لو ان میں فیصلہ نہ کرو جب قہر میں کرو تو تمہارے لیے قضا حاضر ہو جائیگی۔
 امام احمد حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول خدا نے یمن کی طرف بھیجا ہر ایک ایسی قوم کے پاس آئے جنہوں
 نے شہرہ بگڑنے کے لیے زور دیا کھڑے تھے۔

تحقیقات و تعلیقات

ایک شخص نے عمر بن الخطاب کے پاس لائے حاضرین نے اس سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس اب میں کیا "الحب
 العنة واکسره الحق واصلدق اليهود والنصارى وامن بعالم ارضه وافتخر بعالم بخلق"۔ اس کلام سے
 لوگوں کو جبریت ہوئی اور کسی کے ذہن میں اس کے معنی نہ پڑے آخر میں حضرت عمر بن الخطاب نے حضرت علی کریم اللہ وجہہ و
 ہدایہ آپ نے اس شخص کا یہ کلام سن کر فرمایا یہ سچ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "انصبا امواکم واولادکم لقتلہ"۔ یعنی
 تمہارے مال اور اولاد تمہارے اور حق نیکی موت و کفر و دور پر جو تباہی چن چکا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "وجبات مسکرة الموت
 سالحق ذالک ما کنت منه تعجباً"۔ یعنی بیوشی موت کی حق کے ساتھ آئی یہ اوچتر ہے جس سے تو سزا آتا تھا اور یہ شخص
 صدق ان کا کہ ہے "قالا اللہ تعالیٰ وقاتل اليهود لیست النصارى علی شی وقاتل النصارى لیست
 اليهود علی شی"۔ یعنی یہود نے کہا نصاریٰ کی کس دین پر نہیں اور نصاریٰ نے کہا کہ یہود کی دین پر نہیں۔ انکے وہ سب کے
 سب کتاب پڑھتے ہیں اور یہ شخص مومن بنیہ مرئی ہے یعنی اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور اس ذات وعدہ والا شریک نہ کوئی دیکھے، مانا

آپ نے فرمایا تم آئیں میں لانا ہے، دو خدا بندہ رسول خدا ﷺ، قریش میں یہودی ہیں، تمہارے لیے ہی یہاں میں آگئے، ہر دو ان کے آکر تم سے پیوستہ ہو، اور ان کے آکر مالوچی کر رسول خدا کے پاس جا کر قرپہ و کروہ و قریش مدف لیندہ کر، جو انہوں نے کہا نہیں، میں نے کہا آپ نے فرمایا میں نے فرمایا میں نے دو کتاؤں کو کھوا، جسے اس کے قبائل سے دیت کا پوچھا، اور تیسرا اور اسی نصف حصہ کو تیرا وار پٹنے، ان کے وارڈوں کو پوچھا، حصہ کیونکہ ان نے اپنے اوپر مال کو ہلاک کیا، یہ اور دوسرے شخص کے وارڈوں کو تیسرا حصہ اور تیسرے شخص کے وارڈوں کو نصف دیت اور جو شخص کے وارڈوں کو چوری دیت و دھروا، اس فیصلہ سے راضی نہ ہوئے اور رسول خدا ﷺ کے پاس شکر اس فیصلہ کی فرمائی، آپ نے فرمایا میں قریش میں فیصلہ کرو، پھر ایک مرد نے ان میں سے کہا۔

حَقِيقَاتٌ وَطَرِيقَاتٌ

(بقیہ نمبر ۳۷۷)

تو اس سے بھوکان کے علم و سچ میں نقصان نہیں آتا ایک جو محنت سے ایک کتب حج و فطرت بڑی سے اس میں دن کھم
نی بہت ہی الغلط مصدر میں یہ کچھ فضیلت کی دلیل نہیں ہے حضرت اہل علم و دین اللہ علیہ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے الغلط سے منع فرمایا ہے البتہ اس روایت سے ذکاوت سے حضرت عقیل پر خصوصاً
بالہدایت اور اس اہل علم کے ساتھ استدلال کر سکتے ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا نے تعالیٰ نے آپ کے ذہن میں اس
قسم کی وسعت رکھی تھی جو دوسروں میں نہ تھی آپ کے فہم پر ایک سو دو سال دور تھا ہے کہ ایک شخص نے ایک شخص سے کہا کہ
کیا اور ایک کوئی مہر میں دی اور اس کے پاس گیا تو اس سے ایک بچہ پیدا ہوا یہ قصہ حضرت علیؓ پر ماہ و وجہ کے سامنے پیش ہوا
فرمایا اس کے پاس جا کر دونوں طرف کی پھلیاں تو اکڑنے اور ہوں تو اسے جوت کیو اور انہی طرف کی پھلیاں ہائیں طرف
سے لائے ہوں تو اسے مر دیا تو جب لگا تو بائیں جانب کی ایک پھل کھائی اور بائیں طرف کے ٹکڑے ٹکڑے میں ہے آپ نے اس کے شوہر سے
اس کی قرینہ کرادی لیکن اس پر یہ ہے کہ نہ ہے جو انکو ہم کی پھل سے پیدا کیا اس وجہ سے آدم کی ایک پھل پھلی تم ہوئی
موت کی تمام پھلیاں دونوں طرف کی ۲۴ ہوتی ہیں اور مرد کی ۲۴ بارہ سویدھے پھلوں میں دو گنی دوا نہیں پھلوں میں۔ انھیں
من الفضول المعجمہ بطولہ

مفتی

بَارَسُولَ اللَّهِ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَضَى سَكَنًا وَكَذَلِكَ جَارَ قَضَاءُ عَلِيٍّ رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ
 أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيٍّ نَزَلَتْ بِرِمِ الْقِيَمَةِ نِزَافَةٌ مِنْ نَوْفِ الْحَمَةِ فَتَرَكِيهَا وَرَكْنُكَ مَعَ

النبی عبدہ قال لما نکات فیلہ بدر قال رسول اللہ ﷺ من یسقی لنا من الماء فاحمداً الناس قال
ففسس فاحضضت قرۃ ثم اتیت فقیل عبد القعر مظلماً فاحمدت فیہ فاحیی اللہ الی حبیب
ومیکائیل ناهو النصرۃ محمد ﷺ وحزبه فہبطوا من السماء لہم دوی یجعل من سمعہ فلما
حازوا الغلب وقضوا اوسلمو علی من عند اخرہم اکراما وتجبلاً وتعظیماً رواہما احمد فی
المستدرک عن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ ﷺ یا علی انت معی فی
الجنة قالہا ثلاث رواہ احمد عن محمد بن احمد انظر یف الجرح جتبی المصوفی

ترجمہ

جس نے تجھے دشمن بنا دیا اس نے مجھ سے دشمنی کی توحید میں حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اے
میں اور نبی میں اپنے لیے دوست رکھنا ہوں وہی تمہارے لیے چاہتا ہوں اور جو چیز میں اپنے لیے بری جانتا ہوں وہی تمہارے
دشمن کی مانند رکھتا ہوں۔ ترجمہ ان کے کہ دو زبان احمد بن حنبل نے روایت کرتے ہیں انہوں نے
فرمایا جب آدمی دوست ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہرے کے لیے پانی کون نکلتا ہے یہی کہ لوگ حیران تھے کہ وہ
کئے میں اسی اور منہ لعل میں دم کرایک بہت گہرے اور تاریک کنوئیں پر تیار پھر انہیں اترا اور اوقات اللہ تعالیٰ نے جبریل
اور میکائیل علیہ السلام کو بھیجا کہ تم میرے پیچھے چلو اور ان کے سروں کی مدد سے لیے گاؤ اور تیار ہو جاؤ سو وہ آسمان سے اترے ان
کی ایسی بھیجی تھی کہ وہ جانتے نہ تھے وہ پتا تھا جس حسب وہ کنوئیں کے مقام سے تھے تو وہیں گھر کر بڑی اور تعلیم
کے لیے سب نے چلے گئے۔ ترجمہ احمد بن محمد بن جریر بن ابی صوفی، حضرت عبداللہ بن عمر بن الخطاب سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے ہی تم جنت میں میرے ساتھ ہو گے یہی ابو نفیان روایت کرتے ہیں۔

تحقیق و تعلیق

۱۔ ترجمہ اور احادیث میں روایت ہے کہ "ان الجنة تشانی الی ثلثة علی و عمار و سلمان" یعنی رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک جنت میں ان تینوں کی مشافقت ہے۔ ایک حضرت علی اور دوسرے حضرت عمار و سلمان
ان سے ملے گا اور بہت سی احادیث حضرت علی کی فضیلت اور اعلیٰ مرتبہ کی بنا پر روایت کرتی ہیں چنانچہ ایک صحیح حدیث میں
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اور علی جنت میں ایک درجہ میں ہوں گے اور مجھ میں اور ان میں تھوڑا سا فرق ہے بعد ہی نہ ہوگا۔

تحقیق احادیث

مکتب

ابو ظہیرؓ ان عمر رضی اللہ عنہ انہی بامر اقد زنت فامر برحمتها فذهبوا الیہم حموا
فرأهم علی شی الطریق فقال ما شان هذه فاجروہ فحلا سبلها ثم حاد الی عمر فقال له لم ردناها
فقال لا بما معنوة وقد قال رسول اللہ ﷺ رفع القلم عن ثلاثة عن اناسه حتی یستخطوا والنسی
حتی یحصلوا والمنجوع حتی یغیق فقال عمر لم لا علی لہلک عمر رواہ احمد فی الفضائل مکن
علی رضی اللہ عنہ قال بئنا اناس اقموا علی ارفادکم الحد من احص صیہ ومن لم یحص من
امہ ثم رسول اللہ ﷺ رست لمامی ان اجلذھا فاذا ہی حدیث عہد بقدس فخرت ان انا جمہ
تھا ان اقتضاہ ذکرک ذلک لیسی ﷺ فقال احسن رواہ مسلمہ وفی رواۃ لیس ذرذ قال دعیہا
حتی یقطع دمیہا ثم اقم علیہا الحد و اقموا الحد ودخلی ما ملکک اہلک

ترجمہ

کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت جس نے زنا کیا تھا لائی تھی آپ نے اسے رہنمائی کر کے چھوڑ دیا وہ ایک سے
دو تہوڑے کے واسطے سے جا رہے تھے سڑی نہ انہیں راستہ میں رکھو نہ فرماؤ اس عورت کی کیا حیثیت ہے لوگوں نے اس کے
حال سے آپ کو خبر دی آپ نے اسے چھوڑ دیا۔ پھر حضرت عمر کے پاس گئے انہوں نے طرہ بیاں علی مرتے اس عورت کو
کہا کہ وہ جس کو کہہ دو وہ اپنی تھی اور اس نے یہ بتلایا کہ اس نے تین کو تین شخصوں سے گھر ملا دیا ہے۔ (یعنی وہ بیک وقت تین
لوگوں سے ملا رہا ہے) آپ نے اس کے (۳) بچے دیکھے کہ وہ بال بوبہ وہ (۳) لڑکیاں تھیں کہ بوش میں آئے حضرت عمر نے
فرمایا اگر ہی نہ ہوتے تو عمر بیک بوبہ تھا۔! مسمر میں حضرت علی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ وہ اپنے قلم
اور دھریں پر مد قلم اور انہوں نے انہوں پر انور سے کہ کلمہ رسول خدا ﷺ کی کہ نہ لائی نہ لکھی تھی سو آپ نے مجھے ضم
فرما دیا کہ میں نے حد کا ان اٹھائی سے اوپر پکڑنے کے قریب نہ لکھی تھی جس میں اراکونہا انور میں اسے مد کا کواں قلم سے متاثر
سے ہوا کہ چنے میں نے اسے حد نہ لکھی اور رسول خدا سے یہ تصدیق نہ آپ نے فرمایا کہ اسے اللہ اور اس کی ایک
روایت میں ہے کہ وہ ہے کہ اسے کچھ اور وہیں تک اس کا کون تھا کہ اسے چھوڑ دیا۔ پھر حد کا قلم وہ اپنی دکان میں پر مد لکھا کہ وہ

تہذیب و تعلیمات

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس عورت سے رجوع کرنے کی بجائے یہاں تک کہ وہ نکاح سے نکاح ہو

جوئے کی رنگت، لٹاؤ ایک حربہ کا مخرج ہے جس اچھے ہوئے تک مہارت دی ہے کہ مردمانِ تباہ ہوتے ہیں انہوں نے کھلی زبان کر کے اور ان کی ہر ہر خواہش ہوئے کہ وہ جھمن ہو تو اسی وقت رہنمائی ہے اور انرا انکی صدور سے مانگے تو اچھے ہوتے تک اور اسے مارتے ہیں اور انرا اس قسم کی زیادتی جو جس سے بچنا مشکل ہو جیسے سب بد خوئی، فتنے اور مصائب، خلقت نہ تو اسے اور اسے شافی کے نزدیک بڑی کھجور کی سات پٹھانیاں، دی ہیں اس میں سوسنہاں چھوٹی ہوں اور بڑی سنہاں ایک ہی ہندو دی ہیں اور چھٹی سے چار کھنڈے ایسی حربے ہوتے ہیں کہ انکے خوف سے مرد قائل بن جائے۔

نہج احادیث

! محمد احمد بابي خلیفہ الفضائل نصیرانہ " ۱۳۰۵ھ ۱۸۸۹ء

فصل

في سيرة أمير المؤمنين امام المتقين علي بن ابي طالب ابي الحسن كرم الله وجهه
عن ابن شهاب قال كان عمر بن عبد العزيز يقول ما علمنا ان احدا من هذه الامة بعد
رسول الله ﷺ زهد من علي بن ابي طالب ما وصح لنته على بيته ولا قصبة على قصبة
رواه احمد عن علي بن ربيعة الوالبي قال جاء ابن انساح نبي أمير المؤمنين كرم الله وجهه
فقال يا امير المؤمنين اتلا بيت الماعن من صفراء وبياض فقال علي الله اكرم ثم فام متوكئا
على ابن انساح فدخل بيت الماعن ثم قال علي يا شبايع الكوفة فتودي في الناس فاعطى جميع ما
في بيت المال وهو يقول يا بياض يا صفراء انجوى غيرى هـ وما حتى لم يبق فيه درهم ولا دينار
ثم امره بشنخه فتسلم فيه ركعتين رواه احمد

فصل

حضرت امیر ابو نعین امام الحرمین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی سیرت و فضیلت میں
 امام احمد ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز کہا کرتے تھے ہم نے اس امت میں رسول خدا ﷺ
 کے بعد علی بن ابی طالب سے زیادہ کسی اور کو جو ان کے جہانناہوں سے بھی ایک بہت پروردگار کی مانند نہ سمجھا۔ پھر اسے ایک
 سرکش نہ پروردگار کہہ دیا۔ امام احمد علی بن ربیعہ سے روایت کرتے ہیں کہ اس امام امیر المؤمنین حضرت علی کے اس آکر

بیت اللہ کے میرا، مبین بیت امین، سوئے پائے تھی ہے بھڑکے جی نے (عجب کی رو سے) خدا کی کتاب کو چھو کر دیا ہے۔
 اللہ نے تجھ کو ہمارا لے کر دیا ہے۔ اور بیت امین میں تشریف لے کر بھر کر دیا، گوشت کے شیشوں (دوستوں) نہیں رکھ
 ٹونوں (کوئی)۔ پاس لاؤ۔ ٹونوں میں دعا کی (جب سب جمع ہو گئے) تو آپ نے مارا بیت امین نکال دیا۔ اے دیا۔
 اس وقت افرات فرات تھکا پائے تھی اسے قبر میں لے کر قبر پر قرب دے میں تمہاری قرب دے میں نہ آؤں گا۔ اور آپ نے
 یہاں سے تمہارا کیا کیا کہ ایک اور نہ لے گیا۔ یہ دینی رکھا۔ پھر وہ دینی چھڑکے کا ٹکڑا دیا۔ یہ دینی رکھا۔ یہ دینی رکھا۔ یہ دینی رکھا۔

تَرْجُمَةُ

اس روایت سے حضرت علیؓ کو ہم اللہ جہ کا زاد اور دنیا سے محض ہونا اور مانی دین کی علامات ظاہر ہوتی ہے کہ آپؓ کے لئے اللہ کے کاغذ لایا گیا ہی والد نظر ہوا۔ سب کچھ میں تشبیہ کر دیا اور دین سے دین اور نعت عابروہ فیہ کی کہایت اسمیں کے لئے نہ تمنا یہ جب تک نہ جھوڑا تمام مال مسلمانوں کی ضرورت میں خرچ نہ کرواں اس قسم کی اور بہت ہی احادیث اس باب میں اسلاف سے منقول ہیں چنانچہ اس سے پہلے حدیث میں گزر چکا ہے کہ عمر بن عبدالمطلب نے جب صحابہؓ کے اس کی جستجو کی تو سب سے زیادہ حضرت علیؓ میں پایا گیا۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ میرے زادیکہ رسول نے جھوٹا لکھنے کے بعد ان کی سادگی سے میں حضرت علیؓ ہی زاد ہوں۔

تخریج: حاویٹ

(١) نحرجه أبو يعقوب في الخلية: ٨٦١١.

٢٧

عن عكرمة قال أتى علي بن ابي طالب فاحرق فيه فبلغ ذلك ابن عباس فقالوا لو كنت امام
آخر فتيمة لهدى رسول الله ﷺ لا تعدوا بعدوا الله ولتقتلهم ليقول رسول الله ﷺ من بدل
دبه فافعلوا رواه البخاري عن علي قال اهديت لرسول الله ﷺ مائة فر كتبها فقال علي لو
حسنوا الحبر على الحبل فكأننا لم نمتل هذه فقال رسول الله ﷺ: من ساقط ذلك الذين لا
يعلمون رواه ابو داود النسائي عن علي قال اهديت لرسول الله ﷺ حلة سبعا فبعث بها
الي فلبستها فعميت العصب في وجهه فقال اني لم ابعث بها اليك لتلبسها انما بعثت بها
اليك لتستقيها حمرا بين النساء رواه البخاري ومسلم عن عبيد الله بن زبهر قال دخلت على

ترجمہ

بہادر اور خداوندی شخص سے جانب علی بن قریظ نے باپ سے راجعت کرتے ہیں کہ میں نے علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے پاس میں تیار کیجئے ہوئے دیکھا آپ کہہ رہے تھے اس کو اور کون شریک ہے اس ذات کی قسم میں نے اس پر پڑ کر کایا اور بنو وید کیا میں نے اس کو اسے بہت زمانہ تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے رخ کی نظر اور کیا ہے اگر یہ ہے پس ایک آزادی قیمت ہوتی تو میں اسے نہ بیچتا مگر وہ نہ مئی پناہ پ سے دیت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دانے شبہ اور دشمن کی کئی مشعلیں لٹکی تھیں ایک اردن کے بعد وہ آپ نے اسے دیکھا تو ان میں سے چونکہ تم ہو گئے تھے آپ نے دریافت کیا کہ یہ کھٹکے کیسے ہوئی تھو انوں نے عرض کیا کہ ان میں سے کچھ نے کرامت کا کرم آپ کی صاحبزادی کو بھیج دیا ہے آپ نے شہد کی قیمت پانچ سو روپے کران کے پاس کسی اور بھیجا اور قیمت سے کر لیا دیا کہ یہ وہ مسلمانوں کا حق ہے۔ حج عمرہ منیٰ قمر سے رویت کرتے ہیں کہ بیت المقدس میں شہر کی مشعلیں تھیں حضرت حسن حضرت علی کے بڑے ساتھیانہ سے نے فرمایا اسے قہر جلاور بیت المقدس کے شہر میں سے میرے ہمدردی سے اس نے آج یوں کہ میرے پاس ایک مہمان کی بات اور اس کے کھانے کو میرے پاس پہنچا بھی نہیں ہے اب میرے ان مومن شہر تسمیر کر بیٹھے تو میرے ہمدردی سے اس سے نے رویت اہل کائنات اور نورانہ قہر ان مظلوموں میں سے ایک شخص کے پاس جا۔

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ کی رویت اور حالت میں قمرانی کرامات کی روشنی کا اظہار کرتے ہیں اور ان کی غور و خوض میں کام کرنا اور حقیقت پر تکیہ کی ایک کوٹ پر کرنا ہے چنانچہ مستقل ہے کہ ایک مسافر نے یہ نور و شہر میں نور اور ہوا سے اور حسن نے اپنے مکان میں قہر لایا اور مہمانی فرمائی اس زمانہ میں حضرت حسن قمرانہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں غمی اور حسرت تھے آپ کے دسترخوان پر انواع و اقسام کے کھانے اور نہایت پر تکلف لہذا شہرہ و ہت و معمولات بروقت تیار رہتے تھے چنانچہ وہ مسافر آپ کے دسترخوان پر کھانا کھانے پر مقرر ہو گیا اور آپ کے کھانے دیکھے تو کہنے لگا حضرت مجھے کچھ کہنا ہے اگر آپ اہانت دینے و غرض کروں تو مامور حسن نے فرمایا کہ مجھے یہ کہنا ہے اس نے کہا کہ میں نے مغرب کی قندار میں مسجد میں چمکی تھی تو ہنوز بروہاں غصہ اور کہ ایک فقیر یا اور غرض کے نیچے سے ایک قبیل نکالی اس میں بھنے ہوئے جو تھے۔ اس شخص نے تین دفعہ اپنی قبیل پر جو رکھے اور کھانے اور مجھ سے کہہ کہ اگر تو کہے تو تھوڑے سے تھوڑی دال میں سے اس غرض سے کہ میں نے یہ ان کے تھوڑے سے جو کھانا کھا ہے کہ وہ دال میں نہایت ناکو رہے اگر آپ میری طرح اس فقیر کو بھی دینا نہواں یا کھانے میں شریک فرمائیں اور اس کی محنت اور کوشش اور کوشش سے بدلہ فرما دیں تو میں اسے از حد مشکور ہوں گا

ترجمہ

امروہ و انیسویں ہجری کے میں نے کہا اس جوتی کی یہ قیمت ہے کہ آپ نے جس رہے ہیں فرما بخدا ان حمزہ جو چاہیں
میں تمہاری دنیا سے مجھے بہت محبوب ہیں۔ یاہوں فرمایا کہ تمہاری اس غلامت سے زیادہ محبوب ہے تمہارا اس۔ تہ حق اور کرنا
اور جس کو خلق کرتا ہوں پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی جوتیاں بیٹے اور اپنے کچاں میں کو بیچنا لگا کہ امروہ مجھے پر سارہ سے
پنچے اور محسن بھی بھی بیٹے تھے۔ ان میں سے ہیں کہ حضرت علیؑ کی جوتی نکلتی تھی۔ امروہ جوتی آپ کے پاس
مدینہ سے آئی تھی ایک دن آپ کے سامنے وہ اور کئی آیا تو آپ نے نہایا میں نے عرض کیا یا امروہ! تمہارے فرما پر حرم و محسن
نہ میں سے تمہیں کو ایک چیز کے ساتھ ڈال کر نہ کرو۔ چنانچہ میں نے عرض کیا کہ وہ وقت نہیں رسول خدا ﷺ نے اسے نہایا
ابو انوار بزاز (یا گندہ) سے روایت ہے کہ علیؑ نے ایک اور حمزہ کی کھجوریں خریدیں اور اپنی چادر میں نہیں
فدا کے ہوئے چلے جاتے تھے ایک شخص نے عرض کیا میں اسے اٹھا کر پھینک دوں فوج چوٹ نہیں۔ ابو انیس (حضرت علیؑ کی
زات مراد ہے) اپنی حالت کا یہ جہاد اور فدا کرنے کا زیادہ مستحق ہے راوی کہتا ہے کہ اس زمانہ میں حضرت علیؑ غلیظہ تھے آپ
مطلوبہ پانچ سے زیادہ کرتے تھے اور وہ آپ کے سر کے سامنے اور سخت کیڑا ہوتے تھے جواب اور حمزہ میں وہ دنوں میں فریہ
کر پینے اور فرماتے تھے سب تر تھیں اس خدا کو ہے جس نے مجھے ایسا کھڑا پناہ جس سے میں شرم نہ کروں حاکم اور سنی
محقق کہتے ہیں اس سے درستہ حاصل کرتا ہوں۔ (۳) حسن بن حمزہ امروہ کی کہتے ہیں کہ۔

تحریرات و تعلیقات

۱۔ پانچویں ایک صحیح روایت میں آیا ہے حضرت علیؑ کی کرم ہندہ وید نے تین دن یا دو روز نہایا اور وہ شام میں انعام کے وقت
ایک سرفیل نے سوال کیا اور آپ نے وہ واقعہ دیکھ کر اس کو سدا کی کہ عار و ہار کھانا آپ کے پاس نہ تھا نیز کھانے اور سدا
مجھے روز ہر کھا اور اسی طرح ہے اور پانچ تین روزہ رکھے اور اس امت کے سب ایک نہایت شہ و قانون اور دستور العمل چھوڑا۔
اس وقت سے کہ تاریخ کتب اس امر است کہ فضل میں آپ کی منابت اور فرہیزاوی کرتی بنا اور پیش کر سکی۔ "میں بس
مذا حسہ فله اجر و اجر من عمل بها" ایسا کہ روزوں کا ثواب ان کی رنج و تپ و کسب و پیشہ پہنچا دے گی۔

تحریرات و تعلیقات

(۱) النہایہ و النہایہ ۹، النہایہ و النہایہ ۹، طبقات ابن سعد ۹/۱۱۰

(۲) رواہ ہذا دار النوابع فی الحلیۃ ۱۸۵، تہم الغنائی ۳/۱۰۰

متن

عن ابيه قال رايته عليا كرم الله وجهه يخرج من هذا القصر يعني قصر الكوفة وعليه ازار الى اصاب سابقه ورداء مشمر اقربا منه ومعها الدرة يعشش بها في الاسواق ويقول يا قوم اتقوا الله وفي رواية يا مريم بحسن البيع ويقولوا فلو اوفوا الكيل والميزان ولا تنفخوا المصحح وفي رواية يرويه الصالحة ويعين الثمال علي الحمولة ويقول: "تلك الدار الاخرة نجعلها للذين لا يبرءون علوا في الارض" الآية ويقول هذه الايات نزلت في المولات وذوي القدر من الناس عن ابي الفوار قال رايته عليا كرم الله وجهه وقف على حياط لقال له يا حياط صلب الخبط ودقق الدوز وقاربه العود فاني سمعت رسول الله ﷺ يقول ياتي يوم القيامة بالخياط الخائن وعلميه قميص ورداء خاطه فيه دخان فيصضح علي رؤس الاشهاد لقال يا حياط! بماك والفضلات والسفطات فان صاحب التوب احق بها ممن نجد عنده يد الطلب بها الحجارة

ترجمہ

کہ میں نے علی کرم اللہ وجہہ اس محل جنی کو کے محل سے نکلے دیکھا کہ وہ ایک دو کپہ پہن کر وہی ہڈیوں تک پاندھے ہوئے اور ایک چادر اٹک کے قریب قریب اڑھتے ہوئے اور آپ کے پاس ایک دروہ جسے ہزاروں میں سے ایک بھرتے جیتے بھرتے تھے اور فرماتے تھے اے میری قوم اللہ سے ڈرو اور ایک روایت میں ہے کہ انہیں منہ بیچ کے ساتھ ختم فرماتے اور کہتے آپ اور قلی کو پورا کر و گوشت کو پھینکا کر نہ کھو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علیؑ کوئی چیز کو یا بھونے بیکنے ہوئے فحش کو راہ پر اگا دیتے تھے اور دروہ کے پوتہ انھوں نے منہ نہ کرتے تھے اور یہ آیت: "تلك الدار الاخرة نجعلها للذين لا يبرءون علوا في الارض ولا فسادا" پڑھ کر فرماتے یہ آیت سرادوں اور قدرت والوں کے حق میں اتری ہے اور انوار کہتے ہیں کہ میں نے علی کرم اللہ وجہہ کو ایک درزی کے پاس کھڑا دیکھا آپ نے اس سے فرمایا اے درزی! تاج مضبوط ڈھت اور روز ہار یہ کہ سوئی قریب قریب نکال کیونکہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن خیانت کرنے والا درزی اس حال میں لایا جائیگا کہ جو کرتا اور چادروں نے سیاہی اور اس میں خیریت کی ہے وہ اس پر پٹا ہو گا۔ پھر تمام حقوق کے سامنے رسوا ہو گا اس کے بعد علیؑ نے فرمایا اے درزی! بیچ ہوئے کپڑوں اور مرنے والی سرفروں سے اپنے لیے کچھ مت بچا کیونکہ کپڑے کا مالک اس کا بہت حق دار ہے اس شخص سے کہ اسے قیمت سے بہت ہے جس کے ساتھ دنیا میں

• کائنات غیب کی جاتی ہے۔

تحقیقات و تعلیقات

۲۔ یہ کہ عموماً کی بات ہے کہ جب آدمی کسی کو کسی ٹیپ کا مرنے اور برے کام سے روکتا ہے تو اکثر اس کا نام یہاں ابھی ہاتوں و پاؤں نہ کرنے تو وہ ٹھٹھٹ اس کی موڑ اور کارزن نہیں جاتی دیکھو جب ٹیپ ٹیپ میں لگتا ہے تو وہ کسی کا ٹیپ تو نہیں کرتا ہاں اس قدر اس میں مستثنیٰ اور شغف ہے کہ ہو گا وہی قدر اس کا اثر زائد ہو گا چونکہ حضرت علیؑ کی تمام منہجیات سے بچتے تھے تو آپ کا کام یہ ہو گیا تھا کہ ہزاروں میں ٹھٹھٹ کرتے تھے اور کوس کا حال دریافت کرتے پھر سے تھے اور یہ شخص کو اس کے مزاج کے مطابق مغلطی نصیحت فرماتے آپ کی نصیحت میں دیکھ لیا کرتی کہ اس نے مافوق راہ اپا چوں و پیرا نہ کی ہذا ان کے زمانہ کے اکثر لوگ نیک مصلحتوں سے آراستہ تھے اور اس زمانہ میں کسی قسم کا کوئی فساد پیدا نہ ہوا تھا۔

تخریج احادیث

۱۔ الدابة والنهاية ۵/۸۰

متمم

فی الذی یاروا احمد بن عبد المراق عن ابی اراکۃ قال ساء الی علی فقال لعرض ولده اذهب الی امک وقد لہا ہات ذالک المبرہم انذی عبدک فمضی لہ عادی وقال قد قالت حسانہ لندقی فقال اذهب واتنی بہ فذهب وعادی وہو معہ فاحدد ورفعه الی الحسانی وقال لا یصدق ایمان عبد حتی یکنو معا فی بد اللہ اراق مہ معا فی بدیہ فیما ہو یحدث اذ مر بہ رجل بیع حملاً فاشتراہ منہ بمائۃ درہم ثم باعہ بمائتین فدفع المائۃ الی ولده وقال اذهب بہا الی امک وقل لہا ہذا ما وعدنا علی لسان یہ ^{تقریر} اخبارا عن ربہ سبحانہ وتعالیٰ من جاء بالحسنۃ فہو عشر امثالہا قال ابو اراکۃ وکان علی بمشی یوم العید الی مصلی ولا یرکب عن حصین بن المنقر من الحارث بن وعلہ قال لما قال علی للحسن قم فاجلدہ قال قیم انزل رداک فقال علی بل عجزت ووهنت قم یا عبداللہ بن جعفر!

ترجمہ

اس اثر کو احمد بن عبد المراق نے روایت کیا ہے کہ ابو اراکۃ کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے چار ایک ساری آپ نے

کسی صاحبِ زادے کو فرمایا کہ اپنی دل کے پاس جا کر کہو کہ وہ دراز ہو جو تمہارے پاس ہیں رہے اور نہ کہ کیا اور اس وقت راہیں آنے لگے اور وہ فرماتی ہیں کہ کہنے سے اسے آئے کہ ہے تمہارے فرمایا نہیں جا اور دراز میرے آنے پر وہ کیا اور اسے دراز ہو کر آیا آپ نے اس سے دراز ہم نے کہ فقیر کو اسے دے اور فرمایا نہ وہ کہی سچا اے خدا کی قسم تو اتنا تنگ نہ ہو جو چیز خدا کے پاس ہے وہ اس چیز سے جو اس کے پاس ہے زائد ہر دوسری نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ اس اثناء میں کہ حضرت علیؓ یہ بات فرماتے تھے کہ آپ کے پاس یہ ایک شخص ملے گا جو دولت بیچتا تھا علیؓ نے سو دراز ہم میں ایک دولت اس سے خرید کر دو سو دراز ہم میں بیچ ڈالے اور وہ دراز ہم اپنے فرزند کو دے کر فرمایا لو میرا بیٹا والدہ کے پاس نے پاداران سے کہو یہ وہ چیز ہے جس کا وعدہ آپ نے رسول خدا کی معرفت ہم سے کیا۔ چنانچہ آنحضرت اپنے پاپ اور بزرگ پر دراز کی طرف سے فرماتے ہیں۔ من جاء بالنجسة فله عشر امثالها۔ اگر لو کہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کے دن عید کو پیدل جاتے تھے اور کسی سواری پر سوار نہ ہوتے تھے، امام اہل سنت میں مصنفین میں منذر بن عمار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا اے حسن کہڑے سے بوز و زولید کو نہ وارد انہوں نے کہہ آپ کو اس سے کیا علاقہ ہے میں نے فرمایا بلکہ تم عاجز اور کامل ہو گئے۔ اے عبد اللہ ابن مسعود

تحریج احادیث

۱۔ امیر المومنین علی بن ابی طالب من السیلاب فی الاستبصار ۶۳ و کبر العیال ۶۸/۲

محقق

فاجلده فقام فجلده و بعد عسی حتی بلغ اربعین قال امسک ثم قال حلد رسول ﷺ اربعین جلده او ابو بکر اربعین و جلده عمر اللہ عند اربعین صلوا من خلافته ثم انما ثمانین و کل سنة رواه احمد فی المسند عن ابی حارم قال جاء رجل الی سهل بن سعد فقال هداہ لان یذکر علی بن ابی طالب عند الصبر فقال ما یقول قال یقول ابو تراب اربعین اما تراب فغضب سهل و قال واللہ ما کناہ الا رسول اللہ ﷺ و ما کان اسمہ احب الیہ منہ دخل علی رضى اللہ عنہ عنی لاطمة رضى اللہ عنہا فاغضبتہ فخرج الی المسجد فاخطب جمع علی التراب و فی لفظ فقط رداءہ علی التراب و خلص التراب علی ظہرہ فجاء رسول اللہ ﷺ فمسح التراب علی ظہرہ و قال اجلس اما تراب و قال الزہری و الذی سب علما فی نیک الحالہ مروان بن الحکم لا نہ کان حاکما علی حمینہ من قبل معاویہ رواه احمد فی المسند عن علی رضى اللہ عنہ

25

نہایت افسوس کے ساتھ کہہ دوں گا کہ اس پروردگار کی حضرت علیؑ کی شانِ کرامت پر چلے جاتے تھے عبداللہ بن زبیرؓ آپؑ کی بیعت میں آئے۔ آپؑ نے فرمایا کہ میں نے جو یہ کہہ رسول خدا ﷺ کو لکھا ہے چاہیں ہی کوڑے اس کے مدد کرائیں یہ اسی طرح ہے جس میں دربارے حضرت ابوہریرہؓ نے لکھا اور حضرت عمرؓ نے لکھا۔ خلافت میں تو چاہیں کوڑے لگاتے تھے پھر عثمانؓ پر ایسی مروا اور سب کی سب سنت پر عمل ہے۔ اب امام احمد ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اسل بن ساعدہ کے پاس آکر کہا کہ کانِ فطرس (اس سے مرواں مرا ہے) منبر پر نہ ہو سکتی تھی نہ اپنی صاحبِ کبریاؑ سے اور نہ اسے یاد کرتا ہے کہ وہ کیا کہتا ہے کہ ابوہریرہؓ (خلافت سے جاتا ہے) (راوی نے کہا) کہ ابوہریرہؓ پر لعن و لعن کرتا ہے یہ سن کر سب غصہ میں پھرتے اور کہتے تھے کہ خدا کی قسم ان کی کفایت نہ میں رسول خدا ﷺ کو لکھا ہے نہ نبی ہے اور اس نام سے زیادہ جبارانہ کو کوئی نام نہ تھا (اس کفایت کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک دن حضرت علیؑ اسطیت کی طرف سے پاس آئے تو حضرت فاطمہؑ نے کسی قسم کا آپؑ کو روٹی کیچڑھی ہو آپؑ کو کھانا نہ کھا کر خاک پر بیٹ گئے اور ایک روایت میں ہے کہ علیؑ کی ہارِ زمین میں گر پڑی تھی جس میں تاجہ علیؑ آپؑ کی پیٹھ میں رک ہو گیا تھی اسے جس میں رسول خدا ﷺ نے تقریباً لائے وہ ان کی پیٹھ سے علیؑ کو چھو کر فرمایا اسے ابوہریرہؓ یا ابوہریرہؓ نے لکھا تو جبری کہتے ہیں جس شخص نے حضرت علیؑ کی اس حالت میں نہیب لگا یا ہر وہاں نہ ٹھہری تھی۔ کیونکہ وہ معاذؓ کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا۔ مسند امام احمد و ابن ابی شیبہ میں ہے کہ حضرت علیؑ

تَحْقِيقَاتُ الْعُلَمَاءِ

[illegible]

سید محمد احمد دین

متمن

قال فان لي رسول الله ﷺ انك في الجنة قصرا وانك دوفينها رداء احمد في
المسند ورواه السائي مسند اسحق بن حازم ان رجلا جاء الى سهل بن سعد فقال ما هذا فلان لا مير
المدنية يدعو اعليا عند المنبر قال ليقول ما ذا قال قال يوما له ابو تراب فضحك فقال والله
ما ساء الا انسى ﷺ وما كان له اسم حب اليه ما فاستطعت الحديث سهلا فقلت يا ابا
عباس كيف ذلك قال دخل على علي فاطمة ثم خرج فاضطجع في المسجد فقال السي ﷺ
ابن ابن عمك فقال في المسجد فخرج اليه فوجد رداءه قد سقط عن ظهره وخلص التراب
الى ظهره وجعل يمسح التراب من ظهره فيقول اجلس يا ابا تراب! مرتين رداء البخاري عن
الضحاک بن مزاحم عن علي قال قال لي رسول الله ﷺ بما علي التمري من الشقي الاوليس
فلنت الله ورسوله اعلم

ترجمہ

فرماتے ہیں مجھ سے رسول خدا ﷺ نے فرمایا اے علیؑ تیرے لیے جنت میں ایک بڑا محل ہے اور تیرا اس کا مالک
اور حاکم ہے صحیح بخاری میں ابو حازم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سہل بن سعد سے آ کر کہا میں نے ہند کے امیر کو کیا ہوا ہے کہ
وہ منبر پر چڑھ چڑھ کر حضرت علیؑ پر لعن طعن کرتا ہے کس نے پوچھا کہ وہ کیا کہتا ہے کہا ابو تراب کہتا ہے یہ سن کر میں شے پھر کیا
بخدا یہ ان کا کام تو نبی ﷺ نے رکھا ہے اور آنحضرتؐ کو اس سے زیادہ اور کوئی نام محبوب نہیں تھا (ابو حازم کہتے ہیں) کہ میں
نے سہل سے اس حدیث کی تفسیر طلب کی اور کہا اے ابوالعباس یہ کیونکر ہے جواب دیا کہ یہ ان حضرت علیؑ حضرت عباسؑ
پس آئے پھر وہاں سے خدا ہو کر مسجد میں آ کر ایستہ رہے اچھے میں رسول خدا ﷺ تشریف لائے اور حضرت عباسؑ سے فرمایا
تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے حضرت فاطمہؑ بولیں کہ مسجد میں میں آنحضرتؐ ان کے پاس آ کر کیا دیکھتے ہیں کہ پیٹ پر
سے چادر گری پڑی ہے اور پیٹ کو کسی کی جوتی ہے۔ آنحضرتؐ ان کی پیٹھ سے مٹی پونے جانتے تھے اور فرماتے جانتے تھے اس بار
تراب انہو (دوسرے) پر پڑی فرمایا (۲) ضحاک بن مزاحم کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ مجھ سے رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا
کہ اے علیؑ تم جانتے ہو پہلے لوگوں میں سب سے زیادہ بڑھتے کون تھا۔ میں نے کہا خدا اور خدا کا رسولؐ خوب جانتے ہیں۔

تہنیتیات و تعاقبات

حضرت علیؑ کی دوسری کثیت پندرہ سال ہے پتا بخیر شو بہ العلم ۷۷ میں ہے کہ حضرت علیؑ اس وقت سے ہاتھ شہید تھے ایسا ابوزاب و دوسری ایوارڈیں اور تہنیتیات کے لئے کی گئیں پہلے بیان کی جو کئی ایوارڈیں ان کے حقیقی یہ ہے کہ حضورؐ کو بہرہ بخشا تھا اپنا اشل سے تھیں روز پہلے حضرت علیؑ کو طلب کر کے فرمایا کہ اے پندرہ سال میں تجھے اپنے اور زمانہ کی عظمت اور پاداش کے باب میں وصیت کرتا ہوں اور اب وہ وقت غریب ہے کہ تم سے اوّلی و زوّلی نہ تھے یہی نصرت علیؑ پر امامہ و جبرائیلؑ نے حضورؐ کو بہرہ بخشا تھا کہ انھوں نے کہ جس کو یہ میرا پہلا یار و یار باخیر حضرت ظاہر کے انھوں نے بعد فرمایا یہ اس پر یار و یار اور رسولؐ انہوں نے حضورؐ کا فرمانا کی گئیں ہوا۔

تہنیتیات و تعاقبات

صحیح البخاری ۵۱۰۱

میں

قال عاصم السدوسي قال السدي من استقى الاخيرين فقلت الله ورسوله اعلم فقل من يخص هذه من هذه يعني لحيته من هامته عن زيد بن وهب قال قدم علي علي و قدم من انوار ارج من اهل البصرة فيهم رجل يقال له الجعد بن نعيمة فقال له يا علي اتق الله فانك ميت فقال بن اما مقتول و نه عنى هذا انخصب هذه يعني لحيته من راسه عهد معهود و قضاء مقضي و قد حاب من افرى و عتاب ابو معجة هي لينة فقال هو ابعده من الكبر و اجود ان يقتدى به نسلم و رواه احمد عن فضالة بن ابى فضالة الانصاري و كان ابو فضالة من اهل بدر قال حر حن مع ابى عاتق العلى بن ابى طالب من مرضى اصحابه نقل منه قال فقال له انى ما بقمك ها هنا بين اعراب تحسن الى المدينة فان اصابك اجلك وليك اصحابك و صلوا عنك فقال علي ان رسول الله ﷺ عهد الى ان لا اموت حتى انخصب هذه من هذه اى لحيته من ده هامته فقل

ترجمہ

فرمایا وہ رسولؐ کی موت کی وہیں کا تھا وانا ہے (جس کا نہ تہ ارمین سرائے تھا۔ پھر فرمایا تو قربان سے تو کہہ دوں میں سب سے زائد بد بخت کون ہے میں نے کہ خدا ارادہ کاروں و بقر بنے ہیں فرمایا وہ نہیں ہے جو ان کا بھی و اس سے

خون سے رنگین کرچا (یعنی ذہن مطہر کا کئی نالی کی) اور احمد زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے چوہا کھایا اور یوسا میں سے خوراج کا ایک تہ لہذا آیا ان میں سے ایک شخص نے جس کو زہر بعد میں خود حضرت علیؑ سے کہا اے علیؑ اللہ سے ڈرو کیونکہ تم سر پیو اسے ہو چپ لے کر ہانا ایک جگہ میں اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے۔ اس راوی میں سے سر کے خون سے رنگین ہوئے یہ مقرر مہر اور جادی کی ہوئی تھا مبین ہے۔ اور حضرت علیؑ نے اور نقصان میں ہے۔ اور ابونہج نے جب آپؑ کو دم میں طعنہ دیا تو آپؑ نے جواب دیا یہ لباس نکھر سے دور اور اس امر کے بہت وارث ہے کہ اس نے اپنے سینہ میں فقرہ اُکریں۔ اے اللہ! ان اہل الفضلہ انصاری سے روایت ہے کہ ابو فضلہ بدریوں میں سے ہے کہ میں اپنے آپ کے ہمراہ علی بن ابی طالبؑ کے ہم سفر میں جو شہادت سے پہلے انیس واقع تھے۔ عبادت کے واسطے تھے۔ میرے اپنے آپ نے سن منہ میں یہ کہ اس کو پکارا لیکن میں آپؑ کو کس چیز سے متحیر اور کھانا ہے اگر آپؑ کو موت کے آثار پہنچیں گے تو حدیث میں اٹھائے جائیں گے۔ آپؑ کے یہ آپؑ نے پاؤں ہونے پر نہیں اور وہ آپؑ پر ان زوروں پر ہیں حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اس پر جہد کیا ہے کہ انہیں یہ راوی اہل کے سر کے خون سے رنگین نہ ہوگی مجھے موت نہ آئے گی۔

تحقیقات و تعلیقات

(۲) بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ انہی روایت کی بھی روایتیں ہوں کہ شہادت کی وجہ سے اللہ نے قتل ہو گئی ہیں حضور اکرم ﷺ نے اپنی زندگی میں حضرت علیؑ کی شہادت کی خبر اے۔ اسی طرح چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ حضور نے حضرت علیؑ سے پوچھا کہ اگلے لوگوں میں سے سب سے بہتر کون ہے۔ حضرت علیؑ نے جواب میں کہا اللہ اور اس کے رسولؐ خوب جانتے ہیں فرمایا کہ سب سے بہتر تو وہ ہیں سالک قرآن و حدیث کے جس نے اللہ سے دعا کی کہ فراموشی کے انہی کی کو نہیں کا جس اور اسے قتل کر دیا پھر آپؑ نے فرمایا اے علیؑ انہی اس میں سب سے بہتر ہے اور بہت اور بہترین نہیں کوں ہوگا حضرت علیؑ نے وہی جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں فرمایا کہ میں سب سے بہتر ہوں اور بہتر وہ شخص ہوگا جو تمہاری اس راوی کو خون سے رنگین کرے گا۔ حضرت علیؑ نے یہ سن کر اٹھ کھڑے ہوئے اور اس میں دعا پڑھ گئے کہ بارخدا! وہی مجھے صراطِ قرآن کے بحر میں کے بعد میں ہوں کہ سب سے بہتر ہوں انہی سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح حضور اکرم ﷺ نے حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر دی تھی۔ اسی طرح حضرت علیؑ کی بھی شہادت کی خبر دی گئی کہ اس فرق ہے کہ ان کی شہادت کی خبر صحیح حدیث سے ثابت ہوئی جس میں صریحاً ہے کہ ان کی شہادت کی خبر دی گئی اور نہ حضرت علیؑ کی شہادت ضعیف حدیث سے ثابت ہے اور ضمن اور انہی سے معلوم ہوتی ہیں۔

تخریج احادیث

۱: کدر انعمان ۳: ۴۸۰

۳: نزاع النصاراء: ۲۳۵: ۵: کفر لعن: ۱۱۱: ۱۰: محمد احمد: ۲۰

مترن

ابو فضالة مع علی رضی اللہ عنہ عن ابی مجلز قال سمعت رجلا من مراد ابی علی یزید
 وهو یسئلی فی المسجد فقال له احترس فان ناسا من مراد یزیدون فصبک فقال ان مع کل رجل
 مسکین یحفظونه من لم یقدر فاداءا جاء القدر حلیا بینہ و بینہ وان الاجل حینة حصینة عن ابی
 الطفیل عامر بن والثة بن الاسقع قال دعا امیر المؤمنین الناس الی المیعة فجاء و عندئذ حبس
 مدحیم المرادی فرده مرتین ثم اتاه فقال ما یحبس اشقاها لیخصن او لیصفی هذه من هذه یزید
 ابو العرج بن جوزی

عن ام جعفر سریدة علی قالت انی لأصب الماء علی یدیه افرغ راسه و احد یحبه
 و رھمها الی اسفہ و قال و اھا لک لتخصن یدھ فی قالت فاصیب یزید الجمعة عن ام لمومنین
 عائشہ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ ﷺ حب علی عداوة
 ترجمہ

ابو فضالہ بھی حضرت علیؑ کے ہاتھ شہید ہوئے اور اذکار کرتے ہیں کہ ایک آدمی کو تیرہ مرا سے (ایک شہید کا نام
 ہے) حضرت علیؑ کے پاس نہ گئے گا۔ نہ وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھا اب امیر المؤمنین اپنی حفاظت کیلئے کیونکہ مراد کے
 بہت سے لوگ آپؑ کو قتل کر رہے تھے جن کو ہم بھی ان کے ساتھ اذکار کرتے ہیں اور دونوں اس طرح سے اس کی حفاظت کرتے ہیں
 جو تھوڑی سی مدت نہیں ہوئی ہو اور جب اس اللہ کی قدر سامنے آتی ہے تو وہ دونوں فرشتے اس سے اوروں کے ساتھ
 اذکار کرتے ہیں اور ہا شہید اہل ایک مضبوط احوال ہے۔ حج اور طریق بن جوزی اپنی افضلیت میں امیر المؤمنین ان کے
 روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین نے لوگوں کو رحمت کے لیے بلا دیں آپؑ کے پاس امیر المؤمنین بن محمد و ان کا رہنے
 دار کیا آپؑ نے اسے درود اذکار کیا کرنا بخیر و دو آپؑ کے پاس کیا آپؑ نے فرمایا اس امت کے ہر شخص آدمی کو اس نے بیکار
 رہنا ہے نہ وہ اس اور اس کو اس سر کے خون سے گلشن نہ پکار

امیر محمد حضرت علیؑ کی کوئی حدیث ہے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت علیؑ کے ہاتھوں نے پانی ڈال دیا تو میں کہہ گیا کہ

آپؐ نے اپنے سر اٹھا کر اپنی دائرگی پہن کر، آپؐ کی طرف اٹھ کر، بائیں ہاتھ فوطی ہو کر میرے خون سے زمین پر پڑے۔ (۱) حضرت علیؑ جو آپؐ کے خون غیبی ہوئے۔ (۲) دلیلی اور مؤیدین حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: "مَنْ مَاتَ بِغَيْرِ عِلْمِ مَنْ مَاتَ بِغَيْرِ عِلْمِ" (۳)۔

تحریرِ کتب و دست

- ۱) الذیہ والہیۃ ۷۳۴/۷ تاریخ اس کثیر ۲۱۸/۶، حیدر احمد ۱۰۲۴/۱۰، از: آلہ الخفاء ۵۰۲/۲
- ۲) طبقات ابن سعد ۶۱۱/۳
- ۳) طبقات ابن سعد ۱۸۸/۳
- ۴) طبقات ابن سعد ۲۱۵/۳
- ۵) طبقات ابن سعد ۲۱۵/۳
- ۶) تاریخ الخفاء ۱۷۱

متن

رواہ الدیلمی وروی الشعبي وابن المصیب قال جاء جبر من احوار اليهود الى علي فساظره فقطعه فقال له انتم ما دلتكم بيكم حتى اختلفتم فيه فقال له علي كذبت ويلك نحن ما اختلفنا فيه واما اختلفنا عنه وانما انتم ما جفت ارجلكم من ماء البحر حتى قلتم يا موسى اجعل لنا الها كما لهم الهه فاسلم وروی عكرمة عن ابن عباس والشعبي عن ابي اراكه قال لما انصرف امير المؤمنين من الانبار او من الكوفة لقتال الخوارج بالنهر وان كان معه سائر ابن عوف من الاحمر وكان ينظر الى النجوم فقال له يا امير المؤمنين لا تسرف في هذه الساعة وسرفي ثلاث ساعات من النهار قال ولم قال لا نك ان سرت الساعة احياك ومن معك دلاء وشدة فوان سرت في الساعة الثالثة طمرت فقال الله لا اله الا هو وعلى انه فليتر كل الامم من قال الله تعالى لبيد **يُنْفَخُ السُّفُوفُ** "فل لا املك لنفسي نفعاً ولا ضرراً الا ما شاء الله ولو كنت اعلم العيب لاستكثرت من الخير وما مكني السوء"

ترجمہ

ابو حمزہ ادراسی مسیب کہتے ہیں کہ یہود نے انہوں میں سے ایک کو ایامِ وحدت علیؑ کے پاس آکر منہ دہرائے

لکے سو آپ نے اسے چپ کر دیا اس نے علی سے کہا تم وہ دو کو اپنے پیغمبر کے دفن کرنے میں بھی اختلاف کیا حضرت علی نے ان کے جواب میں فرمایا تو کہو، مجھے خیرانی ہو ام! حضرت علیؑ کے دفن کرنے میں اختلاف نہ ہونے ہاں موضع دفن میں جو اختلاف کیا اور تم تو دو قوم ہو کہ ابھی وہاں قہزم کے پانی سے پاؤں خشک بھی نہ ہوئے تھے جو کہنے لگے اے موسیٰ جیسے ان لوگوں کے لیے پھر کے معبود ہیں تو بھی ہمارے لیے کئی معبود خدا دے یہودی یہ سن کر مسلمان ہو گیا۔ عکرمہ ابن ابی سہات اور عیسیٰ انبارا کہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب امیر المومنین حضرت علیؑ شہر اباد یا قوف سے خوارج سے جہاد کر کے شہر مدینہ میں رجوع کرنے لگے تو ان کے ساتھ ابن عوف بن امر نے بھی سفر کیا اور یہ شخص تاروں میں خوب غور کرنا تھا (یعنی عمر بن عمر میں کامل متعدد اور کثرت) حضرت علیؑ سے کہتے تھے کہ اے امیر المومنین! آپ اس وقت سفر نہ کریں جب تین ساتھیوں دن میں باقی رہیں تب تشریف لے جائیں حضرت علیؑ نے فرمایا کیوں۔ کہا کہ آپ اس ساعت میں سفر نہ چلے تو آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو بلا اور سختی پہنچے گی۔ اور اگر تیسری ساعت میں سفر نہ کرے تو قتل یا بے ہوشی سے فرما دیا۔ اللہ کے ہاں کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی پر مسلمانوں کو ہر امر کرنا چاہیے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو فرمایا کہ اے محمد! ان سے کہہ دو میں اپنی جان کے نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔

تحقیقات و تصدیقات

۱۔ اس یہودی کی غرض یہ تھی کہ تم لوگوں میں جہاد اور اتحاد نہیں تم سے یہ مسئلہ اختلاف کیا کہ اپنے پیغمبر کے نشان کے بعد دفن میں اختلاف کرنے لگے دئی جڑ کہ جس دفن نہ کرنا چاہئے دئی کہ دفن کرنا چاہیے حضرت علیؑ کو اہل اللہ و جہاد نے اس کے جواب میں فرمایا اس یہودی کو جہاد ہے ہم نے ان کے دفن میں اختلاف نہیں کیا اگر اختلاف نہ تھا تو جہاد میں خاک آہ رسول اللہ ﷺ کو کون سی جہاد دفن کریں اور تم اے یہودی اپنے اس وقت کو یاد کرو کہ جب موسیٰ علیہ السلام کی راہ سے دریائے قلابہ محمد بن حنفیہ اور اس میں کئی راہیں پیدا ہوئیں اور قریب ستر سو آدمیوں سے عبور کرنے اور تھکے سارے سفر پر دشمنوں کا اندر باندھنے کے بلکہ نہ روکا یا جو اس وقت سے تم کہہ کہ ہم کو بھی اسی طرح کے چند معبود بنادے۔ ان کی پوجا کریں اس پر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے انہو! کیا اللہ کی نعمت کا تم کو شک ہے جو تم کو اس امر ہے جواب دیجو جو لوگ پیغمبر کے ساتھ ایک مدت تک رہے اور جڑ سے بڑے بھاری عقاب دیکھتے رہے اور پھر اپنے گھات زبان سے نکالیں یہ زیادہ بڑی ہے یہ پیغمبر کے موضع دفن میں معمولی سا اختلاف زبان ہوا ہے یہ جواب سن کر یہودی بالکل خاموش ہو گیا اور کوئی جواب نہ دے۔ اس نے سارا جہاد بہت سے گھات سپرد حضرت علیؑ کو کر دیا اللہ! جب کئی زبان سے نکلے تھے جن کا بیان انسان کی طاقت سے باہر ہے۔

تحریر: احادیث

۳۰ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ

متمن

وسمعت رسول اللہ ﷺ يقول من صدق محمداً أو كاهما قالما كذب ما نزل عني
 محمد وهي رواية فقد كسر وسمعت يقول أما أخاف عني امتي الذين التصديق بالنجوم
 والكتب بالقدرة ثم قال ما كان لمحمد ﷺ منسجبه ولا للخلفاء بعده ثم قال هل تعلم ما في
 سطن لفرسي هذه فقال ان حسبت عرفت فقال من صدقك بهذا القول كذب بالقرآن قال الله
 تعالى ان الله عنده علم الساعة الاية وما كان محمد ﷺ يدعي ما ادعيت علمه فمن صدق في
 قولك كمن كان اتخذ من دون الله ائداداً اللهم لا ضائر الا طائر ك ولا خير الا من عندك
 ولا اله غيرك ثم قال يا ابن الاحمر نكذبك ونحلفك ونسبر في الساعة التي نهيت عنها ثم
 اقبل عني لناس وقال اياكم وتعلم النجوم انهم يدعون به في ظلمات البر والبحر المسج كافر
 والكافر في النار يا ابن الاحمر لقد بلغت انك بعد ما تنظر في النجوم وتعمل بها لا حلدنك
 جلد المغنوي ولا حلدنك في الحيس

تمت

موجودہ چاہے اور اگر میں ٹیپ کی بات جانتا تو بہت سی بھائیوں کو جمع کر دیتا اور مجھے بھی کوئی برائی نہ پہنچتی اور میں
 نے خود میں نہ اپنے آپ کو نہ فرماتے تھے جو گھڑیا کا کن کی تصدیق کرے تو جو گھڑیا پر اتار دیا ہے اس نے سے جلد اور
 ایک روایت میں ہے کہ وہ کافر ہو گیا اور رسول خدا کو میں نے یہ فرماتے تھے کہ میں اپنی امت پر وہ چیز سے خوف کرتا ہوں ایک
 نبی کی تصدیق و رد میں نہ رہی کذب سے بھر فرمایا کہ محمد ﷺ کے لیے اور نہ ان کے بعد خلفاء کے لیے کوئی نبی تھا
 پھر اس نبی سے فرمایا تو جانتے کہ میرے پاس گھوڑے کے پیٹ میں کیا ہے اس نے کہا میں صاحب گناہوں کو معصوم کر
 لوں فرمایا جو شخص میرے اس قول کو سچ جانے اس سے قرآن کو جھٹلایا حق تعالیٰ تو اسے فرماتا ہے کہ اے نبی کے پاس تو امت کا علم
 ہے ورنہ یہ نہ ہوتا اور جو گھوڑوں کے دم میں ہے اسے وہی جانتا ہے جس چیز کے علم کا تو نے دعویٰ کیا ہے اس کا دعویٰ بھی
 محمد ﷺ نے بھی نہیں کیا جو شخص سچے قول کی تصدیق کرے گا وہ اس نے خدا کے سوا اور شریک نہیں لھیرا ہے اسے نہ شیر سے ذیل

کے سوا کوئی اور مال نہیں اور میرے پاس جو مال ہے اور میرے سوا اور کوئی نہیں۔ پھر فرمایا: اے ابنِ عمر! تم میری خدمت میں کرتے اور میری مخالفت نہ کر کے جس ساعت میں تو نے منع کیا ہے اسی میں ہم فرما رہے ہیں پھر لوگوں کی صرف ستوجہ ہو کر فرمایا: اسے لوگوں کو ہم نے پہنچنے سے بچا دیا کہ وہ جس سے روک رہا ہو، نہ نکلیں کی راہ میں نہ رکھیں۔ پھر فرمایا: اے ابنِ عمر! تم میری خدمت میں کرتے اور میری مخالفت نہ کر کے جس ساعت میں تو نے منع کیا ہے اسی میں ہم فرما رہے ہیں پھر لوگوں کی صرف ستوجہ ہو کر فرمایا: اسے لوگوں کو ہم نے پہنچنے سے بچا دیا کہ وہ جس سے روک رہا ہو، نہ نکلیں کی راہ میں نہ رکھیں۔ پھر فرمایا: اے ابنِ عمر! تم میری خدمت میں کرتے اور میری مخالفت نہ کر کے جس ساعت میں تو نے منع کیا ہے اسی میں ہم فرما رہے ہیں پھر لوگوں کی صرف ستوجہ ہو کر فرمایا: اسے لوگوں کو ہم نے پہنچنے سے بچا دیا کہ وہ جس سے روک رہا ہو، نہ نکلیں کی راہ میں نہ رکھیں۔ پھر فرمایا: اے ابنِ عمر! تم میری خدمت میں کرتے اور میری مخالفت نہ کر کے جس ساعت میں تو نے منع کیا ہے اسی میں ہم فرما رہے ہیں پھر لوگوں کی صرف ستوجہ ہو کر فرمایا: اسے لوگوں کو ہم نے پہنچنے سے بچا دیا کہ وہ جس سے روک رہا ہو، نہ نکلیں کی راہ میں نہ رکھیں۔

مترجم

ما بَغِيَتْ وَبَغِيَتْ وَلَا حَرَمَكَ الْعَطَاءُ مَا عَشَتْ وَكَانَ لِي سُلْطَانُ شَهَادَةِ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
فِي السَّاعَةِ الَّتِي نَهَاهُ عَنْ التَّصَبُّرِ فِيهَا فَطَفِرَ بِالْخَوَارِجِ وَابَادَهُمُ الْمَسْجِدَ قَالَ فَتَحْنَا بِلَادَ كَسْرَى
وَقَصْرَ وَنَيْعٍ وَحَمِيرٍ وَجَمِيعَ الْمَدَائِنِ بِغَيْرِ قَوْلٍ مَسْجِدَ ابْنِ النَّاسِ اَنْ تَوَكَّلُوا عَنِي اللَّهُ وَالتَّقْوَةُ وَاعْتَمَدُوا
عَلَيْهِ لَوْ اَسْرَفْنَا فِي السَّاعَةِ الَّتِي اَشَارَ إِلَيْهَا الْمُنَجِّمُ لَقَاتِلَ النَّاسُ اِمَّا ظَهَرْنَا بِقَوْلِ الْمُنَجِّمِ فَتَقَرُّوا
بِأَنَّهُمْ وَاعْلَمُوا اَنَّ هَذِهِ النُّجُومُ مَصَابِيحُ جَعَلَتْ زِينَةً وَرَجُومًا لِلشَّيْطَانِ وَبِهَيْدَى بَهَا فِي طُلُوعِهَا
الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَالْمُنَجِّمُونَ اصْدَادُ الرُّسُلِ يَكْذِبُونَ بِمَا جَاءَ وَابَدَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَرْجِعُونَ إِلَى
فِرْعَانَ وَلَا شَرَعَ اِنَّمَا يَسْتُرُونَ بِأَلَا سَلَامَ فَذَاهِبُوا وَيَسْتَهْزِئُونَ بِالنَّبِيِّينَ بِأَهْلِ اِيَهُمْ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ
تَعَالَى فِيهِمْ: اَوْ مَا يَوْمُنَ اَكْثَرُ هُمْ بِاللَّهِ اَلَا وَهُمْ مُشْرِكُونَ وَفِي رِوَايَةٍ اَنَّ ابْنَ الْاَحْمَرِ قَالَ لَهٗ يَا امِيرِ
الْمُؤْمِنِينَ اَلَا تَسَرُّ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ قَالَ وَلَمْ يَلَلْ لَانَ الْقَمَرُ فِي الْعَقْرِبِ لَقَاتِلَ فَمَرْنَا اَوْ قَمَرُ هُمْ وَهَذَا
مِنْ احْسَنِ الْجَوَابَةِ عَنْ شَرِيحِ بْنِ عَبْدِ قَالَ ذَكَرَ اَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ

ترجمہ

اور جب تک میں زندہ رہا اور میری حکومت رہے گی تو تجھ پر اپنے عطیے اور صلے حرام نہ ہوں گا اس کے بعد
حضرت علی امیر المؤمنینؑ ہی ساعت میں جس میں اس نے چنے کو منع کیا تھا نکل کھڑے ہوئے۔ اور غازیوں اور ان کے
ساتھیوں پر قبضہ کیا۔ پھر علیؑ نے فرمایا: میرے کسریٰ قیصر نے حبشہ کے شہزادہ ان کے عاۓہ اور بہت سے ملک بدون قولِ حج کے
فتح کیے۔ اے لوگو! اللہ پر توکل کرو (۱) اور اسی سے ڈرو اور اسی پر بھروسہ کرو اور ہمیں ساعت میں جس کی طرف نبیؐ نے اشارہ
کیا تھا نکلتے تو لوگ کہتے تھے ہمیں نبیؐ کے قتل سے فتنہ ہوئی۔ سو اللہ پر بھروسہ کرو اور جانو کہ یہ سارے آسمان کے چاند ہیں جو

آدم کی زینت اور ٹیپاٹوں اور جہ کے لیے بنائے گئے ہیں اور ان کے سب سے دیرپا اور نکل کے اندھیروں میں ایک راستہ پڑے ہیں اور ٹیپاٹوں کے مخالف ہوتے ہیں جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آتے ہیں اس کی تکذیب کرتے ہیں اور ان کے دشمن کی طرف رجوع نہیں کرتے بظاہر اسلام کا اخیار کرتے اور وہ دوسروں سے حسد اور کھٹکھٹ کرتے ہیں انہیں لوگوں کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان میں سے کئی گندہ پر بیان نہیں آتے مگر شراب پر مشیت میں اور ایک روایت میں ہے کہ ابن ابی اسیر نے حضرت علی سے کہا ہے امیر المؤمنین اس رعایت میں سزا کیجیے فرمایا کیا اس وقت تم ہرج و مرج میں سے فرمایا اور امیر المؤمنین کا دور یہ بہت عمدہ جواب ہے (۲)

امام احمد شریف بن حنبل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے کہا جب وہ عراق میں تھے۔ شام میں کا ذکر ہوا۔

تکلیفات و تعلیقات

۱۔ اس حدیث سے حضرت علیؑ کی مہم و جدوجہد کا کل کواں اچھا معلوم ہوتا ہے کیونکہ ایسے مواقع میں نہ ان کا کئی ایک قسم کی غاش اور خیال پیدا ہو جاتا کرتا ہے مگر حضرت علیؑ نے خلیفہ تقویٰ اور خلیفہ علیؑ اللہ فرمایا کہ ہم جو بیوں اور کانہوں کی بات پر عمل نہیں کرتے مگر انہیں اور ہم کو کھٹکھٹ اور ان کے خلفاء نے جو بیوں کے قول پر عمل کرتے ہیں تو ہم کو یہ کب لائق ہے کہ کسی کا بن اور نبوی کا اعتبار کریں چنانچہ آپؑ نے اس کے برخلاف اسی وقت سے شروع فرمایا اور اللہ کے بعد دوسرے میدان عرب میں کوڑھے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دشمنوں پر فتح دی اس وقت آپؑ نے یہ فرمایا کہ اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور توکل اختیار کرو۔

تخریج احادیث

۱۰ تاریخ امیر کبیر ص ۱۶۷

مقدم

وهو بالعراق فقالوا لنعمهم يا امير المؤمنين فقال لا انا سمعت رسول الله ﷺ يقول لا بدل
يكسبون بالشام وهم اربعون رجلا كلهم مات منهم رجل بدل الله مكانه رجلا يعني بهم الغيث
وبستمر بهم على الاعداء وبصرف عن اهل الشام بهم العذاب رواه احمد في المسند عن قتادة
رضي الله عنه قال كنا مع امير المؤمنين في قتال اهل الشير وان كد سنين اربعين من الانصار
وكنتم على الرحانة فلما رجعنا المدينة دخلنا على عائشة فمنا لنا عن مقدمنا فخير ماها بقتل
الخوارج فقال ما كانوا يقولون قلنا يسبون امير المؤمنين عليا و عثمان واثم يكفرونكم

بن ابی طالب ان اقول الحق سمعت رسول اللہ ﷺ يقول يستغرق امتي فرقين يعرف بينهما فرقة محلقة رؤسهم محقوفة شواربهم ازهرهم الى انصاف سوف لهم بقرون القرآن لا يحاوز تراقيهم بفنلهم احب الخلق الى الله ورسوله قال ابو قتادة قلت لقد علمت هذا فلما كان منك اليه ما كان فقامت وكان امر الله قدر المقدور ارواه ابو محمد البزار وقد ذكره ابو الفرج الاصبهاني ترجمہ

اے محمد ﷺ انصاف کرو خدا کی قسم آج آپ نے انصاف نہیں کیا رسول خدا ﷺ نے فرمایا میری امت میں تجھے دو حصے کر دیں گے تو ان دونوں کو ایک۔ میں انصاف نے فرمایا آپ مجھے چھوڑ دیجیے کہ اس من مٹنے کی گروں ماروں رسول خدا نے فرما دیا ہے وہ اس کا کمال ایک مخصوص شخص ہے اس کی نسل سے منسوب ایسے کٹر پیدا ہوتے جو قرآن پڑھیں گے وہ ان کی ہنسیوں سے نیچے نہ اتریں جیسا حیرت کار کے جانور سے پار ہو پاتا اور ان پر تا ہے پھر اس میں کچھ باقی نہیں رہتا انی طرح وہ لوگ بھی زمین سے نکل باہر گئے۔ (۱) عاشر۔ نے فرمایا تو نے اپنی آنکھ سے اس شخص کو دیکھا ہے میرا ہے کہاں فرمایا مجھ میں اور میں میں جو رغبت کی تھی، حق کہنے سے مان نہیں ہے۔ میں نے خود رسول خدا ﷺ سے سنا ہے کہ تم میری امت میں دو فرقے مختلف ہو گئے ان میں ایک فرقہ نکلے گا ان کے سر منڈے ہوئے ہوتے اور ان کی مونچھیں بالکل صاف ہو گئی ان کی از میں نصف ہند یوں تک ہوگی قرآن پڑھیں گے گمراہ کی ہنسیوں سے نیچے نہ اتریں گے۔ تم حلق میں سب سے زیادہ خدا اور رسول کے نزدیک جو شخص محبوب ہے وہ انہیں قتل کر دیا۔ اور وہ کہتے ہیں میں نے عائشہ سے کہا جب آپ اس کو جاتی تھیں تو جو کچھ ان کی نسبت آپ سے سنا دو یہ کیوں تھا۔ فرمایا، اللہ کا ایک قسم ہے کہ۔

تحقیقات و تعلیقات

سنائی شریف کی روایت سے یہ قدر مستعار ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کہیں سے کچھ مال آیا آپ اسے تقسیم فرمائے گئے جن کو آپ نے زرا گرا دیا جسے سب کو مل کر اسے تقسیم کیا جو لوگ آپ کے پیچھے چلے ہوئے تھے انہیں کچھ نہ دیا ان میں سے ایک شخص کھڑے ہو کر کہنے لگا اے محمد اس تقسیم میں آپ نے انصاف نہ کیا اور بڑی حد تک حدیث کہتے ہیں کہ یہ شخص کہنے والا ایک سپرداوی منہ مذا تھا اس پر واسطیہ پڑے پڑے ہوئے تھے حضور اکرم ﷺ کو اس کی اس گستاخی اور بیباکی پر سخت فضا یا اور فرمایا خدا ان قسمیر سے بعد تم کسی شخص کو نہ پاؤ گے کہ وہ مجھ سے زیادہ انصاف کرنے والا ہو پھر اس کے قریب قریب فرمایا اس زمانہ کے آخر ایک قوم ایسا نکلی گئی کہ یہ شخص ایسی میں سے ہے یعنی ان کی جہالت اور ان کے حریف۔ سے ہے۔ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے گمراہ کی ہنسیوں سے آگے نہ بڑھیں گے اور وہ اسلام سے عینی طاعت مام سے یہ

نہ رہے تھے اسے میں ذوالخویرہ (فرغوس بن حرب کسی عاری کا دم ہے) آیا اور وہی خیمہ میں سے ایک کھوکھلا تنہا
اسے رسوں خدا جلتا تھا، آپ انصاف بھی فرمایا تھے فرماں: دائر میں بدل نہ لوں گا اور کون نہ لگا۔

توثیقات و تعلیقات

۲۔ حضور قدس سرہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ مال تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک شخص جس کا نام ذوالخویرہ تھا اس نے کہا انصاف سے
تقسیم کیجیے آپ نے اسے اس قسم میں نا انصافی کی ہے اس شخص کی بات سن کر حضرت عمرؓ روق کی تاب نہ لے کر فرمے کہ تمہرے بھوت
سن کی گردن ماروں کیوں کہ یہ سنا ہے جیسا کہ فرمایا ہے اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث بیان کر لی اور عاریؓ فرمے
نہروں کہ آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم پیدا ہوگی اور ان کی یہ یہ ملاشیں ہوگی چنانچہ انوار کا خروج ہو تو حضرت عیسیٰ
اس قوم پر قتل کرے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں جس نشان کا مرقع دیا تھا اس نشان کا یہی اس قوم میں موجود رہے۔

مسن

اذالم اعدن قد خبت وخسرت ان لم اعدل فقال عمر بن الخطاب ابدن لی فیہ ضرب
عصفه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعه فان له اصحابا یحقر احدکم صلاحہ مع صلاتہم و صباہہ مع
صباہہم و یقرءون القرآن لا یجاوزوا راقبہم یقرءون من الاسلام کما یمرق المسیم من الریمۃ
ینظر الی نصدہ فلا یوجد فیہ شیء ثم ینظر الی رصافہ فلا یوجد فیہ شیء ثم ینظر الی ننبہ فلا
یوجد فیہ شیء ثم ینظر الی قدذہ فلا یوجد فیہ شیء قد سبق الغرات والمدم ینبہ رجل اسود
احدی عصفہ بہ مثل لیدی المراءۃ او مثل البیضۃ یندرؤ یمر جون علی حصی فرقة من الناس قال
ابو سعید فاشہد انی سمعت هذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشہد ان علی بن ابی طالب قاتلہم وانا
معه فامر بذلك الرجل والنمس فوجد فانی بہ حتی نظرت الیہ علی نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الذی نعت رواہ البخاری و مسلم عن علی قال نعت رسول اللہ

ترجمہ

اگر میں اعدال نہ کروں تو تو نے اور نصرت میں چڑھاؤں یہ سن کر حضرت عمرؓ نے لہجہ بے نہ فرمایا آپ مجھے نعم
فرمائی کہ اس کی گردن ماروں؟ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جائے وہ اس کا قتل اور قص ہے اس کے چند ساتھی ہوں
کہ تمہیں سے ہر ایک شخص اپنی نرزاؤں کی گونہ کے سامنے اور اپنے روزاں کو اس کے روزاں کے سامنے قریب پایا، قرآن

والبودایع والوصایا التي كانت عند النبي ﷺ بلحق داهله لعل ذلك وشهد مع رسول الله
يدار واحد وسائر المشاهد الابتوك فان النبي ﷺ استخلفه على المدينة وله في جميع
المشاهد آثار مشهورة واعطاه النبي ﷺ اللواء في مواضع كثيرة و قال سعيد بن المسيب
اصاب عليا يوم احد ست عشرة ضربة وثبت في الفصيحين . نه اعطاه الرابطة يوم خيبر واخبر
ان الفتح يكون على يديه واحواله في الشجاعة واثاره في الحروب مشهورة وكان علي شجاعا
اصلح كثير الشعر ربيعة ابي الفضر اقرب عظيم البطن عظيم اللحية جدا فقد مننت ما بين منكبيه
بفضاء كما نهما قطن ادم شديد الادمة قال جابر بن عبد الله حمل

ترجمہ

اور میں منکر کو اسلام آیا اسلام لانے کی وقت ان کے اس برس یا تو یا آٹھ کی قرعہ کی اور بعض اس کے ماوراء بھی کہتے
ہیں حسن بن زید بن حسن کہتے ہیں کہ علی نے کبھی حرم کی پرستش نہ کی کیونکہ مجھے علی میں اسلام لے آئے تھے اس سبب کہتے
ہیں کہ جب رسول خدا ﷺ نے مدینہ میں ہجرت کی تو علی کو کھنفرہ یا کدوا کہ آپ کے پیچھے چند روز کھنکر مقیم ہیں یہاں تک کہ
جب آپ کی طرف سے امتیں اور دعات اور وصیتیں جو رسول خدا کے پاس تھیں اور اس کی تو پھر اپنے لوگوں میں آئیں علی نے
یہ بتایا کہ رسول خدا کے ساتھ بدراور بعد اور کئی مشاہد میں وہ ضرور بے گریز ہوئے مگر نبوک میں اس وجہ سے غیر حاضر رہے کہ نبی
ﷺ نے مدینہ میں انہیں اپنے پیچھے چھوڑا تھا اور ان کے لیے تمام مشاہد میں آمیز میل تھے اور نبی ﷺ نے انہیں بہت
جود و احسان کیا بعد بن المسیب کہتے ہیں کہ احد کے دن حضرت علی کے سوار زخم لگے اور صحیحین میں ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت
ﷺ نے انہیں خیر کے دن نشان دیا اور ان کے ہاتھ پر فتح کی خبر دی آپ کی شجاعت میں بہت سے احواس اور جنسوں میں
آثار مشہور ہیں حضرت علی ایک شیخ اصیل (یعنی سر کے بان کثرت رکھتے تھے) سنا زید مکر کا علی کی طرف زائد ماکن تھے یہ
ذرا زیادہ داڑھی بہت بڑی تھی اس نے دونوں کندھوں کے مابین کو پر کر لیا تھا اور بہت سفید روئی کے تھے آپ سخت کندم
گوں تھے بار کہتے ہیں کہ حضرت علی نے خیر کے دن قلعہ کے دروازے کو اپنے پیچھے لے لیا۔

تحقیقات و تعلیقات

نور ۱۱۱ بشار میں لکھا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن عبد اللہ عظیم العظمت تھے ان کی داڑھی عربی تھی۔ و خیار
بعض میں لکھا ہے کہ حضرت علی سنا زید سوار و اکابر چشم خوب صورت تھے گویا زید بن حارثہ و عظیم العظمت عربی باطن متکلمین تھے ان

کی روش میں نہ کسی مقصد سے نہ جراتی بند بٹیاں تھی دشمن انھیں متحرک نہ کر سکتے تھے۔ کروڑوں گویا ہر ایک سیم کی حمایت
اسد انہی نے لٹکایا ہے کان رجلا فوق الریحہ صبح انگلیں طویل الحیۃ اور سے مندم گوں رنگ تھے اور قریب سے منبر رنگ معلوم
ہوئے تھے بڑے عید بھی کہتے ہیں کہ ہم اپنے کو مہول پر کپڑا لارے ہوئے بازار میں فروخت کرتے پھرتے تھے اس وقت ہم
لائے تھے جب حضرت علی کو آتے دیکھتے تو کہتے بزرگ اعلم حضرت علی پوچھتے کہ یہ کی کہتے ہیں کہ یقیناً عظیم بطن اور
فرہ نے تھے اجل اعلاہ علم و اسفلہ طعام ۱۲

مترجم

عسی الیاب علی ظہورہ یوم خیبر حتی صعد المسلمون علیہ لفتحوا و اتهم جرؤہ بعد ذ
ذلک فلم یعملہ الا اربعون رجلا خرجه ابن عساکر و خرج ابن اسحاق فی المغازی عن ابن
رافع ان علیا ناول باہا عند الحصن حصن خیبر فتوس بد عن نفسه فلم یزال یی بدو و هو قاتل حتی
فتح اللہ ثم الفاه فلفظ و ابنا لجانہ نفر نجعل ان نقلب ذلک الباب فما استطعنا ان نقلب
ترجمہ

حق کہ مسلمانوں نے اس پر سے چڑھ کر خیبر فتح کر لیا اور اس کے بعد صحابہ نے اس دروازہ کو کھینچا تو چابیس آدمیوں
سے کم ہوتے نہ اٹھا سکے ابن عساکر اور ابن اسحاق رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے خیبر کے قلعہ کا ایک کواڑ
اکھیر کر اسے ڈھال بنایا تاکہ اپنے آپ سے لوگوں کو دفع کریں کسی وہ دروازہ اپنے ہاتھ میں لیے متاخذ کرتے رہے یہاں تک
کہ اللہ تعالیٰ نے خیبر کو فتح کر دیا پھر آپ نے اسے ڈال دیا ہم آٹھ آدمی یکسر اس دروازہ کو پلٹ رہے تھے لیکن پلٹ نہ سکے۔

تحقیقات و تعلیقات

محمد بن اسحاق نے عبداللہ بن حسن سے اور وہ اپنے بعض افراد خاندان سے اور وہ ابواراف سے روایت کرتے ہیں کہ
ایک یہودی نے حضرت علی کو ایک ضرب لگائی جس سے ان کی ڈھال گر گئی حضرت علی نے قلعہ کے پاس ایک دروازہ کو پکڑ لیا
اور اس کو اپنی ڈھال بنالیا اور وہ اس وقت تک آپ کے ہاتھ میں رہا جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس قلعہ کو آپ کے ہاتھ پر فتح
نہیں کر دیا۔ ابورافع کہتے ہیں کہ میں نے خیبر کے دروازے آپ کو اور اپنے جیسے سات آدمیوں کو دیکھا کہ ہم لوگ کوشش کرتے
رہے کہ جس دروازہ کو پلٹ دیں مگر ایسا نہ کر سکے اور لیڈ والا حضرت سے اور وہ حضرت چارہ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ
اس دروازہ کو پلٹ لیس آدمی ملے کہ اٹھا سکے ابن عساکر کہتے ہیں کہ چالیس افراد نے اسے پلٹ کر وہ پلٹ نہ پایا۔

۲) تاریخ الخلفاء، ۱: ۱۱۹، ۱۲۰

۳) مسند احمد، ۱: ۱۸۱، مسند احمد، ۳: ۳۷۰، مستدرک حاکم، ۱: ۱۰۶، ۱۰۷، المستدرک الصبیح، ۱: ۱۰۶

۴) ۲: ۲۰۶، تنقیح عنی الامام احمد و نسائی

مقن

رواہ الترمذی و النسائی و ابن ماجہ عن ابی سعید الخدری قال کنا نعرف المنافقین
بفسقہم علیہا رواہ الترمذی و اخرج البزار و الطبرانی لی الاوسط عن جابر عن علی قال قال
رسول اللہ ﷺ ان سلیة العلم و عسی بابہا هذا حدیث حسن علی الصواب لا صحیح کما قال
الحاکم و لا موضوع کما قالہ جماعة منهم ابن الجوزی و النووی اخرج ابن سعد عن علی انه قبل
مالک است اکثر اصحاب رسول اللہ ﷺ حدیثا قال انی کنت اذا سالتہ بانی و ادا سکت
انفدتہ و اخرج عن ابی ہریرۃ قال قال عمر بن الخطاب علی قصتنا و اخرج ابن مسعود قال
انقصی اهل المدينة علی و اخرج عن ابن عباس قال اذا حدثنا نفعہ عن علی فکنا لا نعدوہا
و اخرج عن سعید بن المسیب قال کان عمر بن الخطاب یتعوذ من معضلة لیس لہا ابو الحسن
و اخرج عن سعید بن المسیب قال لم یکن من الصحابة احد یقول سلیس الا علی اخرج عن ابن
عباس عن ابن مسعود قال فرض اهل المدينة و افضاہہ علی بن ابی طالب و اخرج عن عائشة
ترجمہ

ترجمہ میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ہم میں سے کون کو حضرت علیؑ کی دشمنی سے پہچانتے تھے (یعنی غاشی کی
عامت علیؑ کی عدوت تھی) بزار اور طبرانی اوسط میں جابر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے کہا رسول خدا ﷺ نے
فرمایا میں طرک شہ ہوں اور علیؑ اس کا دارالازد ہے۔ یہ حدیث بقول صحابہ حسن ہے نہ قبیح ہے جیسا کہ حسن کہتے ہیں اور نہ
موضوع ہے جیسا کہ ایک جماعت نے کہا ہے ان میں سے ابن جوزی اور نووی بھی ہیں۔ اسی سہ کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت
علیؑ سے کہا آپ کو کیا ہوا کہ رسول خدا ﷺ کے سب یاروں میں آپ حدیث بیان کرنے میں بہت زائد ہیں۔ جواب دیا کہ
اب میں رسول خدا سے پوچھتا تھا تو مجھے خبر دیتے تھے اور جب خاموش رہتا تھا تو مجھے مجھوت تھا اور اترتے تھے۔ ابو ہریرہ
کہتے ہیں کہ عمر بن الخطابؓ فرمایا کرتے تھے کہ علیؑ ہم سب میں بڑے قاضی ہیں میں مسعود کہتے ہیں کہ تمام مدینہ و اہل مدینہ سے
زائد علیؑ حضرت علیؑ تھے۔ ان میں سے فراتے ہیں کہ جب ہمیں کوئی آدمی حضرت علیؑ سے حدیث کہتا ہے تو ہم اس سے تمنا کرتے

تے تھے۔ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ عربین الخطاب اس مشکل قضیہ میں جس میں ابوالحسن (حضرت علیؑ) کی رائے نہ ہوتی تھی، سے چٹا ہاتھ اٹھاتے تھے۔ سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ کے سوا صحابہ میں اور کوئی ایسا نہ تھا جو سلطانی (مجھ سے) پوچھو (کہتا ہو)۔ علیؑ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ یہی والوں میں سے علم فراغت میں دانا تر اور حاضی علی بن ابی طالب تھے۔ حضرت عائشہ کے پاس

تحقیقات و تعلیقات

نزدیکی شریف میں یہ نقطہ بھی آیا ہے انا دارالحکمة وعلی بابہا یعنی میں حکمت و دانائی کا گھر ہوں اور علی کا دروازہ اور ایک روایت میں یہ نقطہ بھی آئے ہیں طعن لواء العلم فلیتدہ من بابہ اس حدیث سے حضرت علی کی نہایت غیبت اور بزرگی نفی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ جو شخص بعض صحابہ کے بہت بزرگی اور علم رکھتے تھے اور یہ بات محقق ہے کہ علم حدیث فقہ وغیرہ تمام صحابہ نے اُنہی کے حضرت علی کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ عام انھما حضرت علی کے حق میں دواغ ہے اور ظاہر ہے اہل بیتؑ کے ساتھ اگر تخصیص بیان کی جائے تو ہو سکتی ہے کہ کیونکہ ان کی شان میں وارد ہوا ہے اِنَّهُ الْفَضْلُ الْکَمِ وَالْبَیِّنُ الْکَیْسُ میں اِنَّہ اقراکم اور منافقین جبل کے باب میں آیا ہے اِنَّہ اعلمکم بالحلل والحرام غلام علی کہتے ہیں کہ شاہ شیعہ کا محکم اس قلیل سے ہے کہ افسوس علم و حکمت حضور اکرم ﷺ حضرت علی کے ساتھ مخصوص ہے۔ (باقی آئندہ)

تخریج احادیث

۹۹/۱۳۷: گنج‌الاحمال ۴۱

مفتی

ان عليها ذكر عندها فقالت اما انه اعلم من بقي بالسنّة وقال مسروق انتهى علم اصحاب رسول الله ﷺ الى عمر و علي وعبد الله وقال عبد الله بن عباس بن ابي ربيعة كان لعلي مائت من عرس قاطع في العلم وكان له البسطة في العشرة والفهم في الاسلام والعصر من رسول الله والفقه في السنّة والنجدة في الحروب والجود في المال عمن ابن عباس قال ما انزل الله يا ايها الذين امنوا الا وعلي اميرها وشر بقها ولقد عاتب الله اصحاب محمد في غير موضع وما ذكر عليها الا بخير رواه الطبراني وابن ابي حاتم عن ابن عباس قال ما انزل في احد من كتاب الله تعالى ما نزل في علي عن ابن عباس قال نزل علي بن ابي طالب ثلاثا

آنکھوں سے پانی نہ آئے۔

مثنیٰ

منقبہ ما كانت لاحد من هذه الامه رواه الطبرانی فی الاوسط عن ابی هريرة قال قال
عمر بن الخطاب لقد اعطى علي ثلاث حصان لان يكون لي حصنة منها أحب الي من ان اعطى
حصن النعمان قيل وما هي قال تزوجته ابنته وسكناه المسجد لا يحل فيه ما يحل فيه والرابية يوم
خير رواه ابو يعلى عن عسى قال ما رددت ولا صعدت منذ مسح رسول الله وجهي وتعل في
عيني يوم خير اعطاني الرابية رواه احمد و ابو يعلى بسند صحيح عن سعد بن ابی وقاص قال
قال رسول الله من اذى عليا فقد اذى ابی رواه ابو يعلى والبيهقي عن ام سلمة عن رسول الله من
احب عليا فقد احبني ومن احبني فقد احب الله ومن ابغض عليا فقد ابغضني ومن ابغضني فقد
ابغض الله رواه الطبرانی بسند صحيح عن ام سلمة سمعت رسول الله يقول من سب عليا فقد
سبني رواه احمد والحاكم وصححه عن ابی سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلي انك
تقاتل على تاويل القرآن كما قتلت عسى لنزله رواه احمد والحاكم بسند صحيح

ترجمہ

جو اس سب سے پہلے وہ کسی کے لیے یہ شخص ابو یحییٰ یومیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا
علی کو تین ایسی خصوصیتیں دی گئی ہیں کہ ان میں سے ہر ایک ایک قسمت کا بھی ہونا میں انہوں نے کہہ دیا ہے کہ یہ سب
محبوب ہے۔ انہوں نے یہ چھوڑ دیا کہ خصوصیتیں ہیں نہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے انکار نہ کرنا اور یہ کہ ان میں سے ہر ایک
وہاں ان کے لیے دو چیز عطا کی تھی جو ہر سب سے پہلے عطا نہیں ہے۔ اور تیسرے کے وہ انہیں عطا کرنا اور انہیں ان کے ہاتھ میں
دینی اللہ عزت سے روایت کرتے ہیں کہ تیسرے کے وہ انہیں عطا کرنا اور انہیں ان کے ہاتھ میں دینی اللہ عزت سے روایت کرتے ہیں کہ تیسرے کے وہ انہیں عطا کرنا اور انہیں ان کے ہاتھ میں
دو نور آنکھوں میں عطا کرنا ان دنوں اس وقت سے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر میں دو نور (۳) اور بھی دے
برادر سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو دینے والی ان کے ہاتھ میں یا چھوٹی
(۴) لیکن ان کے ہاتھ میں اس طرح سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو دو دست دے ان کے ہاتھ
دوست دے اور ان کے ہاتھ دوست دے ان کے ہاتھ دوست دے اور ان کے ہاتھ دوست دے ان کے ہاتھ دوست دے ان کے ہاتھ دوست دے

میں کی اشقی خدا کی اشقی ہے (۵) عامہ ہمارا جانکوار یعنی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول خدا سے سن لیا جس نے علی کو برا کہا اس نے مجھے برا کہا (۶) امام احمد اور امام ابو یوسف حدیث سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے علی سے فرمایا: "قرآن کی باتوں میں لوگوں سے متاثر نہ رہے گا میرا کسی کی تحریروں میں۔" (۷)

تحقیقات و تعلیقات

امام جعفری شارح بخاری اس حدیث کے معنی یوں بیان کرتے ہیں جس نے ان کو برا کہا گویا کہ مجھے برا کہا جس سے متعلق اس حدیث کا یہ ہے کہ حضرت علیؓ کو برا کہنا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ انہیں برا کہنا حضور اکرم ﷺ کو برا کہنا ہے اور آپ کو برا کہنا صحیح نہیں کہرا اور ایسا ہے یہ حدیث تہدید و تحذیر نہیں ہے اس کا معنی حال جانتے ہوئے ہمارے کسی حدیث حاتم اور طبرانی نے ہیں جس سے روایت کی ہے کہ "عن سبب اصحابی فعلہ لعنة الله والملائكة والانس اجمعين" اور طبرانی کی ایسے اور حدیث میں تحریر ہے علی سے منقول ہے من سبب الانبياء قتل ومن سبب اصحابی جلد

تخریج احادیث

- ۱۔ کتب العمال ۳/۲۴۱
- ۲۔ تاریخ الخلفاء ۵۴
- ۳۔ تاریخ الخلفاء ۱۷۳
- ۴۔ مسند احمد ۲۸۳/۲۰، والبیہقی ۱۲۹/۹
- ۵۔ کتب العمال ۱۱/۲۸۵
- ۶۔ کتب العمال ۱۳/۱۹۹
- ۷۔ سہب الاحکام ۲۵۱/۱، ودلائل الشرفۃ ۲۷۶/۶۰

مقنن

عن ابن مسleme قال سمعت رسول الله يقول على مع القرآن والقرآن مع على لا يفترقان حتى يرد اعني النحوض وراه الطبراني في الاوسط عن عمار بن ياسر ان النبي قال لعلي انك في الناس رجلان احمر لعمود المذی عقر الناقة والذى يضربك يا علي على هدد يعني قرنه حتى ينزل منه هذه يعني لعينه رواد احمد والحاكم بسند صحيح عن ابي سعيد الخدري قال شنكى الناس عليا فقام رسول الله فينا خطيبا فقال لا تشكوا عليا فوالله انه لا خيبتن في ذات الله وهي سبل الله قال ابن سعد يبيع علي بالخلافة للنعد من قتل عثمان بالمدينة فباعه جميع

من كان بها من الصحابة ويقال ان طلحة والزبير رضي الله عنهما ما يعاكر هذين غير طالعين ثم
خرج حيا الي مكة وعاشه بها فاخذها وحر جالبصرة يطلبون بدم عثمان فبيع ذلك عليا فخرج
الي العراق فبقي بالبصرة وطلحة والزبير وعائشة ومن معهم وهي ونعتة الجميل وكان في جملة
الاخوة سنة ست وثلاثين وقتل بها طلحة والزبير وغيرهما و

ترجمہ

طہانی او طہانی ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے جس علی قرآن کے ساتھ ہے روق سن
نئی کے امر یہ اہل بیت میں ایک دوسرے سے جدا نہ ہو سکے یہاں تک کہ میرے پاس خوش خوش آئیں۔ جو ہماری
یہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے علی سے فرمایا کہ تم دونوں سے زبردست اور آدلی قوم خود میں صریح کر دینا
کا نام لہذا تھا اور جس نے ان کی کئی کئی تھیں اور اس قوم میں ان شخص جو تہذیب کے سب سے اہم ہیں یہاں تک کہ خون
سے داغی نہ ہو جائے گی۔ علیؓ کا تمام اہل بیت خدا کی سے روایت کرتے ہیں کہ دونوں نے علیؓ کی کفایت کی اور رسول خدا ﷺ نے
ہم میں سے جو شخص پہنچا اور فرمایا اے لوگوں کی شکایت نہ کرو خدا کی قسم وہ ان کی راہ میں بائیں کی دقت میں بہت سخت کرنے
والا ہے (۳) ان بعد تبیہ کیا کہ جن کے قتل کے اور بنوں۔ یہ میں خدا کی پرتو میں سے بہت کی جتنی میں جس جہ
موجود تھے سب نے بہت کی تھی اور زیچ کی بہت خوشی سے وہی سی واسطہ یہ دلوں کے پیچھے ہوئے۔ یہ شکوت کر رہا تھا
نہیں طلب کرنے بغیر میں یہ پہنچے۔ علیؓ کو جب یہ خبر پہنچی تو اس کی طرف سفر کیا اور ضرور چا کر چھوڑا اور پھر اور ان کے
ساتھیوں سے نہ دقت کی یہ واقعہ اصل ہے جو خدا کی اور نبی ﷺ میں ہو اس آرائی میں علیؓ اور زیچ وغیرہ سے گئے۔

تحقیقات و تعلیقات

غریب المومنین میں تحریر اور ابصار اقدس اصل اور قتال مصنفین کا واقعہ تعالیٰ تعصبات قومیں سے ہوں سے مصوب کی ہے
ملکی ہیں مختصر آخر یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد اہل بصرہ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ مسجد نبویؐ میں بیٹے ہوئے۔
اور حضرت علیؓ کو اللہ اچھ سے سب نے بہت کی تو ایک شخص نے کہا: "ان اللہ اول بدنا بہت بد شلاء لایکہ هذا
الامر" اس کے بعد زبیرؓ رضی اللہ عنہ نے بہت کی۔ پھر بقایا انصار اور ہاجرین نے بہت کی، جو چلنا دیکھ کے جو ٹائی مشہور
تھے بہت کا یہ واقعہ روز جمعہ ۱۲ ذی الحجہ ۳۵ کو پیش آیا اس کے بعد عثمان بن اشیرؓ حضرت عثمانؓ کا طرف ان کے المیہ
حضرت عائشہؓ کی نگہوں کو جو تلواریں کٹ گئی تھیں انہیں لے کر گئے اور وہاں سر پہ کر حضرت امیرؓ سے ملاقات کی۔

تخریج احادیث

- ۱) کسر العمال: ۲۸۵، وازالة الخفاء: ۱۱۰/۵۲۰
- ۲) کسر العمال: ۲۸۵/۳
- ۳) تاریخ الخلفاء: ۱۷۳، و طغیات ابن سعد: ۱۸۶/۳۰

متن

بلغت القتلى ثلاث عشر الفار اقام على البصرة عشر ليلة ثم انصرف الى الكوفة لم يخرج عليه معاوية بن ابی سفیان ومن معه بالشام فبلغ عليا فصار اليه فالتقوا بصفين في صفر سنة سبع وثلاثين ودام القتل بها اياما فوقع اهل الشام المصاحف يدعون الى ما فيها مكيمة من عمر وبن العاص فكروا الناس الحرب وتدعو الى الصلح وحكموا الحكمين فحكم على ابا موسى الاشعري وحكم معاوية عمر وبن العاص وكتب بينهم كتابا على ان يولوا واس الحول باذرع فينظر وافى امر الامة فالتقى الناس ورجع معاوية الى الشام وعلى الى الكوفة فخرجت عليه الشخا وج من اصحابه ومن كان معه وقالوا الاحكم الله وعكروا ويحوروا فبعث اليهم ابن عباس فخاص بهم وجمع منهم قلوبا وكتبهم في النهر وان فصرحوا للسيل فصار اليهم غنى فقتلهم بالنهر وان وقتل منهم ذلالية وذلك سنة ثمان وثلاثين واجتمع الناس ما ذرح في شعبان من

ترجمہ

اور مقتولوں کی تعداد تیرہ ہزار تک پہنچی ملی و ملی الذعد پندرہ شب بھر میں مقبرہ ترک کرکے آئے پھر معاویہ بن ابی سفیان اور ان کے ساتھیوں نے جو شام میں تھے حضرت علیؑ پر خروج کیا جب علیؑ کو یہ خبر پہنچی تو وہ بھی اس طرف چلے گئے اور صفر کے مہینے ۳۷ھ میں آمنہ سامیہ اور اس جگہ تک نرائی رہی آخر شاہیوں نے قرآنوں کو نیزہ پراٹھا دیا اور قرآن کے حکموں کی طرف انہیں بلانے اور یہ درحقیقت عمرو بن العاص کی طرف سے ایک گھر تھا اس وقت لوگوں نے لڑائی کو برا جانا اور صلح کے خواہاں ہونے اور آپس میں دو ٹوک مقرر ہونے علیؑ نے تو ابو موسیٰ اشعری کو اپنا حکم بتا دیا اور معاویہ نے عمرو بن العاص کو اور اس بات پر تحریر لکھی کہ شروع سال میں موضع اذرح میں سب لوگ جمع ہو کر امر امت میں نظر کریں اس کے بعد لوگ متفق ہو گئے اور معاویہ شام میں اور علیؑ نے اپنے آئے یہاں اصحاب میں سے خارجہ بنی اور ان کے ساتھیوں نے علیؑ پر خروج کیا اور کہا کہ بجز

علیٰ ذلک و نفر و البتہ مع عشرة من رمضان ثم نرجع کل منهم الی المصر الذی فیہ صاحبہ
 فقد داس ملجہ الکوفہ فیلفی اصحابہ من الخوارج فکتابہم لما یریدون الی قبلۃ الجمعۃ
 سبع عشر رمضان سنۃ اربعین فاستبقت علی سحر اوقال لایہ الحسن وابت رسول اللہ فقلت
 یا رسول اللہ :

ترجمہ

اور بعد میں نبی کا امیر اور ان عمرہ و یحییٰ بن یحییٰ ای جگہ حاضر ہوئے عمرو بن العاص نے براہ کثمت ابو موسیٰ اشعری کو
 مقدمہ کیا ابو موسیٰ نے نہ دروست بیان نہ کئے تھے کو خلافت سے مصلح کیا اور عمرو بن العاص نے چست کلمہ کی وجہ سے معافی و
 حق کیا اور ان سے بیعت کی اس پر لوگ متفرق ہو گئے اور یحییٰ اپنے اصحاب سے اور حد خلافت میں چڑھ گئے تھے کہ انکی رائے
 میں سے کہ فرمایا انہوں کی بات ہے کہ لوگ میری طرف کی کریں اور معاویہ کی اجماعت پھر خوارج میں سے تھیں وہی عبد الرحمن
 بن محمد مروزی اور برک بن عبد اللہ اور عمرو بن کثیر تھیں ان کے کہیں ہوئے اور مکہ میں جمع ہو کر ہر مہرہ و بیان کیا اور علی بن ابی
 طالب اور معاویہ بن ابی سفیان اور عمرو بن العاص کے قتل کے لیے بیڑا اٹھایا کہ انہیں قتل کرنا چاہئے تاکہ لوگ ان سے راحت
 پائیں ان سب کو بلا میں ملے سے بھگوان پھر اور یہ کہ بول میں معاویہ کو کافی ہوں ان کی کچھ نے کہا میں عمرو بن عاص کو لے ڈالوں
 گئے۔ وہ ان کی سزا پر یہ شب میں چہ عہد کہ تم ہو ان میں سے ہر ایک شخص اس شہر کی طرف چل اٹھا جس میں اس کا صاحب تھا
 ان ملحق کو کوٹھ میں رہا اور اپنے اصحاب کو ان سے مل رہے تھے ان کی خبر دینا شب بعد صبح میں ان خبریوں سے اس امر میں
 مشغور کیا اس رات کو کچھ کے وقت اس رات میں چاہے وہ سب ان کے ساتھ ان کے حسن سے فرمایا۔ میں نے ان کی رات میں
 خود خواب میں ایٹھ میں نے کہا اسے رسول خدا میں آپ نے

تحقیقات و تعلیقات

(بقیہ گزشتہ)

حضرت علی نے حضرت ابن عباسؓ کے کہنے سے خلا کھانچا وہاں سے کوئی جواب یا سوہ نہیں آیا اب حضرت علی
 نے پھر تیار کیا اور شام پر صبح چڑھائی پھر اور آپ اسے میں خبر آئی کہ حضرت عائشہؓ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ حضرت علیؓ کے
 برضا انہیں ہیں اور خیر کرتے چاہتے ہیں ان عمرے کہ یہ تہذیبی ہمارے ساتھ چلو بیویوں نے انکار کر دیا اور کہا ہم ان سے یہ
 ہیں ان کا حال ہو گا وہی اپنا۔ اس کے بعد حضرت حمزہؓ نے حضرت طلحہؓ ابن عمرؓ کو اپنے ہمراہ لے کر چاہے ہم ان عمرے

انہیں منع کر دیا۔ لیکن اس نے چھلا کھڑا ہوا اور چھ سو اونت سواروں کے واسطے ایسے یہ شخص حضرت عثمان کا عالی تھا آپ نے اسے کہن کا حکم بنایا تھا یہ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد مکہ مکرمہ آیا یہاں حضرت عائشہ کے سواوی نے آواز لگائی کہ اہم انوشین حضرت عائشہ (بقیہ: آئندہ)

متن

مالقبت من امک من الاود والکرو فقال ادع الله عليهم فقلت اللهم ابد لي بهم خیر الی منهم وابد لهم بی شر اللهم منی ودخل ابن النباح المودن علی ذلک فقال الصلوة لخرج من الباب ینادی الصلوة فاعترضه ابن ملجم فضر به بالسيف فاصاب بجبهته الی فرقه ووصل الی دماغه فشد الناس علیہ من کل جانب واثق واقام علی الجمعة والستة ینفخ لیلة الا حد وغسله الحسن والحسین وعبدالله بن جعفر و صلی علیہ الحسن ودفن بدار الامارة بالکوفة لیلائهم قطعت اطراف ابن ملجم وجعل فی قوصرة واجر قوة بالنار هذا کله کلام ابن سعد وقد احسن فی تلخیصہ هذه الوقایع ولم یوسع فیها الکلام کما صنع غیره الان هذا هو الملاحق بهذا المستدرک عن السدی قال کان عبدالرحمن بن ملجم المودی عشق امراة من الحوارج یقال له قطام ثم نکحها واخذ فیها ثلاثة الاف درهم و قتل علی وفی ذلک یقول الفرزدق شعر:

فلم ارمهر اساقه ذو سمانة کمهر قطام بین عرب و عجم

ترجمہ

امت سے سخت جھڑے اور کچی میں پہنچا فرمایا ان پر اللہ سے بددعا کر میں نے کہا خداوند جو لوگ ان سے بہتر ہیں انہیں میرے لیے بدل دے اور ان کے لیے مجھ سے بدتر جو لوگ ہیں انہیں بدل دے اسنے میں ابن النباح موذن نے آکر کہا نماز تیار ہے میں حضرت علی دروازے سے نکلے اور الصلوة الصلوة کی ندا کرتے تھے۔ ابن ملجم نے آپ کے پاس آکر تلوار زاری سوچ بٹائی سے سر کے گیسو تک پہنچی اور دماغ تک کھل گیا لوگ اس پر ہر طرف سے دوڑ پڑے اور کپڑا کر خلیں ہانڈھیں حضرت علی جمعد اور ہفت تک زندہ رہے اور آواز کی رات کو انتقال فرمایا۔ حسن وحسین اور عبداللہ بن جعفر نے آپ کو غسل دیا اور حسن نے نماز پڑھ کر دار الامارہ کو دفن میں رات کو دفن کر دیا پھر ابن ملجم کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر ایک بڑی نوکری میں رکھ دیا اور

وكان له تسع عشر سيرة ذكره جلال الدين السيوطي في تاريخ الخلفاء

ترجمہ

وہ میر تین ہزار درجہ اور ایک غلام اور ایک گائے والی لونڈی۔ اور حضرت علی کا قتل براں شمشیر سے۔ سوطی کے قتل سے کوئی میر گراں زاد نہیں اگرچہ گراں ہی ہووے اور کوئی قتل اتنی تلخ سے قتل سے سوانا گہائی کا قتل نہیں ابوبکر بن عباس کہتے ہیں کہ حضرت علی کی قبر تاجید ہوئی تاکہ جائزہ لیا اسے نہ کھنڈیں۔ شریک کہتے ہیں کہ امام حسن بن علی اپنے والد کی لاش کو مدینہ لے آئے۔ ہر احمد بن حبیب سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے ایک قبر سے دوسری قبر کی طرف جو شخص منتقل ہوئے وہ علی ہیں لیکن مساکر ابن عبد العزیز سے روایت کرتے ہیں کہ جب علی کو ہاتھ و چہرہ شہید ہوئے تو ان کے جنازہ کو اونٹ پر لاد کر لے چلے تاکہ انہیں حضرت کے پاس دفن کریں پس وہ راست کو چل ہی رہے تھے کہ جس اونٹ پر ان کا جنازہ تھا وہ بچلا اور ایسا بھاگا کہ کسی کو معلوم نہ ہوا کہ کدھر گیا اور کوئی شخص اس کے پکارنے پر دوڑ نہیں ہوا اسی وجہ سے عراقی کہتے ہیں کہ حضرت علی امیر میں ہیں بھٹے کہتے ہیں کہ وہ اونٹ علی کے شہر میں جا بڑا سونو توں نے اسے پکار کر علی کو دفن کیا اور بھٹے کہتے ہیں کہ وہ نجف میں مدفون ہوئے حضرت علی کی عمر قتل کے وقت تیسھ برس کی تھی اور ان کی انہیں (۱۹) لونڈیاں تھیں۔

تخریج احادیث

۱۹. تاریخ الخلفاء (عربی): ۱۷۶ تا ۱۷۷

فی مناقب امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ

فصل

من نبد اخباره وقضایا وکلماته

عن حجاج عن شیخ من فزارة قال سمعت علیاً يقول الحمد لله الذی جعل عدونا یافکاً

فصل

حضرت علی کے اخبار اور بعض قضایا اور کلمات میں

جو ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو فرمایا کہ سب تیرے دشمن ہیں خدا کو ہے جس نے

ترجمہ

ہو اور دین میں سے اس پر اترا مجھے معاذیہ نے لکھا ہے اور ادایہ ایسے فضلی کا دوست ہے رسول دریافت کرتا ہے میں اس سے لکھ کر بھیج کر دو اپنے بیٹا کی طرف سے اس کا وارث ہو جائیگی اگر اس کی پیشاب گاہ مردان کی مانند ہے تو مردان کی میراث بن جائے اور نہ جوت جھکی۔ (۱) ابن عمر ان رضی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب علیؓ بصرہ میں تشریف لائے تو ان کے والد عمر قیس بن عباد نے آپؐ سے کہا ہاں کھڑے ہو کر فرمایا آپؐ ہمیں اس روایت میں پر علیؓ ہو (یعنی خلافت) کی خبر کو اس نہیں دیتے آپؐ اپنے است پر والی ہیں کہ ان میں کا فایہ دوسرا کو فایہ دین ہے یہ رسولؐ نہ بھیجئے گا کوئی ذرہ ہے کہ آپؐ سے امر خلافت میں نیات ہے آپؐ ہم سے بیان بھیجئے گا کہ فرمائیے جو کچھ ملتا ہے اس پر متحمل ہوجاؤ اور امانات دار ہو علیؓ نے فرمایا اگر میرے پاس اس بات کوئی عہد ہو تو خدا کی قسم میں اس کو ہوں جنہوں نے حضرت کی تصدیق کی ہے تو کبھی ان لوگوں کا نہ ہوں گا جو حضرت پر جھوٹ بولیں اگر میرے پاس رسولؐ خدا ﷺ کا اس خلافت میں کوئی عہد ہوتا تو میں تجھ ہی مرہ کے قبیلہ اور عمر بن الخطابؓ کو کہی نہ چھوڑتا کہ آنحضرتؐ کے سہرے کھڑے ہو کر نصب پڑیں میں ان دونوں سے غرض نہیں ہر تاجدار رسولؐ خدا نہ تو نہ کہاں تھاں کے لئے ایک نہیں موت آئی جس مرض میں آپؐ نے وفات پائی تو چند رات دن ستر طاعت پر رہے سو دن آپؐ کی پاس آتا اور تمہاری اطاعت کرتا آپؐ ابو بکرؓ کو نہ پڑھاتے کا ٹھکر فرماتے اور میرا ہے آپؐ پر پوشیدہ نہ تھا ہر چند کہ حضرت کی بیویوں میں سیدہ ایک بی بی (عائشہؓ) نے ابو بکرؓ سے امامت بھیجی تھی چاہی مگر رسولؐ خدا ﷺ نے انکار کیا اور عہد ہو کر فرمایا یہ رسولؐ علیہ السلام کی مہاجر ہے ابو بکرؓ کوئی شہاد پڑھانے کا عہد نہ ہو چر جب نبیؐ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اٹھالیا۔

تحقیقات و تعلیقات

(بقیہ لڑشید)

نے مدینہ منورہ سے نکل کر جمع الغر شام کے ارادہ سے واپس آئے حضرت علیؓ نے ۱۵ رجب الثانی ۳۵ھ میں مدینہ منورہ چھوڑا راستہ میں ام الفضل نامہ کا قاصد عوام میں نے حضرت عائشہؓ حضرت طلحہؓ حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کی خبر سنائی تب حضرت علیؓ نے مدینہ منورہ کے سرداروں کو بلا کر خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے اہل قرآن! ان ائمر ہذا الامر لا یصلح الا معا صحیح اولیہ فانصر واللہ بنصرکم و یصلح امرکم اس وقت آپؐ نے شہر کا راہرو متوجہ کر دیا اور بصرہ کی طرف کوچ کیا جب شام و مدینہ پہنچے خبر آئی کہ انہوں نے بصرہ لے لیا اور بصرہ کے رہنے بیٹھے ہیں تب حضرت علیؓ نے بصرہ اور زبیرؓ کو نہ لکھا در حضرتؐ۔ نہ کوئی خط لکھا پھر حضرت علیؓ نے قنقار و بصرہ بھیجا کہ وہ حضرت زبیرؓ اور حضرت طلحہؓ

تاریخ اسلام

۱۰ تاریخ الخلفاء اعرابی، ۱۰۱۰ تا ۱۰۱۱

متن

اللہ نبیہ ﷺ نظر کافی امور نافذاتہ نالذہباتہ من رصہ البی و فی الخلفاء لدینہ و کانت
 الصلوۃ اصل الاسلام وہی امیر الدین وقوام الدین فباعنا انا ذکر و کان لذلک اہلالہ یحلف
 عہدہ منا اثنان ولم یشهد، بعضنا علی بعض ولم تقطع مہ البرۃ فادیت الی الی ذکر حقہ لہ
 وعرفت لہ طاعۃ وعزوت معہ فی حوزہ و کنت اخذ اذا اعطانی واعزو اذا اغراضی واصرب بین
 یدہ الحدود بسوطی فلما قبضت ولا ہ عمر فاحذ سبۃ صلیحہ وما یعرف من امرہ فباعنا ولم
 یختلف علیہ منا اثنان ولم یشهد بعضنا علی بعض ولم تقطع مہ البرۃ فادیت الی عمر حقہ و
 عرفت طاعنہ وغروت معہ فی جیوشہ و کنت اخذ اذا اعطانی واعزو اذا اغراضی واصرب بین
 یدہ الحدود بسوطی فلما قبضت فی نفسی فرائی و سابقنی و فصلی و انا اظن ان لا
 یعدلی لی ولكن غشی ان لا یعمل الخلیفۃ بعہد ذنبہ الا لحقہ فی فیرہ فخرج عنہا نفسہ و ولدہ
 ولو کانت محابۃ مہ لا تر بہا ولدہ فیرلی منها الی و خط من قریبہ

ترجمہ

تو ہم نے اپنے کاموں میں خود کو سونپے رسول خدا ﷺ نے ہمارے دین کے لیے یہ تعہد کیا کہ اسے اپنا دین
 پر اختیار کر لیا اور یہ طوطا ہے کہ ہر نماز، سلام، کھڑے ہو کر پڑھنے کے سوا اور اصل میں سونپے ہوئے دین سے بیعت
 کر لی اور وہ اس کے اہل بھی تھے ہم میں سے وہ انھوں نے ان کی طرف نہیں کیا اور ان میں سے کسی نے کسی کے لیے طوطا پر
 کوئی دین اور بیعت نہیں کی تھی کہ کسی نے ان سے بیعت کر لی تھی تو میں نے ان کو ترک کر دیا اور ان کی خبر نہ لی اور ان میں ان
 کے ساتھ کے کے نظروں میں ان کو ان کے ساتھ جہاں بے باب وہ مجھے بھی دیتے تھے تو میں نے لیتا تھا اور جب جہاں تھا تو میں نے
 تھے تو جہاں کرتا تھا اور ان کے آگے اپنے گوز سے وہ گوز پر حدیں قائم کرتا رہا پس جب ان کو کا انتقال ہو گیا تو حدیث کا دانی
 حضرت عمر کو لایا انہوں نے اپنے بار کے طریق پر عمل کیا اور جو ان کا نظریہ تھا، کیا اس پر عمل کیا۔ سو ہم نے عمر سے بیعت کی اور ہم
 میں سے دو آدمیوں نے ان کی بھی امتداد نہ لی اور بخاری ایک نے دوہرے کے طور پر بھی کوئی حدیث اور جتنیں نہیں لیا کہ

کر ہی نے حضرت جبرائیل چاہی ہو اور میں نے تم کا حق ادا کر دیا اور ان کی فرما برداری کو چیلنج کر ان کے انکسار و ستم کو کر ان کے ساتھ جو کیا وہ مجھے جب دیتے تھے تو میں سے لیتا تھا اور جب چاہا کہ تم کو یہ تو چاہا کرتے تھے اور ان کے سامنے اپنے کو ان کے لوگوں پر حدیں قائم کرتا رہا اور جب وہ فوت ہوئے تو میں نے اپنے حق میں اپنی قرابت اور بڑی اور اعلیٰ اور اسلام میں پیش قدمی اور اپنا تہمید و تائید کیا اور میں نے ان کو حضرت عمرؓ سے مجھ سے تجاوز نہ کر سکے۔ مگر انہوں نے اس بات کا خوف کیا کہ نبیؐ اپنے بعد کوئی کلمہ میں نہیں لایا اور وہ اس کی تقریریں لاحق ہوتے ہیں سو انہوں نے خلافت سے اپنے آپ کو واپس فرزندوں کا کان پر اور حضرت عمرؓ کی طرف سے نقش اور عطا ہوئی تو وہ اپنے فرزندوں کو خلافت کے ساتھ۔

تحقیقات و تعلیقات

ست صحتی قرآن میں سے چنانچہ وہ ہے امیرؓ کی نظر آتی حضرت سی بھر پہنچ کر ان کے زیادہ کے تھر کے قریب نصیرت اور تین دن تک دونوں لشکروں نے قیام فرمایا لشکر جمادی الثانی ۳۳ھ میں امیرؓ نے لشکر کی تعداد میں ہزار اور حضرت عائشہ کے لشکر کی تعداد میں ہزار تھی حضرت علیؓ نے ابن عباسؓ کی حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کے پاس مصالحت کے لیے بھیجا اور بھی راہی ہوئے پھر دو روز تک مشور ہوئی مسلمان عموماً خوش ہوئے اور اسے آرام سے گزارا مگر جو لوگ حضرت عثمانؓ کے ہاں تھے وہ ساری رات سوئے اور مشورہ کرتے رہے۔ (بقیہ: آنکھ دہ)

مستحق

سنة انا احد هم فلما اجتمع الزهط ظننت ان لا بعد اواب فاخذ عبدالرحمن ابن عوف موابقاعلى ان نسمع ونطيع لمن ولاه الله امرنا ثم اخذ به عثمان بن عفان وضرب بيده على يده فسقطت في امرى فاذا طاعنى قد سبقت يبعنى واذا عصى قد اخذ لغيرى فبايعنا عثمان قاذب له حسنه وعرفت له طاعته وعزوت معه في جوشه وكنت اخذ اذا اعطاني واغزو اذا اعزاني و اضرب بين يديه الجلود بسوطي فلما اصب نظرت في امرى فاذا الحليفان اللذان اخذاها بعد رسول الله اليهما بالصنوة قد مضيا وهذا الذي قد اخذله الميثاق قد اصب فبايعني اهل الحرمين و اهل هذيل المصرين فوثب فيها من ليس مثلي ولا قرابة كقرابتي ولا علمه كعلمي ولا سابقته كسابقتي وكنت احق لها به رواه ابن عساكر بسند صحيح حسن يمكن جعفر بن محمد عن ابيه قال عرض علي رجلا ن في خصوصه فجلست في اصل جد رافقال له راجل

ترجمہ

ان کے دُش کے بعد جب وہ جماعت کھنی ہوئی تو میں نے گمان کیا کہ یہ لوگ مجھ سے تھوڑے نہ کریں گے (یعنی مجھے
 ہی غلیفہ بنا دیتے) عبداللہ بن عوف نے اہم سے اہم ہات پر عہد لیا کہ جس کو خدا تعالیٰ غلیفہ بنا دے ہم اس کی اطاعت کریں
 اور پھر انہوں نے عثمان بن عفان کا ہاتھ پکڑ کر اپنا ہاتھ اگلے ہاتھ پر مار پھر جو میں نے اپنے کام میں غور کیا تو انہیں میری
 فرمانبرداری میری بیعت پر سبقت لے گئی تھی اور میرا عہد دیکھ کر ان میرے غیر کے لیے یہ سمجھا تھا اور اس وقت میرے دُش نے
 بیعت کی اور ان کا حق اطاعت ادا کر دیا اور ان کی فرمانبرداری پہچان کر ان کے ساتھ لشکروں میں ہو کر جہاد کیا وہ جب مجھے
 دینے لے لیتے اور جب جہاد کو فرماتے کرتا اور اپنے کوزے سے ان کے سامنے لوگوں کو کھدیں اور حضرت عثمان کے شہید
 ہونے کے بعد جو میں نے غور کیا تو معلوم ہوا وہ دونوں خلیفہ جنہوں نے رسول خدا ﷺ کے عہد سے خلافت کو سنبھال رکھا
 اور یہ غلیفہ جس کے لیے بیان ہوا تھا شہید ہو گئے اس وقت حرمین اور ان دونوں شہروں کے لوگوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی
 پھر اس مخالفت میں ایک ایسا شخص بیچ میں آکھو جو میری مانند تھا اور اس کی قرابت مجھ جیسے قرابت اور اس کا طبع میرا سا تھا اور
 اس قدر ایم اسلام ہوا مجھ جیسا تھا اور اس سے ہر طرح مخالفت کا میں ہی مستحق تھا یہی واقعہ حضرت عمرؓ کے ہوا اور وہ اپنے باپ سے
 روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ کے سامنے وہ شخص کسی جھڑے میں آئے اور آپ دیوار کے چڑ میں بیٹھ گئے ایک آدمی نے
 عرض کیا۔

تحقیقات و تعلیقات

(بقیہ گزشتہ)

بعد کثرت رائے اور مشورہ کے یہ طے ہوا کہ علیؓ اہلبائت جنگ شروع کر دیں چنانچہ اصحابِ علیؓ کو لازم
 شروع کر دی کسی کو معلوم نہ ہوا کہ لڑائی کس طرح شروع ہوئی حضرت عائشہؓ ایک دن اونٹ پر سوار تھیں حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ
 حضور اکرم ﷺ کے حجر پر سوار تھے جب حج ہوئی تو حضرت علیؓ اپنے خیمہ سے نکل کر دونوں صفوں کے درمیان گئے اور
 حضرت زبیر بن عوام کو آواز دیکھ بکا راوا آئے فرمایا اے زبیر تم نے یہ کام کیوں کیا انہوں نے جواب دیا ہم عثمانؓ کے فریاد سے
 طالب ہیں فرمایا (بقیہ آئندہ)

تخریج احادیث

الجدار یقع فقال علی: "امض کفی بالذہر سا قضی بیہما فقام نہ لفظ الجذر

رواہ ابو نعیم فی الدلائل عن حجر بن المدری قال: قال لی علی بن ابی طالب کیف بک اذا امرت ان تلعنسی قلت ذکائن ذلک قال نعم قلت کیف اصنع قال العنی ولا تبراہنی قال فامرنی محمد بن یوسف اخو الحجاج وکان امیر اعلی الیمن ان العن عبدی فقلت ان الامیر اموی محمد بن یوسف ان العن عبدی فالتواء لعنه الله فما فعل لہا الا رجل رواہ عبد البر فی مصنفہ عن عطاء قال اتی علی برجل و شہد علیہ رجلان سرق فاحد فی شئ من مورد الناس ونہد د شہود انزور وقال لا اوتی بشہد زور الا فعلت به کذا و کذا انہ طلب الشاہدین فلم یجدہما فخلاسینہ رواہ ابن ابی شیبہ فی المصنف عن جعفر بن محمد عن ابیہ ان حاتم علی بن ابی طالب کان من ورق نفسه نعم المقامر اللہ رواہ ابن عساکر عن عمرو بن عثمان قال کان نفس خاتم علی الملک للہ رواہ ابن عساکر عن زبیر بن حبیش قال جلس رجلان بتغذیان مع احدہما ترجمہ

اے علیؑ وہ پورا کرتی ہے فرمایا تو یہاں کا کہ اللہ تعالیٰ کے یہ کافی ہے پھر میں بیٹھ بیٹھے آپ نے ان دونوں میں نصیر کیا اور جب کھڑے ہوئے تو دو وارد ہوئی۔ (۱) عبد الرزاق بحر اللہ میں سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے علی بن ابی طالب نے فرمایا تو کیا کر چکا جب مجھ پر لعنت کرنے کا حکم پایا جا پکار میں نے کیا اور کیا ایسا نہ کیا تو فرمایا میں نے عرض کیا پھر میں کیا کروں فرمایا مجھ پر عمر مت کر اور پناہ مانجھانے کے واسطے تحریط لعنت نہ کر ابھی مجھ کو یوسف بنی کے بھائی نے جو یمن کا حاکم تھا حضرت علی پر لعنت کا حکم پایا میں نے لوگوں سے کیا میرے بھائی نے کرم عدو پر لعنت کرنے کا حکم پایا وہ قرآن پر اپنی امیر المؤمنین پر لعنت کر دیا وہ اس پر لعنت کرے کہ وہ ان کے عز و جلال علیؑ کے اور کوئی نہ سمجھ۔ (۲) ابن ابی شیبہ۔ حدیث سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے ہاں میں میری ہاں پر دو شخصوں نے پوری کی اسی وقت میں یہ کیا آپ نے لوگوں کے جواب اور ان نے احوال میں توجہ نہ کر جیسے تمہارے ہاں میں یہاں میں بہت کچھ کہہ چکا تھا لیکن اور نہ یہاں میں جھٹکے ہوئے ہیں اس شخص کو پھوڑ دیا۔ (۳) ابن عساکر حضرت محمد اور والد نے روایت کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالبؑ کی انگوٹھی کا نقش "نعم القادر

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر لمحہ اپنے فضل و کرم سے نوازا کرے۔ آمین۔

تجربیات و تحقیقات

(23:23)

انترم اوصاف سے دیکھتے تو انی نوگوں نے ان کو نقل کیا حضرت علی نے بھی حسب کرتے ہوئے فرمایا ہے زبیر نہیں
 اور ان کا ہے جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ قرعی سے محبت کرتے ہو تو تم کو جواب دیو دیں رسول خدا ﷺ کے
 سے بعد مضمون نے لکھا یا تھا کہ ایک روز تم ان سے ملا اور نزدیک حضرت زبیر نے کہا میں مجھے یہ آئی (مستدرک حاتم بعد سوم)
 ایک روایت کے مطابق حضرت زبیر نے جو بوجہ کہ کاش آپ پیسے ہی یہ دیکھ لیتے یہ وہ اپنے تو میں ہرگز آپ کے مقابلہ
 کے لئے نہ کرتا یہ کہ نہ حضرت زبیر میدان جنگ سے واپس نہ آئے اور آپ نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو بھی جنگ سے کنہ روٹھی
 کرنے کی تلقین کی مگر وہ نہ اسے حضرت زبیر کو دیکھ کر حضرت طلحہ نے بھی ہاتھ رکھ لیا اور حضرت زبیر کے پیچھے پیچھے میدان
 جنگ سے روانہ ہو گئے۔ سرالین بن قلم نے زبیر سے بھلا ہوا تیر حضرت طلحہ کی طرف پھینکا جس سے دونوں نے دوڑنے لگا اور اسی قسم کی
 حالت میں ان کو انتھائی ہو گیا حضرت زبیر جنگ میں سے واپس آئے راست میں ایک ایسی چوٹی پر ان اتر گئے ان کا مودنی
 وہاں تھا ان کا چچا ایک شخص تھا کہ جس کا نام مشہور ہوا کہ روز تھا وہاں وقت کا پہلا باب کہ حضرت زبیر ہار رہے تھے اس نے ان
 کو اچانک قتل کر دیا ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ چھوٹی حاکمیت میں تیر نہ چارے تھے اس کے بعد وہ خود اراد میر نے
 کہ حضرت علی کے پاس آپ حضرت علی نے فرمایا تھے دوزخ کی پلٹارت ہو یہ حال۔ حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کی خبر کہ
 کاڑھ نہا ہے یا حضرت علی کے لشکر کی سر فرشتی وہاں و غارتی کی تھوڑی سی دیر میں حضرت عائشہ کی فوج نے پاؤں اکھڑے مگر
 اسی اثنا میں حضرت علی کی فوج نے بہت سے لوگ حضرت عائشہ کی فوج سے مار مار کر مار دیے (القبیہ صفحہ ۱۸۵)

تخریج احادیث

- ١) تاريخ الخلافة: ١٤٨٠
٢) تاريخ الخلعاء: ١٤٩٠
٣) تاريخ الخلعاء: ١٨٠٠
٤) المصدر السابق

میں

خمسة أو عشرة ومع احدى هما ثلاثة ارغفة فلما وضع العداء بين ايديهما امر بضماء جيل

فسلم فقالوا اجلس للغد فجنس اكل معيما واستوا في اكلهم الا رغبة الثمانية فقالوا انجل وطرح اليهما ثمانية دراهم وقال خداها غم ضاعمة لكسا ولنه من طعامكسا فتنازعوا فقال صاحب حمسة الا رغبة في خمسة دراهم ولك ثلثة وقال صاحب الا رغبة الثلاثة لا ارضى الا ان تكوني المراهم بيننا نصفين فارفعنا الى امير المؤمنين على نفص عليه قصصهما فقال لصاحب الثلاثة قد عرض عليك صاحبك ما عرض وحبره اكثر من خبزك فارضى بالثلاثة فقال لا والله لا ارضيت عنه الا بامر الحق فقال عنى ليس لك في امر الحق الا درهم واحد له سبع دراهم فقال رجل مبعان الله قال هو ذلك فلي لعرفى الوجه فيما هو الحق حتى اقبله فقال على اليس الثمانية او غدة اربعة وعشرون ثلثا اكلتموها وانتم ثلثة انفس ولا يعلم الاكثر منك الاكلا

ترجمہ

دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں ان روٹوں کے پاس ایک اور شخص نے ستر سلاسل کیا وہ بولے آئیخو جائے کھالے۔ وہ بیٹھ کر کھانے لگا اور انھوں روٹوں میں سب سے برابر کھا: جب کھا چکے تو تیسرا آدمی کھڑا ہوا اور آئینہ دیکھ کر کہنے لگا جو میں نے تمہارا کھا تھا ہے اس کی عوض یہ درہم لے لو سو وہ آدمی میں تجھ نے کچھ پانچ روٹیاں والے نے کہا میں پانچ درہم لوں گا اور تو تین درہم کا مالک ہے تین روٹوں والے نے کہا کہ میں بھی راضی نہ ہوں گا ۲۰ فقید آوے آوے اور تم تقسیم ہوں پس ان روٹوں نے امیر المؤمنین حضرت علی کے پاس مراعات کر کے ان سے اپنا قصہ بیان کیا علی نے تین روٹوں والے سے فرمایا جو ہے بزارے جو کچھ تجھ پر چڑا دیا وہ جو ہے حق میں بہتر ہے کیونکہ اس کی روٹیاں تیری روٹوں سے زائد تھیں تو تین درہم مل پر راضی ہو جاؤ گے یہ بخدا میں اس سے بھی راضی نہ ہوں گا ۲۱ فقید حق فیصدہ دہلی نے فرمایا حق نہ دے تو تجھے ایک ہی درہم ملنا چاہیے اور دوسرے کو سات ایسے چاہئیں اس نے شب سے کہا بھلاں اللہ یہ (میں بات ہے) فرمایا جیسا میں نے کہا ایسا ہی ہے اسی شخص نے کہا آپ مجھے حق بات سمجھائیے کہ میں اسے قبول کر لوں فرمایا کیا آٹھ روٹوں کے چوبیس ٹکٹ (تیسرا حصہ) نہیں ہوتے تو تینوں نے انکے برابر برابر کھا: ساتوں میں کسی کی زیادتی اور کسی معلوم نہیں ہوئی اور تینوں برابر کھا کر اٹھے۔

تحقیقات و تعلیقات

(بجانب صفحہ ۴۶۷)

اور ان کے اہانت و تمیز لیا ایک عظیم قاتل اور شہرہ فوجا بہ پا ہوا قریش کے سرسراہک نے اسے ٹکرائے اور اس میں وہی لڑائی ہوئی جو ان کے ساتھ ہوئی تھی۔ محمد بن ابی بکر بھی مارے گئے ان کے بھائی عبداللہ کے چہرہ پر ایک سوز گھڑا ہوا تھا۔ ان کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ اس واقعہ حمل میں ۶ ہزار سات سو ۹ آدمی مارے گئے اور یہ سب کے سب ہندوستان میں ہزار کے جو حضرت عائشہ کے ساتھ تھے اور حضرت علی کے ساتھ نہیں ہزار تھے ان میں سے دو ہزار کے ستر ہزار قتل ہوئے اس کثرت سے قتل و کچل حضرت علی نے فرمایا کہ حضرت عائشہ کے اہانت کے پاؤں کاٹ ڈالو چنانچہ لوگوں نے اہانت کی وہ جگہ کاٹ ڈالیں اور وہ قتل کیا حضرت عائشہ شام تک درج میں تھیں یہی حضرت علی نے تمام مشق لیں پر نماز پڑھی۔ (آنند)

متن

ولا اقل فتح حملوں فی اکلکم علی السواء قال فاکلت انت ثمانية اللات واسعا لک تسعة ثلاث واکل صاحبک مها ثمانية بقی له سبعة واکل لک واحداً من تسعة فلک واحد بو احدک وله سبعة فقال الرجل رخصت الآن رواه الطبرانی عن ابی الاسود المدول فی قال دخلت علی امیر المومنین علی بن ابی طالب فرأیت مطرفاً مفکراً فقلت فبم تفکر یا امیر المومنین فقال انی سمعت ببلدکم هذا لحناً فاردت ان اضیع کتبا فی اصول العربیة فقلت انی فعلت هذا حیثنا وبقیت فینا هذه اللغة ثم اتیت بعد ثلاث فالتقی الی صحیفة فیها بسم الله الرحمن الرحیم الکلام کله اسم وفعل وحرف فالأسماء عن المسمى والفعل ما تبع عن حركة المسمى والحرف ما ابتداء عن معنی لیس باسم ولا فعل ثم قال لی تبعه وزدیه کما وقع لک واعلم یا ابا الاسود ان الأشياء لثلاثة ظاهرة ومضمرة وشی لیس بظاهر ولا مضمرة قال ابو الاسود فجعلت منها شیناً وعرضتها علیه

ترجمہ

سو تو نے آنحضرت کے لئے تیرا تین روٹیوں کی نوٹس ہوتے ہیں یا نے بھی آنحضرت کھائے اور اس کا پتہ وہ نوٹس کا حصہ تھا جس میں اس نے آنحضرت اور سات باقی رہے جسے درہم والے نے کھایا اور میرے نوٹسوں میں سے ایک ہی حصہ اس نے کھایا سو میرے ایک حصہ کے عوض ایک درہم ہو سکتا ہے اور اس کے لیے سات حصوں کے عوض سات درہم ہونے چاہیے وہ بولا بے شک اب میں راضی ہو گیا (۱) ابو اسود المدولی کہتے ہیں کہ میں امیر المومنین حضرت علی کے پاس گیا یا

کر کیا دیکھا ہوں کہ آپ سر جھکا کر غمناکوں کی طرح پیٹھے پر میں نے عرض کیا آپ کس فکر میں ہیں فرمایا میں نے تمہارے اس شہر میں تغیر لغات سنا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اصول عربیہ میں ایک کتاب بنا دوں میں نے عرض کیا اگر آپ نے ایسا کیا تو ہمیں زندہ کر دیا اور ان لغات کی بناء ہم میں رہے گی پھر میں تمنا ان کے بعد ان کے پاس حاضر ہوا آپ نے میری طرف ایک کتاب ڈال دی جس میں تصانیف کو لکھا تھا ان میں از جن الریحہ مکمل مکمل لکھی تھی پھر میں نے یہاں پر حرف اسماء سے کہتے ہیں جو اپنے صے سے خود سے اور فعل سے وہ ہے جو صے کی حرکت سے آگامی بخشے اور حرف است کہتے ہیں جس میں نہ تامل کے معنی ہوں نہ اسم کے پھر مجھے زبانی دیا تو نسخہ کر اور جو معصوم ہو جائے اس میں زیادہ کردے اسے ابوالاسود معلوم کر کہ جتنی چیزیں میں تمنا میں نے عرض کی تھیں ایک ظاہر دوسرے مضمر تھے جو ظاہر ہونے مضمر ابوالاسود کہتے ہیں پھر میں نے اس سے بہت سی چیزیں جمع کیں اور ان کو حضرت علی پر پیش کیا۔

تحقیقات و تعلیقات

(بقیہ صفحہ ۷۰ پر)

حضرت علی کو مقتول دیکھ کر انا لله واما الیہ واجعون۔ پڑھا اور فرمایا کشت اکوہ ان اری قبرینا صبر علی یعنی میں قریش کو مقتول دیکھتا ہوں پسند جانتا تھا اس کے بعد میں ان بھروسے میں قوم کے دو شب کے دن شہر میں داخل ہونے علی بصرہ سے آپ سے بہت سی پھر حضرت عکرمہ سے یہ منورہ جانے کی خواہش ظاہر کی حضرت علی نے مدت میں حاضر ہوئے اور ان کے آرام کی خاطر بصرہ کی چالیس سو زخوات بھی آپ کے ساتھ کر دیں کئی میل تک بطور مشایعت خود حضرت عائشہ کے ساتھ گئے اور پھر مدینہ کے ساتھ انہیں رخصت کر کے واپس آئے پھر حضرت ابن عباس کو بصرہ پر عامل مقرر کیا (بقیہ صفحہ ۷۰ پر)

تحریر: احادیث

(تاریخ الخلفاء ۷۷۱)

مؤمن

فکان من ذلک حروف النصب فذكرت منها ان وان وليت ولعل وکان ولم اذکر لکن فقال لم ترکها فقلت لم احسبها منها فقال بل هی منها فردھا الیھا رواه ابو القاسم الزجاجی فی اصابہ عن الصحاح قال جاء رجل الی علی فقال اخبرنی عن القدر قال طریق مطلق لا نلکھ فقال اخبرنی عن القدر قال بحر عمیق لا تلجھ قال فاخبرنی عن القدر قال سر الله فہ خفی

عبدك فلا تغشه قال فاحصر بي عن القدر فان ما بين المائل الى الله خلقك لما بينك والى ما
نسب قال بل لما شاء فان لم يستملك فيما شاء رواء من عساكر وفد اخرج ابن سعد وغيره
عن الطخيس عن علي قال والله ما نزلت لأمة الا وفد علمت فيما رئت واين نزلت وعسى من
رئت ان يسي وذهب لي قلبا محولا ونسنا ناعفا واخرج ابن سعد وغيره عن ابي الطهليل عن
علي قال سلوني عن كتاب الله فانه ليس من به الا وفد عرفت دليل رئت ام نهار ام في سهل ام
في جبل واخرج ابن ابي داود عن محمد بن سيرين قال لما توفي رسول الله ﷺ ابطا علي
عن بيعة ابي بكر فلقبه ابو بكر فقال اكرهت امارتي فقال لا ولكن البت لا ارمي برادتي

7

[illegible]

تہ عقیدات و تعبدات سے

(بقیہ صفحہ ۵۰۰ پر)

اور نو قدر مان بہ کہ یہاں پہنچ کر اس کا بچو اتفاق ہو گیا طوق مضر، یمن، جریمین، لاری، خراسان، سب پر قبضہ ہو گیا حضرت محمدؐ و بیٹے تم میں تھے اور ہمارے شام ان کے پہنچے اور فرما خیر اور تھے حضرت علیؑ نے جریمین میں عہد اہل قتل کیا وہاں سے پاس پہنچے ان سے نبوت کے حضرت محمدؐ و بیٹے پہنچے یہاں تک کہ مروان ماس للہم میں سے آئے۔ کعبہ لاری میں شہادت عثمانؓ نے مروان کے طالب ہیں حضرت محمدؐ و بیٹے مروان ماس سے ہوا کہ فرما مجھے وضع ہو جائے، یہ حضرت محمدؐ و بیٹے نے ان سے منظر لایا، مروان ماس نے لوگوں کو لڑائی پر آمادہ کر دیا۔

تحریر امجد علیؑ

۱ تاریخ الخلفاء، ۱۰۶۱، العقرب، لا سلاخہ ۶۵

۲ تاریخ الخلفاء، ۶۲

۳ تاریخ الخلفاء، ۶۵

متمم

الای الی الصلوۃ حتی اجمع القرآن فرعمو کتبہ علی تفریلہ وقال یاتی علی الناس زمان
المومن فیہ اذل من الامة اخر حہ سعید بن منصور ولاہی الاسود اندلی بنی غلبا رہی اند عنہ

الایا عین و یحک اسمعیدنا	لا تسکی امیر المؤمنینا
ونسکی او کنتو علیہ	بعیوتہا وقد رأت البقیۃ
الاقبل للخواج حبیب کافوا	فلا قوت عور الحامدینا
أفی شہر الضیم فجمعتمونا	سحیر الناس طرا اجمعینا
فتلتم خیر من ركب المطایا	وذلمہا ومن ركب السمہا
ومن لیس النعال ومن حذاھا	ومن قر العتانی والتمینا
وکل ساقب الحیرات فیہ	وحد رسول رب العالمین
لقد علمت قومین حبیب کانت	دامک خیر ہم حسودنا

اذا استقبلت وجه ابی حمیس
رایت البدر فوق الناطرینا
و کما قبل مفتله بحیر
نری مولی رسول اللہ فینا
یفیم الحق لا یرتاب فیہ
و بعدل فی العدی والا قرینا
ولیس بکاتمہ عنما لدیہ
ولم یخلق من العتکرینا
کأن الناس اذ فقدوا عنیا
فلا تسمعت معویۃ بن صخر
نعام حار فی بلد سبیا
هان بقیۃ المخلقاء لربنا

ترجمہ

اے شکیلہ قرآن تعزیر کروں سو لوگوں کا امتداد تھا یہی ہے قرآن اس کے نزول کی موافق نکلی فرماتے ہیں کہ
لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں لوگوں کو مراد و مروت کی سے زیادہ دلیل و قور ہوگا (۴) اے ابراہیم! وہی نے کہا حضرت علی کا
مرثیہ اس طرح لکھا ہے:

- (۱) اے آنحضرتؐ خیر انبیاء ہو ہمیں سہ دست کا صمد دے تو میرا دشمن پر نہیں نہیں رہا۔
- (۲) حضرت امیر کا کھڑاں پر اپنے تلموؤں کی تری بہا کر رہتی ہیں کیونکہ انہوں نے یقین کو رکھا۔
- (۳) نہ دہی جہاں کہیں ہوں ان سے کہہ دوہ سہوں کی آنکھیں کبھی ٹھنڈی نہ ہوں۔
- (۴) کیا تم نے رمضان جیسے مہینے میں ہمیں مصیبت پہنچی کی کہ سب لوگوں سے بھتر ہمیں کوہر سے جدا کر دیا۔
- (۵) تم نے ایسے آئی کوئی کہ جو ان تمام لوگوں میں بھتر تھا جنہوں نے دشمنوں پر سوار کی کی اور انہیں سمجھتا ہوا کہشتیوں پر
بیٹھے۔

- (۶) اور جنہوں نے جو تیاں نہیں اور انہیں سپا اور جو مٹانی اور زمین چھتا۔
- (۷) تم بھلائی کی صفیں اس میں موجود تھیں وہ رسول رب العالمین کا محبوب تھا۔
- (۸) قریش اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ وہ ان میں حسب الارین کی رو سے بھتر تھا۔
- (۹) اگر ان کو کہیں کے چروے کے مقاصد تو اے اس کے چروے کو چروہ میں دے دے کہ چاند دیکھنے والوں کے اوپر کیجئے۔
- (۱۰) اس کے شہید ہونے سے پہلے ہم بڑی بھلائی اور بہبودی میں تھے ہم اپنے درمیان رسول خدا کا دوست دیکھتے تھے
- (۱۱) وہ ایک جن جن بات کو تم کرتا تھا جس میں کسی کو شک نہ ہوتا تھا اور وہ دشمنوں اور اپنے عزیزوں میں انصاف کرتا تھا۔
- (۱۲) جو ہم اس سے پسند کرتے تھے ہمیں اور وہ مشیر و مقرر وہ میں سے تھا۔ یعنی اس کی عادت شکر و شکر و شکر تھی۔

- (۳) جب لوگ نے حضرت علیؑ کو گویا وہ اپنے شہرِ مدینہ کے مانند ہو گئے جو قیلا، وادی میں جو ان پریشان پھر کا جیلا
- (۴) یہ تو احادیث میں آج کے زمانہ کیوں کہ یہ قیلا، وادی میں جو ان پریشان پھر کا جیلا۔

ترجمہ اعراب

تاریخ الجہاد، ۶۵

تاریخ الجہاد، ۸۶

مترجم

عن ابراهيم بن حنبل بن حنبل بن علي بن ابي طالب عن ابي عبد الله عن جده قال قال علي
 بن ابي طالب قال قال رسول الله ﷺ يا علي بن ابي طالب اني قد سمعت من الوافدة من قصص الانبياء
 عليهم السلام رواه احمد بن محمد عن ابي عبد الله قال قال علي بن ابي طالب قال قال علي بن ابي طالب
 صفيته ثم سمعت رسول الله ﷺ يقول ان فكل من هو ابي وان حواري الزبير بن العوام
 رواه احمد بن محمد عن علي بن عمر قال وضع عمر بن الخطاب بن المنذر والفهر بعد علي
 حتى فاد به بندي المستوف فقال هو هذا ثلاث مرات ثم قال رحمة الله عليك ما من خلق الله
 تعالى احب الي من ان لقاه لصحيفته التي من هذا المسجى عليه فانه عن ابي حنيفة قال
 كتب عند عمر وهو مسجى فانه قد لفظ بحية فجاء، علي فكشف الثوب عن وجهه ثم قال
 رحمة الله عليك اما تحضن امر الله ما يفي بعد رسول الله احد احب

ترجمہ

ابو ابراہیم بن حنبل بن حنبل بن علی بن ابی طالب عن ابی عبد اللہ عن جدہ قال قال علی
 بن ابی طالب قال قال رسول اللہ ﷺ یا علی بن ابی طالب انی قد سمعت من الوافدة من قصص الانبياء
 عليهم السلام رواه احمد بن محمد عن ابي عبد الله قال قال علي بن ابي طالب قال قال علي بن ابي طالب
 صفيته ثم سمعت رسول الله ﷺ يقول ان فكل من هو ابي وان حواري الزبير بن العوام
 رواه احمد بن محمد عن علي بن عمر قال وضع عمر بن الخطاب بن المنذر والفهر بعد علي
 حتى فاد به بندي المستوف فقال هو هذا ثلاث مرات ثم قال رحمة الله عليك ما من خلق الله
 تعالى احب الي من ان لقاه لصحيفته التي من هذا المسجى عليه فانه عن ابي حنيفة قال
 كتب عند عمر وهو مسجى فانه قد لفظ بحية فجاء، علي فكشف الثوب عن وجهه ثم قال
 رحمة الله عليك اما تحضن امر الله ما يفي بعد رسول الله احد احب

فَقَالَ هَاشِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَلَمَّا دَخَلَ عَلَى الْكَوْفَةِ انْعَزَلَتْ عَنْهُ
الْخَوَارِجُ وَكَانُوا اثْنَيْ عَشَرَ الْفَاتُوا حُرُورًا وَتَزَلُّوا بِهَا وَهِيَ قُرْبَةُ بِالْعَرِاقِ بِأَرْضِ الْيَهُودِ وَالْأَمَلِ
وَتَقْصُرُ وَمَادَى سَادِبِهِمْ أَنْ يَهْرُ الْفَتَالُ نَبِيْتُ مِنْ رُبْعِي التَّمِيمِ وَأَمِيرُ الْمَصْلُوفَةِ عَدُوُّ اللَّهِ بْنِ الْكُوفَةِ
الْبَيْتُ كَرِي وَمَادَا لَا حَكْمَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ عَنِي كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيدُ بِهَا بِأَعْلَى فَقَالَ لَعَلِّي عَدُوُّ اللَّهِ بْنِ عِبَادِ
لَا تَعْلَلُ الْمِي فَذَلِيلٍ حَتَّى أَجْرَحَ إِلَيْهِمْ وَأَعُوذُ فَمَضَى إِلَيْهِمْ لِقَائِهِمَا الَّذِي جَاءَ بِكَ بِأَنْ عَمَّاسٍ
فَقُلْ حَفَنَكُمْ مِنْ عَدُوِّهِمْ حَرِيرِينَ وَالْأَنْصَارُ وَأَمِنْ عَمِ رَسُولُ اللَّهِ وَصِهْرُهُ وَالْقُرْآنُ

ترجمہ

انام اللہ فضل میں یہ سچ میں نہایت سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس ایک جماعت نے مکر
السادہ تجربہ ہونا پہا اور آپ مجرب میں تھے۔ یا تمہارا مولا کیوں کہ میں تم کو عرب کی قوم ہوں انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے
رہاں خدا کو نہ دیکھا ہے اس فرقہ سے سنا کہ جس کا میں مولی ہوں میں کا علی مدعی ہے۔ یہ بات کہتے ہیں کہ میں نے کہہ دو ان لوگ
تھے تو کسی نے مجھے جواب دیا کہ وہ انصار کی ایک جماعت تھی جس میں ابو یوسف اللہ دلی رسول خدا علیہ السلام نے یہ بھی تھا
بشمار میں محمد نبی ہیں کہ جب علی کول میں آئے تو خوارج ان سے شک و دو کہے اور وہ بار بار راتوں تھے جنہوں نے خود راہ حق
کی سرحد اور زمین ان میں ایک سختی کا نام ہے اسے نہ وہ یا قصر و بنی طرس کہ ہے اس میں آخر قریب سپا اور ان میں سے
ایک مذہبی نے خدا کی کہ جہاد و قتال کا سرور غیث میں رہی تھی ہے اور نماز پر حاکم کا امام عبد اللہ بن وارث غیری ہے اور
اس بات کا بھی اشتہار یہ دیا کہ اللہ کے سوا کسی کی نصرت نہیں یہ سن کر حضرت علی نے فرمایا یہ یاقوت ہاں تھی جس سے ساتھ باطل کا
ارادہ کیا گیا (۱) اس وقت عبد اللہ بن عباس نے آپ سے کہا تم ان سے لڑنے میں جلدی نہ کرو جب تک میں ان کے پاس
ہوں اور میرا کسی تم کو خوف نہ رہے اس میں عباس خوارج کے پاس گئے وہ پورے اسے واپس یہاں قہار سے ایک باعث کیا
فرمایا میں تمہارے پاس مہاجرین و انصار اور رسول خدا کے دارا اور ان کے ابن حم کے پاس سے یہاں تم جانتے ہو کہ ان
لوگوں پر قرآن اترتا ہے۔

تحقیقات و تصدیقات

۱۔ خوارج کے متعلق مختصر احوال ہے کہ حضرت علی صلوات اللہ علیہ نے کوفہ واپس آئے تو حروریہ نے مخالفت کا جھنڈا بلند کیا
حضرت علی پر نہ تو یہ مشترکہ مذہب نہ تھا بلکہ ظہر اللہ ولا عداۃ لمن مسی اللہ یعنی خدا کے سوا کسی کا ضمیر نہیں اور جو اللہ کی راہ میں

نیا بیجا ہوا ان کے یہ حرام رہے گا کیا باعث (۳) یہ کہ علیؑ نے اپنے نفس کو مومنوں کی حکومت سے علیحدہ کر لیا اور اپنے کاموں کا سر دار بن گیا۔ اس وجہ سے جواب دیا کہ یہ قہر ہے۔ قبول توں قرآن مجید سے نکل جاتے ہیں جو تہجد اور نماز کو دھاندلہ کر کے دین کا نام نہیں بیٹھا کیا تمہیں معصوم نہیں کہ ان کوئی شخص جس میں فروغ کا کھمکھ کرے تو اس کے قہر سے چار درہم کی مقررہ کرنے میں خدا تعالیٰ نے سرہوں کو دھمکے دیا جیسے کہ فرمایا حکم پر وہی مدلی منکم اور جب آپؑ نے خداوند میں اتنا غلبہ کی صورت پیدا ہو تو ان کے باب میں فرمایا "فابعدوا حکمنا من اهلہ و حکمنا من اهلہا ان یریدوا اصلاحا یوفی اللہ بینہما" اور قہر دیا کہ تو ان کے قہر سے بچنا کہ ان سے نہ وہ ضرورتوں کو لے کر دینا یا ان کا جواب یہ ہے کہ اگر قہر کہتے ہو کہ حضرت علیؑ نے شہرہ جہاں میں نہیں ہے تو تم اس سے خارج ہو گے اور اگر کہتے ہو کہ وہ جہاں میں ہیں تو تم اپنی مال کو جس طرف منہ کرنا چاہتے ہو اور یہ جواب اہل معصومین کی طرف سے ہے کہ ان سے اس مسئلہ کو دھکی کر دینی کی طرف نہ جوں کریں کوئی ان کے مال کو حلال کرنے کے لیے جہاد نہ لڑا تھا خواری نے بونے یہ تم کی جیتے ہو پھر دینی جوں نے فرمایا اور تہہ دیا کہ ان کے اپنے نفس کو حکومت سے علیحدہ کر لیا اس کا یہ مطلب کہ دین اور دنیا کے درمیان میں علیؑ نے کیا فائدہ سوا وہ اس جہ سے نبوت سے نکل گئے۔

تحقیقات و تعلیقات

(بقیہ صفحہ گزشتہ)

اس سے کوئی شخص قرض نہ کرے نہ اپنی فروہ بن توکل پہ لکھو سو نظر چھوڑ دینا اور ایک دروہ کو مل چلا گیا اور ایک دروہ بدان چلا گیا آخر جمعیت متفرق ہوئی بارہ ہزار کی جمعیت کل چار ہزار ہو گئی اس اعلان کا ایک ٹوٹھوٹا اثر یہ ہوا کہ بہت سے لوگ خواری کے لشکر سے نکل کر حضرت علیؑ کے پاس آ گئے جس سے خدیجوں کی طاقت کمزور پڑ گئی۔ عاتق بن قحط نے پہلے ہی حملہ میں خواری کی کمزوری۔ ان کی مفلوجی میں امتیاز پیدا کر دیا۔ وہ لوگ برقی طرح شکست کھا کر بھاگے مگر عوی القحط نے انہیں تھیں اور نہ ان پر تو یہ ان کے تمام مورد ہار بھی مارے گئے اس جنگ کا ایک حیرت انگیز پہلو یہ بھی ہے کہ خواری ہزاروں کی تعداد میں مارے گئے مگر حضرت علیؑ کے لشکر میں صرف سات آٹھ آدمی شہید ہوئے۔۔

مقرئ

قالوا صدقت فرجع منهم العان و خرج الباقون لقتلوا بالنہر وان قال علماء اهل السبیر
لما انتہی الاجل جتمع عمر و بن العاص و ابو موسی الاشعری بذریعة الجندل وبعث علی
شریع بن ہانی فی اربع مائۃ و معہم ابن عباس و کان مع عمر و بن العاص اربع مائۃ من وجوہ الشام

نے ساتھ ہی ہی، ذاتی ہیں اور جس میں جہنم و انصار کو چھوڑ کر معاً یہ کوئی کھڑے نہ بنائیں اور چہاڑ نہ میری تعلیم و توحید کے لئے ہے۔
نہ ایک بیواہوت ہے، بخدا انکو وہ اپنی حکومت سے استیفاء ہو کر ساری حکومت مجھے دے دے تو مجھ میں اتنے اپنے تعلیم کے
نہ بنائیں اور میں اللہ کے دین اور اس کے خیر میں رشوت و خوراک نہیں ہوں ہاں اگر تم چاہتے ہو تو ہم میں انصاف کا، کمزور نہ رہا
(معاذ اللہ) سوئی نہ رہا میں مہربانہ بن کر مخالفت کے لیے تجویر نہ کرنا تھا) اور اگر تم انصاف و صداقت کا ارادہ رکھتے ہو تو میرے
بیٹے کی بیعت نہ کرو، میں نے بیعت سے تجھے کون کی چیز مانع ہے تم کو اس کا فضل و صلاحیت معلوم ہیں ہے تو عمر و بن العاص نے کہا
جنگ نہ دینا چاہا آدمی ہے لیکن تو نے اسے اپنے ساتھ اس قدر میں ستم کر دیا میں نے تو یہ چاہتا تھا کہ وہ بیعت نہ کرے نہ سوت
نے انکار کیا تو اب آؤ ہم ملے اور معاویہ دونوں سے بیعت کا خلع کر لیں (یعنی بیعت تو نہیں) اور خلافت کو مشورہ سے ملے نہ
لیں مسلمان جسے چاہیں اختیار کر لیں یعنی لوگ کہتے ہیں اس جملہ کی ابتدا ابو موسیٰ نے ہی تھی نہ پر عمر و بن العاص نے کہا جو تم
نے اپنی رائے بیان کی ہے وہ بہت ہی اچھی ہے اب تم کو کون کوئی خبر نہ ہو کہ ہم نے ایک ایسے امر پر اتفاق کر لیا ہے جس میں اس
امت کی خاطر خونہ صلاحیت منظور ہو عمر و بن العاص نے لے لے یہ بات ٹھیک ہے پھر لکھا اے ابو موسیٰ تم کھڑے ہو کر دوسروں میں
بیان کر دو ابو موسیٰ نے جواب دیا تم ہی کھڑے ہو کیونکہ تم رسول خدا ﷺ کے بڑے دوست ہو۔ مجھے قہر سے پہلے نہ بنے نہ
مجال نہیں ابن عباس یہ مثنوی سکر ہوئے اسے مہربانہ بن قیس (ابو موسیٰ کا نام ہے) تجھے خرابی ہو بخدا میں گمان نہ کرتا ہوں۔

تحقیقات و تفصیلات

حضرت امیر نے یہ سن کر ایک کثیر جہت اس شرع و قوم کی تادیب کے لیے روانہ فرمائی ان سے سخت عہد ہو رہا اور
سب کو ملحق کر کے قرآن و احکام میں سے نو آدمی بھاگ نکلتے حضرت امیر کے شکر میں سے کئی نو آدمی غریب ہوئے آپ نے
ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ چاہتا ہے کہ قرآنی ہی کی خبر نہ دے عبدالرحمن ایک شخص تھا حضرت علی سے اس نے کہا کہ اب اس
الموتین میں جو دن اور کوئیوں کو فتح کا سفر دو خداؤں ایک روایت میں ہیں بھی آیا ہے کہ ان سبھی حضرت علی کے قاتلوں سے
ساتھ مصر میں تھا اور دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یمن میں تھا جب یمن سے لوگ حضرت علی کے پاس آئے تو ان میں
یہ بھی تھا ان تمام آدمیوں نے بطور تحذیر ایک ایک مہر جو چڑھنے کی دین تھیں نے بھی ایک کواد جو نہایت بیش قیمت ہو کر ان پر بھی
دین کی آپ نے سب کے تجھے قبول فرمائے لیکن ان سبھی کا تھوڑا قول نہ فرمایا اور اس سے اعراض فرمایا ان سبھی تباہی اور مظلومت
میں حضرت امیر کے پاس آیا (بقیہ آئندہ)

مترجم

اظن ابن النبیغة قد خد عک و کان ابو موسی رجلا مغفلا فقال انما قد اتفقنا فقال یا ایها الناس اننا نظرنا فی هذا الامر قلیم نر اصلاح الامة الا بجمع عینی و معویة و نستقل الامة بهذا الامر فیلو اعلمهم من احبوا انی قد خلعتهم سائله ننحی فقام عمر و فقال ان هذا جمع صاحبه و قد خذعنه ایضا و انت صاحبی معویة فقال له ابو موسی مالک لا و تفکک الله او لعک الله عذرت و لاجرت انما مالک کنتن لخصاص یحسن استشارا رحمت شریح بن هاشم علی عمر و فشفعه بالوسط و کذلک شریح یقول ما ندمت لی شیئ کذا مضی علی انی لم اصبر و عمر و اما لیسف و تفرق الناس و ركب ابو موسی و احتله و مضی الی مکه فقال اس عباس فیحک الله ما بین فیس لقد حذرک غدرة الفاسق الخبیث فقال ابو موسی غلبت الامة و ما ظنت انه یبع الاخرة بال دنیا ثم عاد عمر و الی دمشق و سلمه علی معویة مالحلاقة و هو یوم یوم سلم علیه فیها و رجع ابن عباس و شریح بن هاشم الی علی فاخبراهما بحوری

ترجمہ

کہ تجھے ابن ابی بنی کے قریب کی پہاڑی میں بیٹھنا پڑا اور موسیٰ نے انھیں سے قریب میں آجائے تھے۔ پس امام اور زبیرؓ نے تھے اور موسیٰ نے نوادہ یا کہ اپنے قہم اتوں کی رچے میں اور کھڑے ہو کر فرما دے تو گور مجھے نے مخالفت میں رہا۔ نور نے دیکھا تو است کی صداغ حضرت میں اور معویہ سے قطع نہت میں کیجی یہ امت میں مخالفت کے ساتھ نہ ہو نور مستحق رہی اپنے اوپر نہت دوست و دشمنی و ان کی فکری و میں نے دیکھا انھوں سے قطع نہت کر لی یہ نہت راہ صرف کھڑے ہو گئے اس کی بعد عمر و بن العاص نے کھڑے ہو کر فرمایا انھوں نے اپنی سے اس کی سے قطع نہت کی ہوا میں نے ان سے قطع کیا اور میں اپنے دوست و معاشرے سے قطع نہت کر لی کہ انھیں مالت اور زبیرؓ نے اس کی اور موسیٰ جوئے تجھے یہا ہوا اللہ تعالیٰ تجھے کئی کی توفیق دے کہ نہت تھم پر اعلیٰ کرے تو نے یہاں تو نہت کر لی تھی کہ یہاں تیری شان میں گدھے کی مانند ہے جو کہ کوس کے پوچھ گھٹے ہوئے ہے (یعنی مل اور قیاس ظہم الہی تجھے میں نہیں ہے) اس میں شرع نے جسے ظنی نے ایسا تمام دون احصا پر صریح اور زور سے دیا اس اللہ سے بعد شرع کہتے ہیں مجھے جس قدر میں بہت پر امامت ہوئی کہ میں نے عمر و بن العاص و معاشرے کیوں نہ ہوا کہ کسی پنج پر شرمندگی نہ دانی پس کوس و ہاں سے متفرق ہوئے امام ابو موسیٰ اپنی

وقاص فقال امر معوية بن ابي سفيان سعد فقال ما منعك ان تسب ابا تراب؟ فقال سعد اني ما ذكرت ثلاثا سمعت رسول الله ﷺ قالهن نه فلن اسد به الا ان يكون لي واحدة منهم احب الي من حمر النعم وذكر منها حديث الربيعة الثانية تسربت قوله تعالني قال: تعالوا اذع ابناء ما و ابناءكم الآية دعا رسول الله ﷺ علياً وفاطمة والحسن والحسين وقال اليهم هو لاء اهل بيته الثالثة سمعت رسول الله ﷺ قد خلفه في بعض معاريفه فقال يا رسول الله انتم كمي مع النساء والصبان فقال الان ترضى ان تكون سمرة هارون من موسى غير انه لا يبي بعدى رواه مسلم ثم قال معاوية

ترجمہ

اس وقت سے جب عیسیٰ کی نماز پڑھتے تو قوت کرتے اور وہ اپنے مہربانوں اور اہل علم کے دھن میں غلام تھا کہ بن قیس ولید بن عقبہ کے حق میں بدوا کرتے تھے جب اس کی خبر ہو چکی تو وہ بھی قوت کرتے تھے اور حضرت علیؓ اثر ۲۔ ابن عباس ۳۔ اور عمر بن ابی اور حسن و حسین اور محمد بن الحنفیہ پر بدعا کرنے لگے۔ مہربان سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ وہ اپنے بعد کو غمگین کیا اور کہتے ہیں کہ اب اس کے جواب میں کہاؤں میں برائی سے بچانے کے لیے کہ میں اب اس کی حق میں فرماتے ہوں۔ سو میں انہیں بھی برا نہ کہوں گا۔ ان غصلوں میں سے مجھ میں ایک بھی ہوئی تو عرب کے سرخ آٹوں سے بھی لکھنا کہ مجھ کو بتائی کہ اس کے بعد سعد بن ابی قیس کا کرتیو۔ رسول خدا کا جن اولیاء میں نشان دیکر کتب کا طالب و جامع جب آیت قل تعالوا ندع اباہنا و اباہناکم ہم راہی ہوئی تو رسول خدا ﷺ نے حضرت علیؓ اور حسن و حسین و ابوبکر و علیہ السلام سے کہا کہ میں اب اس سے نفرت میں واپس چھوڑاؤ انہوں نے کہا اب رسول خدا آپ مجھے مروتوں اور بچوں میں چھوڑ کر پاتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس بات سے رضی نہیں ہو کر جو میرے باروں کو کسی سے تمہاری مرتبہ تمہارے واسطے میری نسبت نہ ہو ان فرقے کے کہ میرے پیچھے کوئی نبی نہیں ہے اس کے بعد حضرت معاویہ نے کہ

تحقیق سے و تعلیقات

تھوڑی دیر کے بعد اس سے عورتیں بھیجے گئیں طریقیوں نے ان کے خلاف ان کے دل کو پامال کر دیا

اس میں ایک صورت نہایت حسین و جمیل تھی جس کا سن و جمال عرب کے اکثر صوفیوں میں مشہور تھا۔ یہاں تک کہ ان کا وہ بچہ مرچ پڑی تو ایہ فریاد نہ ادا کر سکا کہ وہ بچہ مرچ پڑا۔ اس کا غم بالکل برباد کر دیا۔ فرصت کے وقت وہ بچہ مرچ پڑا تو ان کا دل خون سے لہا ہوا تھا۔ اپنے عشق و محبت کا اظہار کیا اور اپنے نکلان میں آئے کی روایت دلائی اس صورت نے کہ کیا چھوٹا چھوٹا بچہ کو ہر صفت سے نازاں تھا۔ اپنے قیام کے لوگوں میں جا رہا مشہور و معروف (باقی آئندہ)

تخریج احادیث

صحیح مسلمہ ۲۷۸/۲

مؤمن

اما اسی سمعت من رسول اللہ ما سمعت فی علی من اسی طالب لکنت له عاذا ما عشت عن السلوی فلما کان زهد حجة الوداع قال سمعت رسول اللہ يقول فی ذلک الیوم علی منی وانا مہ ولا یفقی عنی سواہ رواہ احمد فی الفضائل عن السخام بن شریح قال سألت عائشة فقلت اخبرینی برجل من صحاب النبی ﷺ عن المسیح علی النخبین فقالت ایب علیا فسلمہ فانہ کان یلزم النبی ﷺ فابنت علیا فمالہ فقال امرنا رسول اللہ ﷺ قال ما لمسح علی حلفا فانا اذا سافرنا رواہ احمد عن علی رضی اللہ عنہ قال اخذ رسول اللہ ﷺ الحسن والحسین فقال من احببنا وانا ہما واما ہما کان معی فی وشرجتی یوم القیمة رواہ احمد فی مسندہ عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ اللعنة تشناق الی ثلثة علی وعمار وسمان رواہ الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ

ترجمہ

کہ ان میں رسول خدا سے علی بن ابی طالب کے حق میں وہ حدیث مستحاجہ تو ہے مگر وہ جب تک زندہ رہتا تھا تو ان کی خدمت کرنا اہم امر تھا۔ کل میں سلطانی سے روایت کرتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع کے دن حاضر تھا میں اپنے کانوں سے اس آیت رسول خدا کو سنا۔ میں نے سنا کہ علیؑ کے پاس میں آئے اور ان کے ساتھ اور کئی میرا عرض ہوا کہ اے امام محمد صلی اللہ علیہ وسلم! یہ حدیث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا ہے کہ چھ گروہ تھے جنہیں اللہ تعالیٰ کے صحابہ میں سے کسی اپنے شخص کو جودینے جس سے موزوں کے کسی کو دریافت کروں فرماؤ تو میں نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ وہی گروہ تھے کہ وہ وقت چھنے سے پہلے تھے جس میں نے علیؑ کے پاس آکر اس مسئلہ کو دریافت کیا آپ نے فرمایا نبی ﷺ نے ہم کو اپنے موزوں پر مس کرنے کا

تحقیقات و تعلیقات

بیتہ زائید

گانے والی اور سی نی اپنی طرب گائیں۔ کیونکہ اس نے میر سے بارہ آدمیوں کو جو میر سے رشتے کے بہت ہی قریب تھے انکو روایا:۔ اس میں بھولا بھلی اور مٹھوں کا ایسا، ان چند منہ کل نہیں مگر حضرت علی کا قتل نہایت اہم اور خیال ہے یہ بتا دیا کام بھرا رکھ سے سب دوست ہے ای صورت نے کہ کراچہ میں تھے وہ کراچی اپنی زبان میں نے ایک ہزار دو سو چھوڑے اور اپنے میر تقی علی میں مختصر کیا اور تھے مجھ سے مشت و محبت ہے تو اس کا مسند مدینہ پھیر کر نہ پھر اس وقت و زبان پر مسند الہ۔ جب ان کے لئے یہ بات تھی تو اس کو محرومی ہوئی اور وہاں سے میں نکلا مگر مشت اس سے پہلے ہی لکھ گئی کر چکا تھا قحطی دور میں کر چکا تھا اس آیا اور سہا آرتو میری مدد کے واسطے ایک دوسرے قطع ہو بھی گئے اسے تو شاید ایک امر تو اس میں نے اس نے اپنے اور کتابوں میں سے ایک شخص کو اس کے ہم سفر کیا جو یہ دلوں بد بختی کر دیا ہوئے جب حضرت امیر المومنین نے سنا وہاں سے کوئی میں مراعت فرمائی تو لوگ استقبالی کے لیے آئے تو سب سے پہلے آپ محمد بنی میں تحریف نے گئے اور انہیں و مسجد ادائیہ پھر میر پر چڑھ کر اللہ رب اعزات کی حمد و ثناء بیان کی اور خوب وعظ و نصیحت فرمائی (بحقہ نسخہ آئندہ)

تخریج احادیث

مسند احمد ۱۰۸۸: جامع الخوافی ۱۰۲۲: مشکوٰۃ المصابیح ۳۷۴۲۰



فصل فی ہولاء الاربعۃ

عن انس بن مالک ان رسول اللہ ﷺ قال "اربعۃ لا تجتمع جہم فی قلب منافق ولا یجہم الامون ابو بکر وعمر و عثمان و علی رواہ ابن عساکر باسناد حسن صحیح عن القاسم بن محمد بن ابی بکر انصاری قال کان ابو بکر و عمر و عثمان و علی یعتون علی عہد رسول اللہ ﷺ رواہ السعید فی کتابہ وروی الشافعی باسناد صحیح انه ﷺ قال کنت وانا و ابو بکر و عمر و عثمان و علی انوار علی یمین العرش قبل ان یخلق آدم بالف عام فلما خلق اسکت ظہرہ و لم یزل تنقل فی الاصلاب الطاہرۃ حتی نفثنی اللہ تعالیٰ الی صلب عبد اللہ و نقل ابا بکر الی صلب ابی جحافہ و نقل عمر الی صلب خطاب و نقل عثمان الی صلب عفان و نقل علی الی صلب ابی طالب ثم اختارہم لی اصحاب فجعل ابا بکر صدیقاً و عمر فاروقاً

ان چاروں حضرات کے فضائل

ابن عساکر سند کے ساتھ اس میں ایک روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا چار شخص ایسے ہیں جن کی جہت منافق کے دل میں جمع نہیں ہوتی اور انہیں بخیر سمن کے اور کوئی دوست نہیں رکھتا اور ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم ہیں۔ سعید اچھا کتاب میں قائم بن محمد بن ابی بکر سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر و عمر و عثمان و علی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں فوتی دیتے تھے۔ امام شافعی صحیح سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا میں اور ابو بکر و عمر اور عثمان و علی آدمیہ السلام کے پیدا ہونے سے ایک ہزار برس پہلے عرش کے دائیں طرف نور تھا جس کی سب آدم پیدا ہوئے تو ہم ان کی پیچھے میں آپ سے اور اس وقت سے ہمیشہ پاک پنچوں میں منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے مجھے عبد اللہ کی پیچھے میں خلق کر دیا اور ابو بکر کو ابوقحافہ کی پیچھے میں اور عمر کو خطاب کی پشت میں اور عثمان کو عفان کی پیچھے میں اور علی کو ابوطالب کی پشت میں نقل کیا پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں میرے لیے یاد اور دوست بنا دیا پس ابو بکر کو صدیق اور عمر کو فاروق

مقرن

و عثمان ذوالنورین و علیاً و حبیباً من سب اصحابی فقد سنی و من سنی فقد سب اللہ و من سب اللہ اکبہ اللہ تعالیٰ فی النار علی منخریہ و روی الطبرانی فی کتابہ ریاضہ و عمدتہ

ابوہریرہؓ: قال: سمیٰ حمر بنی من اللہ لما حمی دھواً و دخل الروح فی حسنة اسمی محمد
نصاحۃ من الجہنم فاعصر عاصی حقیقۃ فحصر رب فی فہ فخلق اللہ تعالیٰ من الاولیٰ ابن ومن
الثانی ابن بکر ومن الثالثہ عیسٰی ومن الرابعہ عثمان ومن الخامسہ علیؓ فقال دویارہ من ہؤلاء
السدس اکبر منہم فقال اللہ تعالیٰ ہؤلاء حسنة انتباج من ذلتک وہم اکبر عندی من حبیب
حمفی ابن اکبرہ الاولیاء والنوہی وہم اکبرہ ابن الخیر من غلبہ عصبی اذہربہ قال یارب بحرمة
نزلتک انتباج الحسنة الی اکبر منہم ولقصصہم لک علی

ترجمہ

محدثین: ہذا ابی ہریرہؓ: سمیٰ حمر بنی من اللہ لما حمی دھواً و دخل الروح فی حسنة اسمی محمد
کہا ان سے کہ ابوہریرہؓ نے کہا: میں نے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمدؐ کو
وہابی نام سے رکھا اور میں نے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمدؐ کو
ابوہریرہؓ کے نام سے رکھا اور میں نے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمدؐ کو
ابوہریرہؓ کے نام سے رکھا اور میں نے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمدؐ کو
ابوہریرہؓ کے نام سے رکھا اور میں نے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمدؐ کو
ابوہریرہؓ کے نام سے رکھا اور میں نے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمدؐ کو
ابوہریرہؓ کے نام سے رکھا اور میں نے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمدؐ کو
ابوہریرہؓ کے نام سے رکھا اور میں نے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمدؐ کو
ابوہریرہؓ کے نام سے رکھا اور میں نے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمدؐ کو
ابوہریرہؓ کے نام سے رکھا اور میں نے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمدؐ کو

فصل فی الخلفاء

عن سفینۃ مولی رسول اللہ ﷺ قال لسانی رسول اللہ ﷺ المسجد وضع حجرک
البناء حجر اولی لا یمسک حجرک الی حب حجری نہ قال لعمریک

خلفاء کے باب میں جو حدیثیں آئی ہیں ان کا بیان

پندرہویں باب میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمدؐ کو

کتر سے طرحیں تم میرے چتر کے پہلو میں ایک چتر رکھو پھر ترے فرمایا کہ ابو بکر کے چتر کے پہلو میں تم اپنا چتر رکھو

تحقیقات و تعینات

بیتہ صفی گزشتہ

اس کے بعد آئے پہلے بڑے صاحبزادہ حضرت حسن سے فرمایا کہ اس میں سے کتنے دن باقی ہیں جواب دیا کہ ستر دن۔ آپ نے اس وقت اپنی داڑھی پر تھوچھ کر فرمایا ای سیٹھ میں میری یہ داڑھی خون سے دھیں ہوگی یہ فرمایا کہ اس قدر روئے کہ داڑھی آنسوؤں سے بھیگ گئی اور فرمایا کہ میں موت سے خوف نہ کر کے نہیں رہتا ہوں میرا دل نے کاجب یہ ہے کہ دیکھیں ابجو مکار کی ہوتا ہے دیکھیں میرے فرزندوں پر آئندہ کیا کیا مصیبتیں پیش آئیں گی میں یہ فرما کر صبر سے اتر آئے اور اب حسن سے کھڑے ہو کر اب حسین کے پاس تکریف لے گئے اور فرمایا اب میرا اب وہ وقت آگیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ میں اصل ہوں چنانچہ جس رات جس صبح آئے یہ ہم شبہت نوش فرمایا۔ اس رات منطق نہ سوئے روزت اداس کی کیفیت مل نظر فرما کر کئی اندر جاتے اور کئی باہر آتے تھے۔

متن

الشی جنس ححر ابی بکر ثم قال لعثمان ضع ححرک جنب ححر عمر لم قال ہؤلاء
الحنفاء بعدی ورواہ ابن حبان باسناد صحیح جید عن محمد بن النضر ابی قال سمعت سفیان یقول
من زعم ان علیا کان احق بالولایۃ منہما فقد عطاء ابابکر و عمر و المهاجرین و الانصار و ما اراہ
یرتفع لہ مع هذا عمل الی السماء ورواہ ابو داؤد عن عباد بن المساک قال سمعت سفیان یقول
الخلفاء خمسۃ ابو بکر و عمر و عثمان و علی و عمر بن عبد العزیز ورواہ ابو داؤد عن عبد اللہ بن
عباس قال کان ابو ہریرۃ یحدث ان رجلا اتی الی رسول اللہ ﷺ فقال اسی اری اللیۃ طفلة بنطف
منہا السم و السم فاری الناس ینکفون با بدیہہم فالتکثر و المستطیل و اری سببا و اصلا من
السماء اسی الارض فاراک یا رسول اللہ اخذت بہ لمعلوت ثم اخذہ رجل اخر فعلا بہ ثم اخذہ
رجل اخر فعلا بہ ثم اخذہ رجل اخر فاقطع ثم وصل فعلا بہ قال ابو بکر باہی و امی لند عنی

ترجمہ

اس طرح انہی سے فرمایا کہ تم میرے چتر کے پہلو میں اپنا چتر رکھو پھر فرمایا یہ لوگ میری کچھ خیریت ہو گئے اس حدیث کو

دایت کمان میزانا نزل من السماء فوزنت انت و ابو بکر فوجحت انت با ابی بکر و وزن ابی بکر و وزن عمر و عثمان فوجع عمر ثم رفع العیزان قال فاستلها رسول اللہ ﷺ یعنی فسأ ذلك فقال خلافة سوف تم ہونی اللہ الملک من یشاء وواہ ابو داؤد

ترجمہ

کہ اس خواب کی تعبیر بیان کر دی حضرت نے فرمایا چنانچہ نبی تعبیر کیا۔ ابو بکر کو لے دو سناہن و رجعت و اسلام ہے اور اس سے جو بھی اور شہد چلتا ہے وہ فرقہ بنے گا کہ اس کی نرمی اور شیرینی بھی اور شہد سے منسوب رکھی ہے اور بہت سے پیچھے والے اور قوی سے پیچھے والے سے سر بر آتی بہت سیلے والے اور قوی سے پیچھے والے میں اور جو کسی ترازو سے زمین تک ٹک رہی بندہ حق بن جس پر آپ ہیں اور جس حق کو آپ نے پکڑا ہے اور آپ کو حق تعالیٰ پر ہنسے گا یعنی آپ مقبول ہونے پھر آپ کے بعد اس کی کو ایک اور شخص نیگا۔ (یعنی ایک خلیفہ ہوگا) اور وہ بھی اس پر چڑھاویگا یعنی فوت ہوگا پھر اس سے بعد اس حق کو ایک اور دوسرا آدمی ایگا اور وہ بھی چڑھاویگا۔ پھر اس کے بعد ایک اور تیسرا شخص اسے ایگا اور وہ فوت چایگا۔ یعنی اس کی خلافت میں کچھ نہ پیدا ہوگا پھر وہ اس کے بے جوڑ ہو چکا یعنی رشتہ کی مکافات ہوئی پھر ان شخص بھی اس پر چڑھاویگا اس کے بعد حضرت ابو بکر نے عرض کیا اے رسول خدا فرمائیے کہ اس خواب کی تعبیر میں نے ٹھیک کہی یا غلطی فرمایا تم نے کچھ ٹھیک کہا اور کچھ غلطاً ابو بکر نے عرض کیا اے رسول خدا میں آپ کو قسم دیتا ہوں فرمائیے میں نے کیا غلطی فرمایا تم حضرت خداوند اور وہ میں ابو بکر سے روایت ہے کہ رسول خدا نے ایک دن فرمایا کسی نے قریش سے کوئی خوب رکھا ہے ایک مرد راہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ گویا آسمان سے ایک ترازو اترتی ہے اور اس میں آپ اور ابو بکر تولے گئے اور آپ بھاری اترے پھر ابو بکر و عمر تولے گئے تو حضرت ابو بکر ان پر بھاری اترے پھر عمر و عثمان تولے گئے تو عمر بھاری اترے اس کے میں وہ ترازو اٹھائی گئی روئی تبتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کو یہ خواب برا معلوم ہو یا اچھا آپ نے اسے کر دیا یا چھوڑا آپ نے فرمایا یہ خلافت نبوت ہے جس کے بعد اللہ جسے چاہیگا اپنا ملک دیگا۔

تحقیقات و تعلیقات

۲۔ حضور آرم ﷺ نے ترازو کے اٹھ جانے سے یہ تعبیر فرمائی کہ تین اہل زمانہ خلافت حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کا ہوگا اور ان کی خلافت پر کسی کو اختلاف نہ ہوگا اس کے بعد بادشاہت کی آمیزش ہوگی اور کچھ خلافت اور بے انتظامی ہوگی مگر چاروں خلفاء کے بعد خلافت صرف ہدشامی ہوگی اور جب راد طاغی بادشاہ ہوں گے جیسا کہ دوسری حدیث میں آیا ہے اور

دونوں کے بچاؤ کے پانی پیا۔ محرم سے نصف لوگ پہنچے ہیں۔ چھرہ آئے اور انہوں نے بھی اس میں سے پانی پیا۔ یہاں تک کہ فوب میرا بھوٹے پھر حنن نے اس سے اس کے دونوں کے بچاؤ کے اور اچھی طرح سیراب ہو کر پوچھیں تھے اور انہوں نے اس کے دونوں کے بچاؤ کے پانی پیا۔ یہاں تک کہ وہ دونوں بچے لگا اور پانی پر اس میں سے کچھ پانی اُٹھریا۔ حج ابو داؤد میں عیدہ فہیدہ حضرت ہم سے کہہ کر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت نبوت یعنی سنت کے موافق کامل تیس برس تک رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنا ملک جسے چاہیگا دے گا۔ حج سعید کہتے ہیں نبوت سے پہلے نے کہا

تحقیقات و تعلیقات

۲۔ اس سے حضرت ابو کر صدیق کے ضعف خلافت کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ صحیحین کی روایت میں ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا میں اپنے آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا ہوں اس پر ایک بڑا ڈول بڑا ہوا ہے میں نے اس کنوئیں میں سے جس قدر چاہا کھینچا اس میں اتنی فانی نے میرے ہاتھ سے ڈول لیا اور ایک یادہ ڈول کھینچے اور ان کے کھینچنے میں کچھ وقف تھا اللہ تعالیٰ ان کے ضعف کو بخشے پھر ڈول ایک بڑا جٹ بن گیا اور اسے ابن الخطاب نے کھینچا میں نے اسے کڑی لڑائی کرانی کوئی نہیں دیکھا کہ عمر کا سائین کھینچے غرضیکہ عمر نے اس قدر کھینچ کر سب لوگ اپنے اوتوں کو میرا ب کر کے ان کے بیٹھنے کی جگہ لے گئے اس سے حضرت عمر بن الخطاب کی قوت خلافت کی طرف اشارہ ہے اور پہلے کلام میں حضرت ابو کر کے ضعف کی طرف اشارہ ہے۔

تخریج احادیث

۱۔ ابو داؤد شریف ۶۳۷۲

۲۔ مسند احمد ۱۲/۵۰

۳۔ مسند احمد ۲۶۰/۵، الصلابة والشهادة ۱۹۸/۱

مشق

امک عیبک ابا سکر سنن و عمر عشر و عثم انی عشر و علی کذا قال سعید قلت لیسفینہ ان هو لآء یزعمون ان علیا رضی اللہ عنہ لم یکن بخلیفۃ قال کذب امسہ ہی الزرقاء یعنی بنی مروان رواہ ابو داؤد عثم ابی عیدۃ و معاذ بن جبل عن رسول اللہ ﷺ قال ان هذا الامر بد أنبؤ ورحمة ثم یكون خلافة ورحمة ثم ملکا عضوا ثم کائن جبریة وعتوا وفسادا فی الارض یستعملون الحریر والقروج والعمور یرزقون علی ذلک ویصرون حتی یلقوا الله رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن النعمان بن بشیر عن حذیفۃ بن الیمان قال قال

تخریج احادیث

١. محمد احمد ٢٥ = ٢٢، البغايه واليهابه ١٩٨٢، دؤن اوردو ليهيقي ٢٢٢٣

- ٢٠٠٠

١٢

فقبل لها ثم من بعد أبي بكر فالت عمر قبل من بعد عمر فالت أبو عبيد ذين الجراح رواه مسلم عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ من أطاع عسى فقد أطاع الله ومن عصاني فقد عصى الله ومن بطع الأمير فقد أطاعني ومن يعصى الأمير فقد عصاني وإنما الامام أجرة بقاتل من ورائه وينفى به فان امر يتقوى الله وعدن فان له بذلك اجرأ وإن قال لغيره فان عليه منه وزرأ رواه البخاري ومسلم عن العرماض بن سارية قال صلى يا رسول الله ﷺ ذات يوم ثم أقبل علينا بوجهه فوعظنا موعدة بليغة ذرعت منها العيون ووحلت منها القلوب فقال رجل يا رسول الله كان هذه موعدة مؤذع فأرسلنا فقال أوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وإن كان عبداً حبشياً فانه من يعص منكم بعدى لسيرى اختلافاً كثيراً فعنيكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ وإياكم ومحدثات الأمور

کہا جائے کہ بعد کے غیث ہائے زمانہ عرب و کبار کے بعد فرما دیا وہیں جرات کو (۱) بخاری مسلم میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی اور جو شخص میری اطاعت کرے گا وہ میری اطاعت کرے گا اور جو میری نافرمانی کرے گا وہ میری نافرمانی کرے گا اور اہام بھلائے ذوالحال کے ہے کہ ان کے پیچھے سے متنازع کیا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے پتہ نہ چلتا ہے۔ پھر اگر وہ میراث سے ڈرتے اور انصاف کرنے کا حکم کرے تو اس کے لیے اس کے جب سے ثواب ہوگا اور اگر ان کے خلاف حکم کرے تو اس وجہ سے اس پر گناہ ہوگا علیٰ اہل اسلام اور اورداد و حرہاں بن ماریہ سے روایت کرتے ہیں ایک ابن رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگو! مجھ سے رہنے نہ کر کے ٹھکڑے ہوئے پھر میں ایسی سزا ملتی تھی کہ میں سے ستاری نکلیں یہ ارادہ رکھتا تھا کہ میں نے کہا کہ رسول خدا گویا یہ آپ کی نصیحت آخری ہے سو ہم کو نہ سمجھو نہ سمجھتے تھے یہاں تک کہ تمہیں اللہ سے ڈرنے اور امر کی اطاعت اور منکر کی وصیت نہ رہا ہوں اگرچہ میری مشق تمام ہو۔ کہو کہ قریش سے جو شخص میرے پیچھے نہ آئے

فضیلہ ابی محمد طلحہ ابن عبید اللہ القرشی رضی اللہ عنہ

عن قیس بن ابی حازم قال رايت يد طلحه سلاء وفي بها النسي يَقُولُ يوم احد رواه البخاري عن ابي عبد الله الزبير بن العوام رضي الله عنه قال كان علي النسي يَقُولُ يوم احد درعان فنهض الي الصخرة فلم يستطع فقعد تحت طلحة حتى استوى على الصخرة قال فسمعت رسول الله ﷺ يقول اوجب طلحة رواه الترمذي عن موسى بن طلحة قال يا عائشة بنت طلحة تقول لا مھام كلثوم بنت ابي بكر ان ابي خبر من ابك فقالت عائشة ام المؤمنين لا اقصي بينكما ان ابا بكر دخل النسي يَقُولُ فقال يا ابا بكر انت عتيق الله من النار قالت فيو مني دسمي عتيقا ودخل طلحة على النسي يَقُولُ فقال انت يا طلحة ممن قضى نجه عن جابر بن عبد الله الانصاري قال نظر رسول الله ﷺ الي طلحة بن عبد الله قال

ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ قرشی رضی اللہ عنہ کے مناقب

بخاری میں قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ میں نے طلحہ کا ہاتھ مل دیکھا کہ انہوں نے اس ہاتھ سے احد کے دن نبی ﷺ کو پھیا۔ (۱) ترمذی میں ابو عبد اللہ زبیر بن عوام نے اللہ عز سے روایت ہے کہ احد کے دن نبی ﷺ پر دوزخ میں تھیں اور آپ نے پھر پر چڑھنے کا ارادہ کیا مگر زہروں کے باعث سے چڑھ نہ سکے یہ کچھ کہ حضرت طلحہ آپ کے نیچے چڑھ گئے یہاں تک کہ آپ اس پھر پر چڑھ گئے اس وقت میں نے رسول خدا ﷺ کو دیکھا کہ اس نے ہاتھ سے احد کر لی۔ (۲) حاکم موسیٰ بن طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک وقت ما کثرت صلواتی واللہ ام کلثوم بنت ابی اؤبکر رضی اللہ عنہ سے کہتی تھیں کہ میرا باپ تیرا بھائی ہے وہ آپ سے بہتر ہے حضرت عائشہ اور لوگوں نے فرمایا میں بھی قریش فیصلہ نہ کرو گی ایک دن اؤبکر حضرت کے پاس آئے آپ نے فرمایا اے اؤبکر دوزخ سے آزاد کیے گئے۔ علی ہواں روز سے ان کا لقب قیس ہو گیا اور طلحہ بھی ایک دن نبی ﷺ کے پاس آئے حضرت نے فرمایا اے طلحہ تم لوگوں میں سے ان لوگوں میں سے ہو جو اپنی نذر کر چکے ہو یعنی شہید ہو چکے ہو۔ ترمذی میں جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت

تحقیقات و تعلیقات

۵۔ احد کی لڑائی میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ پر لدا کر دیا تھا اور اس دن ان کے بدن

فضیلۃ ابی عبداللہ الزبیر بن العوام بن خویلد بن عمہ

رسول اللہ ﷺ

عن جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہ قال قال النبی ﷺ من بائینی بخیر المقوم یوم الاحزاب قال الزبیر انا فقال النبی ﷺ ان لکلی نبی حواریا ان حواری الزبیر رواہ البخاری ومسلم عن الزبیر بن العوام رضی اللہ عنہ قال قال النبی ﷺ من بائنی قریظۃ فبائینی بخیر ہم فانطلقت فلما رجعت جمع لی رسول اللہ ﷺ ابویہ فقال فداک ابی وامی رواہ البخاری ومسلم عن عبداللہ بن الزبیر قال کنت یوم الاحزاب جعلت انا وعمر بن ابی سلمۃ فی النساء فنظرت

ابوعبید اللہ زبیر بن عوام بن خویلد بن عمہ رسول خدا ﷺ کے مناقب

بخاری میں جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے احزاب کے روز فرمایا کہ کفار کی خبر میرے پاس کون فہم لاسکتا ہے زبیر بول اٹھے میں۔ پس رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کے لیے حواری ہوتے ہیں اور میرا حواری زبیر ہے۔ بخاری اور مسلم میں زبیر بن عوام سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ نبی قریظ (یہود کا مشہور قبیلہ) ہے جو مدینہ کے گرد رہا کرتا تھا۔ اُس کے پاس کون جائے کہ ان کی خبر میرے پاس آوے زبیر کہتے ہیں میں گیا اور جب خبر لے کر واپس آیا تو رسول خدا نے میرے لیے اپنے باپ جمع کر کے فرمایا میرے باپ باپ تھوڑے تھے۔ مع عبد اللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ احزاب کی لڑائی میں میں اور عمرو بن ابی سلمہ عورتوں کی خدمت کے لیے مقرر ہوئے۔

تحقیقات و تعلیقات

واضح ہو کہ جب رسول خدا ﷺ غزوہ احزاب سے فارغ ہوئے تو وہیں سے نبی قریظ کی طرف متوجہ ہوئے اور پھر روز تک ان کا قاصر دیکھ کر غصہ پائی اور وہیں یہ بات لرائی یا یہ سنی ہیں کہ غزوہ احزاب میں نبی قریظ بھی تھے وہاں ان کی خبر منگائی یہاں حضرت زبیرؓ کی تدبیر اور تعظیہ معلوم ہوتی ہے لہذا ان کے عمل کا اہم بھی معلوم ہوتا ہے کیونکہ کوئی آدمی کسی آدمی کے لیے ایسا کد نہیں کہتا جب تک اس کی تعظیہ معصود نہ ہو چنانچہ حضرت زبیرؓ فرماتے ہیں میرے لیے رسول خدا ﷺ نے اپنے والدین کو دوبار جمع کیا احد اور غزوہ قریظ کی جگہ میں۔ اپنے بیٹے سے حضرت زبیرؓ نے فرمایا کہ اے بیٹے میرا ہر عضو حضور

جو کچھ کہتے ہیں وہ سب غلط ہے۔

تحریر احادیث

۱۔ صحیح البخاری ۵۲۷/۱، صحیح مسلم ۲۸۱/۲، جامع الترمذی ۲۱۵/۲

۲۔ صحیح البخاری ۵۲۷/۱، صحیح مسلم ۲۸۱/۲، مسند احمد ۱۶۰/۱

متن

فإذا الزبير على فرسه فيخلف إلى بني قريظة مرتين أولهما فلما رجعت قلت يا أبا بركت تحتلف قال أو هل رأيتني يا بني قلت نعم قال كان رسول الله ﷺ قال من بات بني قريظة فباتي بخبرهم فانطلقت للماء رجعت فجمع لي رسول الله ﷺ بوبه لفلان فداك ابي وامى عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قرأت: "الذين استجابوا الله والرسول من بعدهما اصابهم القرح للذين احسنوا منهم واتقوا اجر عظيم" قالت لعروة يا ابن اختي اكان ابو ك منهم الزبير وابو بكر لما اصاب رسول الله ﷺ ما اصاب يوم احد فانصرف عنه المشركون خاف ان يرجعوا فقال من يذهب في اثرهم فانادى منهم سبعون رجلا كان فيهم ابو بكر والزبير رضى الله عنهما رواه البخاري

ترجمہ

میں نے نظریں ڈالیں حضرت زبیرؓ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر بنی قریظہ کی طرف دو مرتبہ یا تین مرتبہ آئے گئے سب میں ابی سے واپس آیا تو عرض کیا اے میرے باپ میں نے قریظہ کی طرف آتے جاتے دیکھا، زبیرؓ نے فرمایا سے میرے بیٹے کیا تو نے مجھے واقع میں دیکھا تو میں نے کہا جی ہاں فرمایا رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی قریظہ کی خبر کو نہ شخص میرے پاس دے گا۔ دے گا تو میں کیا سب واپس آیا تو میرے لیے رسول خدا ﷺ نے اپنے والدین کو جمع کر کے کہا۔ تم میرے میرے باپ قدامتوں (۱) بخود ہی میں عروہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے آیت "الذين استجابوا الله والرسول من بعدهما اصابهم القرح للذين احسنوا منهم واتقوا اجر عظيم" پڑھ کر عروہ سے فرمایا کہ اے میرے بھائی میرے والد زبیرؓ اور انا ابوبکرؓ میں سے جس نے جب رسول خدا ﷺ کو مدد کے دن تمہاری بھی شکست پہنچی اور شریکین آپ سے ہجر کر چلے گئے اور آپ کو ان کے پھر واپس آنے کا خوف ہونا حضرت نے فرمایا ان کے پیچھے کون جاتا ہے یہ سن کر سزا دیوں گے آپ کے فرمان کی تعمیل ان اور ان میں سے ابو

نمبر ازج بھی ہیں۔ (۲)

تحقیقات و تعلیقات

یہاں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی نسبت ادا بحق اور سعد بن ابی وقاصؓ کے ساتھ مشہور ہیں ان کے لیے بھی رسول اللہ ﷺ نے اپنے اعدائے کو جمع کیا ہے چنانچہ ”سعد حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے اپنے واسعین کو جمع فرمایا، اسے حد تک میرے واسے اور اپنی رویت سے ثابت اور اگر زبیر کے واسے آپ نے اپنے والدین کو جمع کیا تو ظاہر ہوا یہ دونوں حدیثیں باہر حق قس۔ معلوم ہوتی ہیں اور ان دونوں میں کھینچوں کو ملتی ہے کہ حضرت عی و حضرت زبیر کے لیے فرمایا کی خبر نہ ہوئی اور محدثین نے اس کی تحقیق میں اور بہت سے وجود میں کی ہیں جن کی تفصیلات مظاہر حق میں موجود ہے۔

تخریج احادیث

۱۔ صحیح البخاری ۵۱۷۱، خطبات امیر سعد ۲۶۶/۲

۲۔ صحیح البخاری ۵۸۲۲



ابو اسحق سعد بن مالک یعنی ابن ابی وقاص القرظی رضی اللہ عنہ
عن امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال ما سمعت النبی ﷺ یجمع الیہ
بہ لاحد الا سعد بن مالک فاسی مسخه یقول یوم احبنا سعدا ازم فذاک ابی و امی رواہ
البحاری و مسلم عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ قال ابی لا اول العرب رمی بسبھ فی
سبیل اللہ رواہ البخاری و مسلم عن عائشة زوج

ترجمہ

ابو اسحق سعد بن مالک یعنی ابن ابی وقاص قرظی کے مناقب

بخاری و مسلم میں حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے نہیں سنا کہ آپ نے اپنے
والدین کو سعد بن مالک کے علاوہ کسی اور کے لیے حق کی جو قسمیں لیں حضرت نے جبکہ احد کے دن نے لڑنا تھا اسے حدیث
تیر چھٹک کہ میرے من باپ چھپے سے لے آئیں۔ مسلم بخاری و مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ جبہ میں تمام
مہربوں سے پہلے میں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے جو قرظی مسلم میں حضرت عائشہ زوجہ

تحقیقات و تعلیقات

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما را کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں اپنے والد عیسیٰ اور
چند بھائیوں اور دو بیویوں کے نام پر دیئے پھر چالیس ہزار روپیہ صدقہ کئے پھر پانچ سو گھوڑے چمکے لیے اللہ کی راہ میں دیئے
پھر زینہ ہزار اونٹیاں اللہ کے نام پر دیں انکا آخری آل تجارتی قادیان میں لگا کر بے کیم سوچاں میں بکودین تقسیم کئے پھر
سات کو ایک فہم ست تیار کی جس میں کھانے کے مہارامال مہاجرین، غنہ میں تقسیم ہوتا ہے حتیٰ کہ میری یہ قصہ جو میرے
ہم پر ہے فلاں کو دیئے اور یہ مار قنار کو فرسید کوئی ایسی چیز تھوڑی جو فقرا کے لیے لکھی ہو جب صبح ہوئی تو رسول
اللہ ﷺ نے پیچھے نہ رہے جس میں جبریل آئے اور فرمایا کہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کی طرف سے سلام کرو اور تم سے قبول
کرے وہ بن کر رسول خدا ﷺ کے لئے فرمایا کہ یہ احمد قہ قول ہو اور خود اس کے در حال کو نکلے۔

تخریج احادیث

۱ جامع الترمذی ۲/۱۶۶

۲ علیہ الامامیہ ۱/۶۹۱ طبعات دار سعد ۱۳۸۱ھ

۳: صحیح البخاری ۵۴۲۰، صحیح مسلم ۶۸۰۲

۴: صحیح البخاری ۵۴۲۱

میں

انسی رحمۃ اللہ علیہ فقال رسول اللہ ﷺ مقدمہ السنینۃ لیلة ففان لیث رجلا صالحا بحر سبی الذمعة صوت سلاح فقال من هذا قال اذا سعد قتل ما جاء تک قال وقع فی نفسی خوف علی رسول اللہ ﷺ فحسنت احربه فدعا له رسول اللہ ﷺ فادواہ البحراری و مسلم عن سعد بن ابی وقاص ان رسول اللہ قال یومئذ یعنی یوم اخذ اللہم الشدد رعبہ راجب دعوه رواہ فی شرح السنۃ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال ما جمیع رسول اللہ ﷺ ادا و انہ الا لسعد فان له یوم احد و قد اک اسی و امی و قال له اوم ایہا الغلام البحراری رواہ الترمذی عن سعد بن ابی وقاص ان رسول اللہ ﷺ قال النہو استجب لسعد اذا دعاک رواہ الترمذی عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال اقبل سعد فقال انسی ﷺ

ترجمہ

رسول خدا ﷺ سے روایت ہے کہ یک روز رسول خدا ﷺ نے آیت پڑھتے رہے اور فرمایا کاش کوئی ایک بخت آگے آتوں سے میری مخالفت کرنا چاہے کہ تم نے تمہارا دل کے کھٹ کھٹ ہونے کی آواز کی معرفت نے فرمایا یہ کون ممکن ہے؟ کہا میں سمجھوں فرمایا تیرے یہاں آنے کا کیا باعث عرض کیا میرے دل میں دشمنوں کی طرف سے رسول خدا ﷺ کی نسبت خوف واقع ہوا سو میں ان کی مخالفت کے لیے آیا ہوں پس معرفت ﷺ نے ان کے واسطے دعا کی پھر سورہہ (۱) امام بخاری شرح سنہ میں سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے احد کے دن فرمایا اے اللہ اس کی تیرا انداز قوی کر اور اس کی دعا مقبول فرما (۲) ترمذی میں بھی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے اپنے دل پہ کھجور کے پتے اور کسی کے لیے بنی نہ کیا آپ نے احد کے دن ان کے لیے فرمایا تمہارے میرے دل پہ نہا ہوں اور ان کے لیے آپ نے فرمایا نہا ہوں جو میرے پھٹے (۳) ترمذی میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا یا خدا یا خدا جب تمہارے وہ آئے تو اس کی دعا قبول فرما (۴) ترمذی میں جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ سعد بخیرت کے پاس آئے آپ نے انہیں کچھ فرمایا

تحقیقات و اہلیت

اہل بیت کی مناسبت قوت تیر اندازی کے ساتھ ہی ہے کہ ان کو تیر کے ساتھ تعمیر پارتے ہیں نہ انچ کی دیوار سے کہ ان کو تیر انداز تیر کے کھمبوں کو یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی اہل بیت کا کھانہ شریعہ ہوا کہ سب سے پہلے راندہ اس میں نہیں بنائے تیر ہوائی اور یہ جوان قوی حضرت ابوہریرہؓ کے ہاتھ پر ایمان لائے مسلمانوں کے ہاتھ ان کی عمر سترہ تھی تھوڑے دنوں میں ان میں پٹھانوں سے لڑ لکھائیہ چھوڑ کر ان میں جتے اور سپہ سالاروں سے تیر دیو تیر کر جب لوگ ٹھیک پوچھیں میری تیر بہت اور تیر کرین تو میرا دل ان سے بڑا نہ ہو گا جب تک کہ سب اہل بیت پر تلے ہوں تو یہ یہ قطعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ہوا۔

تحریر احادیث

۱۱۱۱ کنز العمال ج ۱۳

۱۱۱۱ جامع الترمذی ج ۱۳

مفسر

هذا حالى فليس نى امرأ حاله رواه الترمذى وقال كان سعد من غنى زهراء وكنات نو
النسبى بنحوه من بنى زهراء فلذلك قال النسبى بنحوه هذا حالى وهو المشايخ فليكن من بدل فليس نى
عن سعد يقول لى لاول العرب رمى بسهم لى سبيل شيه وكما عرو مع النسبى بنحوه وذاك عهده
الاروق النحير حتى احد فليطبع كمن يجمع النحير وانشاء هاهنا حفظ له اصححت بم اسد نعر نى
على الاسلام لقد خبت اذن اوصى عملى وكانوا مشكوه انى عمر فانوا لى لا يحسن بحسبى رواه
مسند سعد بن مسعود قال سمعت سعد يقول جمع لى النسبى بنحوه ابويه يوم احد رواه
المحاربي عن سعد قال رايتنى وانا ثالث الاسلام وما سلم احد الا لى اليوم الذى اسلمت فيه
ولقد مكنت سبعة ايام ولى ثالث الاسلام وما سلم احد الا لى اليوم الذى اسلمت فيه

ترجمہ

یہ میرے دوستوں میں سے ہے کہ ان میں سے ایک کوئی شخص اپنا دل لکھتا ہے کہ میں نے تیرے
اور اللہ کے رسول ﷺ کی والدہ بھی بنی زہرا میں سے تھیں میں اس سے کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کی والدہ سے

سعید بن زید قرشی رضی اللہ عنہ

عن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ان انبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سعید بن زید فی الجنة و علی رواہ عن محمد بن سعد قال یوم علی بالخلافة من یوم مالم یبنہ فی العدة قتل عثمان رضی اللہ عنہ فذبحہ طلحة و الزبیر و سعید بن زید من العشرة المبشرین بالجنة ترجمہ

سعید بن زید قرشی رضی اللہ عنہ کے مناقب

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: سعید بن زید جنت میں ہے اور ایک روایت میں کہ بنی سعد سے ہیں آیا ہے کہ بنی سعد رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان کے شہید ہونے کے بعد اور بنی سعد کو مدینہ میں خلافت پر بیٹھتے ہوئے ساریپ سے چھٹے اور زبیر اور سعید بن زید نے بیعت کی اور یہ ان اہل بیعتوں میں سے ہیں جو ان سے ساتھ شہادت اپنے گئے ہیں۔

تحقیقات و تعلیقات

یعنی انکی شرافت ارکان پر متفق اچھی طرح نہیں پڑھتے اور نہ ان کے اقوال کی رعایت میسر چوہے دیے، انہیں کرتے ہیں حضرت عمرؓ نے ان کو ایک تہہ بدیہ دیا اور ان کو کہہ کر بہت اچھی طرح نہ زور آیا کرو۔ آپ نے حضرت عمرؓ کو دیکھا اور اپنی نرا کی حقیقت بیان کی کہ میں بنی سعد رضی اللہ عنہ سے ہوں اور یہ صحابہ ہوں یعنی پہلی دور مسلمانوں میں قرأت اور زور تھوس اور تجلیل اور کھتوں میں تخیف کرتا ہوں حضرت عمرؓ نے ان کی تصدیق فرمائی اور فرمایا کہ میرا امت بھی ایسا ہی ہے جسے تم کہتے ہو اور بنی سعد جو نکایت ائے تھے لیکن مجھ کو دیا بنی سعد سے مراد وہ اور زبیر بن عوام ہے لیکن یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اپنے علم و فضل کے ساتھ کئی کئی واقعات بیان کرنا کسی مصلحت یا فتنہ دارانہ مقاصد کے لیے نہ ہے۔



فی عامر ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال ان لكل امة امينا وامين هذه الامة ابو عبیدہ بن الجراح عن حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ قال جاء اهل نجران الی رسول اللہ ﷺ فقالوا یا رسول اللہ بعث الینار جلا امینا فقال لا بعث البکم رجلا امینا حق امین فاستشرفہا لہا الناس قال فبعث ابو عبیدہ بن الجراح واما الیحاری ومسلمہ عن جابر بن عبد اللہ انہ قال بعث رسول اللہ ﷺ بعنا قبل الساحل فانہم علیہم ابو عبیدہ بن الجراح وھم نلعمائۃ قال وانا فیہم قال فخر جاحی اذا کما ببعض الطريق فی التراد فامر ابو عبیدہ بن الجراح بازواد ذلک الحبش فجمع ذلک کلہ فکان مزدی تمر قال فکان یقرتہ کل یوم قلیلا

عامر ابو عبیدہ بن جراح کے مناقب

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ ہر امت کے لیے ایک امین ہے اور اس کا امت کا امین ابو عبیدہ بن جراح ہے۔ یہ بخاری و مسلم میں حدیث بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بخاریوں نے رسول خدا ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا کہ ہماری طرف کوئی امانت دار شخص بھیجئے۔ جسے ہم قرض یا میراث یا وین حضرت سے فرمایا میں تمہارے پاس ایک ایسے شخص کو بھیج دو جو امانت کے لائق ہے پس وہ اس خلافت کے خلیفہ رہے (کہ انیسویں رسول خدا ﷺ کے پیچھے ہیں) اسی خلافت کے لیے میں نے حضرت نے ابو عبیدہ بن جراح کو بھیجا۔ اب امام مالک موطا میں جو نہ بن مویاتہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ایک لشکر داری کی طرف بھیجا اور اس پر ابو عبیدہ بن جراح کو حکم بنایا اور اس لشکر میں کل تین سو آدمی تھے جاری کہتے ہیں میں بھی اس میں شریک تھا جب ام غزوہ دور چلے تو کیا قسم ہو گیا وہ میدان سے اس لشکر سے ترہم کھانوں کے جمع کر کے تحریک تھم فرمایا سو کھانا جمع کیا تیس کھانوں کو کھجور انکی جمع کر لی ابو عبیدہ اس میں سے غزوہ تھم

تحقیقات و تعلیقات

نجران میں کے مہنعوں میں سے ایک موضع کا نام ہے جو سوینی اہل میں فتح ہوا تھا یہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دم نہ و شام کے درمیان ایک موضع ہے۔ (۲) دیکھیے اس منصب سے کون شخص مشرف و ممتاز ہوتا ہے اور یہ بات ان کی امانت کی حرم و خواہش سے تھی نہ کہ خلافت کی بعد سے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو صفت امانت کے ساتھ موصوف کرنا باوجود ان کے امانت اور لوگوں میں بھی موجود تھی صرف وہ یہ ہے کہ انہیں یہ صفت غالب تھی ان کی مدح میں بہت سی روایتیں آئی

ہیں۔ چند لمحے قاتل نے سمجھ لیا کہ جس قدر درج حضرت ابوسعیدؓ کی بابت رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہیں ایسی اور کسی نے نہ فرمائی ہیں۔

تخریج احادیث

۱. جامع الترمذی ۲۰/۲۰۱، ابن حبان ۳۹۳/۲۵
۲. صحیح مسلم ۲/۸۹۴، مسند الامام احمد ۱/۸۹/۳، ۲/۳۵، وفتح الباری ۶/۹۳، المصنف لابن ابی شیبہ ۱۳۵/۱۲
۳. صحیح البخاری ۱۱/۵۳، صحیح مسلم ۲/۸۹۲

مثنیٰ

قلیلاً حتی لنسی ولم تصبا الا تمرۃ تمرۃ فقلت ومانعی تمرۃ قال لقد وجدنا فقدھا
 حیث فنیست ثم انتھینا الی البحر فاذا حوت مثل الطرب لفاکل منه ذلک الجیش ثمان عشرة
 لیلة ثم امر ابو عبیدۃ بظلمین من اضلاعہ فنبھینا ثم امر براحلته فرحلت ثم مروت تحتھما ولم
 تصبھما رواہ مالک فی الموطا
 ترجمہ

دو روزہ نہیں دینے تھے یہاں تک کہ جب وہ بھی تمام ہو گیا ہوئے تو ہماری حصار میں کل ایک کھجور آئے مٹی و سب
 ان کی سان کھتے ہیں میں نے چار سے کہا ایک ایک کھجور میں تمہارا کیا بھلا ہوتا تھا انہوں نے کہا جب وہ بھی نہ رہی تو قدر معنوم
 ہوئی جب ہماریا کے کنارے پہنچے تو ایک کھجلی چھو نے پھاڑ کے برابر پائی جس میں سے سبز و لکڑی نما دو تہک کا حمار باجھرا ہو
 نہیں دئے اس کی پیڑوں میں سے دو پیڑوں کے ٹکڑا کر نیک حکم کیا تو اس کی بڑی میں سے اڑت چلا گیا اور ان دونوں کو نہ گا۔



فصل

فِي فضائل العشرة المبشرة عليهم الصلوة والسلام وعليهم الرضوان

عن عبد الرحمن بن عوف أن النبي ﷺ قال أبو بكر في الجنة وعمر في الجنة
وعثمان في الجنة وعلي في الجنة وطلحة في الجنة والزبير في الجنة وعبد الله بن عباس في
الجنة وسعد بن أبي وقاص في الجنة وسعيد بن زيد رضي الله عنهم في الجنة وأبو عبيدة في الجنة
والجنانة في الجنة رواه الترمذي عن سعيد بن زيد عن عبد الرحمن بن عوف عن الحسن بن الحسن بن أحمد
عن رجل من بني أمية قال قال رسول الله ﷺ إني سمعته وهو يقول عشرة في
الجنة النبي ﷺ علي في الجنة وأبو بكر في الجنة وعمر في الجنة وعثمان في الجنة وعلي في
الجنة وطلحة في الجنة والزبير في الجنة

عشر و مبشر و رضی اللہ عنہم کے مناقب

[illegible]

تَحْقِيقَاتِ وَفَلَا رَاسِت

۳۔ سعید بن زید حضرت نماز کے بعد کوئی چار گھنٹے تک نماز پڑھ کر باقی سے نکلتے اور اقامہ پڑھ کر سجدے کی وجہ سے اس کا سر اٹھنے سے زیادہ بلند ہوتا تھا۔ وفات ہوئی اور قاضی میں ۱۰۰۰ دینار ہوئے۔ ستر سال سے زیادہ عمر تھی ان میں صحابہ کرام و اہل بیت شریف میں سے ایک چارہ شریف کی چوتھی کائنات سب حضرت ابراہیم کے خلیفہ کے ایک نواسے میں واقع ہوئی ہے اس کے علاوہ اور بھی کئی رئیس و علمائے اعلیٰ ہیں وہ ان ہی لوگوں میں بشارت لکھو تمہیں ۱۰۰۰ سال کے لیے بھی جنت کی خوشخبری آئی ہے یہاں

ایک شخص نے کہا کہ میں نے حدیث میں غلطیوں کا ذکر کیا ہے۔ تو سید کا شخص کا ان کی تہذیب سے ہوا ہے اور اس سے نفی سے مذہب اس سنت والہما کی تہذیب سے ہے اور یہ بیان کرنا کہ راوی نے تہذیب کو بدل کر اپنے عقیدے کے موافق اسے بدل دیا یہ بات نقل غلط ہے ان سے یہ امر بڑا مشہور نہیں۔

تخریجِ حدیث

۱۔ موقعاً امام مالک "جامع ماجہ فی الطہارۃ والنکاح" ۶۱۱ ص ۴۷۷

۲۔ جامع الترمذی، ۲۱۵۲، مسند احمد، ۱۱۳۱

محقق

فی الجنة وسعد بن مالك في الجنة وعبدالرحمن بن عوف في الجنة وسعيد بن الجراح في الجنة وثوبان في الجنة لسبب العاشر قال قالوا من هو فسكت قال فقالوا من هو قال سعيد بن زيد ورواه ابو داود وابن ماجه عن عمر بن ميمون قال قال عمر بن الخطاب ما حدثني بهذا الا من هو لاء النضر الذين توفي رسول الله ﷺ وهو عنهم راض فسمى عبا وعثمان و البربر وطلحة وسعد وعبدالرحمن ورواه البخاري عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ رحمه الله ابا بكر زوجي الله وحملي الى دار الهجرة وصحني في الغار واعتق بلالا من ماله رحمه الله عمر يقول الحق وان كان مرا تركه الحق وما له صديق رحمه الله عثمان نستحب من الملائكة رحمه الله عليا اللهم ادر الحق معه حيث دار رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ كان على حراء هو وابو بكر وعمر وعثمان وعلي

ترجمہ

زیر بن عباس، جنت میں سعد بن، مکہ جنت میں عبدالرحمن بن عوف جنت میں ابو جریج بن جریج جنت میں اور اس تو ہے تو میں اسوں کا مولوں عبدالرحمن کے کہ وہ کوئی ہے تو سعید بن زید خاموش ہو رہے ہیں جب کہ روایت میں نے پوچھا تو جواب دیا کہ سعید بن زید ہے بلکہ ان کی میں عمر بن محمود سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے اپنی وفات کے وقت فرمایا اس خلافت کا زمانہ مقدار ان دونوں میں سے جن سے رسول اللہ ﷺ نے مکہ راضی تھے اور کوئی نہیں ہے پھر آپ نے حضرت علی اور

عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور عبدالرحمن بن عوف کا، سنیہ۔ (۲) قرمدی میں حضرت سیدنا ابی حاسب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اللہ انکا پر رحم کرے انہوں نے مجھے اپنی بیواؤں اور مجھے اپنی اوتنی پر سارے کے عجز کے مرتبہ کی یعنی میں نے گئے اور غار میں میرے ساتھ رہے ہوں وہاں وہاں میں سے خرید کر لیا اور اللہ پر رحم کرے وہ حق بات کہتے ہیں مگر چلے ہو انہیں حق گوئی نے چھوڑا اس حال میں کہ ان کے لیے کوئی دوست نہ تھا۔ اللہ عثمان پر رحم کرے کہ ان سے فرشتے شرماتے تھے۔ اللہ علی پر رحم کرے خداوند اعلیٰ کے ساتھ حق اور سچ رہیں کہیں وہ ہوں۔ قرمدی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ (۳) مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ فرمایا کہ وہ دن وہی وہی وہی کو حرا پر تشریف رکھتے تھے۔ اسے میں

تحقیقات و تعلیقات

۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تشریف دو بشر و عثمان سے صرف ان بچے حضرات کا ذکر کیا ہے تو اس وجہ سے آپ اور ابو بکر رضی اللہ عنہما ان سب میں افضل تھے سب سے بڑے ان تھے کہ آپ کو ہنس نہ پڑتا۔ ان کی تہاں کے ذکر کی کیا حاجت تھی اور ابو سعیدؓ جن کو حضور اکرم ﷺ نے امن است اور حق الامین فرمایا ہے اس لیے ذکر نہ فرمایا کہ وہ حضرت عمر سے پہلے ہی فوت ہو گئے تھے اور سعید بن زید کے ذکر نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ ان کے بچے کے بیٹے اور بیٹوں کے معتم ہونے کی وجہ سے ذکر نہ کیا بعض روایتوں میں آپ کے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت سعید کو بھی انہی میں ذکر کیا ہے ان سے رسول اللہ ﷺ فرمائی تھے۔ مگر اہل شوریٰ میں داخل نہ کیا یہاں شیعہ حضرات نے بہت بخیر افادت کی ہیں چکا جواب اس منظر میں گنچا کش نہیں رکھا و اللہ تعالیٰ کسی موقع میں بیان کرے۔

تخریج احادیث

(۱) سنن ابی داؤد ۴۰۳۹/۱۔ مسند احمد ۱۸۸۱۰

(۳) جامع الترمذی ۲۰۲/۲

محقق

وطیحة والزبیر فتح رکت الصخر ففعل رسول الله ﷺ اهدأ لما علیک الایمی او صدیق او شہید وزاد بعضهم وسعد بن ابی وقاص ولم یذكر علیاً رواه مسلم عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال ارحم امتی باہنی ابو بکر واشدہم فی امر اللہ واصدہم حیاء عثمان واقربہم رید بن ثابت واقرب اہم ابی بن کعب واعلمہم بالحلل والحرام معاذ

بن جبل و لکل امة امین و امین هذه الامة ابو عبیدة الخواص رووا احسن و الترمذی و قال
هذا حسن صحيح و روى غير معسر عن قتادة و سلا و فيه و اقصاهم علی عن سعد بن عبد
قال جاء رجل الى ابن عمر فسأله عن عثمان فذكر عن معاصم عمله فقال لعل ذاك بسوء
قال نعم قال فارغم الله بانفك ثم سأل عن علی فذكر معاصم عمه قال هو ذاك بنه اوسط
بیوت النبی ﷺ ثم قال لعل ذاك بسوءك قال اجل قال فارغم الله بانفك اطلق فاجهد
علی جهدك رواه البخاری عن سهل بن سعد الساعدي رضی الله عنه

ترجمہ

اس پر زکا پھر ملے گا آنحضرت ﷺ فرمایا اسے پیاز اور لے ٹھہر جائیگا، اور تو انی نہیں بطبعی یا سعد بن
عسیر ہی ہیں بعض راوی نے یہ بھی زیادہ کیا ہے کہ سعد بن ابی وقاص بھی حضرت کے عمر اوتھے۔ اور اس شخص نے حضرت علیؑ
ذکر نہیں کیا۔ (۱) امام احمد اور ترمذی اس میں مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میری امت پر سب سے
زیادہ رحم اور شفقت کرنے والا ماؤ کوکر ہے۔ اور ساری امت میں سب سے زیادہ سخت اللہ کے دین میں عمر ہے۔ اور سب سے
زیادہ حیا کے بچے عثمان ہیں اور علم فراغت و سب سے زائد جانتے والے صحابہ میں ہیں اور سب میں بڑے کارئی ابی بن
کعب ہیں اور علیؑ اور خراس و سب سے زائد جانتے والے صحابہ میں ہیں اور ہر امت کے بڑے ایک و میں ہوا ہے اسی امت
کے کائنات دار عبید و بن جراح ہیں۔“ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور عمرؓ سے علاوہ آپؐ اور شخص نے قتادہ سے مرسل
روایت کی ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ سب سے بڑے قاضی علیؑ ہیں۔ علی بخاری میں سعد بن عبد... سے روایت ہے کہ ایک
شخص نے ابن عمر کے پاس آکر حضرت عثمان کے حوالہ پر پافت کئے۔ ابن عمر نے حضرت عثمان کے ایک مل ذکر کے پھر فرمایا
اسے شخص اشیاء یہ تجھے بڑے معلوم ہوتے ہیں اس نے کہا جی ہاں فرمایا خدا تعالیٰ تاک تاک آؤدوہے پھر اس نے حضرت
علیؑ کا حال پوچھا۔ ابن عمر نے ان کے ہمکن یکہ کام یاد کئے اور فرمایا شاید تجھے بہت ملتے ہیں اسی نے کہا جی ہاں۔ فرمایا خدا
تعالیٰ تاک تاک آؤدوہے جانو نے مجھے شفقت میں ڈال۔ علی

تحقیقات و تعلیقات

منقول ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے دو اونٹنیاں چل کر تیار کر رکھی تھیں اور منتظر تھے کہ ہجرت کا کتب ٹھہرے اور میں
اور رسول اللہ ﷺ ان اونٹنیوں پر سوار ہو کر مجلس اہل بیت کے بعد آپ حضور اکرم ﷺ کے پاس آئے اور ان میں سے ایک
محمدؐ اور فرہاد بن ابی اسحاقؓ کے لئے کہ اسے رسول خدا ﷺ اس کو قبول کیجیے۔ اور سوار ہو کر مدینہ تشریف لے جائیے، حضور اکرم ﷺ

علیہ بعض اصحاب علی رضی اللہ عنہ وهو یجوز بنفسه فقال الشہد علی انی قد باعتم فی
المؤمنین علی رضی اللہ عنہ ثم مات فاعبر ذالک الرجل عبدی رضی اللہ عنہ فقال وحسبہ اللہ
وتأسف علیہ ثم قال الحمد لله الذی لم یخروجه من تدبیرہ الا ویبغی فی عقیقہ عقی ابن سعد انه
مرازیب علی الاحنف بن فیس وهو معزنی الناس

ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ اور ابو عبد اللہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کی شہادت کا ذکر

ایک روایت میں آیا ہے کہ مرثد بن نعمان نے طلحہ و عبیدہ کی آج کے ایک دن کو کفر اور بغاوت پر راضی ہوا
تو ان کے پاس پہنچا اور ان سے کہا کہ آج کے عدلیہ تین دن سے میں اپنے قتل کی طلب نہیں کرتا۔ یہ کہہ کر ان کے ایک تیرہ اور وہ
طلحہ کے محلے میں لے گئے۔ ان کے بعد میں ایک خانہ کے لئے اور حضرت علی کے محلے راست ان کے پاس اپنے وقت کے کراہ
قریب مرگ تھے طلحہ نے فرمایا کہ میں اپنے دو گواہی دیتا ہوں کہ میں نے امیر مومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیارت کر
لی ہے یہ کہہ کر ان کے اس واقعہ کی ایک شخص نے حضرت علیؑ کو اطلاع دی کہ آپ نے حضور فرمایا خدا اس پر مکرر ہے اور حضور
علیؑ انہوں کو اسے کہہ کر اس خدا کا شکر ہے جس نے حضور کو بنایا ہے تاکہ انہیں میری زیارت کا ریا کی کران میں رہے۔ (۳) بن سعد
کہتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا ذکر احناف بن فیس یہ کہہ کر وہ دونوں سے خاموش تھے۔

حقیقات و تعلیقات

۱۔ حضرت زبیر عوام کے بیٹے ہیں انکی نیت اور مہارت قرشی بنے لی وہ نہ مکرر مہارم طلب کی بیٹی حضرت حمیدہ ہیں
یہ بیٹی حضرت علیؑ کی بیٹی تھیں جس میں حضرت زبیر قدس سرہ تھے سولہ برس کی عمر میں اسلام لائے انہیں سلام قبول کرنے کی عہدیت
ان کے بچے نے ان کو دیکھا کہ کعبہ کا حجاب دیا اور اسلام لائے چھوڑنے پر آمادہ ہوئے۔ انہوں نے اس پر نہ چھوڑا اور حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کو حضور اکرمؐ کے عزت و شرف کے لئے ان کی رادش سب سے پہلے نبیوں کے لئے ہو کر رکھی وہ ان کے دن اپنے اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے کہ یہ حضور کو کعبہ کی عکاسی کر چکے ہوتے تھے انہوں نے حضور اکرمؐ کی بیٹی حضرت حمیدہ کا
سر نکھڑاں چھوڑا۔

تخریج احادیث

فقال الاحسف هذا الهندي يفسد بين الناس واتبعه رجلين فحصل عليه احدهما فطعنه
وضربه الاخر فقتله ثم جاء براسه اني على فقال انذ نرا القاتل الرئيس فسمعه على فقال بشر
فقال ابن حنبله بالنار ويكي على ونرحم عليه عن امير المؤمنين علي بن ابي طالب رضي الله
عنه فان سمعت الذي من هي رسول الله ﷺ يقول طلحة والربيع جاراى في الجنة رواه
الترمذي وقال هذا حديث عويث عن ابي عثمان النهدي قال لم يبق مع بني الله ﷺ في بعض
نفسك الا باء التي قال فيها رسول الله ﷺ غير طلحة وسعد
ترجمہ

احسف ہوا چنی شخص ہے جس نے لوگوں میں فساد پانیا اور ان کے پیچھے دو آدمی ملے ہوئے وہ ان دونوں میں سے
ایک سے تازی پر حملہ کر کے ہلاک کر دیا اور دوسرے نے تلوار مار کر شہید کر دیا پھر وہ شخص حضرت علی کے دروازہ پر ان کا سر آکر کھینچا
سے اور تازی کے قاتل کے لیے اندر پہلے کی اہواز تھی حضرت علی نے سن کر فرمایا اے صفیہ کے قاتل! دونوں کی شدت وہ
آپ ان پر بہت ہے اور انھیں لڑکھایا جاتا تھا ترقی میں امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی ہارث سے روایت ہے کہ میرے
ہاتھوں میں رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے نہ لڑا تھے طلحہ اور زبیر جنت میں میرے بڑا دوست تھے اور عثمان مجھے
کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک میں رسول اللہ ﷺ نے مقہور کیا تو آپ کے ساتھ جو طلحہ اور زبیر کے قاتل اور اللہ وہ



مقرر

بہ میں فتیس غلبتین من المسلمین رواہ البخاری عن عقبہ بن الحارث رضی اللہ
 عنہ قال صلی ابو بکر العصر ثم خرج یسئى ومعه علی فرأى الحسن یلعب مع النبیان فجعلہ
 علی عاتقه و قال یأى شیبہ نائس لیس سبیہا یعلیٰ وعلی یضحک رواہ البخاری عن البراء بن
 عازب رضی اللہ عنہ قال رأیت النبی ﷺ والحسن بن علی علی عاتقه یقول النہم انی أحبه
 فاحبه رواہ البخاری و مسلم و عن ابی ہریرۃ قال خرجت مع رسول اللہ ﷺ فی طائفة من
 السہار حتی نسی حیاء فاحصۃ فقل انہ نکع النکع یعنی حسنا فلم یلبث ان جاء یسعی حتی
 اعتق کس واحد منہما صاحہ فقال رسول اللہ ﷺ للیہ ابی احبه فاحده واحب من یحبہ رواہ
 السنناری و مسلم عن انس فان لم یکن احد ینسب النبی ﷺ الا الحسن بن علی رواہ
 البخاری و عنہ قال کان الحسن بن علی افضلیہم وجہا بر رسول اللہ ﷺ رواہ الترمذی

ترجمہ

میں بخاری میں مقدمہ میں اسے روایت ہے کہ ابو بکر صبح کی نماز پڑھ کر اٹھے اور حضرت علیؓ آپ کے ساتھ چلے
 جاتے تھے سو ابو بکر نے حسنؓ کو ان کے ساتھ کھینچا کہ اپنے کندھے پر چلے لیا اور فرمایا میرا باپ قربان ہو یہ رسول خدا سے
 ملنے پہنچے ہیں علی نے ساتھ شہادت نہیں رکھتے اور حضرت علیؓ سے فوجی کے ہتھے تھے۔ بخاری مسلم ہذا میں وہ روایت
 ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے اندر سے میرے پر حسنؓ سوار تھے اور آپ ارشاد فرماتے تھے خداوند میں اسے
 دوست رکھتا ہوں سو ابھی اسے دوست رکھ لیجئے بخاری مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں رسول خدا ﷺ کے ساتھ
 دن کے کچھ حصہ میں باہر نکلا کہ رسول خداؐ کے قمر شریف اپنے اپنے دروازے کے کیا بیس لڑکا ہے، کیا یہاں لڑکا ہے
 ؟ اس سے آپ کی مراد اس تھے جس قبیلہ کی ہی آپ سے آئے تھے کہ اسے میں حسنؓ سے دوست بنائے اور دونوں میں
 سے ہر ایک نے اپنے صاحب کا مدد کیا یعنی حضرت حسنؓ رسول خدا سے اور آپ حسنؓ سے چمت گئے پھر حضرت نے فرمایا
 خداوند میں اسے دوست رکھتا ہوں سو ابھی اسے دوست رکھ لیجئے اور جو اسے دوست رکھے اسے ابھی دوست رکھ لیجئے بخاری
 میں حضرت انس سے روایت ہے کہ اسے حسنؓ ہی علیؓ کے اور کوئی رسول خدا ﷺ سے مشابہت نہ رکھتا تھا علیؓ امام احمد
 مند میں حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا ﷺ کے چہرہ مبارک میں سب سے زیادہ مشابہت

رہے تھے۔

تحقیقات و تعلیقات

مؤلف فرماتے ہیں کہ امام حسن کی کنیت ابو محمدی و رسول اللہ ﷺ کے نواسے اور یہ بیان تھا آپ جنت کے جملہ ہمارے لوگوں کے برابر ہیں آپ کی پیدائش سن ۴۰ ہجری میں ۱۵ ربیع الثانی شریف ہے۔ اور وفات ۵۵ھ میں ہوئی۔ بعض کہتے ہیں کہ ۵۹ھ میں ہوئی اور بعض نے ۴۹ھ کہا ہے بعض نے کہا ہے کہ سن ۴۲ھ میں وفات ہوئی آپ جنت النبی میں مدفون ہوئے آپ سے ان کے بیٹے حسن بن حسن ابو ہریرہ، بہت سی روایاتوں نے کثرت حدیثیں روایت کی ہیں ان کے والد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فی شہید ہوئے حضرت علی کے شہید ہونے کے بعد چالیس ہزار کے قریب آدمیوں نے آپ سے بیعت کی اور دینے آپ کے پرانے اور نئے چھ ہویں روایتی لاہی وہ عادی بن قیس و آپ نے اہل بیت پر دعا کی۔

تحریک احادیث

- ۱) صحیح البخاری ۲۳۰/۱، کنز العمال ۲۰۶/۱۳
- ۲) صحیح البخاری ۲۳۰/۱ و صحیح مسلم ۲۹۲/۲ و جامع الترمذی ۲۱۸/۲
- ۳) صحیح البخاری ۲۳۰/۱ و صحیح مسلم ۲۹۲/۲
- ۴) صحیح البخاری ۲۳۰/۱
- ۵) جامع الترمذی ۲۱۸/۲

معنی

عن عبد اللہ بن الزبیر قال رايت رسول الله ﷺ وبيىء الحسن بن علي عليه السلام
وما ينزل حتى يكون هو الذي ينزل ولقد رايت به بعينه وهو راكع فيفرج ثدبين رجله حتى يخرج
من الجانب الآخر واد ابن سعد عن ابي هريرة قال خرج النبي ﷺ في طائفة من النهار لا
يكلمني ولا اكلمه حتى جاء سوق بني قينقاع فجلس بفناء بيت علي فقال لهم لکم فحبستہ
نہنا فطست اہانتہ سبحانہ اتعسہ فحاء النعمن بشد حتى عافہ و قبلہ وقال اللهم انی احبہ
واحب من یحبہ واد البخاری ومسلم واحمد عن ابي هريرة قال كنت مع رسول الله ﷺ
فی سوق من اسواق المدينة فانصرف وانصرف فقال لی یا لک ثلاثا ادع لی الحسن بن علی
فدعرتہ فحاء وفی عتقہ المسحاب قال نعم انبی ﷺ وقال اللهم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ

درواد شکاری و مسلم و قال ابو ہریرۃ فاما کان احد

ترجمہ

ابن سعد رحمہ اللہ عن ابیہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ حسن آتے تھے۔ اور آپ کی پشت پر دم پر چڑھ جاتے تھے اور جب تک وہ خود اترتے حضرت انیس نہ اترتے اور میں نے حضرت کو اس حال میں بھی دیکھا کہ آپ کو دم نہ دوتے اور میں آپ سے پاس آتے تو آپ ان کے واسطے اپنے دونوں پیروں میں تھلائی کر دیتے یہاں تک کہ دو ایک جانب سے نکل کر دوسری طرف جا بیٹھتے۔ (امام بخاری، امام مسلم اور امام احمد حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ دن کے ایک حصہ میں باہر تشریف لے گئے تھے آپ کے ساتھ تھا۔ مگر نہ تو آپ نے مجھ سے بات کی اور نہ میں آپ سے بول سکا یہاں تک کہ آپ بنی قریظہ کے بازار میں قریظہ آئے اور حضرت جی رہے تھے اُن کے حسن میں بیٹھ کر فرماتے تھے کہ یہ یہاں بازار کا ہے حضرت نے طرے آپ کو خبر دیا میں نے کہا کہ شاید حضرت نے طرے حسن کو کچھ بد پرہیز ہوئی یا انیس خبر دے ہوئی۔ اسے میں حسن دوتے ہوئے آئے حتیٰ کہ حضرت نے انیس ٹکے سے لگانا اور پھر سارے بازار پر خداوند اس سے دوست رکھتا ہوں اور جو اسے دوست رکھتا ہے اسے میں بھی دوست رکھتا ہوں۔ یہ بخاری مسلم میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں مدینہ کے بازاروں میں سے ایک بازار میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا جب میں وہاں سے پڑا تو مجھے رسول خدا نے سینہ دلو فرمایا اسے لڑکے میرے لیے حسن بن علی کو بلا میں نے انیس بلا دیا حسن آئے اور ان کی روان میں کھڑے تھے سوچی سمجھی ﷺ نے انیس چن لیا اور فرمایا: میں اسے دوست رکھتا ہوں جس کو بھی اسے دوست رکھا اور جو اسے دوست رکھے تو بھی اسے دوست رکھ دے ابو ہریرہ کہتے ہیں میرے نزدیک حسن بن علی سے اور کوئی زیادہ محبوب نہ تھا۔

تحقیقات و تعلیقات

(بقیہ مرقیہ)

حضرت امام حسینؑ کی کنیت ابو مہذبہ ہے آپ پانچ شعبان ۴ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ امام حسنؑ سے چھ سال بڑے ہیں آپ کی سزاوت کثرت فیہ ہے مگر صحت یہ ہے کہ آپ کی شہادت بروز جمعہ ۱۰ شوال ۶۱ھ بت آپ سرزمین عراق میں مقام کربلا میں شہید ہوئے آپ کے قاتل میں بھی لوگوں نے اختلاف کیا ہے مگر صحت یہ ہے کہ ان کے قاتل کا نام یزید بن نمیر تھا ہے یزید بن نمیر نے عمر ای بنی امیہ کا یہ سہارا ہے ان کی غصہ غری سے اگر آیا تھا بھلی سمجھتے ہیں کہ حضرت امام حسینؑ نے نہ تو ان سے مراد جو آپ بنی امیہ اور بدھائی اور بنی ہاشم میں سے تھے شہید ہوئے اور آپ بنی امیہ شہادت کے وقت بھلا

میں کو اپنے کندھے مبارک پر چڑھائے ہوئے تشریف لے جاتے تھے ایک شخص نے کہا اسے لڑکے بتو: میں سواری پر چڑھا ہوں۔ حضرت نے فرمایا سواری بھی اچھا ہے۔

ادھر پہلی رات کو اہل اہم قوہ میں ام الفضل حادث کی بیٹی عباس بن مہدی مطلب رضی اللہ عنہا کی بیٹی سے روکتے ہیں۔

تحقیقات و تعلیقات

اس حدیث سے حضرت حسن کی کمال معیت و عظمت ثابت ہوتی ہے کہ آپ ﷺ کو آپ سے اس وجہ محبت و محبت تھی کہ اپنی صلیبی والا دستہ بھی نہ تھی یہ حدیث و مشہور ہے کہ آپ حضرت امام حسن کو مدینہ کی گلیوں اور کوچوں میں کندھے پر چڑھائے پلہ لے کر تھے اور لوگ دیکھ کر کہا کرتے تھے کہ سواری بھی اچھی ہے اور سواری بھی اچھا ہے مگر یہ اس حدیث سے مشہور نہیں ہے، فصوص امین میں موجود ہے کہ ایک دن حضور اکرم ﷺ کی گواہی میں حضرت حسن تشریف لے کر تھے حضرت خیر کل آئے جد سلام کے فرمایا: آپ اپنے صاحبزادے ہر ایم اور حسن میں جسے چاہو اختیار کر دو آپ نے فرمایا کہ: انا زعمی تم سے تو مجھے ہی تم ہوگا اور حسن کے انتقال سے مجھے اور علی اور فاطمہ کو بھی رہے ہوگا۔ مگر یہی ہے کہ ابراہیم کا انتقال ہو جانے پر پانچ روز فوت ہوئے اس کے بعد سے جب حسن آپ کے پاس آئے تو آپ فرمایا کرتے تھے: حسن! دو آیت کے بیان نے اپنے بیٹے ابراہیم کو کچھ پرستہ کر دیا۔

تخریج احادیث

- ۱) صحیح البخاری: ۸۸۷/۴
- ۲) البدایہ والنہایہ، معکرم میدا حسن: ۳۹۰، ۳۷۸
- ۳) صحیح البخاری: ۸۸۷/۴، وسین اسی: ۵۱۵/۲۰۹
- ۴) جامع الترمذی: ۲۱۸/۲، الجوہرۃ فی نسب النبی والصحابہ العشرة: ۲۰۱/۲، کبر العیال: ۱۳/۲۹

متمن

انہما دخلت علی رسول اللہ ﷺ ففالت یا رسول اللہ انی رأیت حلما منکر اللبیدۃ قال وما هو قالت نہ شدید قال وما هو قالت رأیت کان فطمة من جسدک قطعت ووصعت فی حجری فقال رسول اللہ ﷺ ارایت غیراً تلد فاطمة ان شاء اللہ علاما یکون فی حجرک فولدت فاطمة الحسین فكان فی حجری کما قال رسول اللہ ﷺ اذ خلت بوما علی رسول اللہ ﷺ فوضعت فی حجرہ ثم کانت منی انتفاة فاذا عینا رسول اللہ ﷺ بہر بشار الدموع

قَالَتْ فَقُلْتُ مَا نَبِيُّ اللَّهِ بَالِي اسْتِ وَامِي مَا لَكَ ؟ قَالَ اِنِّي جَرَبِيلٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاحْضَرْنِي اِنِّي اَمْسِي
سَتَقْبَلُنِ اسْمِي هَذَا فَقُلْتُ هَذَا قَالَ مَعِيَ وَانَا نَفِي مُتَرَفَةً مِنْ قُرْبَتِهِ حَمْرًا وَرَوَاهُ السَّيْفِيُّ فِي دَلَالَةِ السُّوْفَا
عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنَ النُّسَاجِرِ قَالَ
شُعْبَةُ حَسْبُهُ بَضَلُ الْمَذَابِ قُلْ اَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَ نَبِيَّ عَنِ الدُّعَابِ وَقَدْ قَبِلُوا اسْمَ

قُرْبَم

کہ دوہوں خدا کے پاس جا کر کہیں گے کہ رسول خدا! میں نے آج رات آپ پر خواب دیکھا ہے فرمایا وہ کیا
ہے کہا اس کا بیان ختم ہے یعنی اس کا اظہار اُردو طبعیت ہے۔ حضرت نے فرمایا وہ کیا ہے؟ کہا میں خواب میں دیکھتی ہوں
کہ آپ کے ہاتھ کا تھکا تھکا ہوا کمر بھری گودی میں رکھ دیا گیا ہے اور حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ خدا پر آپ کا
اللہ قاصد کے ہاتھ لگا پیرا ہو گا اور اسے ترے کنارہ ظمت میں رکھے دینا چاہتے تھے قاصد کے ہاتھ میں پیو ہوئے اور میری
گودی میں رکھے جیسا کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا تھا اور انھیں کہتی ہیں کہ بعد میں ایک دن رسول خدا ﷺ کے
ہاتھ حاضر ہوئے اور ہمیں گواہی گودی میں سے عظمت کی گودی میں دے دیہ پھر میں اور طرف کیسے کی کہ یہاں رسول خدا
ﷺ کی دونوں مٹکیوں سے جو کچھ میں نے کہا ہے وہی ہے۔ یہ حدیث آپ پر متواتر ہے کہ یہاں رسول خدا
ﷺ نے رکھے فرمایا ہر امکان نے بھیہ کر فرمائی ہے کہ میری امت متلو بہ اس لئے کہ میں نے اس میں نے عرض کیا کہ اس
گوئی کر کے فرمایا ہوں اور ان کے ہفتوں کی سرٹا کر رکھی ہے۔ یہ حدیث میں عبد الرحمن بن عمر سے روایت ہے کہ میں
سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ان سے یہ شخص نے عرض کی بات سنا کہ یہاں کیا تھا؟ (روایت حدیث) کہتے ہیں
میں اس مسئلہ کو ان کرتے ہوں کہ اس نے کبھی کے رہنے کے متعلق پوچھا (یعنی اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس پر
نیا جہان ہے) عبد اللہ بن عمر نے جواب دیا کہ افسانہ عراقی ہے کوئی بھی کی بات مجھ سے سوال کرتے ہیں۔

توحید سے تعذیقات

اس یعنی یہ کہہ دینی کہی جہاں اور مسیحین کہیں ہوں گے اور انہوں نے حضرت علی سے روایت ہے کہ میں رسول کے پاس
کہا کہ آپ دن آ کر تیرے دیکھتی ہوں کہ وہ روز و شب دروہی ہیں میں نے کہا کہ اسے اس طرح کہیں کہ میں نے کہا کہ اسے اس طرح
فرمایا کہ میں نے اسے اس طرح دیکھا کہ وہ خواب میں دیکھتے تھے کہ ان کے سر اور اذان کی صورت پر آتی ہوئی ہے اس وقت
میں یہ حال دیکھ کر ہلکی سی آہ بولی۔ اور نہایت بہ قرآنی سے پوچھا کہ اسے رسول خدا ﷺ نے آپ کو کیا دیا ہے کہ وہ یہ
آپ کے لئے ہے اور آپ کو اس سے بہت حدیث دیتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا اس میں کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے اس میں

ہو اہل بیت سے چڑا کر ہذاں کے کھجور سے ہاتھ میں یہ شیشہ جہان کا اور ان کے ہاتھوں میں خوں کے جہان سے اسے کھڑا کر کے چڑا کر ہذاں۔

تحریر کا حدیث

۱: دلائل النبوة البيهقي ۲/۲۹۸، کبر العمال ۱/۲۰۲

مثنیٰ

بنت رسول اللہ ﷺ وفات رسول اللہ ﷺ ہوا ریعہنی من الدنیا رواہ البخاری وھی روایۃ الترمذی عنہ ان رجلا من اهل المرافی سأل ابن عمر عن دم البعوض بصیب التوب فقال ابن عمر انظر والی هذا یسأل عن دم البعوض قد قتلوا ابن رسول اللہ ﷺ وسمعت رسول اللہ ﷺ یقول ان الحسن والحسین ہما ریعہنی من الدنیا عن عبد اللہ بن عباس قال رأیت ابی ﷺ فیما یرى الذم ذات یوم بنصف النہار اشعت اغبر یعد قارورة فیہا دم فقلت بائی است وای ما ہذا قال هذا دم الحسن واصحابہ لم ازل القطع منذ الیوم فلا حصی ذلک الوقت فاحد قیل ذلک الوقت رواہ احمد و البیہقی فی دلائل النبوة عن سسی قالت دخیلت علی ام سلمہ وھی تبکی فقلت ما یبکیک قالت رأیت رسول اللہ ﷺ تعنی فی المام وعلی راسہ ولجنتہ التراب فقلت مالک یا رسول اللہ قال شہدت قتل الحسن انما رواہ الترمذی وفان هذا ترمذی

ما بعد انہوں نے رسول خدا کے گوارے کو حق قتل کر دیا جس کی شان میں رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ یہ دونوں حسین و علی میں میرے دو پھول ہیں۔ ترمذی کی ایک روایت میں عبد الرحمن سے یہ آیت ہے کہ اے انبیا میں سے ایک شخص نے ان عمر سے پھر کے خوں کی بات جو پیر کے کوہ پونچے سوال کیا ان نے فرمایا میں اس کو دیکھ کر پھر کے خوں کے متعلق پوچھتا ہوں۔ حالانکہ انہوں نے رسول خدا ﷺ کے فرزند کو قتل کر دیا میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے ہوئے کہ مسن و مسین دیکھ کے میرے دو پھول ہیں۔ علی امیر اور سیدی عبد اللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو ان حال میں دیکھا کہ سونے والا دھنچ ہے ایک دن دو پیر کو رسول خدا ﷺ کو اب میں دیکھ پانچوں اور ان کا دم آپ کے ہاتھ میں ایک شیشہ تھا جس میں خوں بھرا ہوا تھا میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر سے لے آئیں یا ماں باپ سے لے آئیں

خون کھانا پینا یہ سب وہاں کے یہاں کا خون ہے جس میں سے اس وقت تک خون کو نکال کر دیا گیا کہ اب ان خون کو نکالتے ہیں کہ میں نے اس وقت تک کامیاب کیا تو یہی وقت جس کے قتل کا وقت تھا۔ سر قلمی میں لکھی ہے کہ اب اسے کہ میں اس سے بے یار و مددگار ہوں۔ وہاں تھی میں نے کہا کہ آپ کے دے کا کیا باعث ہے یہاں کے رسول نے بتلایا کہ وہاں وہاں میں یہ وہاں کے مراد وہاں جس پر ہمارے ہمارے خاک تھی جب میں نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا میں نہیں میں بھی بے مددگار تھا۔

تحقیقات و تحقیقات

مرزاں دشت درخت اور رزق کے مٹنے میں بھی آتا ہے اور فرزند کو بھی کہتے ہیں خوشہوار کی شے کو بھی دینے کا یہ ہوتا ہے۔ اور یہی ان میں قبول کو بھی کہتے ہیں جو سمجھنے کے قابل آتا ہے۔ یہاں امام حسن و حسین و یونس کہتے ہیں کہ یہ ہے کہ وہاں بھی سمجھتے ہیں اور یہ سب کرتے ہیں۔

تحقیق احادیث

- ۱۔ صحیح البخاری ۵۲۰/۱ کثیر الثعلبی ۳۰۵/۱۲
- ۲۔ جامع الترمذی ۴۱۸/۱۰ صحیح البخاری ۵۸۶/۱۲
- ۳۔ دلائل النبوة ۳۰۰/۳ مسند احمد ۲۲۲/۱، ۲۸۳، البدایہ والنہایہ ۲/۱۶
- ۴۔ جامع الترمذی ۴۱۸/۱۰

مسن

حدیث عربیہ انس قال انی عبد اللہ بن زیاد ہر اس الحسین فجعل فی طست فجعل ینکت وقال فی حسنہ فیما فقال انس کان الشہیم برسول ﷺ وکان مخصو بانا لوسمہ رواہ البخاری عن الاعمش عن عمار بن عمیر قال لما حی ہر اس عبد اللہ بن زیاد و اصحابہ صمدت فی المسجد فی الرحۃ فانتهیت الیہم و ہم یقولون قد جاء ت قد جاء ت فاذا حیا قد جاء ت تحلل الراس حتی دخلت فی مغوی عید اللہ بن زیاد فمکنت ہنیۃ ثم خرجت فدهبت حتی تغیبتم قالوا اقد جاء ت قد جاء ت ففعلت ذلک مرثیہ انزلتار وہ الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح عن لسانہ بنت الحارث ام الفضل قالت کان الحسین بن علی فی حجر رسول اللہ ﷺ قال علیہ فلما لمت فقلت الیس ثوبا واعطنی ارارک حتی اغسلہ فان

انما بغسل من یوں الانسی وینصح من یوں الذکر رواہ ابو داؤد فی رواۃ بام الفضل۔
 اوجع فلسی ما فعلت نہ قال ینصح او یرض یوں الاعلام و یعیس یوں الجاریۃ عن انس بن
 مالک رضی اللہ عنہ قال کنت عند ابن زیاد فجیئ برام الحسین فجعل یفرغ ینفضب فی انہ
 و یقول ما رایت مثل هذا حسنا فقلت اما انہ کان من اشہبہم برسول اللہ ﷺ رواہ الترمذی و
 قال هذا احديث حسن صحيح غریب

ترجمہ

امام بخاری اس سے روایت کرتے ہیں کہ عید اللہ بن زید کے پاس امام حسین کا سر آیا تو پھر وہ ایک طشت میں
 رکھا تو عید اللہ بن زید آپ کی ناک مبارک کو نکلی سے کر پڑتا تھا اور آپ کے اس میں کوئی عیب لگتا تھا جس کے بعد اللہ بن
 انس بیت میں سے سب سے زائد مشاہدہ رسول خدا کے ساتھ یہی ہیں۔ انہی کہتے ہیں کہ امام حسین کا سر مبارک وہاں سے رکھا ہوا
 تھا یہاں ترضی میں نہ تھا ان مشائخ غیر سے روایت کرتے ہیں کہ جب عید اللہ بن زید اس کے ساتھ ہوں کے سر مسجد کے درجہ
 میں ڈالنے گئے تو میں بھی وہیں گیا لوگ کہہ رہے تھے بھروسہ تو وہاں اس آئینہ سے نہ تھا جو لوگوں کے سر میں اور ان سروں
 کے اوپر میں ہوتا تھا تو اچھا کہ عید اللہ بن زید کے حضور میں گھس گیا اور تھوڑی دیر گزر کر اٹھ آیا یہاں تک کہ نائب ہو
 گیا اور پھر لوگ کہنے لگے کہ کھودو یا دھو یا پس اس نے وہی جس مرتبہ یہی کیا جو ابو داؤد میں مذکور ہے عادت کی بنی علی الفضل سے
 روایت کرتے ہیں کہ حسین بن علی رسول خدا کی وادی میں تھے اور آپ پر نبوت نے پیشاب کر دیا امام الفضل کہتی ہیں میں نے
 عرض کیا آپ کچھ اڑھٹ لیجئے اور مجھے اپنی زار یاہ بیچتے کہ اسے (حوں اوس فرمایا لڑائی کا پیشاب دھویا جاتا ہے اور نہ کے کے
 پیشاب پر صرف پانی چھڑنا کافی ہو سکتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ امام الفضل تو نے جو حسین کے ساتھ یہ اس نے
 برے دن و صدمہ پہنچایا پھر فرمایا لڑائی کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا وہ زلزلہ کے کا پیشاب دھویا نہ سہا ترضی میں اس
 میں ایک سے روایت ہے کہ میں ابن زیاد کا ہمارے پاس تھا کہ حسین کا سر گرلا اسے اپنا گیا سو وہ ان کی ناک میں چھڑی مارا
 اور کہہ کر میں نے اس جیسا ہی حسن نہیں دیکھا اس نے کہتے ہیں کہ میں نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے زائد
 مشابہ تھے۔

تحقیقات و تعلیقات

طبری میں یہ روایت ہے کہ عید اللہ کے ساتھ میں جو چھڑی تھی ان کی ناک اور کچھ پر مارا تھا حضرت انس
 بھی وہاں موجود تھے قرآن مجید سے یہی چھڑی ان کی آنکھوں کا کسے پر سے اٹھ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا

غریب عن حذیفۃ بن الیمان قال سالتہ امی: متى عهدک تعسی بالنبی ﷺ؟ فقلت ہاکی بہ
 عهد منذ کذا رکذا فقلت لها: دعینی اتی النبی ﷺ فاصلی معه المغرب واسالہ ان
 یستغفر لی ولک فاتیہ النبی ﷺ لصلیٰ معہ المغرب فصلیٰ حتی صلی العشاء ثم اقبل
 فنبعت فسمع صوتی فقال من هذا؟ حذیفۃ؟ قلت نعم فان ما حاجتک عمر اللہ لک ولا ملک
 هذا ملک لم یزل الارض قط قبل هذه الذیلۃ امتناذن ربه ان یسلم علی ویشترنی بان فاطمة
 سیدۃ نساء اهل الجنة وان الحسن والحسین مبداء شباب اهل الجنة ردوا الشرمذی وقال هذا
 ترجمہ

کہ رسول خدا ﷺ سے کسی نے پوچھا آپ کو اہلیت میں سے کون ٹھہری ہو رہا ہے فرمایا: حسن و حسین اور
 حضرت علیؓ فاطمہؓ سے فرماتے ہیں کہ میرے بے اپنے دونوں بیٹوں کو بلا لو پھر آپ انہیں سو گھنٹے اور اپنی طرف
 جہاتے تھے ترمذی میں حذیفہؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے میری ماں نے پوچھا تو حضرت کی خدمت میں کس وقت جا کر کرتا
 ہے؟ میں نے کہا کہ اتنی مدت سے میرا مرضی کا وقت مقرر نہیں یعنی اکثر غیرہ ضرر رہتا ہوں یہ سن کر وہ مجھ پر بہت غم
 میں نے کہا اب تو جو کچھ ہوا سو ہوا آج حضرت کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھا ہوں آج اور حضرت سے سوال کرتا ہوں کہ وہ
 میری اور تمہارے لیے بخشش کی دعا مانگیں۔ پھر میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور مغرب ان کے ساتھ پڑھی آپ فاضل پڑھتے
 رہے۔ یہاں تک کہ عشاء پڑھ کر نولے۔ میں آپ کے پیچھے دواپا میری آواز نہ کر رہا تھا۔ کون آیا حذیفہؓ ہے؟ میں نے کہا
 جی ہاں فرمایا تمہارا کیا مطلب ہے اللہ تمہیں اور تمہاری والدہ کو بخشے پھر فرمایا ایک فرشتہ تھا جو اس رات سے پہلے بھی زمین پر
 نہ آیا تھا اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ مجھے آکر سلام کرے اور اس امر کی بشارت دے کہ قاضی جنت کی عورتوں کی
 سردار اور حسن و حسین جہان جنتیوں کے سردار ہیں۔ جے

تحقیقات و تعلیقات

۲۔ شاید ان کی ماں اس وقت کے جانے سے منع کرتی ہوں مکان کے منہ ہونے؛ خوفِ رو بخت کی وجہ سے کوئی بھی
 وہاں نہ جاسکتا ہے۔ ۳۔ یہاں سے نو افق میں مشغول رہنے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ جو شخص مغرب اور عشاء کے درمیان فاضل
 پڑھے وہ بزرگ ہو جاتا ہے اور مشائخ کی اصطلاح میں اسے بخیاء، بخین، مغرب واسط، کہتے ہیں (۴) میرے پاس کی
 آواز یا جنتی کا کھانا آپ نے سنا یا حضرت حذیفہؓ نے کچھ بات کہی جسے حضور ﷺ نے سنا۔ حدیث کا اوپر کے حاشیہ میں
 تذکرہ ہو چکا ہے اور سیدہ اشباب اہل بیتؓ کی اچھی طرح تفصیل کی گئی ہے۔

تحقیق و تفسیر

- ۱۔ جامع الترمذی ۲۱۸/۲
- ۲۔ جامع الترمذی ۲۱۸/۲، کنز العمال ۳/۲۹۳

مفسر

حدیث حسن عریب عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال الحسن اشبه رسول اللہ ﷺ ما بین صدر الی الراس والحسین اشبه بالنبی ﷺ ما کان اسفل من ذالک رواہ الترمذی عن یحییٰ بن مرزوق قال قال رسول اللہ ﷺ الحسن بنی وانا من حسین احب اللہ من احب حسبا حسین سبط من الاسباط رواہ الترمذی عن بریدة قال حطبت رسول اللہ ﷺ فاقبل الحسن والحسین وعلیهما قمیضان احمران یمشیان وبعثوا نزل رسول اللہ ﷺ من المنبر فحملہما ووضعهما بین یدیه ثم قال صدق اللہ انما اموالکم واولادکم فتنہ نظرت انی ہذین السبیین یمشیان وبعثوا فلم اصبر حتی قطعت حدیثی وروایتهما رواہ الترمذی وابوداؤد النیسابوری عن ہانی بن ہانی عن علی رضی اللہ عنہ قال لما ولدنا الحسن سمیته حرما ترمذی

ترمذی میں ہر ابن عرب سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے حسن (حسین) کو کچھ کر فرمایا ہے اللہ میں نہیں دوست رکھتا ان کو بھی ان دونوں کو دوست رکھتا ترمذی میں حضرت علی سے روایت ہے کہ امام حسنؑ میرے سرب رسول خدا ﷺ سے زیادہ مشہور رکھتے تھے اور امام حسینؑ میں سے پیچھے تھا

ترمذی میں بھی ابن عرب سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا حسین مجھے ہے اور میں حسین سے۔ حسنؑ نے حسینؑ کو دوست رکھا ان سے خدا کو دوست رکھا۔ حسینؑ اسباب میں سے ایک سبط ہے رسول خدا ﷺ اور ابو داؤد و ترمذی میں زیادہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے حسینؑ کو خطبہ سنایا کہ میں حسنؑ و حسینؑ آئے اور وہ دوسرے کرتے پہنچے وہ تھے (عطف و معنائی کی وجہ سے) چھپے ہوئے پر جاتے تھے۔ رسول خدا ﷺ کچھ سبیر سے اترے۔ اور انہیں کوئی میں لے یا اور اپنے لئے رکھ کر فرمایا اللہ حق نے مجھے دیا ہے انرا اموالکم واولادکم فتنہ میں نے ان دونوں بچوں کو کچھ کہہ دیا چھپتے تھے اور کر پڑتے تھے سو مجھے سیرت رسول کا حق کہ میں نے اپنا کھو کر قطع کیا اور ان دونوں کو کوئی میں انہیں۔ بل امام احمد ہانی بن ہانی سے روایت کرتے ہیں کہ ابی ہاشمؑ نے ان کا عجب عجب رکھا

تَرْجُمَاتُ الْقُرْآنِ

تاریخ حیات

- (1) جمع المذكر السالم
(2) جمع المذكر السالم
(3) جمع المذكر السالم و كسر التعانق

2

فقال رسول الله ﷺ ابني ما سمعته فقلت حرمنا فقال لا بل هو حسن فلهما ولد
انحسين سميت حريبا فقال لان هو حسن باسماء ولدهما زون عمة الاسلام شمر وشير وفي
رواية لغير ولد ثالث سميت حرمنا فقال رسول الله ﷺ ان رسول الله ﷺ الحلالة بعد ذي النون سنة ثم
عن سفيان مولى رسول الله ﷺ يقول ان رسول الله ﷺ الحلالة بعد ذي النون سنة ثم
تصير ملكا فقال سفيان واسمه مهران نظرت فاذا خلافة ابي بكر سنتان وخلافة عمر عشر
سنتين وخلافة عثمان اثنتي عشر سنة وخلافة علي خمس سنين وبقي المشهور تمام الثلاثين
فكان فعن الحسن بن الحسن بن احمد في الفضائل قال ابن سعد في الطبقات روى ان الحسن
في التمام مكتوبا بين عينيه قل هو الله احد فاستبشر اهل بيته بذلك فبلغ سعيد بن المسيب
فقال ان صدقت رواية فما بقي من اجله

شعرہ فضة قوزناہ فکان وزنه درهمالو بعض درہم رواہ الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب وامتدہ لیس بمنصل لان محمد بن علی بن حسین لم یدرک علی بن ابی طالب عن عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ ﷺ عنی عن الحسن والحسین کبشاً کبشاً رواہ ابو داؤد وروی النسائی بکشین کبشین عن ابی رافع قال رايت رسول الله اذن في اذن الحسن بن علي حين ولدته فاطمة بالصلوة رواه الترمذی و ابو داؤد وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح عن یعلى قال ان حسنا وحسینا استبقا الی رسول اللہ ﷺ لضمهما الیه وقال ان الولد بمخله ترجمہ

چنانچہ اس کے چند روز بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔ ترمذی میں امام باقرین ام زین العابدین بن ام محمد حسین سے روایت ہے کہ حضرت علی فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حسین کی طرف سے ایک بکری کا حقیقہ کیا۔ اور فرمایا ہے ناظر ان کا سر موٹا اور باؤں کے وزن کے برابر چاندی توں کرۂ خیرات کر دو ہم نے باؤں کو تول اور اس کا وزن کیا تو درہم یا درہم سے کچھ کم ہوا۔ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس کی اسناد متصل نہیں ہے کیونکہ محمد بن علی بن حسین نے حضرت علی کو نہیں پایا۔ مع

ابو داؤد میں مبداء میں کہاں سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے حسن و حسین کی طرف سے ایک ایک دابہ عقیقہ میں ذبح کیا اور انہی کی روایت میں دو دو بئے آئے ہیں۔ یہ ترمذی میں ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو دیکھا کہ جس وقت حضرت فاطمہ کے ہاں حسن پیدا ہوئے تو آپ نے ان کے کان میں نماز پڑھیں اور ان کی بے تمام احمد بن علی سے روایت کرتے ہیں کہ حسن و حسین دوڑتے ہوئے رسول خدا کے پاس آئے آپ نے ان دونوں کو اپنے برتن سے چمٹایا اور فرمایا کہ ان دو بامٹ غل اور بامٹ

تحقیقات و تعلیقات

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑکے کا حقیقہ ایک بکری کے ساتھ بھی جائز ہے اور ابو داؤد نے اس میں عباس سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے حضرت حسن و حسین کی طرف سے ایک ایک ذبہ کے جیسا کہ آئندہ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور سنی اسناد میں لکھا ہے کہ حدیث ایک بکری کی بھی ہے لیکن حدیث: "السلام شتان القوی" اور رقم ہے (اور بہت سچا) کیونکہ صحابی نے ایک کثیر جماعت نے اسے روایت کیا ہے اور دوسری حدیث میں یہ ہے کہ پتول کی فعل کی رو سے وتر اور قوی ہے کیونکہ فعل انقسام کا محض ہے اور یہ بھی ہے کہ فعل جواز پر دلالت کرتا ہے اور قولی استقباح پر۔ امام ترمذی فرماتا

ہیں کہ ان باب میں حضرت علیؓ، حضرت عائشہؓ، امیر المومنینؓ، بریدہؓ، اسحاقؓ، ابو ہریرہؓ، عبداللہ بن عمرؓ، حضرت انسؓ، مسلمان جتے یہ
یہ بحث آتی ہے۔

تخریج احادیث

۱. تاریخ الخلفاء ۹۳
۲. تاریخ الخلفاء ۱۸۸
۳. کلم العمال ۳۰۱/۱۳
۴. مسند نو داؤد ۳۹۲/۲
۵. سنن شریف ۱۸۸/۲

متمن

مجیدہ رواد احمد علی عکرمہ عن ابن عباس قال کان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
یحب الحسن والحسین ویفدہ مہما علی ولده ویفدہ قسم یوما فاعطی الحسن والحسین کل
واحد مہما عشرة آلاف درهم واعطی ولده عبداللہ الف درهم لغائبہ ولده وقال علمت
سأفنی فی الاسلام وھجرتی وانت تفضل علی ہذین الغلامین فقال ویحک یا عبداللہ! ایسی
بہت مثل جد ہما اب مثل ابیہما وام مثل امہما وجدة مثل جدتہما وخال مثل خالہما وخالة
مثل خالتہما وعم مثل عمہما وعمہ مثل عمتہما وجدہما رسول اللہ وابوہما علی وامہما
فاطمہ وحدثہما خدیجۃ وخالہما ابراہیم بن رسول اللہ وخالتہما زینب ورفیقہ وام کلثوم
وعنہما جعفر بن ابی طالب وعنہما ام ہانیء بنت ابی طالب و ذکر ابن سعد فی الطبقات
وفان کان ابن عباس یمسک برکاب الحسن والحسین حتی یرکبا ویقولون ھما ابنا رسول اللہ
فلولا ھما وفان ابن سعد کان الحسن یحضب بالحناء والکحل

ترجمہ

سنتی ہے۔ عمر بن عباس سے کہتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حسن و حسینؓ کو اپنے ہاتھ سے دوسرے رکھتے
تھے اور اپنے گزشتہ پر انہیں مقدمہ ہاتھ سے آئیے ان آپؐ سے بچوں کی قسم یاد حسن و حسینؓ کو ان پر ادا فرمائیے اور
اپنے بیٹے عبداللہ کو صرف آئیے اور ابراہیمؓ میدان کے گزشتہ عبداللہ ان سے بہت دانا بن گئے اور خالہ زینبؓ کے گزشتہ سے

اسلام میں پیغمبرؐ کی اور حضرتؑ میں تقدیم آپؐ کو معطوم ہے اور آپؐ مجھ پر ان دونوں اذکوں کو فضیلت دینا چاہتے ہیں فرمائیے: اے صہبہ اللہ تجھے خرابی ہو اپنا نامان دونوں کے ماناؤں جیسا ثابت کر اور اپنا آپؐ ان دونوں کے باجہ جبہ لارہی ماں ان کی ماں جیسی اور اپنی ماں ان کی ماں جیسی اپنا ماموں ان کے ماموں کی مانند اپنی خالہ ان کی خالہ کی طرح اپنے بچپان کے چچا جیسا اپنی پھوپھی کو ان کی پھوپھی جیسی لے لے۔ پھر ان کی برابری کرنا مانگے اور رسول خداؐ ان کا باپ علیؑ اور ان کی ماں فاطمہؑ ان کی ماں جیسی ان کے ماموں اور انیم رسول خداؐ کے بیٹے ان کی خالہ نصب اور رقیہ اور ام کلثوم ان کے چچا حضرت علیؑ کی طہنہ۔ ان کی پھوپھی امہانی بنت ابی طالب ہیں۔ (۲) ابن سعد کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ حسن و حسینؓ کی رکاب پکڑ لیتے تھے یہاں تک کہ وہ سوار ہوتے اور فرماتے تمہیں دونوں رسول خدا ﷺ کے صاحبزادے ہیں ابن سعد کہتے ہیں کہ حسنؓ ہندی اور عثمؓ کا نصاب کیا کرتے تھے۔

تحقیقات و تعلیقات

ملاحظہ فرمائیے کہ یہ بھی احتمال ہے کہ لڑکے کے حق میں اہل بیتؑ کا ایک نمبر ہی ہوا اور کمال و استجاب کا دور اس حدیث میں جو ایک نہ گور ہوئی ہے تو احتمال ہے کہ یہ جواز کے لیے اہل بیتؑ کی اکتفاء کرنے پر۔ یا یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اہل بیتؑ سے یہ لازم نہیں تھا کہ ساتویں دن ہی دو بکر ہوں گا (یعنی کہ نہ واجب ہے کہ ہر شخص ہے کہ حضرت نے ان کی طرف سے ایک ذبیحہ ذبح کیا ہو ایک پیدا ہونے کے دن دوسرا ساتویں دن اور اس تقریر سے روایات مختلفہ میں تطبیق بھی ہو سکتی ہے یا یہ مطلب ہے کہ حضرت نے اپنی طرف سے ایک ذبیحہ کیا ہو اور حضرت علیؑ یا حضرت فاطمہؑ دوسرے ذبیحہ کا تقدیر فرمایا ہو جس حضرت کی طرف سے ایک ذبیحہ ذبح کرنے کی نسبت حقیقی ہے اور دونوں کو ذبح کرنے کی نسبت مجازی۔ اور ہر اس کا تم خداوند و یا کسی سے سوغہ و اذیہ امر استہالی ہے۔

تخریج احادیث

۱۔ کنز العمال: ۹۹/۱۳

۲۔ کنز العمال: ۹۱/۱۵



حضرت عیسیٰ سے کہ: اے ایک اور ریت میں آیا ہے کہ حضرت علیؑ نے خواہ اس کی خواہشگاہی کی تھی، وہ علم اور عقل و فہم سے
 ان معاد میں مشہور ہوئی تو آپؐ نے تجارت سے لے کر دین میں ہرگز جواز نہیں دیا اور فرمایا: میں ہر مال کو اپنی رائے سے
 ہر معاملہ میں ہر دین کو خدا کے دوست کی عین اور خدا کے دشمن کی عین ایک ہندوئی جمع نہ ہوں گی۔ پھر حضرت عیسیٰؑ نے
 ان کے لئے اور طریقہ خواہی کے لئے فرمایا: رسول خدا میں ہرگز نہیں آیا کہ تم کو یہ جو دین جو آپؐ کو، خواہ ہر شے میں آیا
 ہے کہ رسول خدا ﷺ کو یہ حال اور یہ وجہ میں آیا اور ان تمام ہے کہ چہ وہاں ہی ہوں نہ ہو اور یہ حضورؐ اور یہ ﷺ نے
 خواہش میں ہے۔ یہ حضورؐ اور یہ ﷺ حضرت علیؑ کو کلمہ گز دو ہیں ہے، اے ایک تو یہ کہ ان کا کلمہ حضرت علیؑ کا ہے کہ: لا
 ادری انما امرت انما امرت بالحق والحق بامرہ، الخیرت سے تقدیر واقع ہو۔

تحریر احادیث

۱۔ صحیح البخاری: ۵۲۹۰ و صحیح مسلم: ۶۰۰۲

۲۔ صحیح البخاری: ۵۱۰۱ و صحیح مسلم: ۶۰۰۲، مکر تفسیر: ۳۰۶/۳، ذیل: ۳۰۶/۳، صحیح
 البخاری: ۵۱۰۱

مفسر

نہ لا اذن تم لا اذن تم لا اذن لا ان یرید ان ابی طالب ان یظفر انسی ویسکح بہتہم فانہ
 ہی انسی بضعة منی یرسی ما را بہا ویر دینی ما اذ ہار واد البجاری عمن علی رضی اللہ عنہ ان
 فاطمة منک ما تلقی من امر الریح فانی النبی ﷺ نسی فاطمة فکانہم لہم نعدہ فوجدت عائشة
 فاعبر نہا فلما جاء النبی ﷺ اعبر نہ عائشة معہی فاطمة فجاء النبی ﷺ البنا و قد احدا
 مضاجعا فذہبت لافو فقل علی مکانکم فعدہ بیننا حتی وجدتہم قد عمیہ علی صغری فقال الا
 اعلمکم ما اعبر مما ساءتمانی اذا احدثت مضاجعکم کثیر الرباع والمثنی ونسکح لانی و نسی
 ونسکح لانی و نسی فہو خیر نکما من عوام رواہ البخاری عمن ابی سلمة ان رسول اللہ ﷺ دعا
 فاطمة عاتق النصح فنام فی بکرت ثم جد نہا فصحکت فلما توفی رسول اللہ ﷺ

ترجمہ

انہی اجازت نہ اور کا پھر نہ ان وہاں چار مرتبہ کی گزرتا کہ ابی طالب نے انہی کو آپؐ کو نظر نہ پڑی تھی
 اور ان کے وہ نہ تھی تھی تھی تھی۔ یہ وہ فاطمہ کے ہوتے کہ ان کے ہوتے تھے جس کے تھے میں اس کے وہ تھے

فقہتہ و اجنسہ فی مجلسہا رواہ ابو داؤد عن ام السومین عائشہ صدیقہ و حبیبہ رسول اللہ ﷺ قالت اقلعت فاطمة نغمشی کان مشیتها مشی النبی ﷺ لقان ۱؎ و لکن یصرح بانہی لہ جسدہا عن یمینہ او عن شمالہ ثم اسر الیہا حدیثا فبکت فقلعت لہا لہ تبکین ثم اسر انہا حدیثا فصاحت فقلت ما رايت کالیوم فرحا اقرب من حزن وصالہا عما فانی فقلت ما کنت لا فنی سر رسول اللہ ﷺ حتی قبض

ترجمہ

تو حضرت فاطمہ سے روئے اور ہنسنے کو ہر یافت کیا انہوں نے کہا مجھے رسول خدا نے اپنی وفات کی خبر دی تو میں روئے گی پھر مجھے خبر دی کہ میری بہت عمر ان کے علاوہ ساری جنت کی عورتوں کی میں برابر ہوں میں یہ سن کر غصہ دی جا رہا ہوں۔ ان میں سے حضرت ام سلمہ کے غلام حضرت خنیزل سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سہمی بن ابی طالب کی دعوت کی دوران کے آگے کھڑا رکھا یا حضرت فاطمہ نے فرمایا کہ اگر ہم رسول خداؐ کو بلاؤں تو وہ بھی ہمارے ساتھ کھانا کھائیں پتا چلے گا لوگوں نے آپؐ کی بھی دعوت کر دی آپؐ آئے اور دروازہ کے دونوں بازوؤں پر ہاتھ ٹیک کر ایک پردہ جو گھر سے کٹے میں لٹکا ہوا تھا، اٹکے اور اسی وقت وہیں آئے حضرت فاطمہ کہتی ہیں کہ پیچھے پیچھے آئی اور کہنے لگی کہ رسول خداؐ اب جس شریف سے ہونے کی جہ فرمادے مجھے اٹکی نہیں یا میں۔ رسولؐ کو یہ خبر کی شان کے مناسبہ میں گریستے گھر میں آئے جس میں منتظر پردہ ہوا۔ اب وہاں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے کئی دفعہ حضرت فاطمہ سے زائد مشاہیر رسول خدا ﷺ کا ذکر کیا انہیں ایک کواہاں وچھن میں اور مدت فصاحت میں حضرت کے مشابہہ رسول خداؐ کے پاس آتی تھیں تو یہاں کی تعلیم کے لیے کھڑے ہوتے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر ہوسہ لیتے اور اپنی جگہ بٹھالیتے۔ اور جب رسول خداؐ ان کے پاس ہوتے تو وہ بھی آپؐ کی تعریف کے لیے کھڑی ہوتی اور حضرت کا ہاتھ پکڑ کر بٹھکتیں اور ہوسہ لیتیں اور اپنی جگہ بٹھکتیں۔ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رسول خداؐ کے پاس (مرض موت میں) آئیں اور وہ ایسی جاں بحق تھیں کہ گویا ان کی پال رسول خداؐ کی چٹائی پر تھیں حضرت نے انہیں کچھ فرمودہ میری بیٹی کو قرآن اور کٹائی پر پھر اپنی راکھ پر انہیں طرف انہیں بٹھایا۔ اور چپکے سے ان کے کان میں ایک بات کہی جس سے وہ رونے لگیں۔ میں نے فاطمہ سے کہا تم سب روتی ہو پھر آپؐ نے ایک اور بات چپکے سے فرمائی جس سے وہ ہنسنے لگیں میں نے کہا آج مجھے خوشی کا دن جو غم سے زائد قریب دو میں نے نہیں دیکھا۔ میں نے فاطمہ سے اس چیز کی بابت دریافت کیا جو رسول خداؐ نے ان سے فرمائی تو جواب یہ کہ میں رسول خداؐ کا جید خادمہ رہی ہوں میں جس تک کہ

تخلیقات و تعلیقات

(۱) یعنی حضرت فاطمہؓ از سر عرضی اللہ عنہا اور حضور اکرم ﷺ کی چال ایک جیسی تھی ایک اور روایت میں لفظ "طینا" کا بھی تیس ہے یعنی ان کی اور نبی کریم ﷺ کی روش میں کچھ بھی امتیاز نہ تھا دونوں ایک ہی خرم چمکتے تھے۔ یہ یعنی انہیں اپنے آپ میں جیسے کا تجربہ فرمایا اور چپکے سے کوئی بات کہی۔ (۲) یعنی جو چیز رسول اللہ ﷺ نے چمپا کر رکھتے ہیں ان کی بے اور جو بات کرتے سب سے غلطی رکھی ہے۔ میرا ہے یہ کفر ظاہر کروں کیونکہ اگر رسول اللہ ﷺ اس بات کا اظہار فرمادے چاہتے تو وہ اس سے کیوں چمپاتے غلطی الامان سب کے سامنے بیان کرنا تھا آپ کا ان سے غلطی دیکھنے میں اور مجھ پر ظاہر کرنے میں کوئی مصلحت ہوئی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑے لوگوں کا عہدہ اور اپنے دوستوں کا راز انہیں سے پوشیدہ رہتا ہے۔ مستحب ہے کہ ان حدیث کا بیان اکی کتاب میں آئندہ تفصیل سے آئے گا۔

تحریر احادیث

- ۱ جامع الترمذی ۲۱۶۱۲
- ۲ تلمیذ بہ و اشہابہ ۳۲۱۸۔ سنن اس ماجہ ۶۴۱۰
- ۳ جامع الترمذی ۲۲۶۱۲
- ۴ سنن ابی داؤد ۷۸/۳

مترجم

النبی ﷺ علیہا عمارا قال فقالت اسرائیلی ان جبرئیل علیہ السلام کان یعارضی القرآن کل سنة مرة وانه یعارضی العام مرتین ولا اراه الا حضر اجلی واک اول اهل بیتی لحافا بی لبکیت فقال اما ترضین ان نکونی سیده نساء اهل الجنة و نساء المومنین فضکحت لذلك ورواه البخاری عن اس ان النبی ﷺ اتی فاطمة بعد قد وه لها قال وعلی فاطمة ثوب اذا قعت به رأسها لم یلع وحلیها و اذا عطت به وجنہا لم یلع رأسها فاسارای رسول اللہ ﷺ ما تلقی قال اندلیس علیہ یاس اما هو انوک و غلامک ورواه ابو داؤد عن ثوبان عن ابی رسول اللہ ﷺ اذا سافر کان اخر عہدہ یاسان من اہلہ فاطمة واول من یدخل علیہا فقد م عن غزاة وعلقت مسحا وستر اعلی بابہا و حلت الحسن و الحسنین قلبین من فضة فقدہ فلم ید حل فطمت ان مامعہ ان یدخل ہزارای فہنکت المستر و فکت القلبین عن الصبیین و قطعہ منہما

فانطلقا الی رسول اللہ ﷺ یکیان فاسخذه منہما فقال یانوبان اذهب بهذا الی ان فلان ان
ہولاء اہلسی اکبرہ ان یا کلو اطہبا تم فی حواتہم الدنیا یاتوبان! انشر لفا طمة فلادۃ من عصب
وسوارۃ من عاح رواہ احمد وابو داؤد

ترجمہ

جب رسول خدا فوت ہو گئے تو پھر میں نے ان سے پوچھا جواب دیا کہ پہلی دفعہ مجھ سے یہ روشنی کی کہ جبرائیل
بیٹھ ہر سال میں ایک مرتبہ مجھ سے قرآن کا دور کرتے تھے اور اس سال دوا لہذا دیا ہے اور میں نہیں ٹھان کرتا مگر اس بات کا
کہ میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے۔ اور حقیقت تم سب اہل بیت سے پہلے مجھ سے موتی یہ نکلنے والی پھر آپ نے فرمایا یہ
تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہو یا جو فرمایا کہ تمام مومن عورتوں کی سردار ہو سو میں اس وجہ
سے نہیں اٹی۔ اب ابو داؤد میں حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت فاطمہ کے پاس دیکھ غلام جسے آپ نے
ان کو بیہ کر دیا تھا اسے اور فاطمہ پر ایک انکی چوڑھی کہ جب اس سے سرواٹھ نکلیں تو جہنم تک نہ پہنچیں اور جب اس سے
بیروں کو ڈھانکیں تو سر کھل جائے جب رسول خدا ﷺ نے ان کی اس مشقت کو دیکھا تو فرمایا کہ تم پر کوئی خوف نہیں اس
جسد و تمہارے آپ اور غلام کی چیز (۲) امام احمد اور ابو داؤد و توبان حضرت علیؑ کے غلام سے روایت کرتے ہیں کہ جب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سارے بھائیوں سے آخر وقت حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے اور
”تے وقت سب سے پہلے ان کے پاس آتے تھے ایک مرتبہ کسی جہاد سے واپس آئے اور حضرت فاطمہ نے ایک چٹ پادرو
منتقل اپنے ارد گرد پر فرائض پڑھا اور حسن و حسین کو چاندنی کے دو انگلیوں سے آراستہ کیا تو جب حضرت تشریف لائے تو حضرت
فاطمہ کے گھر میں داخل نہ ہوئے حضرت فاطمہ پہنچان گئیں کہ حضرت کو یہاں تشریف لانے سے بجز اس پردہ اور انگلیں کے اور
کوئی چیز مانع نہ ہوئی اپنے اسی وقت پردہ پھاڑ ڈالا اور دونوں بچوں کے گھٹن اتار کر انہیں تونز لایا اور دونوں بچے رسول خدا کی
پاس آتے ہوئے گئے حضرت نے اس چاندنی کی ڈلی کو دونوں ساجزہ دوں سے لے کر فرمایا وہاں اس کو نکال شخص کے پاس
لے جایا میرے بھائیوں میں سرورہ بننا ہوں کہ یہ اپنی اپنی زندگی میں اپنے لئے لائے اور میرے لئے لائے اسے تو ابان
فاحمد کے یہ ایک گویہ عصب کا خریدے اور دوا بھی دانت کے گھٹن

تحقیقات و تعلیقات

پورے سال جتنا قرآن کریم نازل ہوتا تھا اس کا مضامین شریف میں اپنی بدداشت کیلئے دور فرماتے تھے اور اس
دانت بھی کہ دور کرتے وقت داغ و مضبوطی ظاہر ہو جائے اور اس میں قرآن مجید کے دور کرنے میں احتیاج کی طرف اشارہ

ہے اور یہ بھی اشرار ہے کہ یہ حدیث حضور اکرم ﷺ نے اپنی عمر کے اخیر رمضان کے جمعہ دن فرمائی ہے۔ حکم پر خلاف عقائد کے دوبارہ دور کرنا اس کی طرف مشعر ہے کہ فقط قرآن کی وصیت ہو رہی ہے اور اس سے احکام پورا کرنے کی تاکید ہے جو کہ امر و نہی کا مل ہو جائے اور نعت دین پوری ہو جائے اس کے بعد صحیحین کی روایت میں اور بھی بہت سے الفاظ آئے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میری جگہ الٰہی سے مطمئن نہ ہو سب سے پہلے جو مجھ سے ملے گا وہ تم ہی ہوگی یعنی میرے تمام اہلیت میں سب سے پہلے تم ہی مجھ سے ملاقات کرو گی اس سے حضرت فاطمہؓ پس پڑیں اور بعد از جب عورتوں نے پوچھا تو اپنی خوشی کا یہی جواب بیان فرمایا۔

تخریج احادیث

۱ صحیح البخاری ۵۱۲/۱، صحیح مسلم ۲۹۰/۲، کنز العمال ۶۴/۱۱، کسر العمال ۳۰۶/۱۳

۲ سنن ابی داؤد ۵۶۷/۲



کیا اور رغبت، الکی اور دوسری چیز میرے اہل بیت میں نہیں اپنے اہل بیت میں اللہ کی بارگاہ میں وہ لوگوں میں منظور فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ کتاب الکی خدا کی کتاب ہے جس نے اس کا تاج تیرے دوہارے پر ہو اور جس نے اسے چھو دیا وہ مکرر الکی میں پڑا۔ ترمذی میں جا رہے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا کو ان کے حجرے میں عرف کے دن دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی پر جس کا قصوے ہاتھ سوار ہوئے خطبہ لے رہے تھے میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ لوگو! میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ جب تک اسے چرے رہے ہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ کتاب اللہ اور میری عزت یعنی اہل بیت حج ترمذی میں یہ روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کسی تم میں ایسی چیز چھوڑنے والا ہوں کہ جب تک تم اسے چکاتے رہو گے میرے پیچھے بھی گمراہ نہ ہو گے ایک ان میں سے دوسری سے بڑی ہے۔ یعنی اللہ کے کتاب جو ایک دوا داری آسمان سے امان تک ہے۔

تحقیقات و تعلیقات

۱۔ جانتے میں آیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ مجھ سے میرا دل روک رہی ہے لہذا جس چیز سے فاطمہ کا دل دکھتا ہے اس سے میرا دل دکھتا ہے اور جس سے اس کا دل فرحت قبول کرتا ہے اور کشادہ ہوتا ہے اس سے میرا دل خوش ہوتا اور کشادہ قبول کرتا ہے قیامت کے دن جملہ نسب منقطع ہو جائے گا مگر میرا نسب قیامت کے دن متقطع نہ ہو گا مومن میں روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا عرش کے اندر سے ایک پکارے گا یا ابوبکر یا عمر یا عثمان یا علی یا محمد یا علی یا عباس یا اسامہ یا اسامہ! اسناد لنا علی رسول اللہ ﷺ تفلت یا رسول اللہ علی والعباس

تخریج احادیث

- ۱۔ صحیح مسلم ۲/۲۸۳
- ۲۔ صحیح البخاری ۵۳۶/۱
- ۳۔ کنز العمال ۱۳/۲۹۳
- ۴۔ جامع الترمذی ۲/۲۱۹

مترن

وعشرتی اہل بیسی ولن یغفر قاتنی حتی یرد علی الحوض فانظروا کیف نخفقو فی فیہما رواہ الترمذی عن جمیع بن سمیر قال دخلت مع عمنی علی عائشہ فسالته ای الناس کان احب الی رسول اللہ ﷺ قالت فاطمہ فقیل من الرجال؟ قالت زوجها رواہ الترمذی والحسن والحسين انا حرم لمن حاربههم وسلم لمن سالهم عن عائشہ قالت ما شاع ال محمد من غیر شعیر حتی قبض رواہ البخاری و مسلم عن اسماء قال کنت جالسا إذ جاء علی والعباس یمتافان فقالا یا اسماء! استاذن لنا علی رسول اللہ ﷺ تفلت یا رسول اللہ علی والعباس

[illegible]

تَفْتِيحَاتُ الْغُرُورَاتِ

۱۔ جیسی ہی خارج جس نے ہن کی محبت و مروت کو لازم کیا اس نے نجات پائی اور اسی میں ہلاکت سے بچنا چاہیے۔
دوسری حد میں آپ ہے کہ شعل اصحابی مثل انھم میں اقتدی شی، اے اللہ ہی یعنی میرے صحابہ کی مثال لیجئے جیسے تارے۔
جس نے ان میں سے کسی کی اقتدا کی نجات پائی علامہ فخر العین رازوی لکھتے ہیں کہ انھما اندہ ہمہ استندھ والہما عت الہی بیت
کی کشتی میں سوار ہوئے اور ہم نے نجات پائی اور اصحاب رسول نہ انھما لکن انھما کے ستاروں سے ہدایت پائی سو ہمیں امید ہے کہ
قیامت سے ہوں سے اس کشتی میں بیٹھ کر نجات پائیں گے۔ اور ایسے پوری امید ہے کہ حنت کے درجہ کی طرف چلیں گے
اور نعم باتم کما راستہ مل جائے تو صبح اس اعتبار کی یہ ہے کہ جو شخص اس کشتی میں سوار نہ ہو یا جو خوارق کی حرمت و دلال و بدلہ میں
پاکین کے ساتھ بلاک ہو اور جو کوئی اس میں داخل نہ ہو اور صحابہ کے ساتھ جو منزلہ ستارے کے ہیں انہوں نے بھی راہ انفس کی
طرف نجات نہ پائی تو وہ مگر اسی کے داخل میں حیران و پریشان رہا اور ایسی تاریکیوں میں چلا جس سے کبھی نکلے والا نہیں ہے۔
امام احمد مرغومہ روایت کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں ستاروں کے نذرے اور آسمانوں میں کہ جبروہ کی تاریکیوں سے اور
دھماکتے ہیں جسی جب تارے سے مس جائیں گے تو پیلے وانے پھٹنے پھریٹنے اور بھی رہا نہ پائے۔

تخریج احادیث

1. قرآن مجید، ۲: ۱۳۰
2. جامع الترمذی، ۲: ۱۱۷
3. مسند احمد، ۱: ۱۰۰

فضائل ام المومنین ام عبداللہ عائشۃ الصدیقۃ بنت امیر المومنین

ابوبکر الصدیق عبداللہ بن ابی قحافۃ عثمان رضی اللہ عنہا

عن عائشۃ الصدیقۃ ان نساء رسول اللہ کن حزینا لحزب فیہ عائشۃ وحفصۃ و صفیہ
و سودۃ و الحزب الآخر ام سلمۃ و سائر مماء النبی ﷺ و کان المسلمون قد علموا حب
رسول اللہ ﷺ و عائشۃ فاذا کانت عندهم ہدیۃ

امام موہنین ام عبداللہ حضرت عائشہ صدیقہ بنت امیر المومنین

ابوبکر صدیق عبد اللہ بن ابی قحافہ عثمان رضی اللہ عنہا کے مناقب

بقاری مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ کی زیہوں کے دو گروہ تھے ایک میں تو حضرت
سے عائشہ اور حفصہ اور صفیہ اور سودہ تھیں دوسرے گروہ میں ام سلمہ اور باقی سب یہاں تھیں اور مسلمانوں کو معلوم تھا کہ رسول
خدا سب سے زائد عائشہ سے محبت رکھتے ہیں مومنین ان کے پاس کوئی ہدیہ نہ لے سکتے تھے۔

متر

یرید ان یهدیہا الی رسول اللہ ﷺ و الآخر ہا حتی اذا کان رسول اللہ ﷺ بیئ
عائشۃ بعث صاحب الہدیۃ بہا الی رسول اللہ ﷺ بیئ عائشۃ فکلّم حزب ام سلمۃ فقلن
لہا کلّمی رسول اللہ ینکلم الناس فیقول من اراد ان یهدی الی رسول اللہ ہدیۃ فلیہدہ الیہ حیث
کان من نسائہ فکلّمہ ام سلمۃ بسا قلن فلم یقل لہا شیئا فسالنہا فقلات ما قال لی شیئا فقلن لہا
کلّمیہ فالت فکلّمہ حین دار البنا ایضا فلم یقل لہا شیئا فسالنہا فقلات ما قال لی شیئا فقلن لہا
کلّمیہ حتی ینکلمک فدار البنا وکلّمہ فقل لہا لا تؤذینی فی عائشۃ فان الوحی لم یاتنی
وانافی توب امرأۃ الا عائشۃ فالت فقلت اتوب الی اللہ من اذاک با رسول اللہ! ثم الحسن
قد عون فاطمۃ بیئ رسول اللہ ﷺ فارسن الی رسول ﷺ فقول ان نساءک ینشدنک العد
ل فی بیئ ابی بکر فکلّمہ فقال یا بنیہ الا تحب ما احب فقلات بلی فرجعت الرہن فاخرتہن
فقلن ارجعی الیہ فالت ان ترجع فارسلن زینب بنت جحش فالت فاعلظت و قالت ان نساک

وبسندك الله العدل في بنت ابن ابي قحالة فرفعت صوتها حتى ناولت عائشة واهي فاعذت
فتمسكته حتى ان رسول الله لينظر الى عائشة هل تكلم قالت فنكلمت عائشة ترد على ذيب حتى
اسكنها قالت فيظر النبي ﷺ الى عائشة وقال انها ابنة ابي بكر رواه البخاري و المصنف
ترجمہ

اور اسے رسول اللہ کو بھیجنے پر اپنے تواس قحطہ کو رہنے دیتے یہاں تک کہ جب رسول خدا ﷺ عائشہ کے گھر
میں تشریف لے گئے تو وہم پر اسے اسے رسول خدا کو عائشہ کے گھر میں بھیجنے ایک دن اس مسئلے کے رد کرنے سے کہا آپ رسول
خدا سے غلام بیچیں کہ وہ لوگوں سے کام کریں اور فرو، وہیں کہ جو رسول اللہ ﷺ کو کسی قسم کا قحطہ اور نہ راندہ عین چاہے تو وہ
یہاں کہیں اپنی بیویوں میں ہوں وہیں بھیجیں کی عمر بنی تھیں نہ کہ چنانچہ اس مسئلے نے ان عورتوں کی تنگدلیوں میں تڑپ مچا دی تھی
کی آپ نے اس مسئلہ کو اس کے گھر پر اب مدد پر ان عورتوں نے مسموم سے پوچھا کہ کیا جواب دافرو، رسول خدا ﷺ نے کچھ
نہ فرمایا، انہوں نے کہا آپ پھر اس وقت کو عرض کریں مائتہ کہتی ہیں جس وقت رسول خدا ﷺ اس مسئلے کے گھر آئے تو
انہوں نے پھر ان کے اضطراب سے کچھ جواب مدد پر عورتوں نے کہا حضرت سے پھر عرض کیجئے کی کہ آپ کا جواب یہ ہے کہ جب
رسول خدا ﷺ کے گھر تشریف لائے تو انہوں نے پھر اسی امر کو دریافت کیا حضرت نے ان سے فرمایا اب اس مسئلہ کے
بارے میں مجھے ایذا نہ دے کیونکہ اس کے خلاف وہیں مجھے وہی نہیں آتی یعنی اسے نہ کسی نے بھروسے پر
لکھتے وہی آتی ہے اما نہ فرماتی ہیں مسئلہ نے کہا اسے رسول خدا میں آپ کو ایذا پہنچے اسے اللہ سے دعا کرتی ہوں پھر ان عورتوں
نے حضرت کو خط رسول اللہ کی سامراجی کو پڑھا کہ رسول خدا نے اسے پاس بھیجا کہ رسول خدا سے دعا کہ کہ آپ کی دھواں اوپر
کی مٹی کے باب میں انصاف کی غالب ہیں حضرت فاطمہؓ نے اس مسئلہ کو مائتہ حضرت نے فرمایا اسے مٹی نیا تھوڑا
چیز عجیب نہیں ہے اس وقت کہ رسول خدا نے دعا کیوں نہیں یہ بہتر کہ آپ دعا سے دعا کیوں نہیں اور انہیں اس سے اطلاع
دے ان عورتوں نے کہا آپ ایک دعا دے جائے۔

حضرت فاطمہؓ نے انکار فرمایا اور نہ انہیں پھر انہوں نے مذہب ذات نقض کو بھیجا رسول خدا کے پاس انہیں اور خنی سے کہا
کہ آپ کی دھواں اوپر مٹی کی کہ باب میں اللہ کا واسطہ دے کر انصاف طلب میں یہ کہہ کر حضرت مذہب بہت تھیں اور
حضرت نے انہیں دوسرا بھیجی تھیں پیچھے پرائیں اور یہی مٹی ہمیں رسول خدا کا انشور کچھ رہے تھے کہ دیکھو کیا جواب
دیتی ہے وہ انشور سے کہ مائتہ اور آپ کو ایسے معقول جواب دینے کے بالکل خاموش کردی پھر حضرت فاطمہؓ کا انشور دیکھتے

صدق علی رسول اللہ ﷺ وعلی ابی بکر رواہ البخاری عن ابی وائل قال لما بعثنا علی عمار والنخس النی الکوفة لیستفر ہم خطب عمار فقال انی لا اعلم انہا زوجہ فی الدنیا والاخرة ولكن الله ابلکم لتبعودوا ہاھا

ترجمہ

اور فرماتے ہیں کہ اگر تم کوئی بی بی ال ترمذی میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ جب ہم لوگوں پر نئی اصحاب مگر حضرت عمارؓ پر کوئی شک نہ تھا آپ نے تو حضرت عائشہؓ سے پوچھتے تو ان کے پاس اس کاظم ہوتا تھا بخاری، مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ مجھے رسول خداؐ نے فرمایا تو مجھے خواب میں تین روز تک برابر دیکھائی گئی تھی یعنی تیری تصویر کو فرش ایک ریشمی مہر پر لکھ کر میں لایا تھا اور کہتا تھا یہ نبی الی بی بی ہیں۔ میں نے جو تیرے لئے سے کچھ احوال تو تمہیں آج بھی پھر میں نے فرشتے سے کہا اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو وہاں مجھ کو ضرور سزا ہی ہو چکا ہوگا ترمذی میں وہی ہی حلق سے روایت ہے کہ کہتے ہیں میں نے عائشہؓ سے لیا وہ کئی کئی کو نہیں دیکھا ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے راجع بخاری میں ابو سعید سے روایت ہے کہ۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دن اچھ سے رسول خداؐ نے فرمایا اے عائشہؓ یہ جبریلؑ تمہیں سلام کہتے ہیں میں نے کہا ان پر سلام اور خدا کی رحمت اس کی برکتیں ہوں جسے آپ دیکھتے ہیں اسے میں نہیں دیکھتی اس سے عائشہؓ کی مراد رسول خداؐ تھے۔ بخاری میں ابو موسیٰ شعبری سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا مردوں میں بہت لوگ کامل گزار رہے ہیں اور عورتوں میں سے بہت کم عورتیں اور یہ فرعون کی بی بی کے سوا اور کوئی کامل نہیں گذری اور عائشہؓ کی نصیحت کہ عورتوں پر ایسی ہے جیسے ریشمی کپڑا کی فصیلت تمام کہاں ہے پر بخاری میں قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ عائشہؓ رضی اللہ عنہا جب مرض کی شدت سے ضعیف ہو گئیں تو ان کو ان کے پاس آکر کہنے لگے اے ام المومنین آپ سے میری عزت یعنی رسول خداؐ اور ان کی طرف سے میری عزت ہے۔ بخاری میں ابو داؤد سے روایت ہے کہ جب علیؓ نے عمارؓ کو روئے من کوڑ لکھا کہ کوئیوں کوڑائی کے واسطے نکالیں تو عمارؓ نے اہلبیتؑ کو حاکم فرمایا میں جیٹیں کہنا ہوں کہ حضرت عائشہؓ رسول خداؐ کی دنیا و آخرت میں بیوی ہیں لیکن خدا تعالیٰ تمہیں آزماتا ہے۔ کہ تم علیؓ کی بیوی کرتے ہو یا عائشہؓ کی بی

تحقیقات و توضیحات

وہ اپنے خداوند کے ساتھ ہی مدینہ میں ہجرت کر کے آئیں ان کا عہد مدینہ مدور میں آتے ہی انتظار رہ گیا اس کے بعد حضرت عمرؓ نے ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عثمانؓ بن عفانؓ کو ان کے نکاح کا بیجا بھیجا مگر ان دونوں حضرات نے منظور نہ کیا فرمایا انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو نکاح کا بیجا بھیجا آپ نے منظور نہ کیا اور نہ ۳۰ھ میں نکاح کی پھر کسی وجہ سے

میں نے سوچا کہ میں نے ان کو یہ بات بتائی کہ ان میں سے آخر عورتوں کے لیے تو باری عزت ہے اور حضرت عیسیٰ نے اپنی باری حضرت عائشہ کو بخش دی تھی ان کی باری میں آپ حضرت عائشہ کے پاس رہتے تھے جیسا کہ آنکھوں کی حدیث میں مذکور ہے۔

خرج اجاویٹ

- ٣٠٢ ص: صحيح البخاري ٥٣٢١: صحيح مسلم: ٢٨٥/٢

- ٢٤٣١١

- $$P_{\mathcal{L}}(F) \rightarrow P_{\mathcal{L}}(F) \quad (2)$$

- (¹) *صحب الخازن*. ٦٣/١٢

متن

رسول الله ﷺ إذا أراد سفرا أفرغ بين أزواجه وبين خرج معها خرج بها معه رواه البخاري ومسلم عن عائشة قالت كنت لعب بالبنات عند رسول الله ﷺ وكان لي صواحب يلعبن معي وكان رسول الله ﷺ إذا دخل يستقمعن منه فيسربن إلي يلعبن معي وعنها قالت والله لقد رأيت النبي ﷺ على باب حجرتي والحشة يلعبون بالتحراب في المسجد ورسول الله ﷺ يسترنى بردائه لأظهر إلي لعبهم بين أذنه وعاتقه ثم يقوم من اجلي حتى اكون أنا الذي أنصرف فاقدروا قدر المجازية الحديثة السن الحريضة على النهو رواه البخاري ومسلم عن عائشة قال قدم رسول الله ﷺ من غزوة تبوك أو غير وهي سهوتها سر فبهت الريح فكشفت ناحية المستور عن بنات لعائشة لعب فقال ما هذا يا عائشة قالت ساتي وراى بينهن فرسانهن من رفاع فقال ما هذا الذي ارى وسطهن قالت فرس كان وما هذا الذي عليه قلت جناحان قال لرس له جناحان قالت اما سمعت ان لسليمان خيلا لها اجنحة قالت فضحك رسول الله ﷺ حتى رأيت نواجذه رواه ابو داود عن عائشة ان النبي ﷺ كان يمشي عند زيت بنات حجرته فيشرب عندها

15

کہ رسول خدا ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو اہل دیہیوں میں قرعہ ڈالتے سوالن میں سے جس کا ہر ممکن اسی و

اپنے امرا و اطراف میں لے جایا کہ حق تعالیٰ بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے ہاتھ میں بیٹھی ہوں
 اسے ساتھ نہ لیاں کھاتی تھی اور میری آنکھیں میرے ساتھ ٹھیکہ کرتی تھیں پس جب رسول اللہ ﷺ شریف الیہ تو میری آنکھیں پانی شہ
 کی جہ سے پر ہوئیں چھپ جاتیں تو حضرت نبی کریم ﷺ سے پاس بھیجے اور وہ میرے ساتھ ٹھیکہ کرتے۔ بعد ازاں میں حضرت
 عائشہ سے روایت ہے کہ خدا میں نے رسول خدا ﷺ کو اپنی حجرے کی دروازہ پر کھڑے ہوئے دیکھا اور وہی لوگ بر جھوں
 میں بچوں سے کھیلنے تھے رسول خدا ﷺ اپنی چادر سے میرا ہونڈ کر رہے تھے تاکہ میں آپ کے کانوں اور سونڈھوں کے درمیان ان کا
 نہیں۔ بھول چھ آپ پر ہی خاطر سے کھڑے رہے حتیٰ کہ میں ٹوڑا ہواں سے حتیٰ کہ وہم اندازہ کرنا اس مقبرہ میں لڑکی کا جو کھیل پر
 جو میں ہوتی ہے یعنی خیل لڑکھڑائی میں لڑکیں کھیل پر کمر بند کرتی ہیں ہنسی کی قدر میں کھڑکی دیکھی رسول اللہ
 ﷺ میرے لئے کھڑے رہے۔ ع اور انہوں میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جو کہ یا خیر کے فرمودہ
 نہ شریف الیہ تو حضرت عائشہ کے لئے کھڑے ہوئے کہنے میں ایک پورا چادر تھا جس کو اہل بیت اور حضرت عائشہ کی لڑکیوں جو اس پر دو
 سے لٹکتی ہوئی تھیں اس کے پردے کے کونے کو ہوائے کھول دیا۔ حضرت عائشہ نے اسے دیکھ کر فرمایا اے عائشہ یہ کیا ہے کہا میری
 لڑکیوں اور حضرت عائشہ نے لڑکیوں میں ایک ٹھونڈ دیکھا جس کے کاغذ کے اوپر لٹے ہوئے تھے فرمایا یہ کیا ہے جسے میں لڑکیوں کے
 بچ میں دیکھتا ہوں عائشہ نے کہا مجھ پر ہے حضرت نے فرمایا اس کے اوپر کیا ہے کہا اوپر فرمایا کھڑے کے اوپر ہوتے ہیں
 عائشہ نے کہا کیا آپ نے نہیں سنا کہ عیدان کے کھڑے کے پر تھے۔ عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انہیں سے حتیٰ کہ میں نے
 آپ کی کچلیں نہ دیکھیں۔ ع۔ بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو زینب بنت جحش کے پاس
 اکٹھے تھے اور آپ ان کے پاس شہید ہو کر تھے۔

تحقیقات و تحقیقات

۱۔ مسجد میں ایک چوڑا تھا مسجد سے متصل یا اس سے نفس مسجد مراد ہے کیونکہ ان کا بر جھوں سے کھیلنا اور حقیقت یہ ان
 جیاد تھا اور جیاد کے لیے کسی قسم کی ورزش کرنا نہیں عبادت ہے سب سے تیرا انداز کے باب میں نفس مرتع آئی ہے کہ: "لو اعدوا
 لہم ما استطعتم من قوۃ" اس مفسرین نے تو قوۃ سے تیرا انداز ہی مراد لی ہے۔ اور حضرت عائشہ کا ان کی طرف دیکھ
 نبوت سے پہلے تھا جیسا کہ ظاہر مفہوم حدیث ان امرکہ متعلق ہے علامہ نور اللہ علی مغلہ کی طرح فرمایا ہے اور اس حدیث سے
 منوراً امرکہ متعلق کی خوش آغائی اور محبت و مہارت حضرت عائشہ پر بھی جاتی ہے۔

تخریج: حادیث ۵۰

کی موصحفہ نے اس کی حضرت عائشہؓ و خیرہؓ اور وہ دونوں پاہم موافق تھیں۔ بعض صحابہؓ کہتے ہیں کہ حضرت نے طعمہ کی باری کے دن بارہ سے غنوت کی اور طعمہ کو ان کے ساتھ راضی کیا اور اس امر کے پھپھٹ کے صلہ میں وہ نے موصحفہ سے یہ بات مہیپ رنگی حضرت نے اپنی بیویوں سے کہہ کر ٹکس ہو کر اٹھیں۔ اسی روز یہ سے ٹھہر میں رہے پھر جریش آنے اور فرامٹے لگے آپ اپنی بیویوں پر مراعت نہ کیے کیونکہ وہ روزہ نہ رکھتے تھیں اور شب کو قیام کرنے والی تھیں اور وہ رات میں آپ کی بیویاں تھیں۔ اس واقعہ کہتے ہیں کہ ان مجلس بازاریوں میں پکا کر کھاتے تھے کہ ریت انسا بربد اللہ لیبھب عسکب المر جس اہل البیت حضرت کی بیویوں کے باب میں اترتی ہے۔ ان پر میں حضرت نے نثر سے رایت ہے کہ انہوں نے حضرت سے پوچھ کر جس چیز کا منع کرنے پر کو نہیں (یعنی اس کوئی) لگے تو اس کا نہ دیکھا نہ دواؤ کو نہ ہے۔ فرما یا وہ تین چیزیں ہیں۔ دینی۔ جسم۔ نام

تحقیقات و تعلیقات

حضور اکرم ﷺ کا حضرت زینب کے پاس ٹہرنا باری کے ماہرہ تھا۔ آپ نے نزواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے تو حضرت زینب کے پاس کچھ دیر ٹہر جاتے اور خلیفہ ایک میوہ کا نام ہے جو گڑ کے مشہور ہو کر رہا ہے اور اس کی نو نہایت فراہ ہوتی ہے اور کچھ شہد کی خوشبو کے مشابہ ہوتا ہے حدیث کا اصل یہ ہے کہ حضرت عبداللہؓ اور حضرت عمرؓ نے حضور اکرم ﷺ سے فراب حضرت زینب کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ کو ہر دفعہ شہد یا پائے تھیں اس وجہ سے حضور اکرم ﷺ قیام فرمایا۔ ویران کے پاس ٹہر جاتے یہ بات حضرت عائشہؓ کو بار معلوم ہوئی انہوں نے حضرت طعمہ سے جو ان کی پہلے ہی سے ہم مزاج تھیں مشورہ کیا اور کہا کہ تم حضرت عائشہؓ سے عرض کر کہ حضرت شہد چنا چھوڑ دیں اور ان کے پاس ٹہرنا موقوف کر دیں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

تخریج احمد و بیہ

سنن ابو داؤد ۵۲۲/۲

متن

بإذن رسول الله! هذا الماء قد عرفنا قد عرفنا ما الملع والماء قال يا حميراء من اعطى فاراً فکانما تصدق بجميع ما انضجت تلك النار من اعطى ملحاً فکانما تصدق بجميع ما طابت تلك الملع ومن سقى مسلماً شربة من ماء حيث يوجد الماء فکانما اعتق فيه ومن سقى مسلماً شربة من ماء حيث لا يوجد الماء فکانما احياها ومن احياها فکانما احيا الناس جميعاً

رواہ ابن ماجہ القزوی عن انس قال قال الی رسول اللہ من نسائه شہداء کانت اللکب ای جملہ اذہ فی منسربہ تسعا و عشرين لیلة ثم نزل فقالوا یا رسول اللہ! انبت سیر ثعلب ان الشہداء یسکون تسعا و عشرين رواہ البخاری عن عائشة ان النبی ﷺ سرجہ وھی ست سع سب و زفت الیہ وھی ست تسع سنن ولعہا معہا و مات عنہا وھی ست ثعلب غسرة رواہ مسلمہ عن عائشة قالت ما نظرت او ما رأیت فرج رسول اللہ ﷺ قط رواہ ابن ماجہ و عنہا قالت نزل حسی رسول اللہ ﷺ ھشی شوال و بنی یحیی شوال فای نساء رسول اللہ کان احطی عہدہ عنی رواہ مسلمہ عن انس قال لما کان یوم احد انھزم الناس عن انس فیکلمہم و لقد رأیت ترجمہ

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اسے رسول خداؐ اپنی توایفہ ان بن بجز ہے جسے امرئیسؓ پہنچانے سے نہ تمک اور تمک نہ دیتے ہیں کیا خوف ہے فرمایا اب حیرا جس نے کسی کو گدائی تو نہ پہنچاں تمک سے پہلے گویا سب ہی تو اس نے خیر سے کیا اس نے کسی کو تمک دیا تو بھنا کہ تا اس سے سنو دیکھو سب ان سے خیر بات کیا اور جس نے مسمر نہ کی کوئی جملہ پانی چاہا جس پانی مل سکا وہ تو گویا اس نے ایک برہ و آؤا یا اور اگر کسی مسمر کو کسی جملہ پانی چاہا جس پانی مل سکا تو گویا اس نے جان کو خریدا کیا اور جس نے ایک تمک کو خریدا تو گویا اس نے تمام گھوس کو خریدا کیا۔ قدرتی میں حضرت انسؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے اپنی زبانوں سے ایک سیلے کا اعلان کیا اور آپ ﷺ سے سوچی ہوئی تھی۔ سو آپ اپنے باغ خانہ میں انھیں راجس ٹھہرے رہے پھر ان کے لوگوں نے عرض کیا اب رسول خدا آپ نے تو ایک مہینے کا یا کیا تھا فرمایا کہ سید انیس کا بھی ہوتا ہے۔ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے کھانچ کر دیا اور اس سے اس کی قمیص اور آپ سے ہمہ سزا نہیں۔ اس وقت میں کہ آپ ﷺ کو برس کی قمیص اور ان کے کپڑوں کے ٹکڑوں نے ان سے کھرا کرتے اور انھو برس کی قمیص میں رسول خداؐ نے ان سے بدل کر لی۔ ان ہم میں عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا ﷺ سے کھانچ کر دیا اور اس سے کھانچ کر دیا۔ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے مجھ سے سوال کیا میں نے کھانچ کر دیا۔ بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ اسے کان ہوا تو آنسو گریں رسول خداؐ کو پھر کر چلے۔ میں حضرت عائشہؓ کو پھر رضی اللہ عنہا بنی اور حضرت ام سلمہؓ کو پھر دیا کہ وہ دونوں اپنے اپنے پانچے

تخریج احادیث

سنن ابن ماجہ: ۱۳۹، سنن ابن ماجہ: ۱۳۸، صحیح مسلم: ۱، خطبہ و صحیح مسلم: ۵۶۱

متن

عائشہ بنت ابی بکر و ام سلمہ رضی اللہ عنہما و انیسما المسمرتان خدمہ سوفہم
تسقران القرب وقال غیرہ "تمقلان القرب" علی اسم یسما لہ نقر غامہ فی الواد القوم ثم ترجعان
لنملا نہما ثم یجئان لتفرعہ فی الواد القوم رواہ البخاری عن عائشہ قال استاذن رخص من
الیہود عنی رسول اللہ ﷺ فقاتلوا النمام عنیکم فقاتل من علیکم النمام واللغة فقال رسول
اللہ ﷺ ان اللہ ورفیق یحب الرفق فی الامر کذا قالت انتم تسمع ما قال قال قد قت و
علیکم رواہ البخاری و مسلم عن انسہ قالت: "دخلت مع ابی بکر اول ما قدم المدينة وابنته
مصطبعة قد اصباها سمی فاتها ابو بکر فقال کیف انت یاسیة و قیل حدھا رواہ ابو داؤد عن
عائشہ ان رسول اللہ ﷺ قال ان اللہ ورفیق یحب الرفق یعطى عنی الرفق ما لا یعطى علی العصف
وما لا یعطى علی مسواہ رواہ مسلم و فی رواية له قال لعائشہ عنک بالرفق و اباک والعصف
والفحش ان الرفق لا یكون فی شیء الا زانہ ولا یرع من شیء الا شامہ و عنہا قالت ما شیء ان
محسد من غیر الشهر یومین متابعین حتی فیض رسول اللہ ﷺ رواہ البخاری و مسلم عن
انس بن مالک قال قال رسول اللہ ﷺ لعائشہ علی النساء کفضل الثیرہ علی سائر الطعاف
ترجمہ

چھ عاصی ہوئے تھیں مجھے کئی پنداری کی پنکھ صومرونی تھی دو دونوں اپنی ٹانگوں پر چٹخیں رہے۔ وہ اپنی
تھیں اور قوم کے گونہوں میں اپنی تھیں وہ جاتی تھیں اور طیشیہ جگر تھیں اور قوم کے گونہوں میں اپنی تھیں۔ چٹخیں میں
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ یہودی ایک جماعت نے رسول اللہ ﷺ کی ہاربت پائی اور ان کے بعد کہا
اسام بیگ (سرم کے معنی موت کے ہیں) مطلب یہ کہ یہودیہ تہذیب کے گونہوں میں تھیں۔ قرآن تعالیٰ اور
لغت ہو گئے تھیں فرمائی ہیں میں نے کبھی قرآن پر خدا کی راہ رکت ہو۔ حضرت نے فرمایا: "ما کہہ رہی ہے دو قسم کا گونہوں
میں نرمی کو دوست رکھتے ہیں اسے فرض کیا کیا آپ نے نہیں نہ ہو جو انہوں سے کہہ یا فرمایا میں نے تو پہنتی کی کہ یہ تھا

فَقَالَ لِقَوْلِهِمْ إِنَّا وَهَمْنَا بِهَا وَالْبَعَثَ فِي هَذِهِ رَأْسًا لَا يُحَادِثُ الْكَافِرِينَ فَجَعَلْنَاهَا نِدَاءً مُبْعَثًا يُنَادِي الْأَوَّلِينَ وَإِنَّا لَهُمْ مُّصْرِعٌ فَمَنْ يَرْجِعْ إِلَى اللَّهِ لِمَا يُعْطِيهِ فَرَحَافَتًا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ سَرِيعًا وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى السَّمَاءِ فَذُنُوبُهُمْ إِلَيْهِ رَاقِيَةٌ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ فَذَكَرَ اللَّهُ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَبَأً

13

[illegible]

(۴) محکمہ اعلیٰ تعلیم و صحت، لاہور، پاکستان۔

۱۔ یہ مضمون ہے:

$$\frac{d^2 \phi}{dt^2} = -\frac{\partial V}{\partial \phi} \quad (1)$$
[illegible]

تَعْلِيْمِيَّةٌ وَتَرْبِيَّةٌ

مقامی رہائشیوں نے ان کے خلاف احتجاج کیا۔ ان کے خلاف ایک کیس چل رہا ہے جو کہ ان کے خلاف ایک اور کیس کے ساتھ ساتھ چل رہا ہے۔ ان کے خلاف ایک اور کیس چل رہا ہے جو کہ ان کے خلاف ایک اور کیس کے ساتھ ساتھ چل رہا ہے۔

تخریج احادیث

١. خروج من مصر نحو حه مدينه قيسريه كده في حياه نصيبه (عربي) ٢٥٣:٢

$$P(1) = \frac{1}{2} \quad \text{and} \quad P(2) = \frac{1}{2}$$

٢٠٠٠

لا تقبلوا

عن عمرو بن عبد الله عن عائشة قالت حبس إحدى عشر امرأة في الجاهلية وثلاثة منكم

من احبنا انا و اولادنا

فَارَاتِ الْإِلَهِي رَوْحِي لِحَبِّ حِلِّ غَتِ عَنِّي (أَسْ حِلِّ لَا سَهْلَ فِيرِ تَغِي وَلَا سَمِينِ فِينَقِلِ

قالت الثانية: روحى لا ابت خمره نبي احاطه لا ادر ان اذكرك اذ كرم عجزه وبجره

قالت الثالثة: زوجي العشيق ان اطلق اطلق وان اسكت اسكت

قالت الرابعة: زوجي كليل نهامة لا حر ولا قرد ولا مخافة ولا مامة

قالت الخامسة: زوجي ان دخل فهد وان خرج اسد ولا يسأل عما عهد

قالت السادسة: زوجي ان اكل لف وان شرب الشنف وان اضطجع النصف ولا يولج الكف

ليعلم البت

قالت السابعة: زوجي غيايا او غيايا طيافا كل داء له داء شجك او فلک او جمع نكلا لك

قالت الثامنة: زوجي المس من الرب والريح ربح زرب

قالت التاسعة: زوجي مالک وما مالک، مالک خير من ذلك له ابل كبير العبارک

فعلات الممارح واذا سمعن صوت المزهر ايقن انهن هو الک

قالت العاشرة: زوجي رفيع العماد طويل النجاد عظيم الرماد قريب البيت من الناد

قالت الحادية عشرة: زوجي ابو زرع فما ابو زرع اناس من حلى اذني وملامن شحم عضدي

وبحسني فبجحت الى نفسي ووجدني في اهل غنمة بشق فجعني في اهل صهيل واضيط

ودانس ومنق فعدده اقول فافتح وارقد فانصبح واشرب فانفتح ام ابی زرع فما ام ابی زرع

عکومها رواج وبينها فاساح ابن ابی زرع

ترجمہ

حضرت عائشہ صدیقہ کا رسول خدا ﷺ کے حضور میں گیا رہے عورتوں کا قصہ بیان کرتا

بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ گیا، عورتیں ایک ایک بیٹھیں اور ہا ہواں بات کا عہدہ بیان کیا

کہ اپنے خاوندوں کے حالات سے کچھ نہ چھپائیں گی۔

ان میں سے پہلی عورت نے کہا: میرا نذہ ایسا ہے جیسا دیوانہ کا گوشت اور وہ بھی پناؤ کی پوٹی پر ناس کا راستہ سنان کہ

اس پر چڑھا جائے نہ فرہ گوشت ہے کہ اسے کوئی بھی لے تو لے لیگا لائی اور ہے حقیقت مخف ہے۔

دوسری عورت نے کہا: میں اپنے خاوند کی خبر غائب نہ کروں گی میں ڈرتی ہوں کہ (خبر کے جموت جانے سے کیونکہ قصہ بڑا

راتی ہوں لیکن مجھے کچھ بھی کام نہ کرنا پڑا اور جب ادا ہوئی تو بیت بھر کر چلی آؤں اور زون کی منہ سے نکلتی ہے اور
 زون کی بل اس سے بھری ٹھنڈی اور شہ دو گھنٹہ گرنے

تحریر: حادیث

صحیح البخاری ۹۱۲، صحیح مسلم ۸۸۱۲، شعبان ترمذی ص ۷۰

مترجم

لما من ابی زرع مضجعه کسبل شطبة وتشیعه ذراع الجفرة ست ابی زرع لما بنت
 ابی زرع طوع ابیها وطوع امها وملء کساءها وعبط جارتها حذیة ابی زرع لما حارية ابی
 زرع لانت حذیة ابیها ولا تنفقت میرتا نفیة ولا تعلا بیضا تعشبنا قالت حرج ابی زرع والا
 وطوب نمحض فلفی امرأة معها ولدان لها کالفهین یلعبن من تحت حصرها یرمانی فطلقنی
 ونکحت فکحت بعدہ رجلا سربرا رکب شریا واحذ حطیا واراح علی نعمانویا واعطانی من کل
 راحة زوجا وقال کنی ام زرع و میری ھک فلو جمعک کل شی اعطانی ما یرى اصغر ابی
 زرع قالت عاتسة قال لی رسول الله ﷺ کنت لک کابی زرع لاه زرع رواه الشیخان
 والترمذی وفی بعض نسخ الترمذی "غیرنی لا اطلقک ممکن ابن شہاب قال اخبرنی عروة
 بن الریسر ومعبد بن النعب وعلفیة بن وقاص وعبید بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن
 حدیث عاتسة زوج النبی ﷺ حین قال لها اهل الافک ما قالوا الفز اھا الله مما قالوا وکل
 حدیثی طائفة من الحدیث وبعض حدیثهم یصدف بعضا وانکان بعضهم اوعی له من بعض الذی
 حدیثی عروة عن عائسة زوج النبی ﷺ قالت کان رسول الله اذا اراد سفرا افرع بین ارجله
 شابتھن حرج سھما حرج بہا رسول الله ﷺ معہ قالت عاتسة فافرع بنتا فی غزوة
 عزاء فخرج فیھا سھمی فخر حجت مع رسول الله ﷺ بعدما انزل العجائب فکنت احمل فی
 ہودجی والنزل فید فسرنا

ترجمہ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ جب وہ بھی تو کامیاب بنی تھیں لیکن میں نے اسے اس وقت دیکھا ہے

میں نے بھی نصیحت کے سحر کا تجربہ نہیں کیا تھا۔ یہی امر اہل معرفت پر نصیحت کی تمام طرح اور اس کے ہر سر پرستی اور راست و
 "راہِ مستقیم" کے کمان کے دروازے پر ایک روشن پتھر ہے جس میں حقائق و حقائق اور اپنے آپ کے لیے اور اپنے آپ کے لیے اپنی جان کے
 لیے نہ تو کوئی اور نصیحت نہ کرتے تھے کہ ان نصیحتات سے کہ وہ ان اللہ کے ہاتھوں سے اپنی دنیا پر نصیحت
 کی اور یہی نصیحتوں اور نصیحت کی حد تک سے ثابت ہوتا ہے۔

تشریح احادیث

صحیح مسلم ۱۹۸۲

مکتبہ

حتیٰ اذا فرغ رسول اللہ ﷺ من غروبہ نلک و قفل و دنوا من المدینۃ فافلیں اذن
 لیلۃ بالمرحیل ففتمت حبیب اذ ذلک حیل فمشیت حتی جاوزت الجیش فلما قضیت شأنی الجلبت
 الی رحلی فللمست صدی فاذا عقد لی من جزع ظنر قد انقطع فرجعت فالتفت عفتی
 فحسینی ابتغایہ و اقبل الیہ یط الذین کانوا بر حلون بی فاحتملوا ہو دجی فرحلوا علی بعیری
 الہی کنت ارباب علیہم یحسبون انی فیہ و کان النساء اذا ک خفا لم یبین ولم یعشھن اللہم
 انما یا کلن العذکة من الضعام فلم یستکر القوم خفة الہودح حین دفعوا و حملوا و کنت جاریة
 حدیثۃ السن فیعضوا الحمل فاسروا و جدت عفتی بعد ما استمر الجیش فجت منازلہم و لیس
 بہ منہم شاع و لامحیبت فتممت منزلی الذی کنت بہ و ظننت انہم سیفقدونی فیرجعونی الی
 سینا انما جالسۃ فی منزلی غلتنی عینی فتمت و کان صفوان بن معطل المسلمی ثم الزکوانی من
 وراء الجیش فاصبح عند منزلی فرای ساداتہن مالم فعرفی حین دانی و کان دانی قبل الحجاب
 فاستغفطت بستر جاعہ حین عرفنی فخموت و جہی بجلبات واللہ ما سمعت منہ کلمۃ غیر استر
 جاعہ و ہوی حتی اناخ راحتہ فوطی علی بدها ففتمت البہا فمرکتہا فاطلق یفود سی الراحلة حتی
 اتنا الجیش مو عربین فی بحر الظہیرۃ و ہم نزول قالت فیہلک من کان الذی تولی کبر الالفک
 عبد اللہ بن ابی بن سلول قالت عائشۃ فقد منا المدینۃ فالتکیت حین

ترجمہ

خبر نہ چلے یہاں تک کہ جب رسول خدا ﷺ اس خزانہ سے فارغ ہو کر واپس آئے اور آتے وقت ہمہ انداز سے قریب پچھلے رات کو کوئی خبر نہ ہوئی جس وقت لوگوں نے کوئی کی خبر اس میں اٹھ کر پچس دینا تک کہ ظلم سے دوسری طرف نکلی ہو۔ جب جیسے ضرورت سے فارغ ہوئی تو اپنے گورنر کی جگہ پر آئی جیسے معلوم ہوا کہ میرا ہزار جو بیانی شہر کا تھا نہ کیا میں اسی دن پر تلاش کرنے لگی اور اس کے ضمن میں کچھ دیر گئی اور جو ڈکٹ میرے پاس آئے وہ سب پر مقرر تھے آئے اور چارہ دو اٹھ کر میرے پاس آئے اور اس پر جس پر میں سوار ہوئی تھی اس دیا، کچھ دے گئے اور ان کو گمان تھا کہ میں انہیں ہوں یہ کہ اس وقت میری قس نہایت کمزور آگ اور دہلی ہوئی تھی ایک دفعہ کھانے پر آگئے مگر قیاس میں سوچا کہ جو وہ کھانے کے وقت اس کے چلنے ہوئے کو نہ پہچانے اور میں کو تو اب بھی ڈھکڑکی تھی جس سے میرے اوٹ پہلے کیا اور ابھی چلے گئے تھوڑے سے چلنے بعد مجھ پر بارش اس وقت میں ان کے مقام پر آئی اور اس نے وہی چارے والے اور نہ وہاں اپنے والا تھا چہر میں اپنی اسی کس یہاں پہلے آئی تاکہ میری قیاس میں اس خیال سے کہ جب انہیں میرا حال معلوم ہو گا تو ضرور میرے نیلے کو آئیں گے پھر میں اسی جگہ قیاس میں رہی کہ میرے گورنر نے اور میں سو گئی۔ مغلان بن معطل علی ذوالی الشکر کے پیچھے ہا کرنا تھا کہ ہارے دھندے کو ساتھ لے کر اپنے گورنر کے پاس سے میرے پاس آ کر ایک سو سے ہوئے انسان کی سیر علی رکھی اور میرے قریب آ کر مجھے دیکھا اور بچوں لیا کہ وہاں خوب سے پہلے اس نے مجھ کو کچھ تھا جس میں اس کے اسلافہ وانا الیہ وارجعون کہنے سے جاس آئی جس وقت اس نے مجھے پہچان کر تجھ کو یہ کہہ کر چلا جس نے اپنی چار سے منہ صاف کیا سو خدا کی قسم اسے جبرائیل اللہ وانا الیہ وارجعون کے کچھ سے اور کوئی کچھ نہ کیا اور نہ میں نے اس سے کوئی کچھ سنا یہاں تک کہ اس نے اپنا منہ اٹھا دیا اور اس کے اگلے پاس پانچ ہاتھوں میں اس پر سوار ہو گئی اور وہاں کوئی کچھ نہ کر دیا نہ وہاں تک کہ ہم شکر میں تھوڑے وقت پہنچے تو تھمت ڈانڈے والوں نے مجھ پر تھمت لگائی اور اس کا بیانی مہمانی عبد القدوس ابی بن سلول تھا پھر ہم مدینہ سے میں تو مدینہ میں آئے تھے۔

متن

قد مت شہر الناص یفیضون فی قوڑ اصحاب الافک لا اشعر بشیء من ذلک وهو
یریبینی فی وجعی انی لا اعرف من رسول اللہ اللطف الذی کنت اری منہ حیث انتہی انہ
یدخل علی رسول اللہ ﷺ فیسلم ثم یقول کیف نیکم تم ینصرف فذلک الذی یریبینی ولا
اشعر بالشعر حتی خرجت بعد ما نفقت فخرجت مع ام مسطح قبل المناصب وهو منبر دنا
کننا لا نخرج الا لیل الی لیل و ذلک قبل ان نتخذ الکف قریبا من بیوتنا وامرنا امر العرب

الاول في السرية قبل الغناط وكنا نذكر بالكنف ان نتخذها عند سبوتنا قالت فانتظمت اما واه
مسطح وهي ابنة ابي رهب بن عبد مناف واهلها بنت حجر بن عامر خالة ابي بكر الصديق واهلها
مسطح بن اناثة فاقبعت ان واه مسطح فل بيبي فرعا من شاننا فحدثت ااه مسطح في مرضها
فقال قلت نفس مسطح فقلت ليا نفس ما فقلت انفس رجلا شهيد بدر قالت اي هناه اهل اسمي
ما فقلت قلت ما قال قالت فاحترتني بقول اهل الالفك فانت فاذدنت مرضا على مرضي قالت
فسمعا رجعت الى بيبي ووجهي على رسول الله ﷺ ثم قال كيف تكلم فقلت اني اوى قالت
وان حببتك اريد ان استيقظ النخبر من قلبك فقلت فاذا نبي رسول الله ﷺ فحدثت اوى فقلت يا
اهل ما ذا يتحدثون انك قلت يا بيبي هواني عليك هو الله فقلما ما كانت امر اقط وضينة عند
جل تحبها ليا حراته الا كثرن عليها قالت فقلت مبحان الله اولقد تحدث

ترجمہ

ایک مینے ایک بار ہوئی اور لوگ بہت والوں کی باتوں میں پیش کرنے لگے اور مجھے اس بہت کی یکجہ فرمائی۔
وہاں کا ترجمہ تھا کہ بہت میری پیاری میں حضرت محمد پر میری کیا کرتے تھے میں بارہ کی عمر کی نظر میں آئی تھی اتنی بات ہوئی
تھی کہ رسول خدا ﷺ میرے پاس آکر سام کرے اور اسے تمہارا کیا حال ہے انکا کہہ کر چمے جو تے ہیں یہ امر مجھے درد
میں آتا تھا اور مجھے ان بہت کی مٹھن خبر تھی۔ حتی کہ جب میں مرض کی شدت سے بہت ہی ضعیف ہوئی تو اس صبح کے ساتھ
ہے نہ دوسرے کے لیے لگی اور ہم بگڑاتے کے لگی نہ لگتے تھے (یعنی دن میں ہم بیت الخلاء نہ جاتے تھے) کیونکہ پردہ کی
آیت ان تھی تھی اور انھی تھ تو ان کے قریب بیت الخلاء نہ گئے تھے اور ہر روز صبح اس باب میں پہلے فرمیں
تھی کہ وہ باتوں میں ہے ضرورت کے لیے ہا کر تے تھے اور غروں کے قریب بیت الخلاء نہ جاتے تھے جس سخت
تکلیف ہوتی تھی سو میں اور اس صبح اور اور ہم میں ہمد مناف کی بیٹی ہے اور اس کی ماں عمر کی بیٹی دو اور ہر صدیق کی بیٹی تھی
اور اس کا بیٹا مسیح ہے وہاں کے مشہور کے لیے لگی ہیں میں اور اس صبح ہے ضرورت سے فروغت کے بعد بے مگر کی طرف آنے
اس کا چ چار میں، کچھ اور دو تہ پڑی میں وقت وہ کہنے لگی صبح کا ہوا میں نے اس سے کہ تو نے برائیا تو اس شخص کو جو ہر میں
ماں، اور اکتی ہے اس نے جواب دیا ہے بھولی بھالی اور کچھ اس سے کہتے ہیں کہ تو نے نہیں نہ میں نے کہا اس نے کیا کہا توں
اس نے بہت دواؤں کی بہت کی مجھے خبر تھی یہ سننے کی میری یہ رہی اس فرستے دواؤں کی بھولی کچھ جب میں مگرائی اور دوسرا خدا نے
میرے پاس کچھ نیک اور فرما کر کہیں تو میں نے کہا میں آپ میرے دن باب کے مگر جانے کی اہمیت دیتے ہیں اور اس

شہر الاپوچی الیہ فی شامی بشیء، قالت فتشهد رسول اللہ ﷺ لیجلس لیجلس تم قال اذ بعد ما یجئتمہ
ان قد بلغنی عنک کذا وکذا فان کنت بریئة فسیبر لک اللہ وان کنت الممت بذنب فاستغفر لی
اللہ ورسول الیہ فان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب اللہ علیہ قالت فلما قضی رسول اللہ ﷺ
فمنع دمی حتی ما احس منه قطرة فقلت لابی اجب رسول اللہ ﷺ فقلت نعم فقلت ابی واللہ ما ادری
ما افعل لرسول اللہ ﷺ فقلت لابی اجیب رسول اللہ ﷺ فیما قال قالت امی واللہ ما ادری ما
افعل لرسول اللہ ﷺ فقلت واما جاریة حذیبة النبی لا اقرأ من القرآن کثیر النبی

ترجمہ

انہ کہہ رہے تھے کہ تو جھوٹا ہے خدا کی قسم تو اسے قتل نہیں کر سکتا اور اس کے جس پر خیر مقدم ہے۔ یہ بنی راسید
بنی خضیر سعد بن معاذ کے پیچھے بھاگے ہوئے تھے کہ ان کے بڑے بڑے سرداروں نے ان کو جو ہوا ہے خدا کی قسم تم جنت الکاوانے کو
شرور قتل کر چکے ہو یہ سنا ہے۔ جو منافقوں کی طرف سے بھڑکاتے ہوئے ہیں دونوں قبیحہ اس اور غزنی بنیم بنیم بنیم
اور کشت خون کا ارادہ کر رہا اور رسول خدا ﷺ نے ان کے پیچھے بھاگے ہوئے تھے کہ ان کے پیچھے بھاگے ہوئے تھے کہ ان کے پیچھے
نے بھی سکتا تھا کہ ان کے پیچھے بھاگے ہوئے تھے کہ ان کے پیچھے بھاگے ہوئے تھے کہ ان کے پیچھے بھاگے ہوئے تھے کہ ان کے پیچھے
وہ بن میرے پاس آئے اور میں دو راتیں اور ایک دن برابر روٹی رتی نہ تو مجھے نیند آئی اور نہ آنکھوں کا آنسو تھا میرے پاس
والدین کو ملنا کہ میرا اس قدر دل تھا کہ وہاں نہ چھوڑا اور وہاں نہ چھوڑا اور وہاں نہ چھوڑا اور وہاں نہ چھوڑا اور وہاں نہ چھوڑا
ایک افسانہ یہ عورت نے میرے پاس آنکھیں اٹھاتے ہوئے تھیں کہ میں نے اسے تنگی پہنات اور وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر
روئے گئی ہم اسی واسطے پہناتے تھے کہ رسول خدا ﷺ نے ان کے پیچھے بھاگے ہوئے تھے کہ ان کے پیچھے بھاگے ہوئے تھے کہ ان کے پیچھے
جیسے کہ ان کے پیچھے بھاگے ہوئے تھے کہ ان کے پیچھے بھاگے ہوئے تھے کہ ان کے پیچھے بھاگے ہوئے تھے کہ ان کے پیچھے
وہ بن کوئی غم نہ ہوا کہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس وقت میرے پاس رسول خدا ﷺ کو پہناتے تھے کہ ان کے پیچھے بھاگے ہوئے تھے کہ ان کے پیچھے
اس نے ان کے پیچھے بھاگے ہوئے تھے کہ ان کے پیچھے بھاگے ہوئے تھے کہ ان کے پیچھے بھاگے ہوئے تھے کہ ان کے پیچھے
عقرب زب خدا تعالیٰ تیری پاکدامنی میں نہ کرے گا اور اگر تجھ سے خلاصہ حالت واقع ہوئے تو یہ کہ اور خدا کے فضل سے
کیونکہ جب بددعا ہے مٹاؤں گا قرآن کرے تو یہ کہ اور خدا تعالیٰ کی تو یہ کہ اور خدا تعالیٰ کی تو یہ کہ اور خدا تعالیٰ کی
یہ بہت حق ہے کہ میرے آنسو ہاگل بند ہو گئے یہاں تک کہ ایک شعر نکلا محسوس اور معلوم نہ ہوا اور اس وقت میں نے اپنے
والد سے کہا کہ رسول خدا کو اس کا جواب دو اور انہوں نے فرما دیا کہ وہاں سے خدا مجھے خبر نہیں۔ میں رسول خدا کو اپنے جواب دوں اور

سنا ہے کہ کاتب دوں... کچھ میں نے اپنی والدہ کو کہا کہ میں رسول کو اذیت دے کر دیکھوں گا۔ وہ انہوں نے بھی ایسا نہیں کیا۔ رسول خدا کو کاتب دوں نے کھینچ لیا۔ پانی میں سے لڑکی کو نکھینچ کر اسے تھمے کر اسے کھانا دیا۔

2

والله لقد علمت لقد سمعتم هذا الحديث حتى استقر في انفسكم وصدقتم به فقلت لكم اني سريته لا تصدقوني وكنتم اعترف بكم به مر والله يعلم اني منه بريء لتصدقني وانتم لا اجدني ولكم مثالا الانا يوسف حين قال فصر جليل والله لمستعان على ما تصفون ثم تحولت واضطجعت على فراشي والله يعلم اني حينئذ بريء وان الله بريء من سرائي ولكن والله ما كنت اظن ان الله منزل في شأني وحينئذ ينزلني في نفسي كذا احقر من ان يتكلم الله في امري ولكن كنت ارجو ان يرى رسول الله ﷺ في اليوم رؤيا يبرئني الله بها فوالله ما راي رسول الله ﷺ ولا خرج احد من اهل البيت حتى نزل عليه فاحده ما كان يا حده من السجاء حتى انه يتحد ربه من العرق مثل الجمان وهو في يومئذ من ثقل القول الذي انزل عليه قالت فتمما فسرني عن رسول الله ﷺ وهو يضحك فكنت اول كلمته تكلم بها ان قال يا عاتبة انما الله قد براك قلت اي امي قومي اليه فقلت والله لا اقوم اليه ولا احمد الا الله فابذل الله ان الذبيح جاء وابالافك عصبة منكم العشر الايات كلها قالت فتمما نزل الله هذا في بوائتي فقال ابو بكر الصديق وكان ينفق على مسطح بن اثالة لقربائه منه وفقره والله لا انفق على مسطح شيئا ابدا بعد الذي قال لعائشة ما قال فابذل الله: "ولا ياتل اول الفصل منكم

42

میں نے اس وقت اتفاق کیا کہ مجھے معلوم ہے کہ تم کو اس بات کی خبر پہنچی ہے۔ یہاں تک کہ تمہارے دوستوں میں ہر
کئی اور تمہارے سچے بلان چکے ہو کہ میں یہ کہتی ہوں کہ اس کا وہ ہے پاک ہوں تو یا شک میں ہی تصدیق نہ کر سکے۔ اور خدا اب اتنا
بڑے کہ میں اس تمہارے سے پاک ہوں اور تمہیں اس کو اگر انہی نے یہاں تو اشد سچ جانے کے یہ میں اپنے اور تمہارے
دو میان کے حضرت حق پر کے انہوں میں میں نے یہی کہ میں نے انہیں قصور جملہ واللہ المسعد علی عا

عائشہ وہی معنویہ فانت اخصی ان بنی علیٰ فقیل ابن عم رسول اللہ ﷺ ومن وجوہ
المسبب فقالت انذروا فقال کیف تجدینک قالت بخیر ان انقبت قل فانت بخیر ان شاء اللہ
زوجة رسول اللہ ﷺ ولم یسکح بکرا عبرک ویزل عذک من السماء ودخل ابن الربیر
خلایہ فخال دحل ابن عباس فانسی علی ووددت انی کنت نسباً مسیاً رواہ البخاری عن
مسروق قال دخل حسان بن ثابت علی عائشہ فنبأ وفان.

وتصح عرونی من لحوہ الغوافل

حصان وزان ماترئی بریہ

فالت لست کذلک قلت تدعین

ترجمہ

اگر سنا تو اولیٰ الغریب سے حضور رحیم نسب ہوا نہ لڑیا حضرت ابو بکر نے یہ آیت سن کر کہ ہاں بخدا میں
دوست رکھتا ہوں کہ اللہ مجھے بخشے۔ صلیح کا جو بیٹہ دیا کرتے تھے وہی دینے لگا اور لڑیا بخدا میں یہ دینا بھی کم نہ کہوں گا
۔ عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ میرے باب میں نہایت محبت تھی ہے چھتے تھے اور فرماتے تھے اے نسب تو کیا
ہو جی ہے باقرہ دینے لگی بگور کھاتا ہے نسب جواب آجی تمہیں میرے کان اور یہ تمہیں پید ہوں کہ میں بڑ بھائی کے اور
بچہ کس باقی ہے کھڑا فرماتی ہیں کہ نسب سب رسول خدا ﷺ کی زبان میں میرے ہم پندہیں حوضانے اسے چاہا اس
کی اور یہ بڑ بھائی کی جہ سے اور ان کی پس منہ آئی ٹانف تھیں۔ سو وہ بھی جہت لگائے انہوں میں شامل ہوئی اور جس
صرح اور بلاک ہوئے تھے وہ بھی اس میں بلاک ہوئی۔ بخدی میں بعد میں عمر بن سعید بن ابی صہب سے روایت ہے کہ مجھے
ابن ابی ملیک نے حدیث کی کہ حضرت ابن عباس نے عائشہ کے انتقال کے کچھ پہلے حضرت عائشہ کے پاس آئے کہ اب ذات
ہو گئی اور وہ موت کی تختی سے مطالبہ تھیں فرمایا میں اپنے کو پر تعریف کیے جانے سے خوف کرتی ہوں لوگوں نے کہا ابن عباس
رسول خدا ﷺ کی ان کے ہم روزی و مسلمانوں میں ذی عزت ہیں انہیں نے دیکھے فرمایا اچھا انہیں آنے دو۔ ابن عباس نے
تکرار کیا آپ کی کیا حالت ہے کہ میں بہت اچھی طرح ہوں ابن عباس نے کہا آپ بھائی کے ساتھ رہیں گی مثلاً اللہ کو نور
تپ رہوں لہذا کی بڑی ہیں وہاں نے آپ کے ساتھ اور کہا کہ اگر دوسے مکان نہ کیا اور آپ کا خدا آسمان سے اترائیں ہم اس سے
چھ ہاتھ کے بعد ابن زبیر آئے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ابن عباس میرے پاس آئے تھے اور میری عمر تین گھنٹے
تھے۔ میں دوست رکھتی ہوں کہ میں بھولی بھولی ہو جاتی تو بہتر ہوتا۔ بخدی میں مسروق سے روایت ہے کہ ابن عباس بن ثابت
نے حضرت عائشہ کے پاس آکر کچھ شعر پڑھے اور کہا

حصان روزی عاتقوں سے

و تفسیح غریبی من لعلوم الفوائد

ترجمہ

پادشاهت اور باوقار میں بھی آپ پر انی قدر تھک و تپ نہیں کیا کہ سنا بھولی رہتی ہیں مائل عرقوں کے گوشت نہیں
 کھاتی (خیر نہیں کرتیں)
 نہ لکھنے لکھنے میں اس تعریف کی تفسیر نہیں ہوں۔

تحریق احادیث

- ۱: صحیح البخاری ۵۹۳/۲ یا ۵۹۱/۲، جامع الترمذی ۱۵۲/۲ یا ۱۵۳/۲
 ۲: صحیح البخاری ۱۱۹۱/۲ یا ۱۱۹۲/۲

مترجم

مثل هذا بدخل عليك وقد انزل الله "والذي توأني كبره منهم له عذاب عظيم"
 لفقالت وائى عذاب الله من الممي وفات وقد كان برد عن رسول الله ﷺ رواه البخاري عن
 عائشة انها استعبرت من اسماء فلاة فهنكت فارسل رسول الله ﷺ ساس اصحابه في
 طلبها فادركهم الملو فصفو بعير وصوه فلما اتوا رسول الله ﷺ شكوا اليه فزلت
 آية التيمم فقال اميد بن حنبل جزاك الله خير افر الله منزل بك امر فط الا جعل الله لك
 منه معرجا وجعل للمسلمين فيه بركة رواه البخاري عن رسول الله "سالت ربي ان لا ازوج
 الا من كان معي في الجنة فانعطاني رواه الحاكم في المستدرک وصححه

ترجمہ

سرواں کہتے ہیں میں نے کہا کیا اس میں سے کسی کو آپ پہنچ کرئی ہیں۔ لکن نہ توئی اس کے حق میں لڑتا ہے
 "والذي توأني كبره منهم له عذاب عظيم" حضرت عائشہ نے فرمایا کہ مجھے بولنے سے زیادہ اور کون سا خدا آپ پر
 اور فرمایا کہ یہ رسول خدا ﷺ کی طرف سے نکاح کا روز ہے۔ اے عاتق! میں نے حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ
 میں نے اسماء سے گلہ بندہ لگ کر دیکھا تو وہ واقعہ سے بہت باہر حال تھا۔ انھوں نے اس کی تلاش میں اپنے صحابیوں
 میں سے چند آدمیوں کو بھیج دیا وہاں نماز کا وقت "کیوں لوگوں نے ہم کو ان سے پہنچ کرئی ہے۔ اب اپنی تلاش۔ جب وہاں سے

سوال: خدا جل جلالہ کے پاس آئے تو آپ سے اس کی شکایت کی۔ پس آیت نازل ہوئی۔ تب اسید بن مسیرؓ کے پاس
 نہ نکلا تھے اس وقت تو اسے ٹھہرے۔ خدائی تم جو امتیاز ہے، یہ میں اتر اس میں تمہارے لیے اللہ نے سوائی کی اور
 مسلمانوں کے لیے برکت۔ (۲) حکم کی روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے سوال
 کیا کہ میں اپنی مورت سے نکلتا کروں گا جو میرے ساتھ جنت میں بھی رہے جو اسے قبول کرے گا۔

تحریک احادیث

۱: صبح الحارثی ۱/۹۹

۲: صبح الخضر ۱/۸۸

خاتمة الطبع

الحمد لله الذي اتم ما ارتضاه دينا لخبرته من عباد نور بصالر حاصته ما نوار الهدى
 والرشاد وكمالہ واطهر يدنوع النعارف والحقائق وبتبر صنائع العوارف والندفات والمصلاۃ علی
 من ارسله كافة للناس بشیر وندیرا وعلی الله وصحة الدين جمعوا من الفضائل لعلها والمناقب
 العظمی جمعوا کثیرا اما بعد!

فیقول العبد الضعیف محمد رحیم بخش حفظ الله عن الشین والنهش ان هذا الكتاب
 المستطاب المسمى بتبریح الاحباب فی مناقب الان والاصحاب الذي صنفه نجمة الافاضل
 خلاصة الامثال المولوی محمد عبد الله بن عبد العلی القرشی والمهاشمی قدر اشار الی ترحمه
 تسهیلا لطلبة ملک التجار المستفهر فی کثیر من البلاد والامصار المدعو بسیر امام محمد
 عبد الغفار بیگ "صانه الله عن کل عابضار" فیاندوت الی اسعاف مرادم ویدشت جهدی بقدر
 طاقتی الضعفة فجاءت بفضل الرب الجمیل [۱] ۳۱ علی ضوق ما اراده قطع فی المطبع الاکمل
 المطابع الواقع فی الدہلی والحمد لله الازل احرأ ظاهرا باطنا عاجلا ولاحلا وصی الله تعالی
 علی خیر خلقه محمد وآله وصحبه اجمعین



نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	کتاب باقی ماند	
۱	تقریرات سے کرام	
۲	نورۃ العقب	۱
۳	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل	۲
۴	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک گندہ و اس کی خبر و روایت	۷
۵	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یہاں	۴۰
۶	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ حدیث ہے نقل و بہتر ہوتا	۱۰۰
۷	حضرت صدیق کا سب سے پہلا اور سارا خداوندی کی دعا میں دل فرمائی کرنا	۱۰۶
۸	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آج کی موت کا بیان	۱۰۸
۹	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آخرت میں کیا تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں	۱۱۹
۱۰	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اسرار میں	۱۱۳
۱۱	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اہم شرف میں	۱۲۰
۱۲	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قلب میں	۱۲۲
۱۳	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پیرائش اور شوق کے بیان میں	۱۲۵
۱۴	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صفات میں	۱۲۶
۱۵	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دلوں کی تعمیر کے بیان کرنے میں	۱۵۴
۱۶	امیر المؤمنین ثور بن حوشب رضی اللہ عنہ کے مرقب	۱۶۹
۱۷	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام میں	۱۷۶
۱۸	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہجرت میں	۱۹۹
۱۹	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیانیت میں	۱۹۶
۲۰	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لڑائی میں پہلے اور سارا لڑنے کے اقوال	۲۰۰

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۱	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مواعظات میں	۲۰۵
۲۲	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کرامات میں	۲۱۰
۲۳	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حیا و طہارت کے بعض واقعات	۲۱۶
۲۴	حضرت عمر کے حلیہ کے بیان میں	۲۲۲
۲۵	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت اور شہادت کے بیان میں	۲۲۴
۲۶	امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بعض خصلتوں کے بیان میں	۲۷۹
۲۷	عن قباۃ الثقلین	۳۱۱
۲۸	حضرت عثمان کے مناقب و فضائل	۳۳۶
۲۹	امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت اور اس پر تمام لوگوں کے تعلق ہونے کے بیان میں اور حضرت عمرؓ کی شہادت کا قصہ	۳۶۴
۳۰	حضرت عثمانؓ کی معیت میں	۳۷۶
۳۱	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت اور وفات کے بیان میں	۳۸۲
۳۲	ان تینوں حضرات کے فضائل میں	۴۰۷
۳۳	فضیلت میں تینوں حضرات کی مذکورہ ترتیب	۴۱۴
۳۴	امیر المؤمنین امام اہل سنت حضرت علی بن ابی طالب کے فضائل	۴۱۷
۳۵	حضرت علیؓ کی کرم اللہ وجہہ کی سیرت میں	۴۴۵
۳۶	ان اعداد پت میں جو حضرت علیؓ کے فضائل میں وارد ہیں	۴۷۷
۳۷	حضرت علیؓ کے اخبار اور بعض قصا و کلمات میں	۴۸۹
۳۸	چاروں حضرات کے فضائل میں	۵۱۷
۳۹	غلاموں کے فضائل کے بیان میں جو حدیث میں ہیں ان کا بیان	۵۱۸
۴۰	ابو جعفر محمد بن حسین علیہ السلام کے مناقب	۵۲۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۴۱	ابو سعید انصاریؓ پر بنی حوام کے من قب	۵۳۰
۴۲	عبد الرحمن بن عوفؓ کے مناقب	۵۳۳
۴۳	ابراہیم بن سعد بن مالک قرظیؓ کے مناقب	۵۳۴
۴۴	سعید بن زید قرظیؓ کے مناقب	۵۳۸
۴۵	عامر ابو سعیدؓ بن جراحؓ کے مناقب	۵۳۹
۴۶	عشرہ مبشرہ کے مناقب	۵۴۱
۴۷	ابو طلحہ بن عبید اللہؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ کی شہادت کا ذکر	۵۴۵
۴۸	امیر المؤمنین ابو محمد حسنؓ اور ابو عبد اللہ حسینؓ کے مناقب	۵۴۸
۴۹	باب ام حسنؓ سیدہ فاطمہؓ حضرت فاطمہ الزہراءؓ کے چہان میں	۵۶۸
۵۰	نبی اکرمؐ کی ملی ریت اور قرابت کے فضائل	۵۷۵
۵۱	ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ پر رسول اکرمؐ کے فضائل	۵۸۲
۵۲	حضرت عائشہ صدیقہؓ کا رسول خدا ﷺ کے حضور میں گیارہ ہجرتوں کا قصہ بیان کرنا	۵۹۸
۵۳	حضرت عائشہؓ پر ساتھوں کا قصہ لگا لگانے کی پابندی کے باب میں آیات کا نزول ہونا	۶۰۲

قطعه تاریخ

فیروز اشاعر شیریں مقانی سخورنازک خیالی فدائی راہولہائے اصحاب رسول تو نائے تہ کارامل جنوں عالم شیرور
رائی شہادت حضرت خیر البشر جناب حکیم محمد عمر صاحب فصیح - خلف الصدق حضرت حکیم محمد یحییٰ بیگ صاحب صاحبزادہ، حکیم
مرزا انجم الدین شاہجہان آبادی مقیم دلاز سراج ماسور

کھل حجب نسو غیر مستور	اراحال اصحاب و آل حکیم
جان بزرگی بر یک چہ روشن	ز روئے حدیث است آیات نگر
دارل محمد از چار دیوایہ فی	کہ غصت چہ دارند اللہ و کبر
چہ عشق، بصیبت و سخا	چہ شائے بیان است دولتی سر اسر
خوش روغ پر در مضامین نسو	کہ از فیب ذکر است جانہا سطر
چو فکر تہ نمود چہ سال طبعش	ہندم نہ با تفسہ نوائے چہ خوشتر
لفظ جانانی سر جہ از دل	تجواں ذکر اصحاب و آل مطہر
قطعه تاریخ از اشاعر شیریں کلام مشہور خاص و عام فیض و فصیح و آئینہ محمد اسمعیل (۱۳۱۰ھ) خانہ صاحب زب	چنان اعلان کاران محمد
مرتب سادہ اکثراً کتابے	برائے دوستداران محمد
کہ در نظر اوصدا صوابے	کہ زمرۃ دل و یاران محمد (۱۳۱۱ھ)
نوشتم سال طبعش لا جوابے	



علمائے کرام سیئہ زادہ تھنہ

- (۱) کبیل الرشہ
تصنیف: حضرت مولانا مفتی رشید احمد ٹکونی دامادہ
حواشی و تعلیقات: مولانا محمد امیر مہدی صاحب میرٹھی مدظلہ العالی
اردیت قدسیہ (معدائی و نس)
- (۲) تصنیف: سبحان الہند حضرت مولانا نعیم مودودی دامادہ
ترجمہ و تفسیر: مولانا محمد امیر مہدی صاحب میرٹھی مدظلہ العالی
لہذا کی سب سے بڑی کتاب
- (۳) تصنیف: حضرت مولانا محمد رفیع کئی صاحب مدظلہ العالی
حواشی و تعلیقات: حضرت مولانا رشید احمد مدظلہ العالی
سلسلہ کاغذی ترجمہ (قرآن عظیم کی روشنی میں)
- (۴) تصنیف: حضرت مولانا محمد ابراہیم میرٹھی مدظلہ العالی
حواشی و تعلیقات: مولانا محمد امیر مہدی صاحب میرٹھی مدظلہ العالی
زجر الانسان والشیبہ عن ارتکاب النیبۃ (نجیت سے بچنے)
- (۵) تصنیف: استاد الہند حضرت مولانا ابوالفان محمد عبدالحی صاحب ٹکونی دامادہ
حواشی و تعلیقات: مولانا محمد امیر مہدی صاحب میرٹھی مدظلہ العالی
تعلیق و تفسیر (تعلیمی برقیوں کیسے)
- (۶) ترجمہ: مولانا محمد امیر مہدی صاحب میرٹھی مدظلہ العالی
تعلیق الاحیاء علی مناقب الأول والاوصیاء (مشرقا وادریسیت)

میں نے کاپی

۲۰۱۳ء سے شوال فیصلہ: دن اراہیں پائنت

فون نمبر ۳۳۵۴۳۹۲۰

۳۰۰۲۲۰۶۸۳۷